تابعین کے اَقوال واَحوال اور زُہد و تقوی کا بیان

حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء

(جلد:5)

ترجمہ بنام

اللہ والوں کی باتیں

مُؤَلِّف

امام اَبُو نُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ)

پیش کش: **مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ**

(شعبہ تراجِمِ کُتُب)

ناشِر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحٰبِكَ یَاحَبِیْبَ اللہ

نام کتاب : حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد:5)

ترجمہ بنام : اللہ والوں کی باتیں

مُصَنِّف : امام اَبُو نُعَیم اَحمد بن عبد اللہ اَصْفَہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی (اَلْمُتَوَفّٰی ۴۳۰ھ)

مُتَرجِمِین : مَدَنی عُلَما (شعبہ تراجِمِ کُتُب)

پہلی بار : شَعْبَانُ الْمُعَظَّم ۱۴۳۶ھ بمطابق مئی 2015ء

تعداد :

ناشر : مَکْتَبَۃُ الْمَدِیْنَہ فیضانِ مدینہ محلّہ سوداگران پُرانی سبزی منڈی بابُ المدینہ کراچی

تصدیق نامہ

تاریخ: ۲۸ جُمادَی الاُخرٰی ۱۴۳۶ھ حوالہ نمبر:200

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْن

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ”حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء (جلد5)“ کے ترجمہ بنام ”اللہ والوں کی باتیں“ (مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیشِ کُتُب و رَسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی ہے۔ مجلس نے اسے عقائد، کُفریہ عِبارات، اَخلاقیات، فقہی مسائل اور عَرَبی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر مُلاحَظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غَلَطیوں کا ذِمّہ مجلس پر نہیں۔

مجلس تفتیشِ کُتُب ورسائل (دعوتِ اسلامی)

18 – 04 – 2015

WWW.dawateislami.net,E.mail:ilmia@dawateislami.net

اِجمالی فہرست

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ
اَمَّا بَعۡدُ فَاَعُوۡذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیۡطٰنِ الرَّجِیۡمِ ؕ بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

"سیرت اسلاف پر عمل کرو" کے 17 حُروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی "17 نیّتیں"

فرمانِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: نِیَّۃُ الۡمُؤۡمِنِ خَیۡرٌ مِّنۡ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔

(المعجم الکبیر للطبرانی، ۶/۱۸۵، حدیث: ۵۹۴۲)

دو مَدَنی پھول: (۱) بغیر اچّھی نیّت کے کسی بھی عملِ خیر کا ثواب نہیں ملتا۔

(۲) جتنی اچّھی نیّتیں زیادہ، اُتنا ثواب بھی زیادہ۔

(۱) ہر بار حمد و صلوٰۃ اور تعوُّذ و تَسۡمِیَہ سے آغاز کروں گا۔ (اسی صَفۡحَہ پر اُوپر دی ہوئی دو عَرَبی عبارات پڑھ لینے سے اس پر عمل ہو جائے گا)۔ (۲) رِضائے الٰہی کے لئے اس کتاب کا اوّل تا آخِر مطالَعہ کروں گا۔ (۳) حتَّی الۡوَسۡع اِس کا باوُضُو اور قبلہ رُو مُطالَعہ کروں گا۔ (۴) قرآنی آیات اور اَحادیثِ مبارَکہ کی زِیارت کروں گا۔ (۵) جہاں جہاں "**اللہ**" کا نام پاک آئے گا وہاں **عَزَّوَجَلَّ** اور جہاں جہاں "**سرکار**" کا اِسمِ مبارَک آئے گا وہاں **صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم** اور جہاں جہاں کسی صحابی یا بزرگ کا نام آئے گا وہاں **رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ** اور **رَحۡمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِ** پڑھوں گا۔ (۶) رضائے الٰہی کے لئے علم حاصل کروں گا (۷) اس کتاب کا مطالعہ شروع کرنے سے پہلے اس کے مؤلف کو ایصال ثواب کروں گا۔ (۸) (اپنے ذاتی نسخے پر) عِنۡدَ الضرورت خاص خاص مقامات انڈر لائن کروں گا۔ (۹) (اپنے ذاتی نسخے کے) "یادداشت" والے صَفۡحَہ پر ضَروری نِکات لکھوں گا۔ (۱۰) اولیا کی صفات کو اپناؤں گا۔ (۱۱) اپنی اصلاح کے لئے اس کتاب کے ذریعے علم حاصل کروں گا۔ (۱۲) دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ (۱۳) اس حدیثِ پاک "تَهَادَوۡا تَحَابُّوۡا" ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ۲/ ۴۰۷، حدیث: ۱۷۳۱) پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسبِ توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفۃً دوں گا۔ (۱۴) اس کتاب کے مطالَعہ کا ثواب ساری اُمّت کو ایصال کروں گا۔ (۱۵) **اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لئے** روزانہ فکرِ مدینہ کرتے ہوئے **مَدَنی انعامات** کا رسالہ پر کیا کروں گا اور ہر مدنی (اسلامی) ماہ کی 10 تاریخ تک اپنے یہاں کے ذمہ دار کو جمع کروا دیا کروں گا۔ (۱۶) عاشقانِ رسول کے **مَدَنی قافلوں** میں سفر کیا کروں گا۔ (۱۷) کتابت وغیرہ میں شَرعی غَلَطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مُطَّلع کروں گا (ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اَغلاط صِرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)۔

المدینۃُ العلمیہ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علّامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تبلیغ قرآن و سنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے، اِن تمام اُمور کو بحسن خوبی سر انجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ'' بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماو مفتیانِ کرام کَثَّرَھُمُ اللہُ السَّلَام پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ شعبے ہیں:

(۱) شعبہ کتبِ اعلیٰحضرت　　(۲) شعبہ تراجم کتب　　(۳) شعبہ درسی کُتُب

(۴) شعبہ اصلاحی کتب　　(۵) شعبہ تفتیش کتب　　(٦) شعبہ تخریج

''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ'' کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیمُ البَرَکت، عظیمُ المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین ومِلّت، حامی سنّت، ماحی بِدعت، عالِمِ شَرِیْعَت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیْر و بَرَکت، حضرتِ علّامہ مولانا الحاج الحافِظ القاری شاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی گِراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الْوَسْع سَہْل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ ''دعوتِ اسلامی'' کی تمام مجالس بَشُمُول ''اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ'' کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عمل خیر کو زیورِ اِخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پہلے اسے پڑھ لیجئے!

اِس پُر فتن دور میں بدامنی و بے چینی کا پورے عالَم پر تسلُّط ہے، انسان اپنی بد عملیوں کے باعث انتہائی کرب و پریشانی میں مبتلا ہے۔ اس مصیبت کی سب سے بڑی اور حقیقی وجہ خوفِ خدا کا فُقدان اور اِتّباعِ رسول سے روگردانی ہے۔ حضور خَاتَمُ النَّبِیِّین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نیا نبی نہیں آئے گا۔ہاں اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کا سلسلہ جاری ہے۔اس امت میں ایسے ایسے نفوسِ قدسیہ پیدا ہوئے جن کا وجود پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی کامل اتباع اور مجاہدہ وعبادت کی بدولت ہمارے لئے مشعلِ راہ ہے۔

اللہ والوں کی باتیں، ان کے اَخلاق اوران کی سیرت کا پڑھنا پڑھانا، سننا سنانا اور اسے اپنانا مسلمانوں کے دین و دنیا کو سنوارنے کے لئے ایک کامیاب طریقہ ہے۔یقیناً ان کی سیرتوں اور تذکروں کا مطالعہ نورِ ایمان کی روشنی میں اضافے کا سبب بنتا اور راہِ حق کے متلاشیوں کو صراطِ مستقیم کی بابرکت اور روشن شاہراہ پر گامزن رکھتا ہے۔ پھر دین و دنیا کی وہ کامیابی نصیب ہوتی ہے جس کی تمنا ہر مسلمان کے دل میں ہوتی ہے۔ان **اللہ** والوں نے اپنی زندگیاں کس طرح گزاریں؟ ان کے شب و روز کیسے بسر ہوتے رہے؟ ان کی خَلْوَت وجَلْوَت کا انداز کیا تھا؟ ان باتوں کا جواب سیرت وتصوُّف کی کتابوں میں موجود ہے۔اسے نگاہِ شوق سے پڑھ کر اور دل کے کانوں سے سن کر اپنا دستورِ عمل بنالیا جائے تو یقیناً ہماری ساری بدامنی و بے چینی اور کرب و پریشانی دور ہوجائے گی اور رنج و مصائب میں گھری دنیا، حقیقی مسرتوں اور سچی خوشیوں سے مالامال ہوجائے گی۔

جلیل القدر مُحَدِّث حضرتِ سیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیْم اَحمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی (متوفی ۴۳۰ھ) اپنے عہد کے عظیم مُحَدِّث تھے۔ **مُجَدِّدِ اَعظم، اَعلیٰ حضرت** رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مقام پر مُحَدِّثِین کرام کا ذکر کرتے ہوئے آپ کو ”**امام محدث جلیل القدر**“ فرمایا۔[1] ابونُعَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جہاں اور بہت سے موضوعات پر قلم اُٹھایا ہے وہیں آپ نے **اللہ** والوں کی باتوں، ان کے اَخلاق اور حالاتِ مبارکہ نیز ان سے مروی اَحادیثِ طیبہ کو جمع کرکے مسلمانوں کو ایک ”روحانی تحفہ“ بنام ”**حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء وَطَبَقَاتُ الْاَصْفِیَاء**“ عطا فرمایا۔یہ ایسی شاندار کتاب ہے جس کے بارے میں مُحَدِّثِ ذِیشان حضرتِ سیِّدُنا شاہ عبدُ العزیز

---

1 ... فتاوی رضویہ مخرجہ، ۲۱/ ۴۴۰

مُحَدِّثِ دہلوی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ازنوادر کُتب اوکتاب حلیۃ الاولیاست کہ نظید آں دراسلام تصنیف نشدہ (یعنی) ''حِلْیَۃُ الْاَوْلِیا'' ان (یعنی امام ابونُعَیم رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کی تصانیف میں ایسے نوادرات میں سے ہے جس کی مثل اسلام میں آج تک کوئی کتاب تصنیف نہ ہوئی۔[2]

کتاب کی افادیت کے پیشِ نظر شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال **محمد الیاس عطّار قادری** رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ نے اپنی چہیتی مجلس ''**اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ**'' کے شعبہ تراجِمِ کُتُب (عربی سے اُردو) کو اس کے اردو ترجمہ کی ذمہ داری سونپی۔ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ! چار جلدیں بنام ''**اللہ والوں کی باتیں**'' زیورِ طبع سے آراستہ ہو کر منظر عام آچکی ہیں۔ یہ پانچویں جلد کا ترجمہ ہے۔ یہ جِلد 42 بزرگوں کے تذکرے پر مشتمل ہے جن میں 9 کوفی تابعین، 8 کوفی تبع تابعین اور 25 شامی تابعین کرام رَحِمَھُمُ اللّٰہُ السَّلَام شامل ہیں۔ اس جلد پر ترجمہ، تقابل، نظر ثانی، پروف ریڈنگ اور تخریج وغیرہ کے کام میں شعبہ کے تمام ہی اسلامی بھائی شریک رہے بالخصوص 5 اسلامی بھائیوں نے بھرپور کوشش فرمائی: (۱)...**ابوواصف محمد آصف اقبال عطاری مدنی** (۲)...**ابومحمد محمد عمران الٰہی عطاری مدنی** (۳)...**ابوالقیس محمد اویس عطاری مدنی** (۴)...**ابوباقر محمد عامر عطاری مدنی** (۵)...**محمد خرم عطاری مدنی** سَلَّمَھُمُ الْغَنِی۔ اس کتاب کی شرعی تفتیش دارالافتااہلسنت کے نائب مفتی حافظ **محمد حسّان رضاعطاری مَدَنی** اور مُتَخَصِّص اسلامی بھائی **محمد کفیل عطاری مدنی** زِیْدَعِلْمُھُمَا نے فرمائی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دعاہے کہ اپنی دنیاوآخرت سنوارنے کے لئے ہمیں اس کتاب کو پڑھنے، اس پر عمل کرنے اور دوسرے اسلامی بھائیوں بالخصوص مفتیانِ عِظام اور عُلَمائے کرام کی خدمتوں میں تحفۃً پیش کرنے کی سعادت عطافرمائے اور **ہمیں اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنے کے لئے مَدَنی اِنعامات** پر عمل کرنے کی توفیق اور **مَدَنی قافلوں** میں سفر کرنے کی سعادت عطافرمائے اور **دعوتِ اسلامی** کی تمام مجالس بشمول مجلس **اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَہ** کو دن پچیسویں اور رات چھبیسویں ترقّی عطافرمائے!

اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

شعبہ تراجِم کُتُب (مجلس اَلْمَدِیْنَۃُ الْعِلْمِیَۃ)

[2]... فتاوی رضویہ مخرجہ، ۵/ ۵۳۸، بحوالہ بُستان المحدثین مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ص ۱۱۵

حضرتِ سیِّدُنا مُحَمَّد بن سُوقَہ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابُوعبدُ اللہ محمد بن سُوقہ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت زیادہ خوفِ خدا والے اور نرمی میں سبقت کرنے والے ہیں، معرفت کے ساتھ آپ کا خوف بڑھتا اور نرمی کے ساتھ آپ کی سبقت بڑھتی تھی۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: خوفِ خدا زیادہ ہونے اور نرمی میں سبقت کرنے کا نام **تَصَوُّف** ہے۔

خوفِ خدا والے کی دو صفات:

﴿6099﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: بے شک خوفِ خدا رکھنے والا مومن موٹا نہیں ہوتا[1] اور (خوفِ خدا کے سبب) اس کا رنگ تبدیل ہو جاتا ہے۔

تین کے علاوہ ہر بات فضول:

﴿6100﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعلٰی بن عبید رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: میں تمہیں وہ بات بتاتا ہوں جس کے ذریعے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے نفع پہنچایا امید ہے تمہیں بھی نفع پہنچائے۔ ہم لوگ حضرتِ سیِّدُنا عطاء رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ نے فرمایا: تم سے پہلے کے لوگ فضول بات کو ناپسند کرتے اور تین باتوں کے علاوہ ہر بات کو فضول شمار کرتے تھے (۱)... قرآنِ کریم کی تلاوت (۲)... نیکی کا حکم دینا یا برائی سے منع کرنا اور (۳)... اپنی حاجت بیان کرنا جہاں بغیر بولے حاجت پوری نہ ہو۔ کیا تم ان فرامین باری تعالیٰ کے بارے میں نہیں جانتے؟

وَ اِنَّ عَلَیْکُمْ لَحٰفِظِیْنَ ﴿۱۰﴾ کِرَامًا کَاتِبِیْنَ ﴿۱۱﴾ (پ۳۰، الانفطار: ۱۰، ۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تم پر کچھ نگہبان ہیں معزز لکھنے والے۔

اور

---

[1]... کیونکہ موٹاپا، غفلت اور زیادہ کھانے پر دلالت کرتا ہے اور یہ بات قبیح اور بُری ہے البتہ اگر کوئی موٹا ہو تو اس کے بارے میں یہ گمان ہر گز نہ رکھا جائے کہ یہ خوفِ خدا رکھنے والا نہیں۔ (علمیہ)

عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ قَعِيْدٌ ﴿۱۷﴾ مَا يَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ ﴿۱۸﴾ (پ۲۶، ق:۱۷، ۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: ایک دہنے بیٹھا اور ایک بائیں کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔

کیا تمہیں حیا نہیں آتی کہ تم میں سے کسی کا نامۂ اعمال دن کے آخری حصے میں کھولا جائے اور اس میں دن کا اکثر حصہ ایسا گزرا ہو جس میں اس کی دنیاوی کوئی غرض ہو نہ آخرت کی۔

حضرتِ سیِّدُنا امام ابو بکر بن شیبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی روایت میں آخری الفاظ یوں ہیں: اس کے نامۂ اعمال میں دن کا ابتدائی حصہ زیادہ تر اُس چیز سے پُر ہو جس کا تعلق نہ اس کے دین سے ہے نہ دنیا سے۔

دو نصیحت آموز باتیں:

﴿6101﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن اشعث اور حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن عِیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دو باتیں ایسی ہیں کہ اگر ہمیں صرف ان کے سبب عذاب دیا جائے تو ہم اس کے مستحق ہیں (۱)... کسی کو دنیا میں زیادہ دیا جائے تو وہ خوش ہو جاتا ہے جبکہ کبھی ایسا نہیں ہوا کہ وہ دین میں اس کی مثل زیادہ دیئے جانے پر خوش ہوا ہو (۲)... کسی کی دنیا میں کمی کی جائے تو وہ غمگین ہو جاتا ہے حالانکہ کبھی دیکھنے میں نہیں آیا کہ وہ اپنے دین میں اتنی ہی کمی ہونے پر غمگین ہوا ہو۔

بکثرت آنسو بہانے والے:

﴿6102﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُالرحمٰن بن محمد مُحارِبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں کہ جب جمعہ کا دن آتا تو حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرتِ سیِّدُنا ضرار بن مُرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک دوسرے کو تلاش کرتے، جب دونوں ملتے تو بیٹھ کر روتے رہتے۔

﴿6103﴾... جعفر الاحمر کا بیان ہے کہ ہمارے چار اصحاب بہت زیادہ رویا کرتے تھے: (۱)... حضرت سیِّدُنا مُطرِّف بن طَریف (۲)... حضرت سیِّدُنا محمد بن سوقہ (۳)... حضرت سیِّدُنا عبدُالملک بن اَبجر اور (۴)... ابو سِنان حضرت سیِّدُنا ضِرار بن مرہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

نیکیوں میں بڑھ جانے والے:

﴿6104﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے بیان کیا کہ اہل کوفہ میں سے پانچ افراد روز ہی نیکیوں میں بڑھ جاتے ہیں پھر آپ نے حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابجر، حضرتِ سیِّدُنا ابو حیان تیمی، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ، حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس اور ابو سنان حضرتِ سیِّدُنا ضرار بن مرہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کا ذکر کیا۔

طالبِ رِضائے الٰہی:

﴿6105﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے ایک غلام نے کہا: میرے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس چلئے کیونکہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ کہتے سنا ہے کہ میں نے کوفہ میں دو ہی افراد کو رِضائے الٰہی کا طالب پایا، ایک حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ اور دوسرے حضرتِ سیِّدُنا عبد الجبار بن وائل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا۔

﴿6106﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے: حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق محراب میں بیٹھے تھے اور قریب ہی حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تشریف فرما تھے، آپ نے حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق سے کچھ کہا تو دونوں نے گفتگو کرنا اور رونا شروع کر دیا۔

ایک لاکھ درہم کا صدقہ:

﴿6107﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے علاوہ کوئی ایسا نہ دیکھا جس کے سبب اہل کوفہ سے بلائیں دور کی جاتی تھیں، اُن کو اپنے والد سے وراثت میں ایک لاکھ درہم ملے تو انہوں نے وہ تمام کے تمام صدقہ کر دیئے۔

﴿6108﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اُن لوگوں میں سے تھے جن کے ذریعے شہر والوں سے بلائیں دور کی جاتی ہیں، ان کے پاس ایک لاکھ بیس ہزار درہم تھے انہوں نے وہ سارے صدقہ کر دیئے۔

سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تقویٰ:

﴿6109﴾... حضرتِ سیِّدُنا مسعود بن سَہل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے پاس جمع شدہ مال کو شمار کیا تو وہ ایک لاکھ درہم تھے، پھر فرمانے لگے: میں نے ایسی کوئی بھلائی جمع نہیں کی جسے میں باقی رکھوں تو وہ بڑھتی رہے اور میں اس کے لئے بڑھتا رہوں۔

راوی کہتے ہیں: ابھی ہفتہ بھی نہ گزرا تھا کہ آپ کے پاس اس میں سے صرف سو درہم باقی رہ گئے۔

راوی مزید بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا غزوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے تول کے حساب سے ریشمی کپڑا خریدا۔ انہوں نے آپ کو مطلوبہ مقدار میں کپڑا تول کر دے دیا۔ جب آپ نے کپڑا دوبارہ تولا تو وہ تین سو دینار کی مالیت زائد تھا۔ چنانچہ آپ نے حضرتِ سیِّدُنا غزوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے فرمایا: میں نے تم سے جتنا کپڑا خریدا تھا یہ اس سے کچھ زائد ہے لہٰذا زائد کپڑا تمہیں واپس لوٹاتا ہوں۔ اس پر دونوں حضرات بحث و مباحثہ کرنے لگے، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انہیں زیادتی لوٹانا چاہتے تھے اور وہ اسے قبول کرنے سے انکاری تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا غزوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے کہا: حضور! اگر یہ میرا ہے تو آپ کا ہوا اور اگر آپ کا ہے تو وہ آپ ہی کا ہے۔

وِراثت کا تمام مال صدقہ:

﴿6110﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوالاَحوص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد کے ایک لاکھ درہم کے وارث ہوئے تو آپ سے کہا گیا: حلال کے ایک لاکھ درہم جمع نہیں ہوا کرتے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوالاحوص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہ تمام مال صدقہ کر دیا حتّٰی کہ آپ قاضیِ وقت حضرتِ سیِّدُنا ابن ابولیلیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زکوٰۃ لے کر گزارہ کیا کرتے تھے۔[1]

کوفہ کے سب سے افضل بزرگ:

﴿6111﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ

---

[1]... اگر کوئی بندہ امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح مُتوَکِّل ہو اور اس کے گھر والے بھی ان کے گھر والوں کی طرح مُتوَکِّل ہوں اور پھر وہ اپنا سارا مال راہِ خدا میں صدقہ کر دے تو ٹھیک ورنہ شرعی مسئلہ یہ ہے کہ ”سارا مال راہِ خدا میں خرچ کر کے خود فقیر نہ بن جانا چاہئے۔“ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۱۳۱، ملخصًا) حضرت سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ چونکہ سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح توکّل کے اعلیٰ مرتبے پر فائز تھے اس لئے آپ نے تمام مال راہِ خدا میں صدقہ کر دیا۔

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیں حدیث بیان کی ہے اور میں نے کوفہ میں ان سے افضل بزرگ نہیں دیکھے، ان کے پاس مال تھا تو وہ ہمیشہ حج کیا کرتے اور غزوہ میں شریک ہوا کرتے تھے۔

80 مرتبہ مکّہ مکرمہ کی حاضری:

﴿6112﴾... حضرتِ سیِّدُنا امامِ اعظم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے جنازہ میں شریک ہوا تھا، وہ حج وعمرہ کے لئے 80 مرتبہ مکّہ مکرمہ حاضر ہوئے۔

﴿6113﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مقروض ہونے کے باوجود حج کے لئے تشریف لے جایا کرتے۔ کسی نے کہا: ”آپ حج کرتے ہیں حالانکہ آپ پر قرض ہوتا ہے؟“ فرمایا: ”حج قرض کو زیادہ ادا کرنے والا ہے (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے قرض کی ادائیگی کے اسباب پیدا فرمادے گا)[1]۔“

اسی طرح کا واقعہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنکَدِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں بھی منقول ہے۔

مہمان کے ساتھ حُسنِ سلوک:

﴿6114﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کوفہ میں حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے تو آپ نے اُنہیں جانور کی سواری کروائی۔ لوگوں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سوال کیا: ”اے ابوعبد اللہ! آپ کے نزدیک کون سا عمل زیادہ پسندیدہ ہے؟“ فرمایا: ”مومن کے دل میں خوشی داخل کرنا۔“ لوگوں نے پھر پوچھا: ”کوئی عمل ہے جس سے لذت حاصل کی جائے؟“ فرمایا: ”لوگوں کے ساتھ حُسنِ سلوک کرنا۔“

سوال کرنے سے پہلے کیوں نہ دے دیا!

﴿6115﴾... حضرتِ سیِّدُنا مہدی بن سابق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بھتیجے نے ان سے کچھ مانگا تو وہ رونے لگے۔ بھتیجے نے کہا: ”چچا جان! خدا کی قسم! اگر مجھے

---

[1]... مقروض کو چاہئے کہ سفر حج پر روانہ ہونے سے پہلے قرض ادا کرے اس وقت نہ دے سکتا ہو تو قرض خواہ سے اجازت لے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۰۵۱، ماخوذاً)

معلوم ہوتا کہ میرے سوال کرنے سے آپ کو رنج پہنچے گا تو میں سوال نہ کرتا۔" آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: "میں تمہارے سوال کی وجہ سے نہیں رویا بلکہ میں تو اس لئے رویا ہوں کہ تمہارے سوال کرنے سے پہلے ہی میں نے تمہیں کیوں نہ دے دیا؟"

دنیا کی رنگینی عارضی ہے:

﴿6116﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعلیٰ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کے سامنے ایک طشت ہے، آپ آٹا گوندرہے ہیں، آنکھوں سے آنسو جاری ہیں اور فرمارہے ہیں: "جب میرا مال کم ہو گیا تو میرے دوست احباب مجھ سے دور ہو گئے۔"

﴿6117﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ہم حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ[1] کے ساتھ کوفہ کے ایک محل میں داخل ہوئے تو میں نے عرض کی: "آپ نے ہمیں دیکھا تھا جب ہم حجاج کے دور میں اس مکان میں قید کئے گئے تھے، ہم مرعوب، خوف زدہ اور بے حد غمگین تھے۔" آپ نے فرمایا: "تم تو ایسے چل رہے ہو جیسے تکلیف پہنچنے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کیا ہی نہیں، اس مکان میں جاؤ، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کرو اور اس نے جو نعمت دی ہے اس پر اس کی حمد و شکر بجالاؤ۔"

سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَةُ اللہِ عَلَیْه کے دو اقوال:

﴿6118﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقَہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: "جب تم چھینک سُنو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد بجالاؤ اگرچہ تمہارے اور چھینکنے والے کے درمیان سمندر کا فاصلہ ہو۔"

﴿6119﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: "جو شخص اپنے بھائی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے فائدہ پہنچاتا ہے تو اس کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ایک درجہ بلند فرما دیتا ہے۔"

فرمانِ مصطفٰے: اَتْبِعِ السَّیِّئَةَ الْحَسَنَةَ تَمْحُهَا یعنی گناہ کے بعد نیکی کرلے کہ وہ اسے مٹا دے گی۔
(ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی معاشرة الناس، ۳/ ۳۹۷، حدیث: ۱۹۹۴)

---

[1]... متن میں اس مقام پر "ابن عمر" مذکور ہے جبکہ دیگر کتب مثلاً تاریخ دمشق، شعب الایمان میں "عون بن عبد اللہ" مذکور ہے اور درست بھی یہی معلوم ہوتا ہے لہٰذا یہی لکھ دیا گیا ہے۔ (علمیہ)

سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

آپ نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک اور حضرتِ سیِّدُنا ابو طفیل عامر بن واثلہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا کی زیارت کی ہے اور ان سے احادیث بھی روایت کی ہیں اور جیِّد تابعین کرام میں سے حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن میمون، حضرتِ سیِّدُنا زِر بن حُبیش، حضرتِ سیِّدُنا ابووائل شقیق بن سلمہ، حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نَخعی اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر سے اور تابعین حجاز میں سے حضرتِ سیِّدُنا نافع بن جبیر، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن منکدر اور حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا نافع رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایات نقل کی ہیں۔

﴿6120﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سوقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: "آپ نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھا ہے؟" تو آپ نے فرمایا: "میں نے انہیں انتہائی بڑھاپے کی حالت میں دیکھا لیکن اُن کی بینائی سلامت تھی۔"

فرض قبول ہے نہ نفل:

﴿6121﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دروازے کی دونوں چوکھٹیں پکڑ کر ارشاد فرمایا: خُلفا قریش سے ہوں گے، ان کا تم پر اور تمہارا اُن پر حق ہے جب تک وہ تین کام کرتے رہیں: (۱)...جب وہ حاکم بنیں تو حُسنِ سلوک کریں (۲)...جب ان سے رحم کی اپیل کی جائے تو رحم کریں اور (۳)...جب تقسیم کریں تو انصاف کریں۔ اگر انہوں نے ایسا نہ کیا تو ان پر اللہ عَزَّوَجَلَّ، فرشتوں اور تمام لوگوں کی لعنت ہے اور ان کا فرض قبول کیا جائے گا نہ نفل۔[1]

محبت کے جھوٹے دعوے دار:

﴿6122﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے: "یہ اُمّت 73 فرقوں میں بٹ جائے گی، ان میں سے شریر فرقہ وہ ہوگا جو ہم سے محبت کا جھوٹا دعویٰ کرے گا اور ہمارے طریقے پر نہ ہوگا۔"

1...مسند الطیالسی، الافراد عن انس، ص ۲۸۴، حدیث: ۲۱۳۳ بتغیر

مسند امام احمد، مسند انس بن مالک، ۴/ ۲۵۹، حدیث: ۱۲۳۰۹ بتغیر

دُرست وضو اور نماز کی فضیلت:

﴿6123﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضورِ اکرم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: ”جس نے ایسا وضو کیا جیسا حکم دیا گیا ہے اور ایسی نماز پڑھی جیسا حکم دیا گیا ہے وہ اپنے گناہوں سے اس دن کی طرح پاک ہو جائے گا جس دن اس کی ماں نے اسے جَنا تھا۔“[1]

پھر حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے وہاں موجود دیگر صحابۂ کرام سے گواہی طلب کرتے ہوئے کہا: ”کیا تم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”ہاں! سنا ہے۔“

جنت کے باغات میں داخلہ:

﴿6124﴾... حضرتِ سیِّدُنا زِر بن حُبیش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عسّال رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کیا تو اُنہوں نے پوچھا: ”کیا تم ملاقات کے لئے آئے ہو؟“ ہم نے کہا: ”جی ہاں۔“ پھر وہ کہنے لگے کہ میں نے مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے: ”جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اپنے بھائی سے ملاقات کرے تو واپس لوٹنے تک وہ جنت کے باغات میں رہتا ہے۔“[2] یہ بھی فرماتے سنا ہے: ”توبہ کا دروازہ مغرب میں کھلا ہوا ہے اور وہ اس وقت تک کھلا رہے گا جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو۔“[3]

ہم نے عرض کی: ”ہم تو آپ کے پاس اس لئے حاضر ہوئے ہیں کہ موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کریں۔“ پھر اُنہوں نے فرمایا: ”میں اس لشکر میں تھا جسے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے روانہ فرمایا تھا، ہمیں حکم دیا تھا کہ تین دن اور تین راتوں تک موزے نہ اتاریں۔“[4]

﴿6125﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی

---

1 ...معجم کبیر، ۱/ ۹۲، الحدیث: ۱۴۹

2 ...معجم کبیر، ۸/ ۶۷، الحدیث: ۷۳۸۹

3 ...ابن ماجہ، کتاب الفتن، باب طلوع الشمس من مغربھا، ۴/ ۳۹۵، حدیث: ۴۰۷۰

4 ...ترمذی، ابواب الطھارۃ، باب ماجاء فی المسح علی الخفین للمسافر والمقیم، ۱/ ۱۵۳، حدیث: ۹۶

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے 70 سورتیں یاد کی ہیں۔

مصیبت زدہ کو تسلی دینے کا ثواب:

﴿27-6126﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبیوں کے سردار، اُمت کے غم گسار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جس نے مصیبت زدہ کو تسلّی دی اس کے لئے اُسی کے برابر ثواب ہے۔"(1)

صدقہ دینے والے کے برابر ثواب:

﴿6128﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ ایک سائل آیا، ایک شخص نے اس کے لئے ایک درہم نکالا اور دوسرے نے اس سے لے کر سائل کو دے دیا۔ حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے اس طرح کیا اسے دینے والے کے برابر ثواب دیا جائے گا اور دینے والے کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی۔(2)

جنت کا مشتاق کون؟

﴿6129﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالک ومختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص جنت کا شوق رکھتا ہے وہ نیکیوں میں جلدی کرتا ہے، جو جہنّم کی آگ کا خوف رکھتا ہے وہ شہوات سے بچتا ہے، جو موت کو یاد رکھتا ہے وہ لذّتوں کو بھلا دیتا ہے اور جو دنیا سے بے رغبت ہو جاتا ہے اس پر مصیبتیں آسان ہو جاتی ہیں۔"(3)

نفس کے خلاف جہاد کے مراتب:

﴿6130﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ نبیِّ غیب داں، سَرْوَرِ اِنس

1... ترمذی، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی اجر من عزی مصابا، ۲/ ۳۳۸، حدیث: ۱۰۷۵

2... کنز العمال، کتاب الزکاۃ من قسم الافعال، باب فی السخاء والصدقۃ، فصل فی فضلھا، ۶/ ۲۵۱، حدیث: ۱۷۰۲۳

3... شعب الایمان، باب فی الزھد وقصر الامل، ۷/ ۳۷۰، حدیث: ۱۰۶۱۸

وجاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: (نفس کے خلاف) جہاد چار طرح کا ہے (۱)... بھلائی کا حکم دینا (۲)... برائی سے منع کرنا (۳)... صبر کے مواقع پر ثابت قدم رہنا اور (۴)... فاسقوں سے نفرت کرنا۔ پس جس نے بھلائی کا حکم دیا اس نے مومن کے ہاتھ کو مضبوط کیا اور جس نے برائی سے منع کیا اس نے فاسقوں کی ناک خاک آلود کی اور جو صبر کے مواقع پر ثابت قدم رہا اس نے اپنا فرض پورا کیا۔[1]

ایک روایت میں یہ بھی ہے: ''جس نے فاسقوں سے نفرت کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے غصہ کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی خاطر فاسقوں پر غضب فرمائے گا۔''[2]

دشمنانِ کعبہ کا انجام:

﴿6131﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا روایت کرتی ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ایک لشکر خانہ کعبہ پر چڑھائی کے لئے نکلے گا، جب وہ ایک بیابان میں پہنچے گا ان کے اگلے پچھلے یعنی سب دھنسا دیئے جائیں گے حالانکہ ان میں بازار والے[3] بھی ہوں گے۔'' اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: ''ان کے اگلے اور پچھلے کیونکر دھنسا دیئے جائیں گے حالانکہ ان میں بازار والے اور وہ ہوں گے جو ان میں سے نہیں ہوں گے؟'' رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''ان کے اگلے پچھلے دھنسا دیئے جائیں گے پھر اُنہیں ان کی نیتوں کے مطابق اٹھایا جائے گا۔''[4]

راہِ خدا میں مارے جانے کی فضیلت:

﴿6132﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ

1... فردوس الاخبار، ۱/ ۳۳۶، حدیث: ۲۴۶۲

2... موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب الامر بالمعروف والنھی عن المنکر، ۲/ ۱۹۸، حدیث: ۱۷

3... یہاں عربی متن میں ''اَشْرَافُھُمْ'' کے الفاظ ہیں جس کا معنی ''ان کے سردار'' ہے اور بخاری شریف میں ''اَسْوَاقُھُمْ'' ہے جس کا معنی ''ان کے بازار'' ہے اور اس سے مراد بازار والے ہیں۔ بخاری شریف کے الفاظ زیادہ درست ہیں لہٰذا اسی کے مطابق ترجمہ کیا گیا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا علامہ بدرُ الدّین عینی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: امام ابو نعیم کی روایت کے یہ الفاظ ''اَشْرَافُھُمْ'' درست نہیں ہیں کیونکہ اشراف سے مراد لشکر کے سردار ہیں جو فساد و تخریب کاری کا ارادہ کرتے ہیں۔ (عمدۃ القاری، کتاب البیوع، باب ماذکر فی الاسواق، ۸/ ۳۹۸، تحت الحدیث: ۲۱۱۸)

4... بخاری، کتاب البیوع، باب ماذکر فی الاسواق، ۲/ ۲۴، حدیث: ۲۱۱۸

وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا چاہتے ہوئے قتل ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے عذاب نہیں دے گا۔“[1]

صدیقِ اکبر کے لئے خاص تجلی:

﴿6133﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ عبد القیس کا ایک وفد نبیِّ غیب دان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہوا، کلام کرنے والے نے بناوٹی کلام کیا۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”ابو بکر! آپ نے ان کا کہا سُن لیا؟“ آپ نے عرض کی: ”جی ہاں! یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اور سمجھ بھی لیا۔“ ارشاد فرمایا: ”ابو بکر! انہیں جواب دو۔“ حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے انہیں بہترین جواب دیا۔ پھر حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا دیتے ہوئے فرمایا: ”ابو بکر! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو رضوانِ اکبر عطا فرمائے۔“ کسی نے عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رضوانِ اکبر کیا ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”قیامت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ مومنین کے لئے عام تجلّی فرمائے گا اور ابو بکر کے لئے خاص تجلّی فرمائے گا۔“[2]

بابرکت مقام پر دعا کے لئے کہنا:

﴿6134﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو رُکن اور مقامِ ابراہیم یا بیتُ اللہ شریف کے دروازے اور مقامِ ابراہیم کے درمیان یوں دعا کرتے دیکھا: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! فلاں بن فلاں کی مغفرت فرما۔“ ارشاد فرمایا: ”یہ کیا کر رہے ہو؟“ اس نے عرض کی: ”اس نے مجھے اس مقام پر دعا کرنے کو کہا ہے۔“ نبیِّ رحمت، شَفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جاؤ! تمہارے بھائی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بخش دیا۔“[3]

100 مرتبہ ایک ہی دعا:

﴿6135﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ہم نے شمار کیا ایک ہی مجلس میں

1...معجم اوسط، ۴/ ۱۷۴، حدیث: ۵۶۲۱

2...مستدرک حاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب یتجلی اللہ لعبادہ عامۃ ولابی بکر خاصۃ، ۴/ ۲۷، حدیث: ۴۵۲۰

3...تاریخ اصبہان، ۲/ ۲۳۳، الرقم: ۱۴۶۳، کاتب القاضی ابو عبد اللہ محمد بن عاصم بن یحیی

حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سو مرتبہ یہ دعا کی: ”رَبِّ اغْفِرْلِیْ وَتُبْ عَلَیَّ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِیْم یعنی اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میری مغفرت فرما اور میری توبہ قبول فرما بے شک تو بہت توبہ قبول کرنے والا مہربان ہے۔“

﴿6136﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ہم حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حیاتِ ظاہری میں سب سے افضل حضرتِ سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شمار کرتے تھے پھر حضرتِ سیِّدُنا فارقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پھر حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو اور پھر سکوت اختیار کرتے۔

﴿6137﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ مجھے جنگ کے لئے بارگاہِ رسالت میں پیش کیا گیا اس وقت میں 14سال کا لڑکا تھا تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے شرکت کی اجازت نہ دی۔

﴿6138﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ پیارے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کوئی اپنے بھائی سے دن میں جتنی بار ملے اسے سلام کرے۔“[1]

﴿6139﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضورِ انور، شافِعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو سُرخ خضاب لگائے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ”یہ کتنا اچھا ہے“ اور ایک شخص کو زرد خضاب لگائے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ”یہ اچھا ہے[2]۔“[3]

بیماری سے محفوظ رہنے کی دعا:

﴿6140﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ میں نے اُمت کے غم خوار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: جس نے مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ کہا ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِہٖ ھٰذَا وَفَضَّلَنِیْ عَلَیْہِ وَعَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا یعنی تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ

---

1 ...معجم اوسط، ۱/ ۸۵، حدیث: ۲۴۸

2 ...مرد کو داڑھی اور سر وغیرہ کے بالوں میں خضاب لگانا جائز بلکہ مستحب ہے مگر سیاہ خضاب لگانا منع ہے ہاں مجاہد کو سیاہ خضاب بھی جائز ہے کہ دشمن کی نظر میں اس کی وجہ سے ہیبت بیٹھے گی۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۵۹۷)

3 ...ابو داود، کتاب الترجل، باب ماجاء فی خضاب الصفرة، ۴/ ۱۱۷، حدیث: ۴۲۱۱ بتغیر قلیل عن ابن عباس

کے لئے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت بخشی جس میں یہ مبتلا ہے اور مجھے اس پر اور اپنی بہت سی مخلوق پر فضیلت دی۔" تو جب تک وہ زندہ رہے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس مصیبت سے محفوظ رکھے گا۔[1]

﴿6141﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُزدَلفہ میں مغرب اور عشا کی نماز ایک ساتھ ادا فرمائی۔[2]

ٹھہرے پانی میں پیشاب کرنے کی ممانعت:

﴿6142﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے کوئی بھی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔"[3]

حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصَرِّف ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی

تابعین کرام میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت زیادہ تقویٰ اپنانے والے، بہترین قاری، سچائی اور وفا کے پیکر اور حُسنِ اخلاق اور پاکیزہ دل والے ہیں۔

منقول ہے کہ تنہائی میں اخلاص اور خیر خواہی کے لئے حُسنِ اخلاق اپنانے کا نام تصوف ہے۔

پڑوسی کے حق کا خیال:

﴿6143﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابوغُنیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمارے استاذ صاحب کی دادی سے اس بات کی اجازت طلب کی کہ میں آپ کی دیوار میں کیل گاڑنا چاہتا ہوں۔ انہوں نے کہا: "ہاں! (آپ کو اجازت ہے) آپ اس میں روشن دان بھی کھول لیجئے۔"

1... ترمذی، کتاب الدعوات، باب مایقول اذا رای مبتلی، ۵/ ۲۷۲، حدیث: ۳۴۴۲ عن عمر

2... بخاری، کتاب الحج، باب من جمع بینھما ولم یتطوع، ۱/ ۵۵۹، حدیث: ۱۶۷۴، عن ابی ایوب الانصاری

3... ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ، باب النھی عن البول فی الماء الراکد، ۱/ ۲۱۶، حدیث: ۳۴۳، ۳۴۴

اہل خانہ کی تربیت:

﴿6144﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابوغُنْیَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے استاذ محترم کی دادی کا بیان ہے کہ ہماری خادمہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر آگ لینے گئی اس وقت آپ نماز پڑھ رہے تھے، (خادمہ آگ لانے لگی تو) آپ کی زوجہ نے کہا: "اے فلانی! رک جا کہ میں ابو محمد (حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کے لئے اس پر گوشت کا ٹکڑا بُھون لوں تا کہ وہ اس سے روزہ افطار کرلیں۔" حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نماز مکمل کی تو اپنی زوجہ سے فرمایا: "یہ تم نے کیا کیا؟ میں اسے نہیں چکھوں گا جب تک تم اس کی مالکن کے پاس جاکر اس کی خادمہ کو اپنے پاس روکنے اور گوشت بھوننے کی اجازت نہ لے لو۔"

﴿6145﴾... حضرتِ سیِّدُنا علاء بن عبد الکریم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے فرمایا: اگر میں باوُضو نہ ہوتا تو مختار ثقفی کی کرسی [1] کے بارے میں خبر دیتا۔

---

[1]... مختار ثقفی نے ایک کرسی کو باعثِ برکت سمجھ کر اپنے پاس رکھا ہوا تھا۔ اس کی حقیقت کے متعلق حضرتِ سیِّدُنا ابن جریر طبری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ طفیل بن جعدہ بن ہبیرہ کہتا ہے: جب میں مفلس و فقیر تھا تو اپنے پڑوسی کے دروازے کے پاس سے گزرتے ہوئے دیکھا کہ وہ ایک گرد آلود کرسی پر بیٹھا ہوا ہے۔ میرے دل میں خیال آیا کہ اس بارے میں مختار ثقفی کو بتانا چاہئے۔ میں گھر لوٹ گیا اور پڑوسی سے کرسی مانگی تو اس نے مجھے دے دی۔ پھر میں مختار کے پاس آیا اور اسے کہا: "میں نے تم سے ایک بات چھپا رکھی ہے جو اب بتانا چاہتا ہوں۔" مختار نے کہا: "بتاؤ کیا بات ہے۔" میں نے کہا: "ایک کرسی ہے جس پر (میرے والد) جعدہ بن ہبیرہ بیٹھا کرتے تھے اور وہ یقین رکھتے تھے کہ اس میں علمی اثرات ہیں۔" مختار نے یہ سن کر خوشی سے کہا: "سُبْحٰنَ اللہ! اسے میرے پاس لاؤ۔" میں کرسی مختار کے پاس لے آیا۔ اسے دھویا گیا، تَرو تازہ عود سے معطّر کیا گیا اور زیتون کی پالش کی گئی اور مجھے بارہ ہزار سکے انعام میں دیئے۔ پھر لوگوں کو جمع کیا گیا اور مختار نے اعلان کیا کہ ہر اُمت میں کوئی نشانی مدد کے لئے بھیجی جاتی ہے جیسا کہ بنی اسرائیل میں تابوت بھیجا گیا اور وہ اس سے مدد حاصل کیا کرتے تھے، یہاں بھی ایسا ہی معاملہ پیش آیا ہے۔ پھر اس کے حکم پر کرسی سے کپڑا اُٹھا دیا گیا۔ مختار کے پیروکار کھڑے ہوئے اور ہاتھوں کو بلند کرکے تین بار تکبیر کہی۔ (البدایۃ والنہایۃ، ۶/ ۳۴) مزید تفصیل کے لئے اسی مقام کا مطالعہ کیجئے۔

یہ اُن بدبختوں میں سے ایک تھا جنہوں نے نبوت کا جھوٹا دعوٰی کیا۔ شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ اپنے رسالے امام حسین کی کرامات، صفحہ 53 پر فرماتے ہیں: مختار ثقفی جس نے قاتلین حسین کو چن چن کر مارا اور مُحِبِّیْن حسین کے دل جیتے مگر اُس پر شَقاوَت اَزلی غالب ہوئی اور اس نے نبوت کا دعوٰی کر دیا اور کہنے لگا میرے پاس وحی آتی ہے۔

﴿6146﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میں باوضو نہ ہوتا تو ضرور تمہیں رافضیوں[1] کے عقائد بتاتا۔

مسلمانوں کی خیر خواہی:

﴿6147﴾... حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن غزوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے کہا: "اگر آپ گندم فروخت کردیں تو کافی نفع ہوگا۔" آپ نے فرمایا: "مجھے پسند نہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک میرا دل مسلمانوں پر مہنگائی کی آرزو کرنے والا ٹھہرے۔"

﴿6148﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: دعا کے لئے اچھے الفاظ یہ ہیں کہ بندہ کہے: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری خاموشی کو غور وفکر کرنے، نگاہوں کو عبرت حاصل کرنے اور زبان کو ذکر کرنے والا بنا۔"

کبھی ہنستے نہ دیکھا:

﴿6149﴾... حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن عیاض رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں معلوم ہوا کہ وہ ایک دن ہنسے پھر خود کو مخاطب کرکے پوچھا: "ہنسے کیوں ہو؟ ہنسنا تو اسے چاہئے جو قیامت کی ہولناکیوں سے چھٹکارا پاچکا اور پُلِ صراط سے گزر چکا۔" پھر انہوں نے قسم کھائی کہ میں اس وقت تک نہیں ہنسوں گا جب تک یہ نہ جان لوں کہ قیامت قائم ہوگئی۔ اس کے بعد وصال فرمانے تک کبھی آپ کو ہنستا ہوا نہ دیکھا گیا۔

ظالم کے سامنے حق گوئی:

﴿6150﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَلاء بن کَرِیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں: خلیفہ سلیمان بن عبد الملک بیٹھا ہوا تھا کہ اس کے پاس سے ایک شخص گزرا جو قیمتی لباس زیبِ تن کئے ہوئے شاہانہ انداز سے چل رہا تھا۔ سلیمان

---

[1]... رافضیوں کے عقائد کے متعلق معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ: بہار شریعت، جلد1، حصہ اول، صفحہ 205 تا 213 کا مطالعہ کیجئے۔

نے درباریوں سے کہا: ”غالباً یہ عراق کے شہر کوفہ کا رہنے والا ہے اور اس کا تعلق قبیلہ ہمدان سے ہے۔“ پھر حکم دیا کہ اس شخص کو میرے پاس لاؤ۔ جب اُسے لایا گیا تو اس سے پوچھا: ”تم کون ہو؟“ اس نے کہا: ”ذرا ٹھہرو! سانس تو لینے دو۔“ خلیفہ کے کہنے پر اُسے کچھ مہلت دی گئی اور پھر اس کے علاقے اور قبیلے کے بارے میں پوچھنے پر اس نے عراق کے شہر کوفہ اور قبیلہ ہمدان کا نام لیا تو خلیفہ کی تشویش مزید بڑھ گئی اور پوچھا: ”حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں تمہارا کیا عقیدہ ہے؟“ اس نے جواب دیا: ”بخدا! میں نے ان کا زمانہ پایا نہ انہوں نے میرا، لوگوں نے ان کی اچھائی بیان کی ہے اور اِنْ شَآءَ اللّٰہ وہ ایسے ہی ہیں۔“ پھر پوچھا: ”حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں کیا عقیدہ ہے؟“ اس نے کہا: ”وہی جو حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں رکھتا ہوں۔“ خلیفہ نے حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے ان کا زمانہ پایا نہ انہوں نے میرا، بعض لوگ ان کی اچھائی بیان کرتے ہیں اور بعض نے ان کے بارے میں نازیبا باتیں کی ہیں لیکن ان کا حال اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی بہتر جانتا ہے۔“ پھر خلیفہ نے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے بارے میں پوچھا تو اس نے کہا: ”بخدا! وہ بھی حضرتِ سیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی طرح ہیں۔“ پھر خلیفہ نے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بُرا بھلا کہنے کو کہا تو اس نے کہا: ”خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں ان کے بارے میں بُرا نہیں کہوں گا۔“ خلیفہ نے اسے دھمکاتے ہوئے کہا: ”بخدا! تم اُنہیں بُرا نہ کہو گے تو میں تمہاری گردن اُڑا دوں گا۔“ لیکن وہ شخص اپنی بات پر قائم رہا۔ پھر خلیفہ نے اس کی گردن اُڑا دینے کا حکم دیا تو ایک شخص کھڑا ہوا جس کے ہاتھ میں تلوار تھی، اس نے تلوار کو زور سے ہلایا تو وہ اس کے ہاتھ میں کھجور کے پتے کی طرح چمکنے لگی، اس نے کہا: ”خدا کی قسم! تم اُنہیں بُرا نہ کہو گے تو میں تمہاری گردن اُڑا دوں گا۔“ وہ شخص اب بھی اپنی بات پر قائم رہا اور سلیمان کو پکارا: ”افسوس ہے تجھ پر! مجھے اپنے پاس آنے دے۔“ خلیفہ نے اُسے اجازت دی تو اس نے کہا: ”اے سلیمان! کیا تو میری وہ اِلتجا قبول نہیں کر سکتا جو تجھ سے بلند مرتبہ ہستی نے قبول فرمائی اور اِلتجا کرنے والا مجھ سے افضل تھا لیکن جن کے بارے میں اِلتجا کی گئی تھی حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی شان ان سے کہیں زیادہ ہے؟“ خلیفہ نے پوچھا: ”تمہارا مطلب کیا ہے؟“ اس نے کہا: حضرتِ سیِّدُنا

عیسٰی رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام جو کہ مجھ سے افضل ہیں وہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوئے:

اِنْ تُعَذِّبْهُمْ فَاِنَّهُمْ عِبَادُكَ ۚ وَاِنْ تَغْفِرْ لَهُمْ فَاِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ﴿۱۱۸﴾ (پ۷، المائدۃ:۱۱۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اگر تو انہیں عذاب کرے تو وہ تیرے بندے ہیں اور اگر تو انہیں بخش دے تو بے شک تو ہی ہے غالب حکمت والا۔

تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی اِلتجا بنی اسرائیل کے حق میں قبول فرمائی جن کے مقابلے میں حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی شان بلند ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا عَلاء بن کَرِیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کہتے ہیں: میں نے سلیمان کے غصے کو کم ہوتا دیکھا حتّٰی کہ سارا غصّہ ختم ہو گیا۔ پھر سلیمان نے کہا: "انہیں جانے دو۔" چنانچہ وہ لوٹ گئے۔ میں نے ہزاروں لوگ دیکھے مگر اس جیسا شخص نہ دیکھا اور وہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے۔

﴿6151﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَرِیش بن سُلَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یوں دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے دِکھاوے اور شُہرت سے محفوظ رکھ۔"

﴿6152﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن فضیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عیادت کے لئے گئے، حضرتِ سیِّدُنا ابو کعب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: "شَفَاكَ اللہ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو شفا عطا فرمائے۔" آپ نے فرمایا: "میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے خیر کا سوال کرتا ہوں۔"

مسلمان کو جھوٹ پر مجبور نہ کرو:

﴿6153﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَری بن مُصَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک شخص کو کسی سے معذرت کرتے دیکھا تو فرمایا: "اپنے بھائی سے اس قدر معذرت نہ کرو کہ وہ تمہاری وجہ سے جھوٹ میں مبتلا ہو جائے۔"

﴿6154﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ کہیں جا رہا تھا۔ اُنہوں نے مجھ سے کہا: "اگر مجھے علم ہو جائے کہ آپ مجھ سے بڑے ہیں اگرچہ ایک رات تو میں آپ سے آگے نہ بڑھوں۔"

﴿6155﴾... حضرتِ سیِّدُنا علاء بن عبد الکریم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے ہنستے ہوئے دیکھا تو فرمایا: ”تم تو ایسے شخص کی طرح ہنس رہے ہو جو جنگ جماجم[1] میں شریک نہ ہوا ہو (اس جنگ میں شرکت کو فتنہ سمجھا جاتا تھا)۔“ کسی نے پوچھا: ”ابو محمد! کیا آپ جماجم میں شریک تھے؟“ آپ نے فرمایا: ”میں نے اس میں تیر چلائے تھے۔“ اور اپنی کہنی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرمایا: ”کاش! میرا ہاتھ یہاں سے کاٹ دیا جاتا لیکن میں اس جنگ میں شریک نہ ہوا ہوتا۔“

﴿6156﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جَناب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ”میں جَماجم میں شریک ہوا مگر کوئی تیر چلایا نہ نیزہ زنی کی اور نہ کسی کو قتل کیا۔ کاش! میرا یہ ہاتھ یہاں سے کاٹ دیا جاتا اور میں اس جنگ میں شریک نہ ہوتا۔“[2]

مومن اور کافر کی پہچان:

﴿6157﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: ”وہ کونسی چیز ہے جو خوشحالی وخشک سالی ہَر دو حالت میں طاقتور رہتی ہے؟ اور وہ کونسی چیز ہے جو خوشحالی وخشک سالی میں کمزور ہو جاتی ہے؟ اور کونسی چیز شہد سے زیادہ میٹھی ہے؟“ پھر خود ہی جواب دیتے ہوئے فرمایا: ”خوشحالی و خشک سالی ہر دو حالت میں ایمان طاقتور رہتا ہے کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ مومن کو عطا فرمائے تو وہ شکر ادا کرتا ہے اور جب آزمائش میں ڈالا جائے تو صبر کرتا ہے اور فسق وکفر کے سبب خوشحالی اور قحط ہر حالت میں بندہ کمزور رہتا ہے کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عطا کرے تو وہ شکر ادا نہیں کرتا اور

1... فرات کی جانبِ مغرب کوفہ سے تقریباً 7 فرسخ (کم و بیش 21 میل) کے فاصلے پر واقع ایک مقام ”دَیْرِ جَماجِم“ ہے۔ (اردو دائرۂ معارف اسلامیہ، ۹/ ۵۳۷) یہاں حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن اشعث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حجاج بن یوسف کے درمیان ۸۲ یا ۸۳ ہجری میں جنگ ہوئی تھی۔ (تاریخ الاسلام للذھبی، باب احداث سنۃ اثنتین وثمانین، ۶/ ۸، ۹)

2... اس روایت میں تیر چلانے کی نفی ہے جبکہ پچھلی روایت میں تیر چلانے کا ذکر ہے۔ بظاہر دونوں روایات میں تعارض و اختلاف ہے مگر دیگر کتب میں موجود روایات سے ظاہر ہوتا ہے کہ جہاں تیر چلانے کا ذکر ہے وہاں مراد یہ ہے کہ تیر تو چلائے مگر وہ فریق مخالف کو لگے نہیں اور جہاں تیر چلانے کی نفی ہے اس سے مراد ہے کہ اپنے تیروں سے کسی کو قتل نہیں کیا۔ جیسا کہ اس روایت میں ہے: ”میں جنگ جماجم میں شریک تھا، میں نے تیر چلائے مگر درست نشانے پر نہ لگے۔“ (مسند ابن الجعد، ص ۳۹۹، رقم: ۲۷۲۵)

جب آزمائش میں ڈالا جائے تو صبر نہیں کرتا اور شہد سے زیادہ میٹھی چیز باہمی محبت ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں کے درمیان پیدا فرمائی ہے۔" پھر مجھ سے فرمایا: "تم سے ملاقات کرنا مجھے شہد سے زیادہ پسند ہے۔"

﴿6158﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن ہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ان کی بیٹی کا رشتہ مانگا تو آپ نے کہا: "وہ خوبصورت نہیں ہے۔" انہوں نے کہا: "مجھے قبول ہے۔" آپ نے پھر کہا: "اس کی آنکھوں میں کچھ مسئلہ ہے۔" انہوں نے کہا: "میں پھر بھی راضی ہوں۔"

شُہرت کا علاج:

﴿6159﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو خالد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قرأت میں بے حد مشہور ہو گئے تو انہوں نے اس شہرت کو ختم کرنے کے لئے حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شاگردی اختیار کر لی۔

استاد کو دشواری میں نہ ڈالتے:

﴿6160﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے طلحہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسا کوئی شاگرد نہیں دیکھا، اگر میں کھڑا ہوتا اور پھر بیٹھ جاتا تو وہ قرأت موقوف کر دیتے اور اگر میں گھٹنوں پر چادر باندھے بیٹھا ہوتا پھر چادر کو کھول دیتا تو وہ قرأت روک دیتے کیونکہ وہ مجھے دشواری میں ڈالنا نہیں چاہتے تھے۔

﴿6161﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے پاس آیا کرتے تھے، میں انہیں علم قرأت سکھایا کرتا تھا، جب تک میں خود پڑھانے نہیں آتا وہ مجھے بُلاتے نہیں تھے اور اگر میں کھنکھارتا یا کھانستا تو وہ اُٹھ کر چلے جاتے۔

﴿6162﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مجھے سبق سنایا کرتے، جب میں کہیں گرفت کر کے انہیں لُقمہ دیتا تو کہتے: "ہم نے اسی طرح پڑھا تھا۔" مزید بیان کرتے ہیں: اگر میں اپنے ہاتھ یا پاؤں کو حرکت دیتا تو وہ سلام کر کے روانہ ہو جاتے۔

استاد کے دروازے پر دستک نہ دیتے:

﴿6163﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دروازے پر آ کر بیٹھ جایا کرتے تھے، خادمہ کا آنا جانا لگا رہتا مگر وہ اس سے کچھ نہ کہتے یہاں تک کہ میں خود باہر آ جاتا تو وہ قرآنِ کریم پڑھنے بیٹھ جاتے۔ تمہارا اس شخص کے بارے میں کیا خیال ہے جو خطا کرتا ہے نہ اعرابی غلطی کرتا ہے؟ اگر میں دیوار سے ٹیک لگاتا تو وہ سلام کر کے چلے جاتے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قراءت میں مشہور ہو گئے تو انہوں نے شہرت ختم کرنے کے لئے حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی شاگردی اختیار کر لی۔

رات بھر تلاوت:

﴿6164﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم نے رمضانُ المبارک کی 27ویں شب مسجد اِیَامِیِّین میں طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور زُبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس گزاری، زُبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تو رات کو قرآنِ مجید مکمل کر کے اپنے گھر چلے گئے جبکہ طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسجد میں ٹھہرے رہے حتّٰی کہ فجر کے وقت قرآنِ مجید ختم کیا۔

﴿6165﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مرض الموت میں مبتلا تھے تو میں نے انہیں بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا امام طاؤس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مریض کے کراہنے کو ناپسند جانتے تھے۔ اس کے بعد حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کراہتے ہوئے نہ سنا گیا حتّٰی کہ آپ کا وصال ہو گیا۔

اختلاف نہیں بلکہ وُسعت:

﴿6166﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسٰی جُہنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے جب اہلِ علم کی مختلف آرا کو ”اختلافِ رائے“ کا نام دیا جاتا تو آپ فرماتے: اسے ”اختلاف“ نہ

کہا کرو بلکہ ''وُسعت''[1] (یعنی رحمت) کہا کرو۔

اولاد فرمانبردار کیسے بنے؟

﴿6167﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن مِغْوَل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابومعشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اپنے بیٹے کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: بیٹے کے لئے اس آیت سے دعا کرو:

رَبِّ اَوْزِعْنِیْۤ اَنْ اَشْكُرَ نِعْمَتَكَ الَّتِیْۤ اَنْعَمْتَ عَلَیَّ وَ عَلٰى وَالِدَیَّ وَ اَنْ اَعْمَلَ صَالِحًا تَرْضٰىهُ وَ اَصْلِحْ لِیْ فِیْ ذُرِّیَّتِیْ ؕ (پ۲۶، الاحقاف: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب میرے دل میں ڈال کہ میں تیری نعمت کا شکر کروں جو تو نے مجھ پر اور میرے ماں باپ پر کی اور میں وہ کام کروں جو تجھے پسند آئے اور میرے لئے میری اولاد میں صلاح (نیکی) رکھ۔

﴿6168﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن مغول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابوالحصین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بارے میں بیان کرتے ہیں کہ ان میں سے کسی نے کہا: ''میں نے ایسے بزرگوں کی صحبت اختیار کی ہے کہ اگر آپ انہیں دیکھ لیتے تو آپ کا کلیجا جل جاتا۔'' دوسرے نے کہا: ''ہم نے ایسے بزرگوں کی صحبت اختیار کی ہے گویا ان کے مقابلے میں ہماری حیثیت چوروں کی سی ہے۔''

ایک مسلمان اور بے شمار شیطان:

﴿6169﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوسنان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''ابلیس مسلمان کو بہکانے کے لئے قبیلہ رَبیعہ اور مُضَر کے لوگوں سے بھی زیادہ شیاطین اکٹھے کرتا ہے۔''

﴿6170﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسٰی جُھَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ''میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بارے

---

[1]... مراد یہ ہے کہ فروعی مسائل میں مجتہدین کا اختلاف رحمت ہے اور وُسعت کا باعث ہے۔
(فیض القدیر، ۱/ ۲۷۱، تحت الحدیث: ۲۸۸، ملخصاً)

میں زبان سے کچھ کہہ گیا مگر میرا دل ان سے محبت کرتا ہے۔“

نماز کی محبت:

﴾6171﴿... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کہتے ہیں: ہمیں حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پڑوسی نے بتایا کہ آپ بیمار ہیں۔ ہم عیادت کے لئے گئے تو حضرتِ سیِّدُنا زُبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے کہا: ”اُٹھئے! نماز پڑھ لیجئے، مجھے معلوم ہے کہ آپ نماز سے محبت کرتے ہیں۔“ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز کے لئے کھڑے ہو گئے۔

جائز اشیاء میں بھی احتیاط:

﴾6172﴿... حضرتِ سیِّدُنا مُخلَد بن خِداش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: مجھے بتایا گیا کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف اور حضرتِ سیِّدُنا سلمہ بن کُہیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کھانا کھانے بیٹھے تو انہیں نبیذ[1] پیش کی گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے نبیذ پی اور اپنی دائیں جانب حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف بڑھا دی۔ انہوں نے سونگھی پھر اپنی دائیں جانب بیٹھے شخص کو دے دی۔ حضرتِ سیِّدُنا سلمہ بن کُہیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: ”آپ نے نبیذ کیوں نہیں پی؟“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”مجھے بد ہضمی کا خوف تھا۔“ حضرتِ سیِّدُنا سلمہ بن کہیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ”دنیا کی بد ہضمی کا خوف تھا یا آخرت کی۔“

﴾6173﴿... حضرتِ سیِّدُنا حریش بن سُلیم[2] رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ محلے کی مسجد میں داخل ہوئے، مسجد میں عجیب خوشبو آرہی تھی (جو خلل کا باعث بن رہی تھی)۔ اس پر آپ نے فرمایا: ”ہماری مسجد میں شراب کس نے چھڑکی ہے۔“

﴾6174﴿... حضرتِ سیِّدُنا ہارون بن مُثَنّٰی حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی قبیلہ کندہ کے ایک شخص کے حوالے سے

1... نبیذ وہ مشروب جس میں کھجوریں ڈالی جائیں جس سے پانی میٹھا ہو جائے مگر (اعضا کو) سست کرنے والا اور نشہ آور نہ ہو، نشہ آور ہو تو اس کا پینا حرام ہے۔ (الفتاوی الخانیۃ، ۱/ ۹)

2... متن میں اس مقام پر ”حریش بن مسلم“ مذکور ہے جبکہ کتب اعلام میں ”حریش بن سلیم“ کا ذکر ملتا ہے جو طلحہ بن مصرف سے روایت کرتے ہیں لہٰذا یہی لکھ دیا گیا ہے۔ (علمیہ)

بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”جب ہم قرض لے کر کھاتے ہیں تو سرکہ سے ابتدا کرتے ہیں اور جب قرض لئے بغیر کھاتے ہیں تو سالن سے کھاتے ہیں۔“

﴿6175﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن مِغْوَل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”میں نَیروز (مجوسیوں کی عید) کے دن باہر نکلنا پسند نہیں کرتا کیونکہ میں اسے مجوسیت کا ایک حصہ سمجھتا ہوں، میں انسانوں کو دیکھوں یا جھولوں کو۔“

﴿6176﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن مغول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”انسان کے لئے ہر دن عبرت ہے۔“ آپ کے غلام نے عرض کی: ”اگر آپ (کی گریہ وزاری) کا یہی معمول رہا تو آپ کی بینائی جاتی رہے گی اور پھر آپ کسی راستہ بتانے والے کو طلب کریں گے۔“

﴿6177﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن ابجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر کے والد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جس مجلس میں بھی دیکھا لوگوں پر فضیلت والا ہی پایا۔

سیِّدُنا طلحہ بن مصرف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

آپ نے متعدد صحابۂ کرام کی زیارت کی اور حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن اَوفٰی، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث سُنیں اور جلیل القدر تابعین اور شام کے رہنے والوں میں سے حضرتِ سیِّدُنا سُوید بن غَفَلہ، حضرتِ سیِّدُنا زِر بن حُبیش، حضرتِ سیِّدُنا علقمہ، حضرتِ سیِّدُنا مسروق، حضرتِ سیِّدُنا ابو مَعْمَر، حضرتِ سیِّدُنا زید بن وَہب، حضرتِ سیِّدُنا ہُزَیل بن شُرَحْبیل، حضرتِ سیِّدُنا مُرہ ہمدانی، حضرتِ سیِّدُنا ہلال بن یَساف، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر، حضرتِ سیِّدُنا ابوبردہ بن موسٰی، حضرتِ سیِّدُنا مُصعَب بن سعد بن ابی وقاص، حضرتِ سیِّدُنا عُمیرہ بن سعد اور حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عَوسَجہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے اور حجازی تابعین میں سے حضرتِ سیِّدُنا مجاہد، حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح، حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا کُرَیب اور حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے بھی احادیث سنی ہیں۔

کتابُ اللہ کی وصیت:

﴿79-6178﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن

اوفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: ”کیا حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کوئی وصیت فرمائی ہے؟“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جواب دیا: ”نہیں۔“ میں نے پوچھا: ”تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وصیت کا حکم کیوں فرمایا؟“ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن اوفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے کتابُ اللہ کی وصیت فرمائی۔“

حضرتِ سیِّدُنا ہزیل بن شرحبیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: (اگر وصیت ہوتی تو) امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وصیت کے مطابق تمام معاملات وصی[1] کے سپرد کر دیتے کیونکہ وہ تو چاہتے تھے کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کوئی حکم کسی کے لئے بھی پائیں تو اس کی پوری اطاعت کریں۔

گری پڑی چیز کا حکم:

﴿6180﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم راستے میں پڑی ایک کھجور کے پاس سے گزرے تو ارشاد فرمایا: ”اگر مجھے یہ خوف نہ ہوتا کہ یہ صدقے کی ہوگی تو میں اسے کھا لیتا۔“[2] حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کھجور کے پاس سے گزرے تو آپ نے اسے کھا لیا[3]۔

---

❶... وصی اس شخص کو کہتے ہیں جس کو وصیت کرنے والا (موصی) اپنی وصیت پوری کرنے کے لئے مقرر کرے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۱۹، ۳/ ۹۹۳)

❷... بخاری، کتاب فی اللقطۃ، باب اذا وجد تمرۃ فی الطریق، ۲/ ۱۲۱، حدیث: ۲۴۳۱

❸... لقطہ اس مال کو کہتے ہیں جو پڑا ہوا کہیں مل جائے۔ پڑا ہوا مال کہیں ملا اور یہ خیال ہو کہ میں اس کے مالک کو تلاش کر کے دیدوں گا تو اٹھا لینا مستحب ہے اور اگر اندیشہ ہو کہ شاید میں خود ہی رکھ لوں اور مالک کو تلاش نہ کروں تو چھوڑ دینا بہتر ہے اور اگر ظن غالب ہو کہ مالک کو نہ دوں گا تو اٹھانا ناجائز ہے اور اپنے لئے اٹھانا حرام ہے اور اس صورت میں بمنزلہ غصب کے ہے اور اگر یہ ظن غالب ہو کہ میں نہ اٹھاؤں گا تو یہ چیز ضائع وہلاک ہو جائے گی تو اٹھا لینا ضرور ہے لیکن اگر نہ اٹھاوے اور ضائع ہو جائے تو اس پر تاوان نہیں۔ لقطہ کو اپنے تصرف (استعمال) میں لانے کے لئے اٹھایا پھر نادم ہوا کہ مجھے ایسا کرنا نہ چاہیے اور جہاں سے لایا وہیں رکھ آیا تو بری الذمہ نہ ہوگا یعنی اگر ضائع ہو گیا تو تاوان دینا پڑے گا بلکہ اب اس پر لازم ہے کہ مالک کو تلاش کرے اور اس کے حوالہ کر دے اور اگر مالک کو دینے کے لئے لایا تھا پھر جہاں سے لایا تھا رکھ آیا تو تاوان...☜

﴿6181﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور رحمتِ عالَم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو غزوۂ حنین میں ایک دراز گوش[1] پر سوار دیکھا جس کی نکیل کھجور کی چھال کی تھی۔

﴿6182﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زبیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دیکھا کہ ایک شخص نے پیشاب کیا اور پھر پانی سے پاکی حاصل کی تو آپ نے فرمایا: ہم ایسا نہیں کرتے۔[2]

﴿6183﴾... حضرتِ سیِّدُنا بلال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے حکم فرمایا کہ میں طلوعِ فجر (یعنی فجر کا وقت شروع ہونے) سے پہلے اذان نہ دیا کروں۔

موزوں پر مسح کی مدّت:

﴿6184﴾... حضرتِ سیِّدُنا زِر بن حُبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عسَّال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آئے تو آپ نے پوچھا: ”صبح صبح کیسے آنا ہوا؟“ حضرتِ سیِّدُنا زِر بن حبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: ”علم حاصل کرنے آیا ہوں۔“ انہوں نے فرمایا: ”جیسا تم نے کیا ایسا عمل جو بھی کرتا ہے فرشتے اس کے عمل سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے پَر بچھا دیتے ہیں۔“ حضرتِ سیِّدُنا زِر بن حُبیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کی: ”میں آپ کے پاس موزوں پر مسح کے بارے میں سوال کرنے کے لئے حاضر ہوا ہوں۔“ انہوں نے بتایا کہ میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: کیا موزوں پر مسح کیا جائے گا؟ ”تو مُعَلِّمِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہاں! مسافر کے لئے اجازت ہے کہ وہ تین دن پیشاب اور

......نہیں۔ ملتقط (اٹھانے والے) پر تشہیر (اعلان کرنا) لازم ہے یعنی بازاروں اور شارعِ عام اور مساجد میں اتنے زمانہ تک اعلان کرے کہ ظن غالب ہو جائے کہ مالک اب تلاش نہ کرتا ہوگا۔ یہ مدت پوری ہونے کے بعد اسے اختیار ہے کہ لقطہ کی حفاظت کرے یا کسی مسکین (شرعی فقیر) پر تصدق کر دے۔ اٹھانے والا اگر (خود شرعی) فقیر ہے تو مدتِ مذکورہ تک اعلان کے بعد خود اپنے صرف (استعمال) میں بھی لا سکتا ہے اور مالدار ہے تو اپنے رشتہ والے فقیر کو دے سکتا ہے مثلاً اپنے باپ، ماں، شوہر، زوجہ، بالغ اولاد کو دے سکتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۰، ۲/ ۴۷۳ تا ۴۷۶، ملتقطاً)

1... فارسی زبان میں دراز گوش ”گدھے“ کو کہتے ہیں۔

2... آگے یا پیچھے سے جب نجاست نکلے تو ڈھیلوں سے استنجا کرنا سنّت ہے اور اگر صرف پانی ہی سے طہارت کر لی تو بھی جائز ہے مگر مستحب یہ ہے کہ ڈھیلے لینے کے بعد پانی سے طہارت کرے۔ (بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۴۱۰)

پاخانہ کے سبب موزے نہ اتارے اور مقیم کے لئے ایک دن اور ایک رات کی اجازت ہے۔"[1]

﴿6185﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو اپنے مال کی حفاظت کرتے ہوئے قتل کر دیا جائے وہ شہید ہے۔[2]

غلاموں کے ساتھ خیر خواہی:

﴿6186﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا خزانچی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے اس سے پوچھا: "غلاموں کو خوراک دی؟" اس نے کہا: "نہیں۔" فرمایا: جا کر دو کیونکہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "یہی گناہ بہت ہے کہ تم کسی کے مالک ہو کر اس کی خوراک روکو۔"[3]

جنت میں جانے والے تین لوگ:

﴿6187﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جسے رمضان میں موت آجائے وہ جنت میں داخل ہوگا، جسے وقوفِ عَرَفہ کے دوران موت آجائے وہ جنت میں داخل ہوگا اور جو صدقہ کرتے ہوئے مرجائے وہ جنت میں داخل ہوگا۔"[4]

﴿6188﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مسلمان کو گالی دینا فسق اور اسے قتل کرنا کفر ہے[5]۔"[6]

1... ترمذی، ابواب الطهارة، باب ماجاء فی المسح علی الخفین للمسافر والمقیم، ۱/ ۱۵۳، حدیث: ۹۶
معجم کبیر، ۸/ ۵۵، حدیث: ۷۳۴۹، ۷۳۵۰

2... بخاری، کتاب المظالم والغصب، باب من قاتل دون مالہ، ۲/ ۱۳۸، حدیث: ۲۴۸۰ عن عبد اللہ بن عمرو

3... مسلم، کتاب الزکاة، باب فضل النفقة علی العیال، ص۴۹۹، حدیث: ۹۹۶

4... تعزیة المسلم لابن عساکر، ثواب من مات من الغزاة... الخ، ص۶۹، حدیث: ۹۴ بتغیر قلیل

5... کفر یا بمعنی کفرانِ نعمت یعنی ناشکری ہے، ایمان کا مقابل یعنی بلا قصور مسلمان کو بُرا کہنا اور بلا قصور اس سے لڑنا بھڑنا ناشکری ہے یا کفار کا سا کام ہے یا اسے مسلمان ہونے کی وجہ سے مارنا پیٹنا یا ناجائز جنگ کو حلال سمجھ کر کرنا کفر و بے ایمانی ہے۔
(مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۴۸)

6... بخاری، کتاب الادب، باب ما ینھی من السباب واللعن، ۴/ ۱۱۱، حدیث: ۶۰۴۴

صدقہ کرنے کی فضیلت:

﴿6189﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں: ہمیں ایک بُھنی ہوئی بکری تحفہ میں دی گئی، میں نے اسے تقسیم کردیا لیکن اس کا بازو چھوڑ دیا۔ جب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو میں نے انہیں سارا ماجرا سنایا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بازو کے علاوہ ساری بکری تمہارے لئے ذخیرہ کردی گئی ہے۔“

مسجد بنانے کی فضیلت:

﴿6190﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے مسجد بنائی اگرچہ پرندے کے گھونسلے برابر تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے جنت میں گھر بنائے گا۔“[1]

نماز میں کمی کرنے والا:

﴿6191﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن وَہب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک شخص کو نماز (کے رکوع و سجود) میں کوتاہی کرتے دیکھا تو اس سے پوچھا: ”تم کب سے اس طرح نماز پڑھ رہے ہو؟“ اس نے کہا: ”40سال سے۔“ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”تم نے40سال سے نماز نہیں پڑھی، اگر تمہیں اسی حالت پر موت آگئی تو تم دینِ محمدی پر نہیں مروگے۔“

﴿6192﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد بن مُعاذ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں حاضری کے لئے دروازے کے سامنے کھڑے ہو کر اجازت طلب کی تو معلمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دستِ اقدس سے اپنی آنکھوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”سعد! اجازت نظر کی وجہ سے ہی تو طلب کی جاتی ہے۔“[2]

1... الاحسان، کتاب الصلوۃ، باب المساجد، ۳/ ۲۹، حدیث: ۱۶۰۸

2... ابو داود، کتاب الادب، باب فی الاستئذان، ۴/ ۴۴۲، حدیث: ۵۱۷۴، بتغیر قلیل، عن سعد بن ابی وقاص

سدرۃُ المنتہیٰ کی خصوصیت:

﴿6193﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو معراج عطا کی گئی تو آپ کو سدرۃُ المنتہیٰ لے جایا گیا یہ ساتویں آسمان پر ہے۔ جو چیزیں زمین سے اوپر اٹھائی جاتی ہیں یہاں تک ہی پہنچتی ہیں پھر یہاں سے لے لی جاتی ہیں اور جو چیزیں اوپر سے اتاری جاتی ہیں یہاں تک ہی پہنچتی ہیں پھر یہاں سے لے لی جاتی ہیں۔ سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا۔ حضور نبیِّ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان کے بارے میں فرمایا: وہ سونے کے پتنگے تھے[1]۔

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مزید بیان کیا کہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو تین چیزیں دی گئیں: (۱)...پانچ نمازیں (۲)...سورۂ بقرہ کی آخری آیات اور (۳)...شرک کے علاوہ آپ کے اُمتی کی تمام بُرائیوں کی بخشش۔

اے اُحد! ٹھہر جا:

﴿6194﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن زید بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: یہ حکمران مجھے کہتے ہیں کہ میں اصحابِ رسول کو بُرا کہوں حالانکہ جب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اُحد پہاڑ پر تشریف لے گئے تو آپ کے ساتھ یہی اصحاب تھے، اُحد پہاڑ لرزنے لگا تو حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے اُحد! ٹھہر جا! تجھ پر ایک نبی، ایک صدیق اور ایک شہید ہے۔“[2]

پھر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: حضرت ابو بکر صدیق جنتی ہیں، حضرت عمر بن خطاب جنتی ہیں،

1... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 158** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: سدرۃُ المنتہیٰ کے بیان میں جو آیتِ کریمہ ”اِذْ یَغْشَى السِّدْرَةَ مَا یَغْشٰى ﴿۱۶﴾“ (پ۲۷، النجم: ۱۶، ترجمۂ کنز الایمان: جب سدرہ پر چھا رہا تھا جو چھا رہا تھا) وارد ہے اس کی تفسیر حضور انور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے پتنگوں سے کی پتنگے یا تو فرشتے ہیں یا اَرواحِ انبیاء جو پتنگوں کی طرح محسوس ہوتی ہیں خیال رہے کہ اس بیری کے ہر پتہ پر فرشتوں کی فوجیں ہیں بزرگوں کی روحیں اور سبز رنگ کے غیبی پرندے اور رنگ برنگے انوار۔

2... بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب عثمان بن عفان، ۲/ ۵۳۱، حدیث: ۳۶۹۹

مسند امام احمد، مسند سعید بن زید، ۱/ ۳۹۹، حدیث: ۱۶۳۸

حضرت زبیر بن عوّام جنتی ہیں، حضرت عبد الرحمٰن بن عوف جنتی ہیں، حضرت سعد بن ابی وقاص جنتی ہیں اور اپنا نام لیتے ہوئے فرمایا کہ سعید بن زید جنتی ہے (رِضْوَانُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمْ اَجْمَعِیْن)۔

﴿6195﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیان کیا کہ جس بیماری میں حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا وصال ظاہری ہوا اس میں فرمایا: مجھے (اونٹ یا کسی جانور کے) کاندھے کی ہڈی اور دوات لا کر دو تاکہ تمہارے لئے ایسی تحریر لکھ دوں جس کے بعد تم کبھی گمراہ نہ ہو گے[1]۔[2]

صدیق کا دریچہ بند نہ کرو:

﴿6196﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: ''ابو بکر غار میں میرے رفیق اور مونس تھے، ان کے دریچے کے علاوہ مسجد کا ہر دریچہ بند کر دو۔''[3]

ہر نشہ آور چیز حرام ہے:

﴿6197﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات

---

❶... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ296 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: خیال رہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم تین چیزوں سے معصوم ہیں: گناہ سے خصوصًا جھوٹ سے۔ شرعی اَحکام بدلنے سے۔ شرعی حکم چھپانے سے اور مخلوق تک نہ پہنچانے سے۔ حتّٰی کہ جب حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر جادو ہوا تب بھی آپ کوئی عبادت کوئی حکم شرعی نہ بھولے اور نہ تبدیل فرما سکے لہٰذا آج جو حکم لکھنا چاہتے تھے وہ وہ ہی تھا جو تندرستی شریف میں بیان کر چکے تھے کوئی نئی چیز نہ تھی۔ اس میں گفتگو ہے کہ حضور انور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اس وقت کیا لکھنا چاہتے تھے۔ بعض کے نزدیک نماز کی تاکید۔ لونڈی غلاموں سے اچھا سلوک۔ مہمانوں سے اچھا برتاؤ۔ بعض کے نزدیک حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ کے لیے خلافت نامہ جس کا ذکر ایک بار حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے عائشہ صدیقہ (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا) سے کیا بھی تھا کہ ابو بکر (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کو بلاؤ میں ان کے لئے خلافت لکھ دوں پھر فرمایا چھوڑو کوئی ضرورت نہیں اللہ تعالیٰ اور مسلمان ابو بکر کے ہوتے کسی کو خلیفہ نہ بنائیں گے۔ پھر عملی طور پر آپ کو خلیفہ بنا بھی دیا کہ اپنے مُصلّٰے پر اِمام بنا کر کھڑا کر دیا۔ یہ امامتِ صُغریٰ آپ کی امامتِ کبریٰ کی دلیل ہے۔ جیسے کہ کسی بزرگ کا اپنے کسی خلیفہ کو دستار بندی کر دینا، سجادہ پر بٹھا دینا۔

❷... مسلم، کتاب الوصیۃ، باب ترک الوصیۃ لمن لیس لہ شیء یوصی فیہ، ص۸۸۸، حدیث: ۱۶۳۷

❸... فضائل الصحابۃ للامام احمد، ص۳۸۳، حدیث: ۶۰۳

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر نشہ آور چیز حرام ہے۔“[1]

کمزوروں کے سبب مدد کی جاتی ہے:

﴿6198﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُصعَب بن سعد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے خود کو کمزوروں سے فضیلت والا گمان کیا تو حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اس اُمت کے کمزوروں کی دعاؤں اور اخلاص کے سبب اس اُمت کی مدد فرمائے گا۔“[2]

شام تک فرشتوں کی دعائیں:

﴿6199﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے دن کے ابتدائی حصے میں قرآنِ پاک ختم کیا فرشتے شام تک اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں اور جس نے دن کے آخری حصے میں قرآنِ پاک ختم کیا فرشتے صبح تک اس کے لئے دعائیں کرتے رہتے ہیں[3]۔“[4]

شانِ علی:

﴿6200﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمیرہ بن سعد رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے منبر پر کھڑے ہو کر حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ اور حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ اور ان کے ساتھ منبر کے گرد بیٹھے 12 افراد سے قسم لی کہ میں تم سب کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں کیا تم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے سنا ہے: ”مَنْ

1... بخاری، کتاب المغازی، باب بعث ابی موسی ومعاذ الی یمن، ۳/ ۱۲۱، حدیث: ۴۳۴۳

2... نسائی، کتاب الجهاد، باب الاستنصار بالضعیف، ص۵۱۸، حدیث: ۳۱۷۵

3... حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: گرمیوں میں صبح کو قرآن مجید ختم کرنا بہتر ہے اور جاڑوں میں اوّل شب کو۔ گرمیوں میں چونکہ دن بڑا ہوتا ہے تو صبح کے ختم کرنے میں استغفار ملائکہ زیادہ ہو گی اور جاڑوں کی راتیں بڑی ہوتی ہیں تو شروع رات میں ختم کرنے سے استغفار زیادہ ہو گی۔ (بہار شریعت، حصہ سوم، ۱/ ۵۵۱ ملتقطاً)

4... تفسیر القرطبی، خطبة المصنف، باب ما یلزم قارئ القرآن، ۱/ ۴۴ بتغیر قلیل قول ابراھیم التیمی

كُنْتُ مَوْلَاهُ فَعَلِيٌّ مَوْلَاهُ یعنی جس کا میں مولا ہوں اس کے علی بھی مولا ہیں۔"[1] سب کے سب کھڑے ہو کر کہنے لگے: "ہاں ہاں! ضرور۔" ایک شخص بیٹھا رہا تو آپ نے پوچھا: "تمہیں کھڑے ہونے سے کس نے روکا؟" اس نے جواب دیا: "اے امیر المؤمنین! میں بوڑھا ہو گیا اور بھول گیا ہوں۔" آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کی: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر اس نے خلافِ واقع بات کی ہو تو اسے آزمائش میں مبتلا فرما۔"

راوی کہتے ہیں: جب اس شخص کی وفات ہوئی تو ہم نے اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان سفید نشان دیکھا جو عمامے سے چھپتا نہ تھا۔

مسلمان کی خیر خواہی کا ثواب:

﴿6201﴾... حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: "جس نے کسی کو دودھ والا جانور عاریۃً دیا یا مشک تحفہ میں دی اس کے لئے غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ہے۔"[2] یہ بھی ارشاد فرمایا: "بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فرشتے پہلی صف والوں پر درود بھیجتے ہیں۔"[3] جب آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو لوگوں کے کاندھوں اور سینوں کو ہاتھ لگاتے اور فرماتے: صف میں سیدھے ہو کر کھڑے ہو، آگے پیچھے کھڑے نہ ہو کہ کہیں تمہارے دل جدا جدا نہ ہو جائیں۔"[4] مزید ارشاد فرمایا: "قرآن کو اپنی آوازں سے مزین کرو۔"[5]

اس حدیث مبارکہ کو کثیر افراد نے حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت کیا ہے۔

صبح کی دعا:

﴿6202﴾... حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ تمام نبیوں کے سرور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم صبح کے وقت یہ دعا کرتے: اَصْبَحْنَا وَاَصْبَحَ الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

---

1 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/ ۳۹۸، حدیث: ۳۷۳۳ عن زید بن ارقم

2 ...ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی المنحة، ۳/ ۳۸۵، حدیث: ۱۹۶۴

3 ...ابو داود، کتاب الصلوة، باب تسویة الصفوف، ۱/ ۲۶۵، حدیث: ۶۶۴

4 ...مسلم، کتاب الصلوة، باب تسویة الصفوف واقامتها، ص ۲۳۰، حدیث: ۴۳۲ عن ابی مسعود

5 ...نسائی، کتاب الافتتاح، باب تزیین القرآن بالقنوت، ص ۱۷۵، حدیث: ۱۰۱۲

وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذَا الْيَوْمِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهٗ وَاَعُوْذُ بِكَ مِنْ شَرِّ هٰذَا الْيَوْمِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهٗ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُ بِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَالْكِبْرِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ یعنی ہم نے اور ساری مخلوق نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے صبح کی اور تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے اِس دن اور آئندہ آنے والے دنوں کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اِس دن کے شر اور آئندہ آنے والے دنوں کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں سُستی، تکبر اور عذابِ قبر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔[1]

﴿6203﴾... حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیان کیا کہ نبیوں کے سلطان، رحمت عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان رحمت نشان ہے: ”جس نے کسی دن روزہ رکھا اور اس دن کوئی گناہ نہ کیا تو اس کے لئے 10 نیکیاں لکھی جائیں گی۔“[2]

شیطان کو کنکری مارنے کا اَجر:

﴿6204﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُما بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے رمیٔ جمار (یعنی شیطان کو کنکریاں مارنے) کے بارے میں سوال کیا: ”اس میں کیا(اجر) ہے؟“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس چیز کی تجھے سب سے زیادہ حاجت ہو گی اسے تو اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے پاس پائے گا۔“[3]

﴿6205﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیان کیا کہ ہم حضور نبیِّ کریم، رؤوف رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سفر پر تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ”میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا رسول ہوں۔ جو بھی ان دو باتوں (یعنی توحید و رسالت) پر یقین رکھتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ملاقات کرے گا وہ جنت میں داخل ہو گا۔“[4]

---

1 ...مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب التعوذ من شر ما عمل ومن شر مالم یعمل، ص۱۴۵۸، حدیث: ۲۷۲۳
معجم کبیر، ۲/ ۲۴، حدیث: ۱۱۷۰

2 ...معجم اوسط، ۵/ ۳۳۲، حدیث: ۷۵۰۲

3 ...معجم کبیر، ۱۲/ ۳۰۶، حدیث: ۱۳۴۷۹

4 ...مسلم، کتاب الایمان، باب الدلیل علی أن من مات علی التوحید... الخ، ص۳۵، حدیث: ۲۷

﴿6206﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، سلطانِ بحر وبر صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ جواد (بہت دینے والا) ہے، وہ سخاوت اور بلند اَخلاق کو پسند فرماتا ہے اور بُرے اخلاق کو ناپسند کرتا ہے۔“[1]

حضرتِ سیِّدُنا زُبید بن حارث اِیامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبد الرحمٰن زُبید بن حارث اِیامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ خوف وخشیت والے، توکل وقناعت والے اور قرآن اور اس کے احکام کے متعلق غور وفکر کرنے والے تھے۔

منقول ہے کہ عجز واِنکساری اپنانے اور توکُّل وقناعت اختیار کرنے کا نام تصوف ہے۔

﴿6207﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن حماد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: جب میں حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کو بازار سے آتے دیکھتا تو میرا دل کانپ اٹھتا۔

﴿6208﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی فرماتے ہیں: میں نے ایک ایسا کلمہ یعنی بات سنی جس کی برکت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے 30 سال تک نفع پہنچایا۔

﴿6209﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرت زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی سے بہتر اور افضل شخص نہیں دیکھا۔

نماز کے بعد کا وِرد:

﴿6210﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی ایک کنیز تھی۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز سے فارغ ہو جاتے تو ”سُبْحَانَ الْمَلِكِ الْقُدُّوس“ کا وِرد کرتے۔ پھر کنیز آپ کو فارسی زبان میں دن چڑھنے کی اطلاع دیتی: ”رُوزْ مَادَ یعنی دن چڑھ چکا ہے۔“

﴿6211﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن ابو رباب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَھَّاب بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی

---

1 ...مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الادب، باب ماذکر فی الشح، ۶/ ۲۵۴، حدیث: ۱۱

قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی سے پوچھا گیا: "کیا آپ (جہاد میں) حضرتِ سیِّدُنا زید بن امام زَیْنُ العابِدِین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا ساتھ دینے نہیں جا رہے؟" تو آپ نے فرمایا: "میں تو اپنے نفس ہی کے ساتھ جہاد میں مشغول ہوں۔"

شفا کے بجائے بھلائی کا سوال:

﴿6212﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیمار تھے۔ ہم ان کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے اور عرض کی: "آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے شفا طلب کیجئے" یا کہا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو شفا عطا فرمائے۔" تو آپ نے فرمایا: "میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بھلائی طلب کرتا ہوں۔"

﴿6213﴾... حضرتِ سیِّدُنا فضیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی خدمت میں حاضر ہوا۔ آپ بیمار تھے۔ میں نے کہا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو شفا عطا فرمائے۔" تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے خیر طلب کرتا ہوں۔"

غیبی مدد:

﴿6214﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کے بھتیجے حضرتِ عمران بن عمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ چچا جان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حج کے سفر پر تھے۔ قافلے والوں کے پاس پانی ختم ہو چکا تھا۔ آپ کو وضو کی حاجت پیش آئی تو آپ کسی کونے میں قضائے حاجت کے لئے چلے گئے۔ واپس آتے ہوئے ایک جگہ پانی دیکھا تو خود وضو کیا اور جا کر قافلے والوں کو اس کے بارے میں بتایا تاکہ وہ پانی جمع کر لیں اور وضو بھی کر لیں۔ قافلے والے اس جگہ آئے تو انہوں نے پانی کا نام ونشان نہ پایا۔

نیک بندوں کی دعا:

﴿6215﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ معاویہ بن حدیج نے آلِ خارجہ کی ایک عورت سے نکاح کیا۔ عورت کا ایک بھائی اس نکاح پر راضی تھا اور دوسرا ناراض تھا۔ اس نے غصہ میں آ کر حاکم سے شکایت کر دی۔ حاکم نے صوبے کے گورنر یوسف بن عمر ثَقَفی کو بذریعہ خط حکم دیا کہ گواہوں کی تفتیش کرو اور انہیں پکڑ کر قید کر دو۔ ایک گواہ حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بھی تھے۔ آپ نے دعا کی: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اس سال حج کی سعادت نصیب فرما اور یوسف مجھے کبھی نہ دیکھ سکے۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ

نے آپ کی دعا قبول فرمائی اور آپ کو اسی سال حج کی سعادت نصیب ہوئی۔ حج سے واپسی پر آپ کا انتقال ہو گیا اور ”نُقْرہ“ نامی مقام پر آپ کی تدفین عمل میں آئی۔

مینگنیاں درہم سے بہتر ہیں:

﴿6216-17﴾... حضرتِ سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے اپنے گھر میں مینگنیاں دیکھیں تو فرمایا: ”مجھے یہ بات پسند نہیں کہ ان مینگنیوں کی جگہ درہم ہوں۔“

﴿6218﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی فرماتے ہیں: ”میرے نزدیک (گھر میں) ہزار مینگنیوں کی موجودگی ہزار درہم سے بہتر ہے۔“

﴿6219﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُصین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حاکمِ وقت نے حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کو ایک ہزار درہم دیئے مگر آپ نے قبول نہ کئے۔

تربیت کا انوکھا انداز:

﴿6220﴾... حضرتِ سیِّدُنا زیاد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی اپنے محلے کی مسجد میں مؤذن تھے۔ آپ بچوں کو کہا کرتے: ”بچو! چلو نماز پڑھو، میں تمہیں اخروٹ دوں گا۔“ بچے آکر نماز پڑھتے پھر آپ کے ارد گرد جمع ہو جاتے۔ ہم نے ان سے کہا: ”آپ ایسا کیوں کرتے ہیں؟“ فرمایا: ”اس میں میرا کیا جاتا ہے کہ میں ان کے لئے پانچ درہم کے اخروٹ خریدوں اور وہ نماز کے عادی بن جائیں۔“

بے سہارا لوگوں کی مدد:

﴿6221﴾... حضرتِ سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کا ذکر کیا تو لوگوں نے پوچھا: ”اے ابو سفیان! آپ کس کا ذکر کر رہے ہیں؟“ انہوں نے جواب دیا: میں حضرت زُبید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر کر رہا ہوں، تمہیں معلوم ہے یہ کون تھے؟ آپ قبیلہ ”ایام“ سے تعلق رکھتے تھے، آپ نے ایک بکری پال رکھی تھی جس کی بہت ساری مینگنیاں گھر میں جمع ہو جاتی تھیں، آپ فرماتے: ”مجھے یہ پسند نہیں کہ اس کی ہر مینگنی کے بدلے درہم

ملے۔ ”جب رات میں بارش ہوتی تو آگ روشن کر کے علاقے کے بے سہارا لوگوں کے پاس جا کر پوچھتے: ”کیا آپ کی چھت ٹپک رہی ہے؟ کیا آپ کو آگ کی ضرورت ہے؟“ اور صبح کو بے سہارا لوگوں کے پاس جاتے اور ان سے پوچھتے: ”کیا آپ کو بازار سے کچھ منگوانا ہے؟ کیا آپ لوگوں کو کچھ چاہئے؟“

﴿6222﴾... حضرتِ سیِّدُنا وکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع کے والد بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ ایک نابینا سوال کے ارادے سے آیا تو آپ نے فرمایا: ”اگر تم کچھ مانگنا ہی چاہتے ہو تو میرے ساتھ ایک اور شخص بھی ہے۔“

رات کے تین حصے:

﴿6223﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں کہ والد صاحب نے رات کو تین حصوں میں بانٹ رکھا تھا، ایک حصہ اپنے لئے، ایک میرے لئے اور ایک میرے بھائی کے لئے۔ آپ تہائی رات تک قیام کرتے پھر مجھے پاؤں سے ہلا کر اُٹھاتے، میری سستی دیکھتے تو فرماتے: بیٹا! سو جاؤ، میں تمہاری جانب سے عبادت کر لیتا ہوں۔ پھر میرے بھائی کے پاس آتے اور انہیں پاؤں سے ہلا کر اٹھاتے، اگر ان کے عمل میں سستی دیکھتے تو فرماتے: بیٹا! سو جاؤ، میں تمہاری جانب سے عبادت کر لیتا ہوں۔ اس طرح آپ ساری رات قیام کرتے حتّٰی کہ فجر کا وقت شروع ہو جاتا۔

﴿6224﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کہتے ہیں: لوگوں میں مشہور تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے رات کا وقت اپنے اور اپنے بیٹوں کے لئے بانٹ رکھا تھا۔ جب ان میں کوئی سست ہو جاتا تو اس کی جانب سے عمل کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مکّۂ مکرّمہ سے واپس آتے تو گھر والوں کو آپ کی آمد کا علم اس وقت ہوتا جب آپ مسجد میں اذان دیتے۔

﴿6225﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کسی بندے کی کھال بننے کا اختیار ملتا تو میں حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کو اختیار کرتا۔

آلاتِ موسیقی سے نفرت:

﴿6226﴾... حضرتِ سیِّدُنا اشعث بن عبد الرحمٰن بن زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں کہ میرے

داداجان نے ایک باندی کے پاس بانسری دیکھی تو اس کے دو ٹکڑے کر دیئے اور ایک باندی کے پاس دف دیکھا تو اسے بھی توڑ دیا۔

افضل عمل:

﴿6227﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن کثیر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ”اے ابو عبد الرحمٰن! آپ کہاں جا رہے ہیں؟“ فرمایا: ”اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کی طرف۔“ میں نے پوچھا: ”آپ نے کونسا عمل افضل پایا؟“ فرمایا: ”نماز اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کی محبت۔“

قربِ الٰہی پانے والے:

﴿6228﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام سے قیامت کی نشانیوں کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ”قیامت کی ایک نشانی یہ ہے کہ اُمتِ محمدیہ کی عقلیں کم ہو جائیں گی اور وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے قریب ہونگے۔“ عرض کی گئی: یانبیَّ اللّٰہ! ان کی عقلیں کم ہونے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے قریب ہونے کا کیا مطلب ہے؟“ فرمایا: ”عقل کم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بعض لوگ چوپائے کو لعن طعن کریں گے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے قریب ہونے کا مطلب یہ ہے کہ بعض لوگوں کی دستر خوان اُٹھانے سے پہلے مغفرت کر دی جائے گی کیونکہ وہ (کھانے سے پہلے) بِسْمِ اللّٰہ پڑھتے اور (بعد میں) اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتے ہوں گے۔“

سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا خوفِ خدا:

﴿6229﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن مغول رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کو فرماتے سنا کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام کوئی نصیحت آموز واقعہ سنتے تو اس طرح روتے جس طرح کوئی عورت بچہ فوت ہو جانے پر روتی ہے۔

﴿6230﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے فرمایا: ”دل کی تونگری بہت نفع بخش ہے مگر یہ نفع بہت کم پایا جاتا ہے۔“

سیِّدُنا زُبید بن حارث اِیامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی کی مرویات

آپ نے صحابۂ کرام میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر، حضرتِ سیِّدُنا انس اور ایک اور صحابی عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے ملاقات کی ہے جبکہ حضرتِ سیِّدُنا ابووائل، حضرتِ سیِّدُنا امام شَعبی اور حضرتِ سیِّدُنا مُرّہ ہمدانی رَحِمَہُمُ اللہ تَعَالٰی سے احادیث سنی ہیں۔ تابعین میں سے حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعتَمِر، حضرتِ سیِّدُنا اَعمش، حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابوخالد اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن جُحادہ رَحِمَہُمُ اللہ تَعَالٰی نے آپ سے روایات بیان کیں۔

سمندر کے جھاگ برابر گناہوں کی بخشش:

﴿6231﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جس نے یہ کلمات پڑھے "سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہِ الْعَلِیِّ الْعَظِیْم" اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ سمندر کے جھاگ کے برابر ہوں۔

حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا معاذ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے آسان بات کی خبر نہ دوں؟ جو تین مرتبہ یہ پڑھے "اَسْتَغْفِرُ اللہَ الْعَظِیْمَ الَّذِیْ لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہ" اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ وہ جہاد سے بھاگا ہو۔

"لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کی فضیلت:

﴿6232﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کہنے کی وجہ سے ہمیشہ لوگوں سے مصیبتیں دور کرتا رہے گا جب تک وہ اپنی دنیا میں کمی کی پروانہ کریں اور جب وہ ایسا کریں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر مصیبت کو لوٹا دے گا۔ پھر آپ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تم ان لوگوں میں سے نہ ہونا۔" [1]

﴿6233﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں کہ ہم حضورِ اکرم صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات کا شرف پانے والے ایک صحابی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ انہوں نے

1... معجم اوسط، ۴/ ۱۱۷، حدیث: ۵۴۰۸ بتغیر قلیل، عن عائشة

فرمایا: ”کیا تمہیں اس بات سے خوشی ہوگی کہ میں تمہیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی طرح نماز پڑھ کر دکھاؤں؟“ لوگوں نے کہا: ”جی ہاں! ضرور۔“ آپ نے رکوع کیا اور اپنے ہاتھ گھٹنوں پر جما دیئے۔

﴿6234﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مسلمان کو گالی دینا فسق اور قتل کرنا کفر ہے[1]۔“[2]

صبر نصف ایمان ہے:

﴿6235﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: صبر نصف ایمان ہے اور یقین پورا ایمان ہے۔[3]

﴿6236﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم فلاں فلاں مقام پر جنتی شخص کے پاس جمع ہوگے جو لوگوں سے بیعت لے رہا ہوگا۔“ ہم ان مقامات پر حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس جمع ہوئے۔[4]

اختیاراتِ نبوی:

﴿6237﴾... حضرتِ سیِّدُنا براء بن عازب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یوم نحر میں خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”ہم اپنے اس دن کی ابتدا نماز سے کریں گے پھر قربانی کریں گے۔ جس نے نماز کے بعد قربانی کی اس نے ہماری سنت (طریقہ) کو پالیا اور جس نے پہلے ذبح کرلیا وہ گوشت ہے جو اس نے پہلے سے اپنے گھر والوں کے لئے تیار کرلیا قربانی سے اُس کا کوئی تعلق نہیں۔“ حضرتِ سیِّدُنا براء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میرے ماموں حضرتِ ابو برزہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کھڑے ہو کر عرض گزار ہوئے: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے نماز سے پہلے قربانی کرلی ہے اور میرے پاس جذعہ (یعنی چھ مہینے کا بکری کا بچہ) ہے

1... اس پر حاشیہ ماقبل روایت: 6188 کے تحت ملاحظہ فرمایئے۔

2... بخاری، کتاب الادب، باب ما ینھی من السباب واللعن، ۴/ ۱۱۱، حدیث: ۶۰۴۴

3... شرح اصول اعتقاد اھل السنة والجماعة، حدیث: ۱۶۸۲، الجزء الثانی، ص ۷۹۰

4... مسند طیالسی، عبد اللہ بن حوالة الازدی، ص ۱۷۲، حدیث: ۱۲۵۰ بتغیر قلیل، عن عبد اللہ بن حولة الازدی

جو مسنہ (یعنی ایک سال والی بکری) سے بہتر ہے۔[1] "نبیوں کے سردار، دو جہاں کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اسے ذبح کرو اور تمہارے بعد کسی کے لئے اس طرح کرنا جائز نہیں ہے۔[2]"[3]

﴿6238﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوۂ خندق کے دن ارشاد فرمایا: "کفار نے ہمیں درمیانی نماز یعنی نمازِ عصر سے روک دیا اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے گھر اور قبور کو آگ سے بھر دے[4]۔[5]"

1... قربانی کے جانور کی عمر یہ ہونی چاہیے اونٹ پانچ سال کا، گائے دو سال کی، بکری ایک سال کی، اس سے عمر کم ہو تو قربانی جائز نہیں زیادہ ہو تو جائز بلکہ افضل ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۴۰)

2... اس سے معلوم ہوا کہ شرعی احکام میں بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بااختیار بنایا ہے کہ جس کے لئے جو چاہیں حلال کر دیں اور جس کے لئے جو چاہیں حرام کر دیں۔ جیسا کہ اس روایت میں آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے خاص ان صحابی کے لئے چھ مہینے کے بکری کے بچے کی قربانی جائز کر دی حالانکہ بکرے یا بکری کی قربانی میں ضروری ہے کہ جانور کی عمر ایک سال ہو اس سے کم ہو گی تو قربانی بالکل نہیں ہو گی البتہ دنبے یا بھیڑ کے بچے کا مسئلہ اس سے جدا ہے جیسا کہ صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: "دنبہ یا بھیڑ کا چھ ماہہ بچہ اگر اتنا بڑا ہو کہ دور سے دیکھنے میں سال بھر کا معلوم ہوتا ہو تو اُس کی قربانی جائز ہے۔" (بہار شریعت، حصہ ۱۵، ۳/ ۳۴۹)

حضورِ اکرم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اختیارات کی تفصیل جاننے کے لئے شیخ الحدیث حضرتِ علامہ مفتی محمد منظور احمد فیضی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مایہ ناز کتاب "مقام رسول" کے دوسرے باب کا مطالعہ بے حد مفید رہے گا۔

3... بخاری، کتاب العیدین، باب التکبیر الی العید، ۱/ ۳۳۲، حدیث: ۹۶۸ عن ابی بردہ

4... مسلم، کتاب المساجد، باب الدلیل لمن قال الصلاۃ الوسطی ھی صلاۃ العصر، ص ۳۱۵، حدیث: ۶۲۷ عن علی

5... یعنی ان (کفار) کے حملے کی وجہ سے ہمیں خندق کھودنا پڑی جس میں مشغولیت کی وجہ سے ہماری نمازیں خصوصاً نمازِ عصر قضاء ہو گئی۔ خیال رہے کہ غزوۂ احد میں حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کو جسمانی ایذا بہت پہنچی لیکن وہاں کفار کو یہ بددعا نہ دی یہاں نمازیں قضاء ہونے پر یہ بددعا دی۔ معلوم ہوا کہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کو نمازیں جان سے پیاری تھیں نیز اس بددعا سے اظہار غضب و ملال مقصود ہے حقیقتاً بددعا مقصود نہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۳۹۷ ملتقطاً)

شارح بخاری حضرتِ سیِّدُنا شیخ احمد بن محمد قسطلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: "کفار نے جب حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دین کے چہرے یعنی نماز کو زخم پہنچایا (نماز نہ پڑھنے دی) تو آپ نے برداشت نہ کیا جبکہ اپنے چہرے کو پہنچنے والے زخم برداشت کر لیے پس آپ نے اپنے خالق عَزَّوَجَلَّ کے حق کو اپنے حق پر ترجیح دی۔" مزید فرماتے ہیں: آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے معاملے میں اذیت پر صبر فرماتے تھے اور اگر معاملہ اللہ تعالیٰ کا ہوتا تو اس میں حکم الٰہی کے موافق سختی فرماتے...

﴿6239-40﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس طرح رزق تقسیم فرمایا ہے اسی طرح تمہارے اخلاق کو بھی تقسیم فرمایا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا اسے بھی عطا کرتا ہے جسے پسند فرماتا ہے اور اسے بھی جسے پسند نہیں فرماتا لیکن آخرت صرف اپنے پسندیدہ بندے کو ہی عطا فرماتا ہے۔''[1]

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن طلحہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی سے یہی حدیث روایت کی ہے مگر اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: جو مال خرچ کرنے کا حوصلہ نہ پائے، دشمن کے خوف سے جہاد نہ کرے اور مشقت کے سبب شب بیداری نہ کر سکے اُسے چاہئے کہ ان کلمات کی کثرت کرے: ''سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَر۔''

افضل عبادت:

﴿6241-42﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رات کی نماز کو دن کی نماز پر ایسی ہی فضیلت ہے جیسی پوشیدہ صدقے کو علانیہ صدقے پر ہے۔[2]

﴿6243﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کی:

وَ اٰتَى الْمَالَ عَلٰى حُبِّهٖ ذَوِی الْقُرْبٰى وَ الْیَتٰمٰى (پ۲، البقرۃ:۱۷۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ کی محبت میں اپنا عزیز مال دے رشتہ داروں اور یتیموں (کو)۔

پھر ارشاد فرمایا: تمہیں چاہئے کہ تندرستی اور ضرورت کے وقت صدقہ کرو، خوشحالی کی اُمید رکھو اور محتاجی کا خوف رکھو۔

......تھے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو حکم فرمایا: یٰۤاَیُّهَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْكُفَّارَ وَ الْمُنٰفِقِیْنَ وَ اغْلُظْ عَلَیْهِمْ (پ۲۸، التحریم:۹) ترجمۂ کنزالایمان: اے غیب بتانے والے (نبی) کافروں پر اور منافقوں پر جہاد کرو اور ان پر سختی فرماؤ۔ لہٰذا آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا مختلف اسباب کی وجہ سے غضب فرمانا حکمِ الٰہی کی تعمیل میں تھا۔ (المواھب اللدنیہ، المقصد الثالث، الفصل الثانی، ۲/ ۸۷)

1...مستدرک حاکم، کتاب الایمان، باب ان اللہ لا یعطی الایمان الا من یحب، ۱/ ۱۹۳، حدیث: ۱۰۲ بتغیر قلیل

2...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۷۹، حدیث: ۱۰۳۸۲

ہم رب عَزَّوَجَلَّ کی رحمت کے منتظر ہیں:

﴿6244﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیوں کے سُلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس ایک مہمان آیا تو آپ نے کسی کو اَزواجِ مُطَہَّرات کے پاس کھانا لینے بھیجا۔ اس نے کسی کے پاس کچھ نہ پایا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بارگاہِ الٰہی میں دعا کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تیرے فضل اور رحمت کا سوال کرتا ہوں تو ہی مالک ہے۔“ اتنے میں بھنی ہوئی بکری بارگاہِ رسالت میں تحفۃً پیش کی گئی۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فضل ہے اور ہم اس کی رحمت کے منتظر ہیں۔“[1]

رب تعالیٰ سے کوئی عمل پوشیدہ نہیں:

﴿6245﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں: حضور نبیِّ اَکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو چاہو چھپالو۔ خدا کی قسم! جب کوئی بندہ یا بندی چھپ کر عمل کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر پردہ ڈال دیتا ہے، اگر وہ عمل اچھا ہو تو بھلائی کا پردہ ڈالتا ہے اور بُرا ہو تو بُرائی کا پردہ ڈال دیتا ہے حتّٰی کہ تم میں سے کوئی نیک عمل 70 پردوں میں بھی کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا نیک عمل ظاہر فرمادے گا یہاں تک کہ لوگ اس کے نیک عمل کی تعریف کریں گے، اسی طرح اگر کوئی برا عمل 70 پردوں میں بھی چُھپ کر کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا برا عمل ظاہر فرمادے گا یہاں تک کہ لوگ اس کے بُرے عمل کے متعلق باتیں کریں گے۔[2]

اچھوں سے محبت کرو:

﴿6246﴾... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عسّال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک اعرابی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایک شخص

---

1 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۷۸، حدیث: ۱۰۳۷۹

2 ...معجم کبیر، ۲/ ۱۷۱، حدیث: ۱۷۰۲ مختصرًا، عن جندب بن سفیان

کسی قوم سے محبت رکھتا ہے مگر ان سے ملا نہیں۔" حضور نبیِّ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اَلْمَرْءُ مَعَ مَنْ اَحَبَّ یعنی انسان جس سے محبت کرتا ہے (قیامت میں) اسی کے ساتھ ہو گا۔"[1]

﴿6247﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جمعہ، عید الفطر، عید الاضحیٰ اور مسافر کی نماز دو دو رکعات ہیں۔ یہ بغیر کسی کمی کے مکمل ہیں اور یہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا حکم ہے۔

﴿6248﴾... حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور سیِّدُ المرسلین صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قبیلہ بنی غِفار کے تالاب کے پاس تھے کہ جبرئیل امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو حکم دیتا ہے کہ قرآنِ مجید ایک قراءت پر تلاوت کیجئے مگر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (اُمت پر آسانی کے لئے) ایک سے زیادہ قراءتوں کی درخواست کی یہاں تک کہ قرآنِ کریم سات قراءتوں میں پڑھنے کی اجازت دے دی گئی۔

عرب کے سردار:

﴿6249﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک بار حضرت انس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مخاطب کر کے ارشاد فرمایا: "اے انس! بے شک علی عرب کے سردار ہیں۔" یہ سن کر اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے عرض کی: "کیا آپ عرب کے سردار نہیں؟" ارشاد فرمایا: "میں تمام اولادِ آدم کا سردار ہوں اور علی عرب کے سردار ہیں۔"[2]

﴿6250﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے مروی ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو امیر مقرر کر کے ایک لشکر روانہ فرمایا اور حکم دیا کہ امیر کی اطاعت کرنا۔ امیر لشکر نے آگ جلائی اور حکم دیا کہ اس میں کود جاؤ، کچھ لوگ ایسا کرنے لگے تھے کہ بعض نے انکار کرتے ہوئے

---

1 ...بخاری، کتاب الادب، باب علامۃ حب اللہ، ۴/ ۱۴۷، حدیث: ۶۱۶۹ عن عبد اللہ بن مسعود

ترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء ان المرء مع من احب، ۴/ ۱۷۳، حدیث: ۲۳۹۴

2 ...معجم کبیر، ۳/ ۸۸، حدیث: ۲۷۴۹ عن حسن بن علی

کہا: (ایمان لاکر) ہم نے آگ ہی سے تو چھٹکارا حاصل کیا ہے۔ پھر انہوں نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر سارا معاملہ عرض کیا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر یہ آگ میں کود جاتے تو قیامت تک اسی میں رہتے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں کسی کی اطاعت جائز نہیں، اطاعت صرف نیکی میں ہے۔[1]

﴿6251﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "وہ ہم میں سے نہیں جو گال پیٹے، گریبان پھاڑے اور دورِ جاہلیت کی پکار پکارے۔"[2]

شام کے وقت کی ایک دعا:

﴿6252﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ جب شام ہوتی تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ پڑھا کرتے: "اَمْسَيْنَا وَاَمْسَى الْمُلْكُ لِلّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ یعنی ہم نے اور تمام جہاں والوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے شام کی، تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔"

حضرتِ سیِّدُنا حسن بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہمیں حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی نے بیان کیا کہ انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے اس دعا میں یہ اضافہ بھی یاد کیا ہے "لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَسْاَلُكَ خَيْرَ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَخَيْرَ مَا بَعْدَهَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّ هٰذِهِ اللَّيْلَةِ وَشَرِّ مَا بَعْدَهَا اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنَ الْكَسَلِ وَسُوْءِ الْكِبَرِ اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَعَذَابِ الْقَبْرِ یعنی تمام تعریفیں اور بادشاہت اسی کے لئے ہیں اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے اِس رات اور اس کے بعد کی خیر کا سوال کرتا ہوں اور اِس رات اور اس کے بعد کے شر سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں عمل میں سستی اور تکبر کی برائی سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں قبر اور دوزخ کے عذاب سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔"

1... بخاری، کتاب اخبار الآحاد، باب ماجاء فی اجازة خبر الواحد... الخ، ۴/ ۴۹۲، حدیث: ۷۲۵۷

ابو داود، کتاب الجهاد، باب فی الطاعة، ۳/ ۵۷، حدیث: ۲۶۲۵

2... بخاری، کتاب الجنائز، باب لیس منا من شق الجیوب، ۱/ ۴۳۸، حدیث: ۱۲۹۴

﴿6253﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذَر غفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم صرف دو متعہ ہی جانتے ہیں جو خاص ہمارے لئے تھے یعنی متعۂ نساء[1] اور متعۂ حج۔[2]

﴿6254﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی اشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے اور حضرت مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دین کی تبلیغ کے لئے یمن بھیجا گیا تھا۔

...

حضرت سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس شخص نے دنیا میں اپنے بچے کو قرآن پڑھنا سکھایا تو بروزِ قیامت جنت میں اس شخص کو ایک تاج پہنایا جائے گا جس سے اہلِ جنت جان لیں گے کہ اس شخص نے دنیا میں اپنے بیٹے کو تعلیم دلوائی تھی۔ (معجم اوسط، ۱/ ۴۰، حدیث: ۹۶)

1... متعہ کے لغوی معنی ہیں نفع اسی سے ہے تمتع کرنا یہ اسلام میں دوبار حلال ہوا، دوبار حرام، چنانچہ فتح خیبر سے کچھ پہلے یہ حلال رہا اور خیبر کے دن حرام کر دیا گیا پھر فتح مکہ کے سال جنگِ اوطاس سے کچھ پہلے تین دن کے لیے حلال کیا گیا پھر ہمیشہ کے لیے حرام کر دیا گیا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۳۴)

متعۂ نساء یعنی عورتوں سے عارضی نکاح کرنا۔ اس کی حرمت کے متعلق سیّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن حدیث مبارکہ بیان فرماتے ہیں: حضرت عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ہے: متعہ ابتدائے اسلام میں تھا مرد کسی شہر میں جاتا جہاں کسی سے جان پہچان نہ ہوتی تو کسی عورت سے اُتنے دنوں کے لیے عقد (نکاح) کرلیتا جتنے روز اس کے خیال میں وہاں ٹھہرنا ہوتا، وہ عورت اس کے اسباب کی حفاظت اُس کے کاموں کی درستی کرتی، جب یہ آیت شریفہ نازل ہوئی: اِلَّا عَلٰۤى اَزْوَاجِهِمْ اَوْ مَا مَلَكَتْ اَیْمَانُهُمْ (پ۱۸، المؤمنون: ۶) کہ سب سے اپنی شرمگاہیں محفوظ رکھو سوا اپنی بیوں اور کنیزوں کے، اس دن سے ان دو کے سوا جو فرج ہے وہ حرام ہوگئی۔ (فتاوی رضویہ، ۱۱/ ۳۵۰)

نوٹ: مزید تفصیل کے لئے فتاوی رضویہ سے مذکورہ مقام کا مطالعہ کیجئے۔

2... متعۂ حج: یکم شوال سے دس ذی الحجہ میں عمرہ کر کے وہیں سے حج کا احرام باندھے۔ اسے تمتع کہتے ہیں (اس کا حکم اب بھی باقی ہے) (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۱۰/ ۸۱۴) حج تمتع کے متعلق مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہار شریعت، جلد1، حصہ 6، صفحہ 1157 تا 1161 کا مطالعہ کیجئے۔

حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو غیاث منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں۔ آپ نماز روزے کی کثرت کرتے، کم کھاتے، کم سوتے اور آپ پر فکرِ (آخرت) غالب رہتی۔

﴿6255﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن اجلح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا ہے۔ سب سے بہتر انداز میں نماز پڑھتے اور مہندی کا خضاب کرتے تھے۔

اندازِ عبادت:

﴿6256﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز میں جب قیام کرتے تو سر جھکا کر داڑھی کو سینے پر جما لیتے۔

﴿6257﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرت یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: اگر تم حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو نماز پڑھتا دیکھ لیتے تو کہتے بس یہ ابھی انتقال کر جائیں گے۔

﴿6258﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جب میں نے حضرتِ سیِّدُنا منصو، حضرتِ سیِّدُنا عاصم اور حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابو راشد رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کو اس طرح نماز پڑھتے دیکھا کہ ان کی داڑھیاں سینوں سے لگی ہوئی ہیں تو سمجھ گیا کہ یہ تینوں بزرگ انتہائی عمدگی سے نماز پڑھنے والے ہیں۔

وہ لکڑی کہاں ہے؟

﴿6259﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو الاَحوص رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی پڑوسن نے اپنے والد صاحب سے پوچھا: ''ابا جان! حضرتِ سیِّدُنا منصور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی چھت پر ایک لکڑی تھی وہ کہاں گئی؟'' ابا حضور نے بتایا: ''بیٹا! وہ حضرتِ سیِّدُنا منصور رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تھے جو رات کو قیام کیا کرتے تھے۔''

﴿6260﴾... حضرتِ سیِّدُنا علاء بن سالم عَبدی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی چھت پر نماز پڑھا کرتے تھے۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہو گیا تو ایک

لڑکے نے اپنی ماں سے پوچھا: ”امی جان! فلاں کی چھت پر کھجور کا تنا تھا وہ دکھائی نہیں دے رہا؟“ ماں نے کہا: ”بیٹا! وہ کوئی تنا نہیں تھا بلکہ حضرتِ سیِّدُنا منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر تھے جو انتقال کر گئے۔“

﴿6261﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ دن کو روزہ رکھتے، رات کو عبادت کرتے اور جب کھانا کھاتے تو کھانا ان کے حلق سے دیکھا جا سکتا تھا۔

60سال تک عبادت:

﴿6262﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خواب میں دیکھ کر پوچھا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟“ آپ کہنے لگے: ”قریب تھا میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کسی نبی عَلَیْہِ السَّلَام جیسے عمل کے ساتھ ملاقات کرتا۔“

حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر نے 60سال تک دن میں روزہ رکھا اور رات عبادت میں بسر کی۔

﴿6263﴾... حضرتِ سیِّدُنا زائدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے 60 سال تک دن میں روزہ رکھا اور رات عبادت میں گزاری، آپ روتے رہتے تھے۔ ایک بار والدہ نے پوچھا: ”بیٹا! کیا تم نے کسی کو قتل کر دیا ہے؟“ کہنے لگے: ”میں اپنے اعمال کے سبب روتا ہوں۔“ جب صبح ہوتی تو اپنی آنکھوں میں سرمہ لگاتے، سر میں تیل لگاتے، بالوں میں مانگ نکالتے اور لوگوں کے پاس جا کر بیٹھ جاتے (اپنی عبادت چھپانے کے لئے ایسا کرتے تھے)۔

آنکھیں کمزور ہو گئیں:

﴿6264﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”بکثرت رونے کی وجہ سے ان کی آنکھیں کمزور ہو گئی تھیں۔“

﴿6265﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر بن عبدُ الحمید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی والدہ ان سے کہا کرتیں: ”بیٹا! تیری آنکھوں اور تیرے جسم کا بھی تجھ پر حق ہے۔“

آپ کہتے: ”آپ منصور کو چھوڑ دو کیونکہ دو صور پھونکنے کے درمیان لمبی نیند ہے۔“

﴿6266﴾... حضرتِ سیِّدُنا زائدہ بن قُدامہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے پوچھا: ”کیا میں روزہ رکھ کر اُمرا کے پاس جا سکتا ہوں؟“ آپ نے فرمایا: نہیں۔ میں نے کہا: ”میں ان لوگوں کے پاس جاتا ہوں جو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر و عمر رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کی صحبت میں رہے ہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”یہ ٹھیک ہے۔“

﴿6267﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیّاش رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کہتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعتَمر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه پر رحم فرمائے، آپ بکثرت روزے رکھتے اور نماز پڑھتے تھے۔“

حدیث پاک کی تعظیم:

﴿6268﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه بڑے عبادت گزار تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا منصور رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه ان کے پاس آیا کرتے تھے، جب حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه احادیث بیان کرتے تو حضرتِ سیِّدُنا منصور رَحْمَۃُ اللهِ عَلَیْه تعظیماً سمٹ کر بیٹھ جاتے تھے۔

﴿6269﴾... حضرتِ سیِّدُنا زائدہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعتَمر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے پوچھا: ”کیا میں روزے کی حالت میں حاکم سے کچھ لے سکتا ہوں؟“ فرمایا: ”نہیں۔“ پھر میں نے پوچھا: ”کیا روزے کی حالت میں خواہشات کے پیروکاروں سے کچھ لے سکتا ہوں؟“ فرمایا: ”ہاں۔“

عہدۂ قضا سے بیزاری:

﴿6270﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَوانہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه منصبِ قضا پر فائز ہوئے تو ایک شخص نے آکر اپنا قصہ بیان کیا۔ آپ نے پوچھا: ”میں تمہاری بات سمجھ چکا ہوں لیکن اس کا حل نہیں جانتا۔“ آپ ہر ایک کو ایسا ہی کہتے۔ آپ کو اس منصب پر فائز کرنے والے یعنی ابنِ ہبیرہ سے آپ کی شکایت کی گئی تو آپ نے فرمایا: ”یہ معاملہ اس وقت تک صحیح نہیں ہو سکتا جب تک اس کی خواہش کرنے والے کو یہ منصب نہ دے دیا جائے۔“ پھر آپ نے منصبِ قضا چھوڑ دیا۔

﴿6271﴾... حضرتِ سیِّدُنا مغفل رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: جب حاکمِ وقت داؤد بن علی نے حضرتِ

سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو گورنر بننے کا پیغام بھیجا تو میں ان کے پاس ہی موجود تھا۔ داؤد کے کاتب نے آپ سے عرض کی: ”امیر آپ کو گورنر بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔“ آپ نے فرمایا: ”ایسا نہیں ہو سکتا، میں تو بیمار اور کمزور آدمی ہوں۔“

﴿6272﴾... حضرتِ سیِّدُنا مغفل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ابن ہبیرہ نے حضرتِ سیِّدُنا منصور عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفُوْر کو ایک ماہ تک قید میں رکھا۔ وہ آپ کو عہدۂ قضا دینا چاہتا تھا لیکن آپ نے قبول نہ کیا۔

ماں کی ڈانٹ پر سر جھکا لیتے:

﴿6273﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: بسا اوقات میں حضرتِ سیِّدُنا منصور بن مُعتَمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ ان کے گھر میں بیٹھ جاتا، ان کی والدہ سخت طبیعت خاتون تھیں، وہ ان سے کرخت لہجے میں کہتیں: ”منصور! ابن ہبیرہ تمہیں قاضی بنانا چاہتا ہے تم انکار کیوں کرتے ہو؟“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ داڑھی کو سینے کے ساتھ جما لیتے (یعنی سر جھکا لیا کرتے) اور والدہ کی طرف آنکھ نہ اٹھاتے۔

﴿6274﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”حُسنِ سلوک کا تین چوتھائی حصہ ماں کے لئے بیان کیا گیا ہے۔“

دفتری معاملات میں احتیاط:

﴿6275﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بن صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ شاہی دفتر میں تھے۔ ایک شخص نے کہا: ”مُہر لگانے والی مٹی دیجئے تاکہ مہر لگا سکوں۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ”مجھے اپنی تحریر دکھاؤ تاکہ میں دیکھ لوں کہ اس میں کیا لکھا ہے۔“

﴿6276﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام شُعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا منصور بن معتمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمارے سامنے یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَ مَنْ لَّسْتُمْ لَهٗ بِرٰزِقِیْنَ ۝۲۰ (پ۱۴، الحجر: ۲۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور (تمہارے بس میں) وہ کر دیئے جنہیں تم رزق نہیں دیتے۔

اور فرمایا: ان سے مراد جنگلی جانور ہیں۔

سیِّدُنا منصور بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے احادیث روایت کی ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا ابن ابی اَوفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زیارت سے مشرف ہوئے اور حضرتِ سیِّدُنا سفیان، حضرتِ سیِّدُنا ابووائل شقیق، حضرتِ سیِّدُنا زید بن وہب، حضرتِ سیِّدُنا شَعبی، حضرتِ سیِّدُنا رِبْعی، حضرتِ سیِّدُنا خَیثَمہ، حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابوعبیدہ اور حضرتِ سیِّدُنا اَبُوالْبَخْتَرِی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے بھی روایتیں لی ہیں۔ آپ سے تابعین کی ایک جماعت نے روایات لی ہیں جن میں حضرتِ سیِّدُنا سلیمان تَیمی، حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش، حضرتِ سیِّدُنا ایوب سَخْتِیَانِی، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن جُحادہ، حضرتِ سیِّدُنا حصین جبکہ مشہور ائمہ اور علما میں حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری، حضرتِ سیِّدُنا مسعر بن کدام اور حضرتِ سیِّدُنا شُعبہ بن حجاج رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی شامل ہیں۔

صِدِّیق اور کَذَّاب:

﴿6277﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے: خلق کے رَہبر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بندہ ہمیشہ سچ بولتا اور سچ کی کوششوں میں لگا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک صدیق لکھ دیا جاتا ہے اور بندہ ہمیشہ جھوٹ بولتا اور جھوٹ کی کوششوں میں لگا رہتا ہے حتّٰی کہ وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے نزدیک کَذّاب (کثرت سے جھوٹ بولنے والا) لکھ دیا جاتا ہے۔"[1]

حضرتِ سیِّدُنا صالح بن موسٰی طَلْحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے اپنی روایت میں اتنا مزید بیان کیا ہے کہ سچائی نیکی کی طرف لے جاتی ہے، نیکی ایمان کی طرف اور ایمان جنت میں لے جاتا ہے۔[2]

اچھے بُرے عمل کی دلیل:

﴿6278﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبیِّ رحمت، شَفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: "مجھے کیسے علم ہو گا کہ میرا عمل اچھا ہے یا بُرا؟" ارشاد فرمایا: "جب تم اپنے پڑوسیوں کو یہ کہتے سنو کہ تم نے اچھا کام کیا تو واقعی تم نے اچھا کام

1... مسند طیالسی، ما اسند عبد اللہ بن مسعود، ص ۳۳، حدیث: ۲۴۷

2... بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالٰی: یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ... الخ، ۴/۱۲۵، حدیث: ۲۰۹۴ بتغیر قلیل

کیااور جب یہ کہتے سنو کہ تم نے بُرا کام کیا تو واقعی تم نے بُرا کام کیا۔“[1]

منافق کی نشانی:

﴿6279﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ آقائے دو جہان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”منافق کی نشانی یہ ہے کہ بات کرے تو جھوٹ بولے، وعدہ کرے تو پورا نہ کرے اور اس کے پاس امانت رکھوائی جائے تو خیانت کرے۔“[2]

سب سے زیادہ غیرت والا:

﴿6280﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بڑھ کر غیرت والا کوئی نہیں اسی لئے اس نے بے حیائی کو حرام کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بڑھ کر حمد کو پسند کرنے والا کوئی نہیں اسی لئے اس نے اپنی حمد فرمائی۔[3]

﴿6281﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہم نماز میں ”اَلسَّلَامُ عَلٰی رَبِّنَا“ کہا کرتے تھے، پھر ہمیں حکم دیا گیا کہ تم ”اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْن“ کہا کرو کیونکہ جب تم یہ کہو گے تو تم نے زمین و آسمان والوں کو سلام کیا۔[4]

نماز میں بھولنے پر سجدہ سہو:

﴿6282﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں نماز پڑھائی تو ایک رکعت زیادہ یا کم کر دی، جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا نماز میں کوئی نیا حکم آیا ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”ایسی کوئی بات نہیں۔“ ہم نے آپ کے عمل کا ذکر کیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قبلے کی جانب مُڑ کر دو سجدے کئے[5]

1... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الثناء الحسن، ۴/ ۴۷۹، حدیث: ۴۲۲۳

2... بخاری، کتاب الادب، باب قول اللہ تعالی: یا ایھا الذین آمنوا اتقوا اللہ... الخ، ۴/ ۱۲۵، حدیث: ۶۰۹۵ عن ابی ھریرۃ

3... مسلم، کتاب التوبۃ، باب غیرۃ اللہ تعالی وتحریم الفواحش، ص ۱۴۷۵، حدیث: ۲۷۶۰ بتقدم وتأخر

4... معجم کبیر، ۱۰/ ۵۴، حدیث: ۹۹۳۴

5... یہ واقعہ اس وقت کا ہے جب نماز کلام کرنے سے فاسد نہ ہوتی تھی، چونکہ اس سوال و جواب کے باوجود نماز باقی...

پھر ہماری جانب متوجہ ہو کر ارشاد فرمایا: "اگر نماز میں کوئی نیا حکم آتا تو میں تمہیں اُس کے بارے میں بتادیتا، میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں، تمہاری طرح بھولتا ہوں،(1) جب میں بھول جایا کروں تو مجھے یاد دلایا کرو، جب تم میں سے کسی کو نماز (کی رکعتوں) میں شک ہو تو سوچ وبچار کر کے جتنی رکعتوں پر دل جمے اسی پر نماز پوری کرے پھر سلام پھیرے اور دو سجدے کرے(2)۔"(3)

بچوں کی حفاظت کا وظیفہ:

﴿6283﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے: ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر تھے کہ حضراتِ حسنین کریمین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کا گزر ہوا، یہ ان کے بچپن کا زمانہ تھا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے بچوں کو میرے پاس لاؤ، میں اِن کو اُس کی پناہ میں دوں جس کی پناہ میں حضرت ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنے بیٹوں حضرت اسماعیل اور حضرت اسحاق عَلَیْہِمَا السَّلَام کو دیا تھا۔ پھر آپ نے یہ دعا پڑھی: "اُعِیْذُ کُمَا بِکَلِمَاتِ اللہِ التَّامَّۃِ مِنْ کُلِّ عَیْنٍ لَّامَّۃٍ وَّمِنْ کُلِّ شَیْطَانٍ وَّھَامَّۃٍ یعنی میں تمہیں اللہ

...... تھی لہٰذا سجدۂ سہو کر لیا اب ایسا نہیں ہو سکتا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۱۴۶)

(1)... یہ لفظ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے منہ سے سجتا ہے ہم بشر کہہ کر حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو نہیں پکار سکتے۔ رب فرماتا ہے: "لَا تَجْعَلُوْا دُعَآءَ الرَّسُوْلِ بَیْنَكُمْ كَدُعَآءِ بَعْضِكُمْ بَعْضًا" (پ۱۸، النور: ۶۳، ترجمۂ کنزالایمان: رسول کے پکارنے کو آپس میں ایسا نہ ٹھہرالو جیسا تم میں ایک دوسرے کو پکارتا ہے۔)" یہاں صرف بھولنے میں تشبیہ ہے نہ کہ بھولنے کی نوعیت میں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۱۴۶)

حقیقتِ حال یہ ہے کہ نماز میں آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے کچھ رہ جانے کا معاملہ تعلیمِ اُمّت کے لئے تھا تاکہ امت کو یہ بتا دیا جائے کہ نماز میں بھول ہو جائے تو کیا طریقہ کار اپنانا چاہیے جیسا کہ امام مالک رَضِیَ اللہُ عَنْہ موطا میں حدیثِ پاک نقل فرماتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنِّیْ لَاَنْسٰی اَوْ اُنَسّٰی لِاَسُنَّ ترجمہ: بے شک میں بھولتا ہوں یا بُھلادیا جاتا ہوں تاکہ سنت قائم ہو سکے (موطا امام مالک، ص ۸۴)۔ (نماز میں لقمہ دینے کے مسائل، ص ۱۰)

(2)... اس عمل کو سجدۂ سہو کہتے ہیں: واجباتِ نماز میں جب کوئی واجب بھولے سے رہ جائے تو اس کی تلافی کے لیے سجدۂ سہو واجب ہے۔ اس کا طریقہ یہ ہے کہ اَلتَّحِیَّات کے بعد دہنی طرف سلام پھیر کر دو سجدے کرے پھر تشہد وغیرہ پڑھ کر سلام پھیرے۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۰۸)

سجدۂ سہو کے متعلق مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہارِ شریعت، جلد1، حصہ 4، صفحہ 708 تا 709 کا مطالعہ کیجئے۔

(3)... بخاری، کتاب الصلاۃ، باب التوجہ نحو القبلۃ حیث کان، ۱/ ۱۵۷، حدیث: ۴۰۱ بتغیر قلیل

عَزَّوَجَلَّ کے کامل کلمات کی پناہ میں دیتاہوں ہر بیمار کرنے والی بری نظر سے، ہر شیطان اور زہریلے جانور سے۔"(1)

﴿6284﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ میں دیتے ہوئے یہ کلمات پڑھتے: "اُعِیْذُکُمَا بِکَلِمَاتِ اللهِ التَّامَّةِ مِنْ كُلِّ شَيْطَانٍ وَّهَامَّةٍ وَّمِنْ كُلِّ عَيْنٍ لَّامَّةٍ یعنی میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کامل کلمات کی پناہ میں دیتاہوں ہر شیطان اور زہریلے جانور سے اور بیمار کرنے والی ہر بُری نظر سے۔"(2)

دورانِ خطبہ سامعین کا رُخ کہاں ہو؟

﴿6285﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب حضورِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم منبر پر جلوہ فرما ہوتے تو ہم اپنا رُخ آپ کی جانب کرلیا کرتے۔

﴿6286﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "گروی رکھے ہوئے جانور کا دودھ بھی پیا جاسکتا ہے اور اس پر سواری بھی کرسکتے ہیں۔"(3)(4)

1...معجم کبیر، ۱۰/ ۷۲، حدیث: ۹۹۸۴

2...ترمذی، کتاب الطب، باب: ۱۸، ۴/ ۱۴، حدیث: ۲۰۶۷

3...مستدرک حاکم، کتاب البیوع، باب الرھن محلوب ومرکوب، ۲/ ۳۷۰، حدیث: ۲۳۹۴

4...احناف کے نزدیک: مرہون (گروی رکھی ہوئی) چیز سے کسی قسم کا نفع اُٹھانا جائز نہیں ہے مثلاً لونڈی غلام ہو تو اس سے خدمت لینا یا اجارہ پر دینا، مکان میں سکونت کرنا یا کرایہ پر اُٹھانا یا عاریت پر دینا، کپڑے اور زیور کو پہننا یا اجارہ وعاریت پر دینا الغرض نفع کی سب صورتیں ناجائز ہیں اور جس طرح مُرتہن (جس کے پاس گروی رکھی گئی) کو نفع اُٹھانا ناجائز ہے راہن (رکھوانے والے) کو بھی ناجائز ہے۔ مرتہن کے لیے اگر راہن نے اِنتفاع کی اجازت دے دی ہے اس کی دو صورتیں ہیں۔ یہ اجازت رہن میں شرط ہے یعنی قرض ہی اس طرح دیا ہے کہ وہ اپنی چیز اس کے پاس رہن رکھے اور یہ اس سے نفع اٹھائے جیسا کہ عموماً اس زمانہ میں مکان یا زمین اسی طور پر رکھتے ہیں یہ ناجائز اور سود ہے۔ دوسری صورت یہ ہے کہ شرط نہ ہو یعنی عقد رہن ہو جانے کے بعد راہن نے اجازت دی ہے کہ مرتہن نفع اٹھائے یہ صورت جائز ہے۔ اصل حکم یہی ہے جس کا ذکر ہوا مگر آج کل عام حالت یہ ہے کہ روپیہ قرض دے کر اپنے پاس چیز اسی مقصد سے رہن رکھتے ہیں کہ نفع اُٹھائیں اور یہ اس درجہ معروف و مشہور ہے کہ مشروط کی حد میں داخل ہے لہٰذا اس سے بچنا ہی چاہیے۔ جس طرح مرہون سے مرتہن نفع نہیں اُٹھا سکتا راہن کے لیے بھی اس سے انتفاع جائز نہیں مگر اس صورت میں کہ مرتہن اُسے اجازت دیدے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۷، ۳/ ۷۰۲)

رہن کے متعلق مزید معلومات کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہار شریعت،...

قربِ الٰہی پانے کا اہم ذریعہ:

﴾6287﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ تاجدارِ انبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی: "تمہارے لئے میرا قرب پانے کے لئے میرے فیصلے پر راضی رہنے سے بڑھ کر پسندیدہ کوئی شے نہیں اور تکبر کے سبب کوئی ایسا عمل نہ کر لینا جو تمہاری نیکیوں کو برباد کر دے۔ اے موسٰی! (لوگوں سے فرمادو) دنیاداروں کے سامنے عاجزی نہ کرنا ورنہ میں ناراض ہو جاؤں گا اور ان کی دنیا کی وجہ سے دین کو ہلکا نہ کرنا ورنہ میں تم پر اپنی رحمت کے دروازے بند کر دوں گا۔ اے موسٰی! تم نادم گناہ گاروں سے فرمادو کہ تمہیں خوشخبری ہو اور عمل کر کے خود پسندی میں مبتلا ہونے والوں سے فرمادو کہ تم خسارے میں ہو۔"[1]

﴾6288﴿... حضرتِ سیِّدُنا سَلَمہ بن نُعَیم اَشجعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو اس حال میں مرا کہ اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہرایا وہ جنت میں داخل ہوگا اگرچہ چوری کی ہو، اگرچہ زنا کیا ہو۔"[2]

عذاب سے نجات:

﴾6289﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کہا اسے بالآخر گناہوں کے عذاب سے نجات مل ہی جائے گی۔[3]

......جلد3، حصہ 17، صفحہ 694 تا 743 کا مطالعہ کیجئے۔

اس حدیث کا معنٰی یہ ہے کہ راہن و مرتہن ایک دوسرے کی اجازت سے مرہون سے نفع اٹھا سکتے ہیں۔
(المبسوط للسرخسی، کتاب الرھن، باب رھن الحیوان، ۲۱/ ۱۰۴)

1...فردوس الاخبار، ۱/ ۸۷، حدیث: ۵۰۸

2...بخاری، کتاب التوحید، باب کلام الرب مع جبریل...الخ، ۴/ ۵۷۰، حدیث: ۷۴۸۷ عن ابی ذر
مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث سلمۃ بن نعیم، ۶/ ۳۵۷، حدیث: ۱۸۳۱۲

3...شعب الایمان، باب فی الایمان باللّٰہ عزوجل، ۱/ ۱۰۹، حدیث: ۹۶، ۹۷

حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان بن مہران اعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه

حضرت سیِّدُنا سلیمان بن مہران اَعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه تابعی بزرگ ہیں۔ آپ پیشوا، قاریِ قرآن، راویِ حدیث، مُفتیِ وقت، بڑے عبادت گزار، لمبی امیدیں نہ باندھنے والے، تنہائی میں رب کی عبادت کرنے والے اور مخلوق خدا سے خوش طبعی فرمانے اور ان کا دل بہلانے والے تھے۔

عُلَمائے تصوُّف فرماتے ہیں: حق کی حمایت اور مخلوق سے خوش طبعی کرنے کا نام تصوُّف ہے۔

درسِ قرآن:

﴿6290﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام سلیمان اَعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ میں نے قرآن مجید حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن وَثّاب عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَهَّاب سے پڑھا، انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ یا حضرتِ سیِّدُنا مَسروق رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْهِمَا سے پڑھا، انہوں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے اور آپ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم سے قرآن پاک پڑھا۔

﴿6291﴾... حضرت سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ لوگ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن وَثّاب عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَهَّاب کو قرآن سنایا کرتے تھے، میں بھی ان کی مجلس میں حاضر ہوتا تھا۔ جب ان کا انتقال ہوا تو لوگوں نے مجھے گھیر لیا۔

﴿6292﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسین بن واقد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے سامنے قراءت کی اور ان سے پوچھا: ”میری قراءت کے بارے میں آپ کیا فرماتے ہیں؟“ فرمایا: ”تم جیسے کسی خشک مزاج شخص نے میرے پاس زیادہ قراءت نہیں کی۔“

دھوپ میں بیٹھ کر حدیث یاد کرتے:

﴿6293﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ”ہمارے اور بدری صحابۂ کرام عَلَیْهِمُ الرِّضْوَان کے درمیان ایک ہی واسطہ ہے۔“ حضرتِ سیِّدُنا جریر عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْکَبِیْر بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه جب باہر نکلتے اور ان سے کسی حدیث کے متعلق پوچھا جاتا تو یاد نہ آنے کی صورت

میں دھوپ میں بیٹھ جاتے اور ہاتھوں کو آنکھوں پر رکھ کر حدیث یاد کرتے اور مسلسل آنکھوں کو ملتے رہتے حتّٰی کہ یاد آجاتی۔ پھر سوال کے بارے میں دوبارہ پوچھتے اور جواب دیتے۔

علم کی فضیلت:

﴿6294﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَینہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو الٹا کوٹ اور تہبند پہنے دیکھا، اس کے دھاگے قدموں پر لٹک رہے تھے اور آپ لوگوں سے فرما رہے تھے: ”تمہارا کیا خیال ہے اگر میں علم حاصل نہ کرتا تو میرے پاس کون آتا! اگر میں سبزی فروش ہوتا تو لوگ خرید و فرخت کے معاملے میں بھی مجھ سے دور ہی رہتے۔“

﴿6295﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبید طَنافِسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ گھنی داڑھی والا ایک سادہ آدمی حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا اور نماز کا آسان سا مسئلہ پوچھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہماری طرف متوجہ ہو کر خوش طبعی کرتے ہوئے فرمایا: ”اسے دیکھو، داڑھی سے لگتا ہے کہ اس کو چار ہزار حدیثیں یاد ہیں جبکہ اس کا سوال مدرسے کے بچوں کی طرح ہے۔“

سیِّدُنا امام اعمش کی حدیث دانی:

﴿6296﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو داوٗد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک بار حضرت حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے کہا: ”اہل حجاز اور اہل مکہ سب سے زیادہ مسائل شرعیہ جانتے ہیں۔“ میں نے کہا: ”آپ ان کی طرف سے ہو جایئے میں اپنے اصحاب (علمائے کوفہ) کی طرف سے ہو جاتا ہوں، آپ جو بھی مسئلہ بیان کریں گے میں اس سے متعلق ایک حدیث سناؤں گا۔“

﴿6297﴾... حضرتِ سیِّدُنا مبشر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ”علم سوال کرنے سے آتا ہے۔“

مال داروں سے اجتناب:

﴿6298﴾... حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”میں نے گزشتہ اور موجودہ زمانے

کے لوگوں میں حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جیسا کوئی نہیں دیکھا۔ میں نے مالداروں اور حکمرانوں کو اُن کی بارگاہ میں جتنا بے وَقْعَت دیکھا اتنا کسی اور مجلس میں نہیں دیکھا حالانکہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پیسوں کی ضرورت ہوتی تھی۔“

﴿6299﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی احادیث کو حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ جاننے والا کوئی نہیں۔

محدّث کا احترام:

﴿6300﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضِرار بن صُرَد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شریک بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک بار فرمایا: ”علم (حدیث) تو بس اہل عرب یا مملکت کے معزّزین کے پاس ہے۔“ مجلس میں موجود ایک شخص نے کہا: ”امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس کونسی شرافت ہے؟“ حضرتِ سیِّدُنا شریک بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”ان کی شرافت کا اندازہ اس بات سے کرلو کہ اگر تم حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو گوشت اٹھائے دیکھو اور ان کی دائیں جانب حضرت سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اور بائیں جانب میں ہوں تو ہم دونوں اُن سے گوشت لینے کے لئے سبقت کرنے کی کوشش کر رہے ہوں گے۔“

سب سے بڑی خیانت:

﴿6301﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن موسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”سب سے بڑی خیانت یہ ہے کہ امانت خائن کے سپرد کر دی جائے اور عہد شکنی یہ ہے کہ اس سے وفا کی جائے جو وعدے کی پاسداری نہ کرتا ہو۔“

﴿6302﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَرِیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اَعْمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے لوگوں سے امید لگانے کا تذکرہ ہوا تو آپ نے فرمایا: ”جو ہمیں خود سے بڑا گمان کرے ہمیں اس سے امید نہیں لگانی چاہئے۔“

مظلوم کی فریاد رسی:

﴿6303﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن نُمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: ”فلاں شرابی سے میری سفارش کر دیں۔“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے کبھی اس سے بات نہیں کی۔“ اس نے عرض کی: ”اس شرابی نے مجھ سے ناجائز وصولی کا مطالبہ کیا ہے، مجھے امید ہے کہ آپ اس سے بات کریں گے تو وہ مان جائے گا۔“ جب آپ اس شرابی کے پاس گئے تو دیکھا کہ لوگوں کے سامنے شراب رکھی ہے اور وہ پی رہے ہیں۔ شرابی نے اپنے دوستوں سے کہا: ”میں انہیں واپس جانے سے پہلے ضرور شراب پلاؤں گا۔“ پھر ان لوگوں نے شراب ایک طرف رکھ دی۔ آپ نے اندر آکر اس سے بات کی تو اس نے اپنی غلطی کا اعتراف کر لیا اور رجسٹر منگوا کر اس شخص کے ذمہ جو کچھ تھا اسے مٹا دیا۔ پھر اس نے آپ کو کھانے کی دعوت دی تو آپ نے قبول فرمالی۔ کھانے کے دوران حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”پانی پلاؤ۔“ اس نے لڑکے سے نبیذ لانے کا کہہ دیا۔ آپ نے فرمایا: ”مجھے پانی پلاؤ۔“ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پانی کا اصرار کیا تو اس نے کہا کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ نہیں فرمایا: ”جب تم اپنے بھائی کے ہاں جاؤ تو وہ جو کھلائے کھالو اور جو پلائے پی لو۔“ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”تم ان میں سے نہیں ہو (کہ تمہاری پیش کردہ ہر چیز لے لی جائے)۔“ پھر پانی پیا اور وہاں سے چلے گئے۔

حدیث کا ادب:

﴿6304﴾... حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن یونس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر عیسٰی بن موسٰی نے حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس ایک ہزار درہم اور کاغذ بھیجے تا کہ وہ حدیث لکھ کر دیں۔ آپ نے درہم رکھ لئے اور ایک کاغذ پر بِسْمِ اللّٰہ اور سورۂ اخلاص لکھ کر لپیٹ کر اس کی جانب روانہ کر دیا۔ جب اس نے کاغذ کو دیکھا تو آپ کی والدہ کے بارے میں ایک نازیبا لفظ لکھ کر یہ مکتوب لکھا: ”کیا تم یہ سمجھتے ہو کہ میں کتابُ اللّٰہ کو اچھی طرح نہیں سمجھتا؟“ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے جوابی مکتوب لکھا: ”تم کیا مجھے حدیث بیچنے والا سمجھتے ہو؟“ آپ نے پیسے اپنے پاس رکھ لئے اور حدیث لکھ کر نہ دی۔

﴿6305﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابواُسامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یَقْطِین سردار کے بھائی کے پاس جانے کی وجہ سے ملامت کی گئی تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: وہ

میرے نزدیک بیت الخلاء کی طرح ہے، جب مجھے حاجت ہوتی ہے اس کی طرف چلا جاتا ہوں۔

حدیث کے لئے سفر:

﴿6306﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس چند احادیث لے کر آیا تاکہ ان سے اِن کی اسناد[1] کے بارے میں پوچھوں۔ ان کے پہلو میں قبیلہ بنی مخزوم کا ایک شخص بیٹھا ہوا تھا۔ میں نے سوال کیا: "ابو محمد! یہ حدیث کیسی ہے؟" آپ نے فرمایا: "اس کی سَند درست ہے۔" میں نے پوچھا: "یہ حدیث کیسی ہے؟" فرمایا: "اس کی سَند درست نہیں۔" اس مَخزومی شخص نے کہا: "یہ آپ کے پاس سفر کر کے آئے ہیں (ان کی رعایت فرمائیں)۔" آپ نے فرمایا: "جانتا ہوں لیکن یہ اپنے ہم پلہ سے مقابلہ کرتے ہیں (یعنی اسناد کے بارے میں تفصیلی کلام کروں تو بحث شروع ہو جائے)۔"

باوضو مَرنے کی تمنا:

﴿6307﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: ہمیں کچھ لوگوں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق بتایا کہ ایک شب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیدار ہوئے، قضائے حاجت سے فارغ ہونے کے بعد جب وضو کے لئے پانی نہ پایا تو دیوار سے تیمم کر کے سو گئے۔ جب آپ سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: مجھے بے وضو مَر جانے کا خوف تھا۔

حضرتِ سیِّدُنا عبد الرزاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّزَّاق فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی اکثر ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

70سال تک تکبیر اولیٰ فوت نہ ہوئی:

﴿6308﴾... حضرتِ سیِّدُنا وَکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع فرماتے ہیں کہ تقریباً70سال سے حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تکبیر اولیٰ فوت نہیں ہوئی۔ میں تقریباً60سال سے ان کے پاس حاضر ہو رہا ہوں، میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ ان کی ایک رکعت بھی چھوٹی ہو۔

---

[1]... اَسناد: راویوں کا وہ سلسلہ جو متن تک لے جائے۔ (نزھۃ النظر فی توضیح نخبۃ الفکر، ص١٠٦)

﴿6309﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: ”حضرتِ مالک بن حارث عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَارِث نے کسی معاملے میں مجھ سے مدد طلب کی۔ میں پھٹے ہوئے جبے میں ان کے پاس چلا گیا۔ انہوں نے کہا: ”کاش! آپ کوئی اور لباس پہن لیتے۔“ میں نے کہا: ”جاؤ! اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری حاجت پوری کرے۔“ حضرتِ سیِّدُنا مالک بن حارث عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَارِث مسجد میں یہ کہنا شروع ہو گئے: ”میں اَعمش کے ساتھ غلام بن کر رہ گیا ہوں۔“

پہلی صف پانے کا جذبہ:

﴿6310﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن عَرْعَرہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن قطّان عَلَيْهِ رَحْمَةُ الْمَنَّان جب حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کا ذکر کرتے تو فرماتے: ”وہ بہت عبادت گزار تھے اور نمازِ باجماعت اور پہلی صَف کی پابندی کیا کرتے تھے۔“ آپ نے یہ بھی فرمایا: ”حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه اسلام کی نشانی تھے اور آپ دیوار کا سہارا لیتے لیتے پہلی صف تک پہنچ جایا کرتے تھے۔“

﴿6311﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَفْص بن غِیاث رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام زید بن علی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی کے خروج کے وقت حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے کہا گیا: ”کاش! آپ اِن کے پاس چلے جاتے۔“ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: ”افسوس ہے تم پر، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں کسی کو اپنی عزت کا محافظ نہیں سمجھتا تو اپنے دین کا کسی کو محافظ کیسے سمجھوں؟“

کوفہ کے بہترین قاری و محدث:

﴿6312﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہُشَیم رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے فرمایا: میں نے کوفہ میں حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے بڑا قاری قرآن اور ان سے زیادہ عمدگی سے احادیث بیان کرنے والا کسی کو نہیں پایا۔

﴿6313﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: موت آکر ہی رہے گی اور اگر مجھے یہ پیسوں سے ملتی تو بھی اسے خرید لیتا۔

﴿6314﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: پہلے ہم بازار والوں کو بُرا سمجھتے تھے جبکہ اب اُنہیں اچھا سمجھتے ہیں۔

﴿6315﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابوزائدہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَةُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا ابراہیم نخعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی مجھ سے خوش طبعی کیا کرتے تھے، ایک دفعہ وہ میری عیادت کے لئے آئے تو کہنے لگے: آپ تو ایسے ہوگئے جیسے کوئی اپنے گھر میں بیٹھ کر یہ سمجھتا ہے کہ دو شہروں میں بھی اس سے بڑھ کر کوئی نہیں۔

﴿6316﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ''ہم جنازے میں جاتے تو تمام حاضرین اس قدر غمزدہ ہوتے کہ معلوم نہ ہو پاتا کس سے تعزیت کریں؟''

ظالم حکمران کیوں مسلط ہوتے ہیں؟

﴿6317﴾... حضرتِ سیِّدُنا منصور بن ابو الاسود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: آپ نے مفسرین سے اس فرمانِ خداوندی کی کیا تفسیر سنی ہے؟

وَ كَذٰلِكَ نُوَلِّیْ بَعْضَ الظّٰلِمِیْنَ بَعْضًۢا بِمَا كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ۠ ﴿۱۲۹﴾ (پ۸، انعام: ۱۲۹) ترجمۂ کنزالایمان: اور یونہی ہم ظالموں میں ایک کو دوسرے پر مسلّط کرتے ہیں بدلہ ان کے کئے کا۔

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مفسرین فرماتے ہیں کہ جب لوگ بُرے کام کرنے لگتے ہیں تو ان پر ظالم حکمران مُقرّر کردیے جاتے ہیں۔

﴿6318﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وسوسہ اعمال کی قبولیت کی نشانی ہے، اہلِ کتاب کے اعمال آسمان کی طرف بلند (قبول) نہیں ہوتے کیونکہ وسوسے کو نہیں جانتے۔

دنیاوی زندگی کی مثال:

﴿6319﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس آیت مبارکہ ''وَمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَاۤ اِلَّا مَتَاعُ (پ۴، اٰل عمران: ۱۸۵، اور دنیا کی زندگی آخرت کے مقابل نہیں مگر کچھ دن برت لینا)'' کی تفسیر میں فرمایا: جیسے چرواہے کا زادِ راہ۔

سیِّدُنا امام اَعمش کی عاجزی:

﴿6320﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرت سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ مرض الموت میں مبتلا تھے، میں نے عرض کی: ''طبیب کو بلاؤں؟'' فرمایا: ''میں اس کا کیا کروں گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میری روح میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں اسے جھاڑیوں میں پھینک دیتا۔'' مزید فرمایا: ''جب میں مر جاؤں تو کسی کو مت بتانا اور مجھے لے جا کر قبر میں ڈال دینا۔''

﴿6321﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اُلٹی قمیص پہنے دیکھا اور وہ کہہ رہے تھے: ''دیوانے لوگ جسم پر موٹا لباس ڈالتے ہیں۔''

مومن بندوں کی حفاظت:

﴿6322﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک بادشاہ اپنے محل سے تفریح گاہ کی طرف نکلا۔ اچانک بارش شروع ہوگئی۔ اس نے آسمان کی طرف سر اٹھا کر کہا: ''اگر تو نے بارش نہ روکی تو میں (تیری مخلوق پر ظلم کرکے) تجھے ایذا دوں گا۔'' بارش فوراً رک گئی۔ کسی نے پوچھا: ''تم کیا کرنے والے تھے؟'' بادشاہ نے کہا: ''میں نے ارادہ کیا تھا کہ میں کسی مسلمان کو زندہ نہیں چھوڑوں گا۔'' معلوم ہوا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے مومن بندوں کی حفاظت فرماتا ہے۔

بیماری کیوں پیدا کی گئی؟

﴿6323﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: پہلے ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام لوگوں کو نظر آتے تھے۔ جب وہ کسی کی روح قبض کرنے آتے تو اس سے فرماتے: ''اپنی حاجت پوری کرلو کیونکہ میں تمہاری روح قبض کرنے والا ہوں۔'' بارگاہِ الٰہی میں شکایت کی گئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بیماری اُتار دی اور انہیں پوشیدہ کر دیا۔

رحمتِ خداوندی:

﴿6324﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کا ایک شخص غار میں عبادت کیا کرتا تھا۔ ابلیس نے اس کے پاس اپنے چیلے کو بھیجا۔ وہ غار میں آیا اور اس کے ساتھ نماز پڑھنے لگا۔ عابد نے اس چیلے سے پوچھا: ''تو کون ہے؟'' اس نے کہا: ''میں تمہارے ساتھ رہ کر عبادت کرنا چاہتا ہوں۔'' پھر اس نے کہا: ''میں تمہیں اس سے بہتر عمل نہ بتاؤں جو ہم کر رہے ہیں؟'' عابد نے پوچھا: ''وہ کونسا عمل ہے؟'' اس

نے کہا: ”میرے ساتھ چلو تاکہ ہم کوئی آبادی تلاش کریں اور وہاں کے لوگوں کو نیکی کی دعوت دیں۔“ عابد نے اس کی بات مان لی۔ (جب وہ وہاں سے نکلے تو) شہر کے مرکزی دروازے سے ایک شخص ان کی طرف آرہا تھا جیسے ہی شیطان نے اس شخص کو دیکھا تو شیطان کی ریح خارج ہوگئی۔ اس شخص نے شیطان کو پکڑا اور ذبح کر دیا۔ عابد نے اس شخص سے کہا: ”یہ تم نے کیا کر دیا! ایک بہترین انسان کو قتل کر دیا۔“ اس شخص نے کہا: ”میں نے جسے قتل کیا ہے وہ شیطان کا چیلا تھا اور میں رحمت ہوں جس کے ذریعے رب عَزَّوَجَلَّ نے تم پر رحم فرمایا ہے۔“

خنزیر کے گلے میں موتیوں کا ہار:

﴿6325﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی بستی کے کنارے رہا کرتے تھے۔ بستی کے کچھ لوگ آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حدیث بیان کرنے کی خواہش ظاہر کی تو آپ نے انکار کر دیا۔ مجلس میں موجود ایک شخص نے کہا: ”ابو محمد! ان بے چاروں کو حدیث سنا دیتے۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”خنزیر کے گلے میں موتیوں کا ہار کون ڈالتا ہے۔“

﴿6326﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُمید بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: دیکھو! ان دیناروں یعنی احادیث کو چوپائیوں پر نچھاور نہ کرنا۔

حضرتِ سیِّدُنا حُمید بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ان موتیوں کو خنزیروں کے پاؤں تلے نہ بچھانا (یعنی نااہل کو حدیث بیان نہ کرنا)۔

علم کی تعظیم:

﴿6327﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد السلام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ انتہائی خشوع و خضوع کے ساتھ حدیث بیان کرتے اور علم کی تعظیم کیا کرتے تھے۔

﴿6328﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ادریس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کبھی کبھی صرف حدیث کا متن بیان کر دیتے تھے پھر فرمایا کرتے: سرمایہ یعنی اِسناد[1] تو رہ گئی ہیں۔

---

[1]... اس کی تعریف ماقبل روایت: 6306 کے تحت ملاحظہ فرمائیے۔

سیِّدُنا امام اَعمش کا مقام:

﴿6329﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: "کیا آپ کے اِرد گرد موجود لوگ غلام ہیں؟" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "خاموش! دین کے معاملے میں یہ تمہارے سردار ہیں۔"

محدث بننے کا سبب:

﴿6330﴾... حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن یونس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روزانہ میری ملاقات ہوتی تھی، ایک مرتبہ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "میں نے تم سے کوئی حدیث نہیں سنی، میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں رہا ہوں پھر حَجّاج کا زمانہ بھی دیکھا حتّٰی کہ اس نے تمہیں حاکم بنا دیا۔" آپ فرماتے ہیں کہ میں ان کی بات سے شرمندہ ہوا پھر ایک شخص سے حدیث روایت کرنے لگا۔

نمازیوں کو مشقت میں نہ ڈالو:

﴿6331﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَندل بن علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک روز صبح کے وقت اپنے گھر سے نکل کر مسجدِ بنی اَسَد میں آئے تو مؤذن اقامت کہہ چکا تھا۔ آپ بھی نماز میں شامل ہو گئے امام نے پہلی رکعت میں سورۂ بقرہ اور دوسری میں سورۂ اٰلِ عمران تلاوت کی۔ جب امام نے نماز مکمل کی تو آپ نے فرمایا: تمہیں خوفِ خدا نہیں ہے! کیا تم نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان نہیں سنا: "امام کو چاہیے کہ مختصر نماز پڑھائے کیونکہ اس کے پیچھے بوڑھے، کمزور اور ضرورت وحجت والے ہوتے ہیں۔" اس امام نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان ہے:

وَ اِنَّهَا لَكَبِیْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِیْنَ ﴿۴۵﴾ ترجمۂ کنز الایمان: اور بے شک نماز ضرور بھاری ہے مگر ان پر جو دل سے میری طرف جھکتے ہیں۔

(پ۱، البقرۃ: ۴۵)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تمہارے پاس دل سے جھکنے والوں ہی کا پیغام لایا ہوں کہ تم مَشَقَّت میں ڈالنے والے ہو۔

ساربان کی پٹائی:

﴿6332﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام وَکیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (سفرِ حج پر روانہ ہوتے وقت) ایک دیہاتی کو سامان اٹھانے کے لئے اُجرت پر رکھا۔ کچھ لوگ اس امید پر آپ کے ساتھ چلے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے احادیث سنیں۔ جب آپ احرام باندھ کر وہاں سے روانہ ہوئے تو ساربان (اونٹوں کو چَرانے والا) لوگوں کو تکلیف پہنچاتا رہا، ایک دن وہ سب کسی خیمے کے اندر اکٹھے تھے اتنے میں وہ ساربان آ گیا، حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کھڑے ہوئے، تہبند کَسا اور خیمے کی لکڑی لے کر اس کی طرف بڑھے اور مار مار کر اس کا سر پھاڑ دیا۔ لوگوں نے عرض کی: ابو محمد! آپ نے احرام کی حالت میں اس کا سر کیوں پھاڑا؟ فرمایا: ساربان کو مارنا بھی احرام کی ایک سنّت ہے[1]۔

حبشی کے مذاق کا جواب:

﴿6333﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَندل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: "کیا آپ کو کبھی حبشیوں سے اذیت پہنچی ہے؟" آپ نے فرمایا: ہاں! ایک مرتبہ میں حبشیوں کے علاقے میں تھا، نہر کے پاس مجھے ایک حبشی ملا اور کہنے لگا: "مجھے سوار کر لو تا کہ میں بھی نہر پار کر لوں۔" جب وہ میری کمر پر بیٹھ گیا تو اس نے (سواری پر سوار ہونے کی) یہ دعا پڑھی: "سُبْحٰنَ الَّذِیْ سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهٗ مُقْرِنِیْنَ یعنی پاک ہے اُسے جس نے اس سواری کو ہمارے بس میں کر دیا اور یہ ہمارے قابو کی نہ تھی۔" جب میں نہر کے درمیان میں پہنچا تو میں نے یہ دعا پڑھی: "اَللّٰهُمَّ اَنْزِلْنِیْ مُنْزَلًا مُّبٰرَكًا وَّ اَنْتَ خَیْرُ الْمُنْزِلِیْنَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے برکت والی جگہ اُتار اور تو سب سے بہتر اُتارنے والا ہے۔" اور اسے نہر میں پھینک کر بھاگ کھڑا ہوا اور وہ کپڑوں سمیت غوطے کھانے لگا۔

1... اس مقام پر آپ کا قول "اِنَّ مِنْ سُنَّةِ الْاِحْرَامِ ضَرْبُ الْجَمَّال" آیا ہے جبکہ دیگر کتب میں آپ کا قول یوں بھی ملتا ہے "تَمَامُ الْحَجِّ ضَرْبُ الْجَمَّال" سیِّدی اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: یُحِبُّنِیْ اَنْ یُّحْمَلَ عَلَی الْاِضَافَةِ لِلْفَاعِلِ اَیْ مِنْ تَمَامِ الْحَجِّ الصَّبْرُ عَلٰی جَفَاءِ جِیْرَانِ الْحَرَمِ الْمُحْتَرَمِ اَعْنِیْ اَهْلَ الْبَدْوِ وَحَتَّى الضَّرْبِ اِنْ صَدَرَ مِنْهُمْ ۱۲ یعنی میرے نزدیک پسندیدہ بات یہ ہے کہ اسے اس پر محمول کیا جائے کہ یہاں فاعل کی طرف اضافہ ہے یعنی اہلِ حرم کے دیہاتیوں کی زیادتی پر صبر کرنا حج کے پورا ہونے سے ہے اگرچہ ان کی طرف سے مار پڑے۔ (حاشیہ مقاصد الحسنہ)

﴿6334﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر حَنْظَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے، سلام کیا، ابھی گفتگو شروع ہی کی تھی کہ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے خیریت دریافت کرتے ہوئے پوچھا: ”کاروبار کیسا چل رہا ہے؟ معلوم ہوا ہے کہ خوب عروج پر ہے۔“ حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کہنے لگے: ”ابو محمد! آپ خوش طبعی کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے۔“ پھر انہوں نے پوچھا: ”کیسے آنا ہوا؟“ حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے کہا: ”مجھے معلوم ہوا ہے کہ آپ ایک روایت بیان کرتے ہوئے ہمیشہ ایک بات ذکر کرتے ہیں۔“ پوچھا: ”وہ کیا ہے؟“ کہنے لگے: ”آپ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا مختار ثقفی (کے اعلانِ نبوت سے پہلے اس) کے تحفے قبول کیا کرتے تھے۔“ حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: ”کیا آپ نے اس سے آگے نہیں سنا؟“ انہوں نے کہا: ”نہیں۔“ تو آپ نے کہا: ”حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے بیان کیا کہ میں نے مختار کے تحائف حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کے پاس آتے دیکھے ہیں اور یہ حضرات قبول کر لیا کرتے تھے۔“

﴿6335﴾... حضرتِ سیِّدُنا حارث بن ابو اُسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا حَفْص بن ابو حَفْص ابّار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے پوچھا: ”آپ نے حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”ہاں! اور میں نے انہیں یہ بھی کہتے سنا ہے کہ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ علم یا قرآن کے ذریعے کسی قوم کو بلندی عطا فرماتا ہے اور کسی کو پست کرتا ہے اور میں اس قوم سے ہوں جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بلندی عطا فرمائی ہے۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو میں گردن میں کشکول لٹکائے کوفہ کی گلیوں میں چکر لگا رہا ہوتا۔“

بزرگانِ دین کا اندازِ خوش طبعی:

﴿6336﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت شَبِیب بن شَیبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور ان کے رُفَقا حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آئے اور دروازے کے پاس کھڑے ہو کر آواز لگانے لگے: ”سُلیمان! باہر آئیے۔“ آپ نے اندر ہی سے پوچھا: ”تم کون ہو؟“ انہوں نے کہا: ”ہم وہ ہیں جو آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں۔“ آپ نے مزاحاً جواب دیا: ”اچھا وہ جن میں سے اکثر بے عقل ہیں۔“

سیِّدُنا امام اَعمش اور جیّد صحابۂ کرام:

حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کثیر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا زمانہ پایا، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر کے انتقال اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زُبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم کی شہادت کے وقت آپ کی عُمر 13سال تھی، جب حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا تو آپ کی عمر 18سال تھی، حضرتِ سیِّدُنا ابن ابی اوفیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کے وقت آپ کی عمر 27سال تھی اور جب حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا وصال ہوا تو آپ کی عمر 33سال تھی۔ آپ نے مکّہ مکرمہ میں حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زیارت کی اور ان سے حدیث سماعت کی، حضرتِ سیِّدُنا ابن ابی اوفیٰ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو دیکھا اور ان سے بھی سماعت حدیث کا شرف حاصل کیا۔ آپ کی ولادت 60سن ہجری میں ہوئی جس میں حضرتِ سیِّدُنا امام حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو شہید کیا گیا اور آپ کا وصال 148سن ہجری میں ہوا۔

سیِّدُنا سلیمان اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مرویات

تابعین عظام کی ایک جماعت آپ سے احادیث روایت کرتی ہے ان میں حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان تیمی، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن جُحادہ اور حضرتِ سیِّدُنا اَبان بن تَغْلِب رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی وغیرہم شامل ہیں۔

صحابیِ رسول کی نماز:

﴿6337﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو مسجدِ حرام میں نماز پڑھتے دیکھا، جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو کمر سیدھی کر لیتے حتّٰی کہ آپ کا پیٹ برابر ہو جاتا۔

﴿6338﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ہے۔

گناہ جھڑنے کا نسخہ:

﴿6339﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہ

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ سفر میں تھا، آپ خشک پتوں والے ایک درخت کے پاس تشریف لائے اور اپنے دستِ مبارک میں موجود لاٹھی اس پر ماری تو اس کے پتے جھڑنے لگے، پھر ارشاد فرمایا: "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاللّٰہُ اَکْبَر" (یہ کلمات) گناہوں کو اس درخت کے پتوں کی طرح جھاڑ دیتے ہیں۔[1]

ہلاکت کے اسباب:

﴿6340﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مالک کے لئے ہلاکت ہے غلام کی وجہ سے، غلام کے لئے ہلاکت ہے مالک کی وجہ سے، طاقتور کے لئے ہلاکت ہے کمزور کی وجہ سے، کمزور کے لئے ہلاکت ہے طاقتور کی وجہ سے، مالدار کے لئے ہلاکت ہے فقیر کی وجہ سے اور فقیر کے لئے مالدار کی وجہ سے ہلاکت ہے۔"[2]

نور کے 70 پردے:

﴿6341﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ صاحبِ معراج صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جبریل امین سے فرمایا: "تم نے رب عَزَّوَجَلَّ کو دیکھا ہے؟" انہوں نے عرض کی: "میرے اور رب عَزَّوَجَلَّ کے درمیان نور کے 70 پردے ہیں، اگر میں ان کے ذرا بھی نزدیک ہوا تو جل جاؤں گا۔"[3]

﴿6342﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ ایک صحابی رسول کا انتقال ہو گیا۔ کسی نے کہا: "تمہیں جنت کی خوشخبری ہو۔" سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کیا تمہیں نہیں معلوم! شاید اس نے فضول گوئی کی ہو یا کسی چیز میں بخل کیا ہو جس نے اسے کچھ نفع نہ دیا[4]۔"[5]

1... ترمذی، کتاب الدعوات، باب: ۹۷، ۵/ ۳۱۵، حدیث: ۳۵۴۴، بتقدم وتأخر

2... مسند ابی یعلی، مسند انس بن مالک، ۳/ ۳۷۴، حدیث: ۳۹۹۶

3... معجم اوسط، ۵/ ۶، حدیث: ۶۴۰۷

4... مطلب یہ ہے کہ فوری جنتی ہونے کا فیصلہ کسی کے لئے نہیں کیا جا سکتا ممکن ہے کہ اس شخص نے بے کار بات کی ہو یا مال یا علم میں بخل کیا ہو اس کے حساب میں گرفتار ہو جنت کا داخلہ اس کے حساب سے فراغت کے بعد میسر ہو۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۴۶۶)

5... ترمذی، کتاب الزھد، باب: ۱۱، ۴/ ۱۴۲، حدیث: ۲۳۲۳، "ینفعہ" بدلہ "ینقصہ"

جہنمی کتے:

﴿6343﴾...(الف) حضرتِ سیِّدُنا ابن ابی اوفیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بیان کیا کہ میں نے خارجیوں[1] کے متعلق سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: ”یہ جہنم کے کتے ہیں۔“[2]

﴿6343﴾...(ب) حضرتِ سیِّدُنا ابن ابی اوفیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”خارجی جہنم کے کتے ہیں۔“[3]

شرک کے سوا ہر گناہ کی معافی:

﴿6344﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ مُصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے کہ جو ایک نیکی کرے تو اس کے لئے اس جیسی دس یا اس سے بھی زیادہ ہیں اور جو ایک گناہ کرے تو برائی کا بدلہ اس کے برابر ہی ہے یا اسے بخش دوں گا اور جو زمین بھر گناہ کرلے پھر میری بارگاہ میں اس طرح آئے کہ اس نے کسی کو میرا شریک نہ ٹھہرایا ہو تو میں اس کے ساتھ اتنی ہی بخشش کا معاملہ کروں گا۔[4]

مستقبل کی خبر:

﴿6345﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”عنقریب تم میرے بعد (حکمرانوں کی) ناجائز ترجیح اور ایسے معاملات دیکھو گے جن کی تمہیں خبر نہ ہوگی۔“ ہم نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ ہمیں کیا حکم ارشاد فرماتے ہیں؟“ ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کا جو حق رکھا ہے وہ اُنہیں دے دینا

1...وہ گمراہ فرقہ جو جنگِ صفّین کے موقع پر امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کا اس وجہ سے مخالف ہوگیا تھا کہ انہوں نے حضرت سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے جنگ بندی کے لیے ثالثی قبول کرلی تھی۔

2...مسند امام احمد، مسند الکوفیین، بقیۃ حدیث عبد اللہ بن ابی اوفی، ۷/ ۵۱، حدیث: ۱۹۱۵۲

3...ابن ماجہ، المقدمۃ، باب فی ذکر الخوارج، ۱/ ۱۱۲، حدیث: ۱۷۳

4...مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی ذر الغفاری، ۸/ ۸۳، حدیث: ۲۱۴۱۸

اور اپنے حق کا سوال اللہ عَزَّوَجَلَّ سے کرنا۔"[1]

ہر بات لکھی جاتی ہے:

﴿6346﴾... حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ خلق کے رہبر، محبوب ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب دونوں محافظ فرشتے (یعنی کراماً کاتبین) کسی بندے یا بندی کے پاس (اعمال لکھنے) آتے ہیں تو ان کے پاس مُہر لگی کتاب ہوتی ہے۔ بندہ یا بندی جو گفتگو کرتے ہیں وہ لکھ لیتے ہیں۔ جب وہ اٹھنے کا ارادہ کرتے ہیں تو ایک فرشتہ دوسرے سے کہتا ہے: مہر لگی کتاب کھولو جو تمہارے پاس ہے۔ وہ اسے کھولتا ہے تو اس میں وہی کچھ لکھا ہوتا ہے جو انہوں نے لکھا ہوتا ہے۔ اس فرمانِ عالی کا یہی مطلب ہے:

مَا یَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ﴿۱۸﴾ (پ٢٦، قٓ: ١٨)

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی بات وہ زبان سے نہیں نکالتا کہ اس کے پاس ایک محافظ تیار نہ بیٹھا ہو۔[2]

اُمّتی کسی نبی سے افضل نہیں:

﴿6347﴾... حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمت عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کسی کے لئے یہ کہنا مناسب نہیں کہ میں یونس بن متی عَلَیْہِ السَّلَام سے افضل ہوں۔[3]"[4]

---

1 ...بخاری، کتاب الفتن، باب قول النبی "سترون بعدی امورًا تنکرونھا"، ۴/ ۴۲۹، حدیث: ٧٠۵٢

2 ...تفسیر قرطبی، پ٢٦، سورۃ قٓ، تحت الآیۃ: ١٨، ٩/ ١٠

3 ...بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب ان قارون کان من قوم موسی، ٢/ ۴۴٦، حدیث: ٣۴١٦

4 ...یعنی کوئی اپنے کو حضرت یونس عَلَیْہِ السَّلَام سے افضل نہ کہے کیونکہ کوئی ولی خواہ کسی درجے کا ہو نبی کی گرد قدم کو نہیں پہنچ سکتا، نبی کی شان تو بڑی ہے۔ تمام جہان کے اولیا مل کر صحابی کے درجہ کو نہیں پہنچتے اور اگر "میں" سے مراد حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں تو اس کا مطلب یہ ہے کہ مجھے دوسرے نبیوں پر ایسی بزرگی نہ دو جس سے دوسرے نبی کی توہین ہو جائے یا جس سے لڑائی جھگڑے کی نوبت آئے یا نفس نبوت میں ترجیح نہ دو کہ کسی کو اصلی نبی مانو کسی کو ظلّی، بُروزی عارضی نبی لہٰذا یہ حدیث نہ تو اس آیت کے خلاف ہے کہ "تِلْكَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعْضَهُمْ عَلٰی بَعْضٍ" (پ٣، البقرۃ: ٢۵٣، یہ رسول ہیں کہ ہم نے ان میں ایک...

بیٹی کی اچھی تربیت:

﴿6348﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس کی بیٹی ہو، وہ اسے اچھے طریقے سے ادب سکھائے، اچھی تعلیم دے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دی گئی نعمتیں اُس پر خرچ کرے تو یہ بیٹی اس کے لئے آگ سے آڑ اور رُکاوٹ بن جائے گی۔“[1]

دعائے مصطفٰے:

﴿6349﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو رُخصت کرتے ہوئے یوں دعا دی: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ پرہیز گاری کو تمہارا رفیق سفر بنائے، تمہارے گناہ بخش دے اور تمہیں بھلائی نصیب کرے۔“[2]

﴿6350﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ دوجہاں کے مالک ومختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”حَرِیر (خالص ریشم) اور دِیباج (جس میں ریشم زیادہ ہو) نہ پہنو اور سونے چاندی کے برتنوں میں نہ پیو کیونکہ یہ دنیا میں کافروں کے لئے ہیں اور آخرت میں تمہارے لئے۔“[3]

مومن کی پہچان:

﴿6351﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مومن طعنہ باز، لعنت کرنے، فحش گوئی اور بے حیائی کی بات کرنے والا نہیں ہوتا۔“[4]

......کو دوسرے پر افضل کیا۔) “اور نہ اس حدیث کے خلاف کہ اَنَا سَیِّدُ وَلَدِ آدَم (یعنی میں اولادِ آدم کا سردار ہوں) اپنی طرف سے گھڑ کر مسائل بیان نہ کرو، جو افضلیت قرآن یا حدیث سے ثابت ہو وہ بیان کرو۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ۷/ ۵۷۶، ۵۷۸ بتقدم وتاخر)

1 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۹۷، حدیث: ۱۰۴۴۷

2 ...معجم اوسط، ۱/ ۲۹۰، حدیث: ۱۰۲۷ عن ابن عمر

3 ...بخاری، کتاب الاشربۃ، باب الشرب فی أنیۃ الذھب، ۳/ ۵۹۳، حدیث: ۵۶۳۲

4 ...ترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی اللعنۃ، ۳/ ۳۹۳، حدیث: ۱۹۸۴

جنتی جوانوں کے سردار:

﴿6352﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمت عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”حسن و حسین جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔“(1)

﴿6353﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”علی کے چہرے کی طرف دیکھنا عبادت ہے۔“(2)

﴿6354﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سخی کی غلطی سے درگزر کرو کیونکہ جب وہ لغزش کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ہاتھ تھام لیتا (یعنی اسے ہلاکت سے بچالیتا) ہے۔“(3)

مومن اور کافر کا وقت نزع:

﴿6355﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مومن کی روح پسینے کی طرح نکلتی ہے اور کافر کی روح گدھے کی سانس کی طرح نکلتی ہے، مومن برائی کرتا ہے تو نزع کے وقت اس پر سختی کی جاتی ہے تاکہ برائی کا کفارہ ہو جائے اور کافر کوئی اچھا عمل کرتا ہے تو نزع کے وقت اس پر آسانی کی جاتی ہے تاکہ اس کے اچھے عمل کا بدلہ ادا کر دیا جائے۔“(4)

شانِ خاتونِ جنت:

﴿6356﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمۃ الزہرا رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہا پر شادی والے دن کی صبح (حیا کی وجہ سے) لرزہ طاری تھا۔ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ان

1... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن بن علی... الخ، ۵/ ۴۲۶، حدیث: ۳۷۹۳

2... معجم کبیر، ۱۰/ ۷۶، حدیث: ۱۰۰۰۶

3... معجم اوسط، ۱/ ۳۳۱، حدیث: ۱۱۹۹

4... معجم کبیر، ۱۰/ ۷۹، حدیث: ۱۰۰۱۵

سے ارشاد فرمایا: تمہارا شوہر دنیا میں سردار ہے اور آخرت میں مُقَرَّبین میں سے ہے۔ اے فاطمہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جب علی سے تمہارا نکاح کرنے کا ارادہ فرمایا تو جبرئیل امین کو چوتھے آسمان پر کھڑے ہونے کا حکم دیا، ملائکہ نے صفیں بنالیں پھر جبریل امین نے ان کے سامنے (نکاح کا) خطبہ پڑھا پھر میں نے تمہارا نکاح علی سے کر دیا۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جنتی درختوں کو حکم دیا تو انہوں نے زیور اور جوڑے اٹھالئے پھر دوبارہ حکم دیا تو انہوں نے وہ زیور اور جوڑے ملائکہ پر نچھاور کر دیئے پس جس نے زیادہ حاصل کیا وہ قیامت تک اس پر فخر کرے گا۔

حضرتِ سَیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ حضرت فاطمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا دیگر عورتوں پر فخر کیا کرتی تھیں کیونکہ وہ واحد خاتون ہیں جن کے نکاح کا خطبہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام نے پڑھایا تھا۔[1]

بدترین لوگ:

﴿6357﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "بدترین لوگ دو منہ والے ہیں۔"[2] حضرتِ سَیِّدُنا امام اعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اس سے مراد وہ شخص ہے جو ایک کے سامنے کچھ کہے اور دوسرے کے سامنے کچھ اور۔

شیطان کو رُلانے والا عمل:

﴿6358﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب ابنِ آدم آیتِ سجدہ پڑھ کر سجدہ کرتا ہے[3] تو شیطان روتا ہوا دور ہٹ جاتا ہے اور کہتا ہے: ہائے میری خرابی! ابنِ آدم کو سجدے کا حکم ہوا تو وہ سجدہ کرکے جنتی ہو گیا اور مجھے سجدے کا حکم ہوا تو میں انکار کر کے جہنمی ہو گیا۔[4]

---

1 ... تاریخ ابن عساکر، ۴۲/ ۱۲۸، الرقم: ۴۹۳۳، علی بن ابی طالب

2 ... بخاری، کتاب الادب، باب ماقیل فی ذی الوجھین، ۴/ ۱۱۵، حدیث: ۶۰۵۸

3 ... سجدہ تلاوت اور اس کے احکام جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ بہار شریعت، جلد1، حصہ 4، صفحہ 726 تا 739 نیز شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیِ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ کے رسالے "تلاوت کی فضیلت" کا مطالعہ فرمائیے۔

4 ... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان اطلاق اسم الکفر علی من ترک الصلاۃ، ص ۵۶، حدیث: ۸۱

شکر الٰہی پر ابھارنے والا عمل:

﴿6359﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اپنے سے ادنیٰ کو دیکھو کیونکہ یہ عمل اس بات پر اُبھارتا ہے کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کی ناقدری نہ کرو۔“[1]

بُرے اشعار کی مذمت:

﴿6360﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم میں سے کسی کے پیٹ کا پیپ سے بھر جانا اس میں (بُرے) اشعار بھرے ہونے سے بہتر ہے۔“[2]

﴿6361﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب کوئی بندہ اچھی طرح وضو کرے پھر نماز کے لئے جائے، اس کے علاوہ کوئی غرض نہ ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ہر قدم کے بدلے ایک درجہ بلند فرمائے گا اور ایک گناہ مٹائے گا۔“[3]

حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں۔ آپ بڑے عبادت گزار، راہِ خدا میں خرچ کرنے والے، مولائے رزّاق پر توکل کرنے والے، علمائے کرام کی دعوت وضیافت کرنے والے اور بھٹکے ہوؤں کو راہِ راست پر لانے والے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عاجزی کر کے بلندی پائی اور فرمانبرداری کر کے فلاح پائی۔

﴿6362﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو یحییٰ قَتّات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت

1... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب: ۵۸، ۴/ ۲۳۰، حدیث: ۲۵۲۱

2... بخاری، کتاب الادب، باب مایکرہ ان یکون الغالب علی الانسان... الخ، ۴/ ۱۴۲، حدیث: ۶۱۵۴ عن ابن عمر

3... مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاة الجماعة وانتظار الصلاة، ص ۳۳۳، حدیث: ۶۴۹

رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ طائف آیا تو لگتا تھا گویا ان میں کوئی نبی تشریف لے آیا ہو (یعنی امت میں نبی کا جو مقام ومرتبہ ہوتا ہے اہلِ طائف میں آپ کو بھی ایسا ہی مقام حاصل تھا)۔

تکبر سے بچنے کا طریقہ:

﴿6363﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے حضور اپنا سر جھکایا وہ تکبر سے محفوظ ہو گیا۔

﴿6364﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حَیان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: کہا جاتا ہے کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے گھر کی حاضری دو کیونکہ اس جیسا کوئی گھر نہیں اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے زیادہ حق کو جاننے والا کوئی نہیں ہے۔

﴿6365﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو علاء کامل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے علمائے کرام پر ایک لاکھ درہم یا دینار خرچ کئے۔

ملاقات کا طریقہ:

﴿6366﴾... (الف) حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن سالم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”سنت یہ ہے کہ جب کوئی ایک ہی وقت میں چند افراد سے بات کرے تو سب کی طرف برابر توجہ رکھے صرف ایک شخص کو اپنی توجہ کا مرکز نہ بنالے۔“

طویل سجدے:

﴿6366﴾... (ب) حضرت سیِّدُنا ابو بکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سجدہ کرتے دیکھا ہے، اگر تم ان کے طویل سجدے دیکھ لیتے تو کہہ اٹھتے: یہ وفات پا چکے ہیں۔

اچھی اچھی نیتوں کی ترغیب:

﴿6367﴾... (الف) حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا زُبید ایامی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”مجھے ہر چیز حتّٰی کہ کھانے پینے میں بھی اچھی نیت شامل کرنا پسند ہے۔“

حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میرا نفس جس چیز کا مجھ سے مطالبہ کرتا ہے میں اسے کسی سے نہیں مانگتا بلکہ نفس سے کہتا ہوں: صبر کر حتّٰی کہ وہ چیز خود تیرے پاس آجائے۔

﴿6367﴾...(ب)حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہم نے علم حدیث حاصل کرنا شروع کیا تو اس وقت ہماری کوئی نیت نہیں تھی، بعد میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں اس علم کی نیت مَرحمت فرمائی۔

﴿6368﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسلم مُنْقِری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام اتنے ضعیف العمر ہو گئے تھے کہ ان کی اَبرو کپڑے سے اٹھائی جاتی تھیں، کسی نے پوچھا: ”آپ کی یہ حالت کیسے ہوئی؟“ فرمایا: ”زمانے کی طوالت اور غموں کی کثرت سے۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وحی فرمائی: ”کیا آپ مجھ سے شکوہ کریں گے؟“ آپ نے عرض کی: ”اے میرے رب! مجھ سے لغزش ہو گئی مجھے معاف فرما۔“

سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابو ثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام سے احادیث روایت کی ہیں جن میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر، حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ، حضرتِ سیِّدُنا حکیم بن حِزام، حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا ابنِ ابی اوفیٰ اور حضرتِ سیِّدُنا ابو طُفیل رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن شامل ہیں۔

نیز متعدد تابِعینِ عظام آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے احادیث روایت کرتے ہیں جن میں حضرتِ سیِّدُنا عطاء، حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن ابو رَفیع، حضرتِ سیِّدُنا شیبانی، حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش اور فنِ حدیث کے ائمہ اور بڑے بڑے علما مثلاً حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری، حضرتِ سیِّدُنا مِسْعَر بن کِدام اور حضرتِ سیِّدُنا امام شُعبہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی بھی آپ سے روایت کرتے ہیں۔

مومن کا قتل بڑا گناہ ہے:

﴿6369﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ظاہری حیات میں کسی کو قتل کیا گیا لیکن قاتل کا معلوم نہ ہوسکا، جب یہ معاملہ بارگاہِ رسالت میں پیش ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کی اور ارشاد فرمایا: "لوگو! تمہارے درمیان ایک شخص قتل کیا گیا ہے مگر یہ معلوم نہ ہوسکا کہ اسے کس نے قتل کیا؟ اگر زمین وآسمان والے ایک مسلمان کے قتل میں شریک ہو جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سب کو عذاب دے گا۔"[1]

وتر کی رکعت تین ہیں:

﴿6370﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: معلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وتر کی تین رکعات پڑھیں جس میں (آخری) رکوع سے قبل دعائے قنوت پڑھی۔[2]

صبر والوں میں افضل کون؟

﴿6371﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "لوگوں کے درمیان رہ کر ان سے پہنچنے والی تکالیف پر صبر کرنے والا مومن اس مومن سے افضل ہے جو لوگوں کے درمیان نہ رہے مگر ان کی تکالیف پر صبر کرے۔"[3]

﴿6372﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے مُشْتَرک غلام آزاد کیا وہ بقیّہ شریکوں کے حصے ادا کرے گا۔[4]

نائبِ رسول:

﴿6373﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبداللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس بَحرین سے مال آیا، آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "جس

---

1 ...معجم کبیر، ۱۲/ ۱۰۳، حدیث: ۱۲۶۸۱

2 ...سنن کبری للبیہقی، کتاب الصلاۃ، باب من قال: یقنت فی الوتر قبل الرکوع، ۳/ ۵۹، حدیث: ۴۸۶۶ عن ابن عباس

3 ...ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، باب ۵۵، ۴/ ۲۲۷، حدیث: ۲۵۱۵

4 ...بخاری، کتاب العتق، باب اذا اعتق عبدا بین اثنین... الخ، ۲/ ۱۵۱، حدیث: ۲۵۲۲

سے حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا کوئی وعدہ ہو وہ کھڑا ہو جائے۔ "حضرت جابر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے کھڑے ہو کر عرض کی: "رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔" انہوں نے پوچھا: "کیا وعدہ فرمایا تھا؟" میں نے کہا کہ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تین مرتبہ لَپ بھر کر ارشاد فرمایا تھا: "اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے مال دیا تو میں تمہیں اتنا دوں گا۔" چنانچہ آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے دونوں ہاتھ پھیلائے اور مجھے لَپ بھر اتنا ہی دیا جتنے کا مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا تھا۔[1]

سیرتِ رسول کی ایک جھلک:

﴿6374﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ پیارے مُصْطَفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اونی لباس پہنتے، زمین پر سوتے، زمین پر گر جانے والی چیز اُٹھا کر کھالیتے، دراز گوش پر سواری فرماتے، اپنی سواری پر پیچھے بٹھالیتے، بکری کی ٹانگیں باندھ کر دودھ دوہتے اور دعوت دینے والے کی دعوت قبول فرمالیتے۔

﴿6375﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے غزوۂ بدر کے دن مجھ سے اور امیر المؤمنین حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: "تمہاری دائیں جانب جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام اور بائیں جانب میکائیل عَلَیْہِ السَّلَام تھے اور ایک بہت بڑے فرشتے اسرافیل عَلَیْہِ السَّلَام بھی صف میں موجود تھے۔"[2]

والدین کے حقوق:

﴿6376﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص سرکارِ مکّۂ مکرّمہ، سلطانِ مدینہ مُنوَّرہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں جہاد کی اجازت لینے حاضر ہوا۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: "کیا تمہارے والدین زندہ ہیں؟" اس نے عرض کی: "جی ہاں۔" آپ نے ارشاد

1... بخاری، کتاب فرض الخمس، باب ومن الدلیل علی ان الخمس للنوائب المسلمین، ۲/ ۳۵۴، حدیث: ۳۱۳۷

مسلم، کتاب الفضائل باب ما سئل رسول اللہ... الخ، ص۱۲۶۶، حدیث: ۲۳۱۴

2... مستدرک حاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب جمع النبی اھل بیتہ... الخ، ۴/ ۱۰۶، حدیث: ۴۷۰۹

فرمایا: ”ان کی خدمت میں رہو۔[1]“

ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں: ”تمہارا جہاد ان کی خدمت میں ہے۔“[2]

لیلۃ القدر سے حصہ پانے والے:

﴿6377﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے رمضان المبارک کے شروع سے آخر تک باجماعت نماز پڑھی اس نے لیلۃُ القدر سے اپنا حصہ پالیا۔“[3]

﴿6378﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو قربانی کا اونٹ ہانکتے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ”اس پر سوار ہو جاؤ۔“ اس نے عرض کی: ”یہ تو قربانی کا اونٹ ہے۔“ ارشاد فرمایا: ”افسوس ہے تم پر! ارے سوار ہو جاؤ[4]۔“[5]

﴿6379﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن سُحیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو فرماتے سنا: ”میں غسل کرتا ہوں پھر سردی ختم کرنے کے لئے زوجہ کے پاس چلا جاتا ہوں۔“

1... غالب یہ ہے کہ اس کے ماں باپ کو اس کی خدمت کی حاجت تھی۔ وہ اکیلا بیٹا خدمت گار تھا اور جہاد اُس وقت فرضِ عین نہ تھا فرضِ کِفایہ تھا۔ ایسی صورت میں ماں باپ کی خدمت جہاد پر مقدم ہے۔ اگر یہ دونوں صورتیں نہ ہوں تو جہاد مقدم ہے۔ ”مزید فرماتے ہیں: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ نفلی جہاد کے لیے بغیر والدین کی اجازت کے نہیں جانا چاہیے۔ اگر جہاد فرض ہو تو بہتر ہے کہ ان سے اجازت لے لے لیکن اگر وہ اجازت نہ دیں تو بھی چلا جاوے۔ اگر وہ منع کریں گے تو وہ گنہگار ہوں گے۔ یہ حکم مومن والدین کے لیے ہے۔ کافر ماں باپ سے اجازت لینے کی ضرورت نہیں خواہ جہاد فرض ہو یا نفل۔ خیال رہے کہ مسلمان ماں باپ کی اجازت کے بغیر کسی نفلی عبادت کے لیے نہ جاوے جیسے نفلی حج، نفلی عمرہ، زیارت وغیرہ حتّٰی کہ اگر مسلمان ماں باپ اجازت نہ دیں نفلی روزہ بھی نہ رکھے۔ (مراۃ المناجیح، ۵/ ۴۳۰)

2... بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب الجھاد باذن الابوین، ۲/ ۳۱۰، حدیث: ۳۰۰۴ عن عبد اللہ بن عمرو

3... تاریخ بغداد، ۴/ ۳۱۲، الرقم: ۲۰۴۹، ابو الفتح احمد بن الحسن ابن الحمصی

کنز العمال، کتاب الصوم قسم الاقوال، الباب الاول، الفصل السابع، ۸/ ۲۵۰، حدیث: ۲۴۰۸۵

4... قربانی کے جانور پر مجبوراً و ضرورۃً سوار ہونا جائز، بلاضرورت منع ہے۔ (ماخوذ از مراۃ المناجیح، ۴/ ۱۶۰)

5... بخاری، کتاب الادب، باب ما جاء فی قول الرجل: ویلک، ۴/ ۱۴۴، حدیث: ۲۱۶۰، ۲۱۵۹

التحیات کی تعلیم:

﴿6380﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ معلّمِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے صحابۂ کرام کو یہ تشہد سکھایا: ”اَلتَّحِیَّاتُ لِلّٰہِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّیِّبَاتُ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّهَا النَّبِیُّ وَرَحْمَةُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُهٗ اَلسَّلَامُ عَلَیْنَا وَعَلٰی عِبَادِ اللّٰہِ الصَّالِحِیْنَ اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ یعنی تمام تحِیّتیں، نمازیں اور پاکیزگیاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور برکتیں نازل ہوں اور ہم پر اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندوں پر سلام ہو، میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور گواہی دیتا ہوں کہ بے شک محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔“

گناہوں کا کفارہ:

﴿6381﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسّان بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لئے وضو کا پانی رکھا کرتا تھا۔ میں نے ایک بار انہیں یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو مسلمان پورا وضو کرے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر فرض کیا ہے پھر وہ پانچوں نمازیں پڑھے تو یہ ان نمازوں کے درمیان ہونے والے (صغیرہ) گناہوں کا کفارہ ہے۔“[1]

﴿6382﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (حج کے موقع پر) مُزدَلِفہ[2] سے سورج طلوع ہونے سے پہلے روانہ ہو گئے تھے۔

کثرتِ مال والے خوش نصیب لوگ:

﴿6383﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غِفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ میں ایک رات حاضر ہوا تو حضور نبیِّ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو موجود پایا، میں چاند کی چاندنی میں آپ کے پیچھے ہو لیا، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میری جانب متوجہ ہوئے اور فرمایا: ”کون ہو؟“ میں نے عرض کی: ”ابو ذر۔“ ارشاد فرمایا: ”بے شک

1... نسائی، کتاب الطھارۃ، باب ثواب من توضأ کما امر، ص۳۱، حدیث: ۱۴۵

2... مُزدَلِفہ: ”منٰی“ سے عرفات کی طرف تقریباً 5 کلومیٹر پر واقع میدان۔ (رفیق الحرمین، ص۲۶)

زیادہ مال والے قیامت کے دن کم نیکیوں والے ہوں گے سوائے ان کے جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خیر (خرچ کی توفیق) سے نوازا۔" اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے دستِ مبارک سے اپنے آگے پیچھے، دائیں بائیں اشارہ فرمایا کہ وہ راہِ خدا میں اس طرح خرچ کرے۔"[1]

توبہ کی فضیلت:

﴿6384﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن توبہ کو حسین صورت اور عمدہ خوشبو میں لایا جائے گا، اس کی خوشبو صرف مسلمان ہی سونگھ پائے گا۔ کافر کہے گا: "ہائے میری خرابی! تمہیں تمہارا حق مل گیا۔" کافر سمجھیں گے کہ وہ بھی عمدہ خوشبو سونگھیں گے حالانکہ ایسا نہ ہوگا۔ توبہ ان کافروں کو مخاطب کرکے کہے گی: "اگر تم دنیا میں مجھے قبول کرلیتے تو آج میں تمہیں بھی معطر کردیتی۔" کافر کہے گا: "میں تجھے ابھی قبول کرتا ہوں۔" اس وقت آسمان کا فرشتہ ندا دے گا: "اگر تم ساری دنیا، تمام سونا چاندی اور دنیا کی ہر چیز پیش کردو تب بھی تمہاری توبہ قبول نہیں کی جائے گی۔" پھر توبہ ان سے دور ہوجائے گی اور فرشتے بھی ان سے دور ہوجائیں گے پھر ان کے پاس داروغۂ جہنم آئیں گے اور جس میں عمدہ خوشبو پائیں گے اسے چھوڑ دیں گے اور جس میں نہ پائیں گے اسے جہنم میں ڈال دیں گے۔[2]

والدین کی خدمت جہاد ہے:

﴿6385﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نبیِّ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس جہاد کی اجازت لینے آیا۔ آپ نے ارشاد فرمایا: "کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟" اس نے عرض کی: "جی ہاں۔" ارشاد فرمایا: "تمہارا جہاد ان کی خدمت میں ہے۔"[3]

---

1 ...بخاری، کتاب الرقاق، باب قول النبی "ما احب ان لی مثل احد ذھبا"، ۴/ ۲۳۱، حدیث: ۶۴۴۴
مسلم، کتاب الزکوۃ، باب الترغیب فی الصدقۃ، ص۴۹۷، حدیث: ۹۴

2 ...اللآلئ المصنوعۃ، کتاب الادب والزھد، ۲/۲۵۸ فیہ: انہ موضوع

3 ...بخاری، کتاب الجھاد والسیر، باب الجھاد باذن الابوین، ۲/ ۳۱۰، حدیث: ۳۰۰۴ عن عبد اللہ بن عمرو

﴿6386﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ آقائے دوجہان، رحمت عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں[1] اور اگر تمہیں صبح کا اندیشہ ہو تو (دو رکعتوں کے ساتھ ملا کر) ایک رکعت اور پڑھ لو[2]۔“[3]

فضل ورحمت کی دعا:

﴿6387﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم دعا میں یوں کہا کرتے تھے: ”اَللّٰهُمَّ ارْزُقْنَا مِنْ فَضْلِكَ وَلَا تَحْرِمْنَا رِزْقَكَ وَبَارِكْ لَنَا فِيْمَا رَزَقْتَنَا وَاجْعَلْ غِنَانَا فِيْ اَنْفُسِنَا وَاجْعَلْ رَغْبَتَنَا فِيْمَا عِنْدَكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمیں اپنا فضل عطا فرما، ہمیں اپنی عطا سے محروم نہ کرنا اور جو تو نے ہمیں عطا کیا ہے اس میں برکت عطا فرما، ہمیں دل کی تونگری اور جو تیرے پاس ہے اس کا شوق عطا فرما۔“[4]

﴿6388﴾... حضرتِ سیِّدُنا حکیم بن حزام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے کچھ دینار دیئے تاکہ آپ کے لئے قربانی کا جانور خرید لاؤں۔ جب میں نے جانور خرید لیا تو ایک شخص نے نفع کے ساتھ جانور خریدنے کی پیشکش کی۔ میں نے اسے بیچ دیا۔ میں نفع اور قربانی کا جانور لے کر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے آپ کے لئے جانور خریدا پھر اسے بیچا اور نفع میں کچھ دینار حاصل کئے۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا دی: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری تجارت اور تمہارے سودے میں برکت عطا فرمائے۔“ پھر قربانی کی اور دینار صدقہ کر دیئے۔[5]

1... یعنی بہتر یہ ہے کہ نمازِ تہجد دو دو رکعتیں پڑھے، چار چار یا زیادہ کی نیت نہ باندھے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۶۹)

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 269** پر فرماتے ہیں: اس کے معنٰی یہ ہیں کہ ایک رکعت دو رکعتوں کے ساتھ پڑھے یہ ایک رکعت تمام نماز کو طاق بنادے گی یہ مطلب نہیں کہ علیحدہ ایک رکعت پڑھے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۲۶۹)

3... بخاری، کتاب الوتر، باب ماجاء فی الوتر، ۱/ ۳۴۰، حدیث: ۹۹۰

4... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الدعاء، باب ما کان یدعو بہ النبی، ۷/ ۶۳، حدیث: ۸ عن سعید بن جبیر

5... معجم اوسط، ۶/ ۱۵۶، حدیث: ۸۳۴۶

نماز کا پسندیدہ حصہ:

﴿6389﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابی اوفیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ تاجدارِ انبیا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہر چیز کا منتخب و پسندیدہ حصہ ہوتا ہے اور نماز کا پسندیدہ حصہ "تکبیرِ اُولیٰ" ہے۔[1]

﴿6390﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو طُفیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "روحیں (عالَمِ ارواح میں) فوج کی طرح جمع ہیں جن کے مابین وہاں آشنائی ہوگئی ان کے درمیان یہاں الفت ہوگی اور جو وہاں ایک دوسرے سے ناواقف رہیں وہ یہاں بھی ناواقف رہیں گی۔"[2]

﴿6391﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ سَلَمہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں: حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم موئے زیرِ ناف کی صفائی کے لئے نورہ (یعنی بال صاف کرنے کا سفوف) اپنے مبارک ہاتھوں سے لگاتے تھے۔[3]

جنت کی خوشخبری:

﴿6392﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ تاجدارِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ابو ذر! لوگوں کو خوشخبری سنادو کہ جس نے "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہ" کہا وہ جنت میں داخل ہوگا۔[4]

﴿6393﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن ارقم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ پیارے آقا، مدینے والے مُصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ جس نبی کو مبعوث فرماتا ہے وہ اپنے سے پہلے نبی کے مقابلے میں آدھی عُمر پاتا ہے۔"[5]

﴿6394-95-96-97﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص

1... شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۳/ ۷۳، حدیث: ۲۹۰۸ عن ابی ھریرۃ

2... بخاری، کتاب احادیث الانبیاء، باب الارواح جنود مجندۃ، ۲/ ۴۱۳، حدیث: ۳۳۳۶ عن عائشۃ

3... ابن ماجہ، کتاب الادب، باب الاطلاء بالنورۃ، ۴/ ۲۲۶، حدیث: ۳۷۵۲

4... مسند طیالسی، احادیث ابی ذر الغفاری، ص ۶۰، حدیث: ۴۴۴

5... معجم کبیر، ۵/ ۱۷۱، حدیث: ۴۹۸۶

نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی:"یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں جہاد کرنا چاہتا ہوں۔"آپ نے استفسار فرمایا:"کیا تمہارے ماں باپ زندہ ہیں؟"عرض کی:"جی ہاں۔"ارشاد فرمایا:"تمہارا جہاد ان کی خدمت میں ہے۔"[1]

ہر حال میں حمدِ الٰہی کا انعام:

﴿6398﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنت کے لئے سب سے پہلے ان لوگوں کو پکارا جائے گا جو خوشحالی اور تنگدستی میں کثرت سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کرتے ہیں۔[2]

حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن ابونُعم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن ابونُعم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں۔ آپ باعمل، مسلسل روزے رکھنے والے اور عبادت گزار ہیں۔ آپ نے پے درپے روزے قربِ خداوندی کے لئے رکھے اور عبادات ونیک اعمال قبولیت کے لئے اپنائے۔

مسلسل 15 دن نفل روزے:

﴿6399﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن سائب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن ابونعم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسلسل 15 دن اس طرح روزے رکھتے کہ درمیان میں کچھ کھاتے نہ پیتے۔

﴿6400﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدالملک بن ابوسُلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ ہم سفرِ حج میں حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن ابونُعم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ تھے۔ آپ غمگین آواز سے تلبیہ پڑھ رہے تھے۔ احرام

1...بخاری، کتاب الجهاد والسیر، باب الجهاد باذن الابوین، ۲/ ۳۱۰، حدیث: ۳۰۰۴

2...معجم کبیر، ۱۲/ ۱۵، حدیث: ۱۲۳۴۵

کی حالت میں خُراسان اور اس کے اَطراف و اَکناف سے گزرتے ہوئے مکہ میں داخل ہوئے۔ آپ مہینے میں صرف دو مرتبہ اِفطار کیا کرتے تھے۔ ایک بار کسی دوست نے آپ کو اِفطار کی دعوت دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”میرے پاس خالص دودھ اور گھی رکھو۔“ چنانچہ اس نے ایسا ہی کیا۔ جب آپ نے پیا تو پیٹ میں جاتے ہی (خالی ہونے کی وجہ سے) آنتوں سے آواز گونج اُٹھی۔

﴿6401﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغِیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو نُعم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پورے رمضان میں دو بار افطار کرتے تھے۔ جب ہم ان سے پوچھتے کہ ابو الحکم! آپ کس حال میں ہیں؟ تو فرماتے: ”اگر ہم نیکوکار ہیں تو پرہیز گاروں کی تعظیم کی جائے گی اور بدکار ہیں تو بُروں کو مَطعون کیا جائے گا۔“

پورے سال حالت احرام میں:

﴿6402﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن ابو نعم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پورے سال احرام کی حالت میں رہتے اور یوں تلبیہ کہا کرتے: ”لَبَّیْكَ لَوْ کَانَ رِیَاءً لَاضْمَحَلَّ لَبَّیْكَ یعنی میں حاضر ہوں اگر یہ ریاکاری ہوتی تو میں تیری بارگاہ سے دور ہوتا۔“

دعا فوراً قبول ہو گئی:

﴿6403﴾... حضرت سیِّدُنا ابو شُبرُمَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو نُعم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پورے سال حالت احرام میں رہا کرتے تھے۔ آپ کو جوؤں سے تکلیف پہنچی تو آپ نے بارگاہِ خداوندی میں دعا کی۔ اسی وقت تمام جوئیں گر گئیں۔

قتل ناحق پر ظالم کو تنبیہ:

﴿6404﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغِیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے: حجاج بن یوسف جب مقامِ جماجم میں لوگوں کو قتل کر رہا تھا اس وقت حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو نُعم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کے پاس گئے اور فرمایا: ”حجاج! ناحق قتل نہ کر کہ (بروزِ قیامت) ناحق قتل کئے جانے والے کی مدد کی جائے گی۔“ حجاج نے کہا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں نے زمین کو تمہارے خون سے بھرنے کا پختہ ارادہ کر لیا ہے۔“ آپ نے فرمایا: ”حجاج! زمین کے اندر

موجود (یعنی مرنے والے) زمین کے اوپر موجود (یعنی زندہ) لوگوں سے زیادہ ہیں۔ یہ سن حجاج نے انہیں قتل نہ کیا۔"

﴾6405﴿... حضرتِ سیِّدُنا فُضیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو نعم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا گزر ایک کھنڈر سے ہوا تو آپ نے پکارا: "تمہیں کس نے ویران کیا؟" وہاں سے آواز آئی: "مجھے گزرے زمانوں کے فساد پھیلانے والوں نے ویران کیا۔"

سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو نُعم عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو نُعم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے متعدد صحابۂ کرام سے احادیث روایت کی ہیں جن میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر، حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری اور حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان شامل ہیں۔

﴾6406-07﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو نعم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی خدمت میں حاضر تھا کہ کسی نے پوچھا: "کیا مُحرِم مکھی کو مار سکتا ہے؟" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: عراقیو! تم مجھ سے محرم کے مکھی مارنے کے متعلق پوچھتے ہو جبکہ تم نے نواسۂ رسول کو شہید کر دیا حالانکہ فرمانِ مصطفٰے ہے: هُمَا رَيْحَانَتَایَ مِنَ الدُّنْيَا یعنی حسن و حسین دنیا میں میرے دو پھول ہیں۔[1]

جوانانِ جنت کے سردار:

﴾6408-09﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تمام نبیوں کے سرور، محبوب ربِ داوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "حسن و حسین دو خالہ زاد یعنی عیسٰی بن مریم اور یحییٰ بن زکریا عَلَیْہِمَا السَّلَام کے علاوہ جنتی جوانوں کے سردار ہیں۔"[2]

بد مذہبوں کی علامات:

﴾6410﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پاس یمن سے ایسی دباغت شدہ کھال میں سونا بھیجا جس

---

1 ...بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب مناقب الحسن والحسین، ۲/ ۵۴۷، حدیث: ۳۷۵۳

2 ...ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب ابی محمد الحسن... الخ، ۵/ ۴۲۶، حدیث: ۳۷۹۳

سنن کبری للنسائی، کتاب المناقب، فضائل الحسن والحسین، ۵/ ۵۰، حدیث: ۸۱۶۹

پر مٹی لگی ہوئی تھی۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے چار لوگوں یعنی حضرتِ سیِّدُنا اقرع بن حابس، حضرتِ سیِّدُنا عُیَیْنَہ بن بدر، حضرتِ سیِّدُنا زید الخلیل اور حضرتِ سیِّدُنا عَلقمہ بن عُلاثہ یا حضرتِ سیِّدُنا عامر بن طُفیل رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن میں تقسیم فرما دیا۔ اس دوران دھنسی ہوئی آنکھیں، پھولے ہوئے نتھنے، گھنی داڑھی، گنجا سر اور پائنچے چڑھائے ایک شخص کھڑا ہو کر کہنے لگا: ”اے محمد! انصاف کیجئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! آپ نے آج انصاف نہیں کیا۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کیا تم مجھے امانت دار نہیں سمجھو گے حالانکہ میں آسمان والوں کا بھی امین ہوں، میرے پاس صبح و شام آسمان سے خبریں آتی ہیں۔“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہم اسے قتل نہ کر دیں؟“ ارشاد فرمایا: ”نہیں! شاید یہ نماز پڑھتا ہو۔“ عرض کی: ”بہت سے نمازی ایسے ہوتے ہیں کہ جو ان کی زبان پر ہوتا ہے وہ دل میں نہیں ہوتا۔“ ارشاد فرمایا: ”مجھے لوگوں کے دلوں پر سختی کا حکم نہیں دیا گیا۔“ جب وہ شخص چلا گیا تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اس کی پشت سے ایسی قوم نکلے گی جو قرآن پڑھے گی لیکن قرآن ان کے حلق سے نہیں اترے گا، یہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر شکار کے جسم کو چیر کر نکل جاتا ہے۔ اگر میں انہیں پاؤں تو ضرور قتل کروں گا۔“[1]

حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے بارگاہِ رسالت میں ایک صندوق میں سونا بھیجا تو پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسی دن اسے چار افراد حضرت اَقْرَع بن حابس، حضرت عُیَیْنَہ بن بدر، حضرت زید الخلیل اور حضرت عَلقمہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم میں تقسیم فرما دیا، قریش اور انصار ناراض ہو کر کہنے لگے: ”آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے نجد کے سرداروں کو دیا اور ہمیں چھوڑ دیا۔“ ارشاد فرمایا: ”میں نے انہیں دل جوئی کے لئے دیا۔“ اس سے آگے پچھلی حدیث پاک کے الفاظ ذکر کئے اور آخر میں یہ فرمانِ مصطفٰے ذکر کیا کہ ”میں انہیں قومِ عاد کی طرح قتل کر دوں گا۔“[2]

---

1 ...بخاری، کتاب المغازی، باب بعث علی بن ابی طالب...الخ، ۳/ ۱۲۳، حدیث: ۴۳۵۱

2 ...بخاری، کتاب التوحید، باب قول اللہ: تعرج الملائکۃ والروح الیہ، ۴/ ۵۴۹، حدیث: ۷۴۳۲

تہمت کا وبال:

﴿6411﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے اپنے مملوک (لونڈی یا غلام) پر تہمت لگائی اسے قیامت کے دن سزا دی جائے گی مگر یہ کہ وہ ایسا ہی ہو جیسا اس نے کہا۔[1]

﴿6412﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سونا سونے کے عوض اور چاندی چاندی کے عوض برابر برابر بیچو، جو زیادہ دے یا زیادہ لے اس نے سودی کاروبار کیا۔[2]

حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد الرحمٰن خَلَف بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں۔ آپ بہت مُہذب، پُروقار شخصیت کے مالک ہیں اور بڑی عمدہ گفتگو کرنے والے ہیں۔

اچھی تربیت کا صلہ:

﴿6413﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو پسند کیا کرتے تھے۔ ایک بار میں نے پوچھا: "ابا جان! آپ انہیں اتنا پسند کیوں کرتے ہیں؟" والد صاحب نے فرمایا: "بیٹا! اس لئے کہ ان کی پرورش بہت اچھی ہوئی اور وہ ہمیشہ اچھی تہذیب پر عمل پیرا رہے۔"

حضرتِ سیِّدُنا ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا خلف بن حوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی کنیت ابو مَرزُوق تھی۔ حضرتِ سیِّدُنا ربیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع نے ان سے کنیت تبدیل کرنے کو کہا تو آپ

1 ...بخاری، کتاب المحاربین من اھل الکفر والردۃ، باب قذف العبید، ۴/ ۳۵۴، حدیث: ۶۸۵۸

2 ...نسائی، کتاب البیوع، باب بیع الدرھم بالدرھم، ص۷۳۷، حدیث: ۴۵۷۸

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: "آپ ہی میری کنیت رکھ دیجئے۔" انہوں نے آپ کی کنیت ابو عبد الرحمٰن رکھی۔

موت یاد ہو تو زندگی لُطف نہیں دیتی:

﴿6414﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد السلام بن حَرْب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا خلف بن حوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "جو موت کو ہر وقت یاد کرتا ہے زندگی اسے لُطف نہیں دیتی۔"

﴿6415﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے حواریوں سے فرمایا: اہلِ زمین کے لئے نمک کی حیثیت رکھنے والو! تم خراب نہ ہونا کیونکہ جب کوئی چیز خراب ہوتی ہے تو اسے نمک صحیح کرتا ہے۔ جان لو کہ تم میں دو (بُری) خصلتیں ہیں (۱)... تعجب خیز بات کے بغیر ہنسنا اور (۲)... رات سو کر گزار دینا۔

﴿6416﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا خلف بن حوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کیا کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے حواریوں سے فرمایا: جس طرح بادشاہوں نے تمہاری دانائی کو چھوڑ دیا ہے اسی طرح تم بھی دنیا میں ان سے ترکِ تعلق کر لو۔

70 گمشدہ بچوں کی ماں کی طرح غمگین:

﴿6417﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن بِشْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا خلف بن حوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بیان کیا: حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام قید خانے میں تھے تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام یا دوسرا کوئی فرشتہ حاضر ہوا تو آپ نے فرمایا: "اے پاکیزہ خوشبو اور صاف کپڑے والے فرشتے! مجھے حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں بتاؤ یا یہ بتاؤ کہ ان کے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟" فرشتے نے عرض کی: "ان کی بینائی جاتی رہی۔" آپ نے استفسار فرمایا: "وہ کتنے غمگین ہیں؟" فرشتے نے کہا: "اس ماں کی طرح جس کے 70 بچے گم ہو جائیں۔" آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: "ان کا اجر کتنا ہے؟" عرض کی: "100 شہیدوں کے برابر۔"

فرمانِ مصطفٰے: اَلطُّھُوْرُ شَطْرُ الْاِیْمَان یعنی پاکیزگی نصف ایمان ہے۔ (مسلم، ص۱۴۰، حدیث: ۲۲۳)

سیِّدُنا خَلَف بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا خلف بن حوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہت سے تابعین کرام سے روایتیں لی ہیں جن میں حضرتِ سیِّدُنا حکم بن عُتَیْبَہ، حضرتِ سیِّدُنا مجاہد اور حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق سَبِیْعِی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی شامل ہیں۔

رحمت خداوندی سے محروم:

﴿6418﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں نے تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جو کسی مسلمان کے قتل پر تھوڑی بات کے ذریعے بھی تعاون کرے وہ بروزِ قیامت اس حال میں آئے گا کہ اس کی پیشانی پر لکھا ہوگا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت سے محروم۔“[1]

سود کے ایک درہم کا گناہ:

﴿6419﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سود کے 70 سے زائد حصے ہیں جن میں کمترین حصہ یہ ہے کہ انسان اپنی ماں سے زنا کرے[2] اور سود کا ایک درہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک 36 بار زنا کرنے سے سخت تر ہے۔[3]

﴿6420﴾... امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سب سے عالی مرتبہ ہیں، ان کے بعد (امت محمدیہ میں) حضرت سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اور ان کے بعد حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔

میزان میں رکھا جانے والا پہلا عمل:

﴿6421﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کہتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ دَرْداء

1... ابن ماجہ، کتاب الدیات، باب التغلیظ فی قتل مسلم ظلما، ۳/ ۲۶۲، حدیث: ۲۶۲۰

2... یعنی ماں سے زنا کرنا جب کمترین درجہ ہوا تو بقیہ درجے اس سے زیادہ سخت ہوں گے چونکہ اہل عرب سود کے بہت زیادہ عادی تھے، ان سے سود چھوڑنا آسان نہ تھا اس لئے سود پر زیادہ وعیدیں وارد ہوئیں۔ (مراۃ المناجیح، ۴/ ۲۵۸)

3... شعب الایمان، باب فی قبض الید علی الاموال، ۴/ ۳۹۳، حدیث: ۵۵۱۸، ۵۵۲۰، بتغیر قلیل

رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡھَا سے پوچھا: ”کیا آپ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے کچھ سنا ہے؟“ انہوں نے جواب دیا کہ میں نے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے: ”میزان میں سب سے پہلے اچھے اخلاق کو رکھا جائے گا۔“[1]

قیامت کی نشانی:

﴿6422﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا اس وقت تک ختم نہ ہوگی جب تک میرے اہل بیت سے میرا ہمنام ایک شخص بادشاہ نہ بن جائے[2]۔[3]

حضرتِ سیِّدُنا رَبیع بن ابوراشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد

حضرتِ سیِّدُنا رَبیع بن ابوراشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد تابعی بزرگ ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مشاہدۂ حق میں مُسْتَغْرَق اور موت کی یاد میں گم رہتے۔

ہر وقت موت کی فکر رہتی:

﴿6423﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن مِغْوَل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا رَبیع بن ابوراشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد لوہے کے صندوق پر بیٹھے ہوئے تھے۔ کسی نے کہا: ”اے ابوعبداللہ! کاش آپ مسجد میں آکر اپنے مسلمان بھائیوں کے ساتھ بیٹھ جاتے۔“ آپ نے فرمایا: ”اگر موت کی یاد لمحہ بھر میرے

1... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الادب، باب ماذکر فی حسن الخلق وکراھیۃ الفحش، ۶/ ۹۰، حدیث: ۲۴

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد7، صفحہ265** پر فرماتے ہیں: ”ان کا نام محمد (بن عبداللہ) ہوگا، لقب مہدی۔“ مزید فرماتے ہیں: (آپ) حسنی سیِّد ہوں گے۔“ آپ اس وقت ظاہر ہوں گے جب اسلام صرف حرمین شریفین میں ہوگا اور ساری زمین کُفرستان ہوجائے گی۔“ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ اول، ۱/ ۱۲۴)

3... ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی المھدی، ۴/ ۹۹، حدیث: ۲۲۳۷

دل سے نکل جائے تو مجھے اندیشہ ہے کہ میرے دل میں بگاڑ آجائے گا۔"

﴿6424﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابوراشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے عرض کی گئی: "آپ لوگوں میں بیٹھ کر گفتگو کیوں نہیں کرتے؟" فرمایا: "اگر موت کی یاد لمحہ بھر میرے دل سے نکل جائے تو میرے دل میں بگاڑ آجائے گا۔"

حضرتِ سیِّدُنا مالک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابوراشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے زیادہ غمزدہ کوئی نہیں دیکھا۔

﴿6425﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب بھی میں حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابوراشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کو دیکھتا تو یوں لگتا کہ شراب کے علاوہ کوئی چیز ان کی عقل پر غالب ہے۔

رضائے الٰہی کا سوال:

﴿6426-27﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابوراشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے بازار میں میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: "جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی رضا کا سوال کیا یقیناً اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بہت بڑی چیز کا سوال کیا۔"

عمدہ نماز پڑھنے والے:

﴿6428﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر تم حضرت منصور بن مُعْتَمِر، حضرت ربیع بن ابوراشد اور حضرت عاصم رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کو نماز پڑھتے دیکھ لیتے تو جان لیتے کہ وہی ہیں عمدہ نماز پڑھنے والے کہ وہ اپنے سروں کو جھکا کر اپنی داڑھیوں کو سینوں پر جما لیتے تھے۔

﴿6429﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابوراشد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں کی موت کے بعد ان پر جو لطف و کرم فرمائے گا اگر مؤمنین اس سے ناامید ہو جائیں تو دنیا میں ان کے پتّے پھٹ جائیں اور پیٹ کٹ جائیں۔

نفع مند مال کون سا ہے؟

﴿6430﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابوراشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ

الْوَاحِد نے ایک بیمار شخص کو پڑوسیوں میں صدقہ کرتے دیکھا تو فرمایا: ”یہ تحفے موت سے پہلے کے ہیں۔“ کچھ دن بعد اس شخص کا انتقال ہو گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا ربیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع روتے ہوئے فرمانے لگے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مرنے کے بعد اس پر یہ حقیقت آشکار ہوگئی کہ اسے کسی مال نے نفع نہ دیا سوائے اس کے جو اس نے صدقہ کیا۔“

﴾6431﴿... حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن حوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابوراشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کے ساتھ تھے، آپ نے کسی کو یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے سنا:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ فَاِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ تُرَابٍ ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ (پ۱۷، الحج:۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو تو یہ غور کرو کہ ہم نے تمہیں پیدا کیا مٹی سے پھر پانی کی بوند سے۔

تو فرمانے لگے: اگر میں گزرے ہوئے لوگوں کا مخالف ہوتا تو کبھی اپنے گھر سے نہیں نکلتا حتّٰی کہ مجھے موت آجاتی۔

﴾6432﴿... حضرتِ سیِّدُنا خلف بن حوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابوراشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے مجھ سے فرمایا: مجھے قرآن مجید سناؤ۔ میں نے انہیں یہ آیت مبارکہ سنائی:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنْ كُنْتُمْ فِیْ رَیْبٍ مِّنَ الْبَعْثِ (پ۱۷، الحج:۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اے لوگو! اگر تمہیں قیامت کے دن جینے میں کچھ شک ہو۔

اس آیت مبارکہ کو سن کر فرمانے لگے: اگر مجھے بدعت کا خوف نہ ہوتا تو میں پہاڑوں کی طرف چلا جاتا۔

﴾6433﴿... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے کسی جنازے میں اتنے لوگ نہیں دیکھے جتنے حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابوراشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کے جنازے میں دیکھے۔

دنیاوی گفتگو سے پرہیز:

﴾6434﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابوعبد الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ابوثابت رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس بیٹھے تھے، حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابوراشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بھی ہمارے درمیان اِحْتِبَاء کی حالت میں (یعنی گھٹنے کھڑے کرکے کپڑے کے ذریعے پیٹھ اور گھٹنوں کو باندھ کر) بیٹھے ہوئے تھے، اسی دوران ایک

شخص نے وہاں آکر دنیاوی گفتگو شروع کر دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اِحْتِباء کی چادر کھولی، چپل پہنی اور وہاں سے اٹھ کر چلے گئے۔ حضرتِ سیِّدُنا حبیب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس شخص سے فرمایا: تم نے یہ کیا کیا؟ تم نے ہماری مجلس خراب کر دی۔

﴿6435﴾...(الف) حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”کوفہ میں حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے زیادہ موت کو یاد کرنے والا کوئی نہیں۔“ مزید فرماتے ہیں: ”حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد موت کے بارے میں فکر مند رہتے تھے۔“

﴿6435﴾...(ب) حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے فرمایا: موت کی یاد میرے اور بہت سی تجارت کے درمیان آڑ بن گئی ہے۔

﴿6436﴾... حضرتِ سیِّدُنا نَضر بن اسماعیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کسی اپاہج شخص کے پاس سے گزرے تو اس کے پاس بیٹھ گئے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کی اور رونے لگے۔ آپ کے پاس سے گزرنے والے ایک شخص نے پوچھا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، کس چیز نے آپ کو رُلایا؟“ فرمایا: ”مجھے جنتی اور دوزخی یاد آگئے، میں نے جنتیوں کو نجات والوں اور دوزخیوں کو مصائب میں گرفتار لوگوں سے تشبیہ دی، بس اسی بات نے مجھے رُلا دیا۔“

سیِّدُنا رَبیع بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا مُنذِر ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے روایت کرتے ہیں اور آپ سے مروی احادیث کم ملتی ہیں۔

اَفْضَلُ الْبَشَر بَعْدَ الْاَنْبِیَاء:

﴿38-6437﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حَنَفِیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے اپنے والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے پوچھا: ”ابا جان! رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد لوگوں میں سب سے افضل کون ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ۔“ میں نے پوچھا: ”ان کے بعد کون ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”حضرتِ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ۔“ پھر میں نے

ان سے تیسرے شخص کے بارے میں سوال کرنا مناسب نہ سمجھا۔

(اگلی روایت میں آخری الفاظ یہ ہیں) پھر پوچھا: ”ان کے بعد آپ ہیں؟“ آپ نے (عاجزی کرتے ہوئے) فرمایا: ”میں تو بس ایک مسلمان ہوں۔“

کوفہ کے تبع تابعین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن کا تذکرہ

حضرتِ سیِّدُنا کُرز بن وَبَرہ حارثی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا کُرز بن وَبَرہ حارثی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی تبع تابعی بزرگ ہیں۔ وطن اصلی کوفہ تھا مگر رہائش پذیر جرجان میں تھے، بہت شہرت یافتہ تھے، عبادت وریاضت میں آپ کا مقام بہت بلند تھا، جب آپ پر محبتِ الٰہی اور کشف کی کیفیت غالب آتی تو بہت سی لطیف باتوں کا مشاہدہ کرتے اور پوشیدہ راز آپ پر ظاہر ہو جاتے۔

عُلَمائے تصوف فرماتے ہیں: دنیا سے کنارہ کش ہونا اور تنہائی اختیار کرنا تَصَوُّف ہے۔

کثرتِ عبادت اور تلاوتِ قرآن کا ذوق:

﴿6439﴾... حضرتِ سیِّدُنا فُضَیل بن غَزْوَان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا کُرز بن وَبَرہ حارثی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کے گھر آیا تو میں نے دیکھا کہ طویل قیام کی وجہ سے نماز پڑھنے کی جگہ پر گڑھا بن گیا ہے جسے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بھوسا بھر کے چادر سے چھپایا ہوا تھا۔ آپ دن اور رات میں تین مرتبہ قران پاک ختم کیا کرتے تھے۔

﴿6440﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا کُرز بن وبرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روزانہ تین مرتبہ قران پاک ختم کیا کرتے تھے۔

اسمِ اعظم کا سوال:

﴿6441﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن شُبرُمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا کرز بن وبرہ رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اسم اعظم[1] کا سوال اس شرط کے ساتھ کیا کہ وہ اس سے کوئی بھی دنیاوی چیز نہ مانگیں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں اسم اعظم عطا کر دیا تو انہوں نے روزانہ تین مرتبہ ختم قران کرنے پر قدرت حاصل ہونے کا سوال کیا۔

﴿6442﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو شبرمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا کرز بن وبرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ شریک سفر تھا۔ آپ جب بھی کسی پاک جگہ سے گزرتے تو سواری سے اُتر کر نماز ادا کرتے۔

نیکی چھوٹ جانے پر ملامت:

﴿6443﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو داوٗد حَفَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا کرز بن وبرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آیا۔ انہیں روتا ہوا پایا تو پوچھا: ''آپ کیوں رو رہے ہیں؟'' فرمایا: ''میرا دروازہ بند تھا، پردہ لٹکا ہوا تھا، میں گزشتہ رات تلاوتِ قرآن کا ہدف پورا کرنے سے رہ گیا اور یہ میرے گناہوں کی وجہ سے ہوا ہے۔''

﴿6444﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مبارک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ حضرت کرز بن وبرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ کہتے سنا: میں گزشتہ رات مطلوبہ مقدار میں تلاوتِ قرآن نہ کر سکا۔ شاید! یہ میرے کسی گناہ کے سبب ہوا ہے مگر مجھے اس گناہ کا علم نہیں۔

﴿6445﴾... حضرتِ سیِّدُنا فضیل بن غزوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا کرز بن وبرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے محراب میں ایک لکڑی اس لئے رکھی رہتی تھی کہ جب آپ کو (دورانِ نماز) اونگھ آئے تو اس سے سہارا لے سکیں۔

---

[1]... اسم اعظم کے متعلق مختلف روایات ہیں۔ دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 318 صفحات پر مشتمل کتاب ''فضائلِ دُعا'' میں اسم اعظم کے متعلق بیس بشارتیں منقول ہیں۔ اسی میں صفحہ 149 پر ہے: جمہور علماء فرماتے ہیں کہ ''اللہ'' اسم اعظم ہے۔ اگلے صفحے پر ہے: بعض علماء نے ''بسم اللہ'' شریف کو اسم اعظم کہا۔

اسم اعظم کے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے اسی کتاب کے صفحہ 143 تا 152 کا مطالعہ کیجئے۔

مفسر شہیر حکیمُ الاُمت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مرأۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 334 پر فرماتے ہیں: خیال رہے کہ اللہ تعالیٰ کے سارے ہی نام عظیم ہیں کوئی ناقص نہیں مگر بعض نام اعظم یعنی بہت بڑے ثواب و تاثیر والے ہیں۔ بعض صوفیاء نے فرمایا کہ جو نام خلوص دل اور عشق و محبت سے لیا جائے وہی اسم اعظم ہے۔ یہ ہی امام جعفر صادق کا قول ہے۔

لُعاب میں شفا:

﴿6446﴾... حضرتِ سیِّدُنا فُضیل بن غزوان علیہ رحمۃ الرحمٰن بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابن شُبرُمہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بِرسام (پھیپھڑے کی سوزش) میں مبتلا تھے، حضرتِ سیِّدُنا کرز بن وبرہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ان کی عیادت کرنے آئے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے ان کے کان میں اپنا لعاب ڈال دیا (اس کی برکت سے) وہ شفایاب ہوگئے۔

نیکی کی دعوت کا جذبہ:

﴿6447﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا کُرز بن وَبَرہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ لوگوں کو نیکی کی دعوت دینے جاتے تھے تو وہ آپ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کو اس قدر مارتے کہ آپ بے ہوش ہو جاتے۔

﴿6448﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو طیبہ جُرجانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے روایت ہے کہ ہم نے حضرتِ سیِّدُنا کرز بن وبرہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ سے پوچھا: "ایسا کون ہے جسے نیکوکار بھی ناپسند کرتے ہیں اور بدکار بھی؟" فرمایا: "وہ بندہ جو آخرت کا طالب ہوتا ہے پھر دنیا کا طالب بن جاتا ہے۔"

نماز کا شوق:

﴿6449﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَلَف بن تَمیم رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے والد صاحب کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا کرز بن وبرہ رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ ہمارے پاس جرجان سے آئے تو کوفہ کے علما جمع ہوگئے، میں بھی ان میں شامل تھا لیکن میں ان کی صرف دو ہی باتیں سن سکا۔ ایک یہ کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوفٌ رَّحیم صلَّی اللہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم پر درود بھیجو کیونکہ تمہارا درود اُن پر پیش کیا جاتا ہے اور دوسری بات یہ کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارا خاتمہ اچھا فرما۔

راوی کا بیان ہے: میں نے اس امت میں ان سے بڑا عابد نہیں دیکھا، آپ کجاوے میں بھی نماز پڑھتے رہتے تھے اور اس سے اُترتے تو پھر نماز شروع کر دیتے۔

تپتی دھوپ میں سر پر بادل:

﴿6450﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سُلیمان مُکتب رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مکۂ مکرمہ کی طرف جاتے ہوئے میں حضرتِ سیِّدُنا کُرز رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کا شریک سفر تھا۔ آپ کا معمول تھا کہ قافلہ جب بھی کسی مقام

پر پڑاؤ ڈالتا تو اپنے اضافی کپڑے اُتار کر کجاوے میں ڈال دیتے اور نماز کے لئے علیحدہ جگہ پر تشریف لے جاتے۔ جب اونٹوں کا شور سنتے تو واپس آجاتے۔ ایک دن آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو آنے میں تاخیر ہوگئی۔ شرکائے قافلہ آپ کی تلاش میں نکل پڑے۔ میں بھی ان میں شامل تھا۔ میں نے دیکھا کہ آپ سخت دھوپ میں وادیوں کے بیچ ایک کھلے میدان میں نماز پڑھ رہے تھے اور بادل آپ پر سایہ کئے ہوئے تھا۔ نماز سے فارغ ہو کر جب آپ نے مجھے دیکھا تو قریب آکر کہنے لگے: ”ابو سُلیمان! تم سے ایک کام ہے۔“ میں نے پوچھا: ”ابوعبداللہ! کیا کام ہے؟“ فرمایا: ”میں چاہتا ہوں کہ تم نے یہاں جو کچھ دیکھا اسے پوشیدہ رکھو۔“ میں نے کہا: ”آپ کی یہ بات پوشیدہ رہے گی۔“ آپ نے کہا: ”وعدہ کرو۔“ میں نے قسم کھا کر کہا: ”آپ کی زندگی میں یہ بات کسی کو نہیں بتاؤں گا۔“

﴿6451﴾... حضرتِ سیِّدُنا احمد بن کثیر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے حضرتِ سیِّدُنا کرز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کی باندی سے پوچھا: ”ان کا گزارا کہاں سے ہوتا تھا؟“ اس نے جواب دیا کہ انہوں نے مجھ سے کہا تھا ”اے روضہ! تمہیں جب بھی کچھ چاہئے ہو تو اس طاق سے لے لیا کرو۔“ لہٰذا جب مجھے کچھ چاہئے ہوتا وہاں سے لے لیتی تھی۔

40سال آسمان کی طرف نہ دیکھا:

﴿6452﴾... حضرتِ سیِّدُنا فُضیل رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا کرز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے 40سال اپنا سر آسمان کی طرف نہیں اٹھایا۔

قبرستان والے آمد کے منتظر:

﴿6453﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن حُمید ابو سعید عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: جُرجان کے رہنے والے ایک شخص نے بتایا کہ جب حضرتِ سیِّدُنا کُرز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کا وصال ہوا تو کسی نے خواب دیکھا: مردے نئے کپڑے پہن کر اپنی قبروں کے پاس بیٹھے ہیں۔ کسی نے ان سے پوچھا: ”یہ کیا ماجرا ہے؟“ تو وہ کہنے لگے: ”قبر والوں کو نئے کپڑے اس لئے پہنائے گئے ہیں کہ ان میں حضرتِ سیِّدُنا کرز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه تشریف لانے والے ہیں۔“

روزانہ 70مرتبہ طواف:

﴿6454﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن شُبرُمہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں:

لَوْ شِئْتُ كُنْتُ كَكُرْزٍ فِي تَعَبُّدِهٖ   اَوْ كَابْنِ طَارِقٍ حَوْلَ الْبَيْتِ فِي الْحَرَمِ

قَدْ حَالَ دُوْنَ لَذِيْذِ الْعَيْشِ خَوْفُهُمَا وَسَارَعَا فِي طِلَابِ الْفَوْزِ وَالْكَرَمِ

ترجمہ:(۱)...میں چاہتا ہوں کہ حضرتِ سیِّدُنا کرز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی طرح **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے والا یا حضرتِ سیِّدُنا محمد بن طارق رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی طرح بیتُ **اللہ** کا طواف کرنے والا بن جاؤں۔

(۲)...رنگین زندگی کے آگے ان حضرات کا خوف حائل ہو گیا اور یہ لوگ فلاح وکامرانی کے حصول میں کوشاں ہو گئے۔

حضرتِ سیِّدُنا محمد بن طارق رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه طواف کے سات چکر روزانہ 70 مرتبہ لگایا کرتے تھے اور حضرتِ سیِّدُنا کُرز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه روزانہ تین مرتبہ قرآنِ مجید کا ختم کیا کرتے تھے۔

ایک مٹھی ہی کافی ہوتی:

﴿6455﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن شُبرُمہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابن ہُبیرہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کو یہ اشعار سنائے:

لَوْ شِئْتُ كُنْتُ كَكُرْزٍ فِي تَعَبُّدِهٖ أَوْ كَابْنِ طَارِقٍ حَوْلَ الْبَيْتِ فِي الْحَرَمِ

قَدْ حَالَ دُوْنَ لَذِيْذِ الْعَيْشِ خَوْفُهُمَا وَسَارَعَا فِي طِلَابِ الْفَوْزِ وَالْكَرَمِ

ترجمہ:(۱)...میں چاہتا ہوں کہ حضرتِ سیِّدُنا کرز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی طرح **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنے والا یا حضرتِ سیِّدُنا محمد بن طارق رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کی طرح بیتُ **اللہ** کا طواف کرنے والا بن جاؤں۔

(۲)...رنگین زندگی کے آگے ان حضرات کا خوف حائل ہو گیا اور یہ لوگ فلاح وکامرانی کے حصول میں کوشاں ہو گئے۔

تو انہوں نے پوچھا: "کُرز اور ابن طارق (رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْهِمَا) کون ہیں؟" میں نے کہا: "حضرتِ سیِّدُنا کرز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه وہ ہیں کہ جب بھی قافلے والے کہیں پڑاؤ ڈالتے تو یہ نماز کے لئے الگ جگہ چلے جاتے اور حضرتِ سیِّدُنا ابن طارق رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه وہ ہیں کہ اگر کسی کو مٹی کافی ہوتی تو انہیں ایک مٹھی ہی کافی ہوتی (یعنی معمولی مقدار پر گزارا کر لیتے)۔" حضرتِ سیِّدُنا ابو حَفْص رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه فرماتے ہیں: "لوگوں نے ایک دن حضرت سیِّدُنا ابن طارق رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے طواف کی مُسافت کو شمار کیا تو اسے 10 فرسخ[1] پایا۔"

---

[1]...ایک فَرسَخ تین میل کے برابر ہوتا ہے اور ایک میل سوا کلو میٹر کے برابر یعنی دورانِ طواف آپ نے جو مسافت طے کی اس کی مقدار تقریباً 38 کلو میٹر بنتی ہے۔

دورانِ طواف 10 فرسخ کی مسافت:

﴾6456﴿... محمد بن فُضیل کا بیان ہے: میں نے دیکھا کہ لوگوں نے طواف کے دوران حضرتِ سیِّدُنا ابن طارق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے لئے جگہ کشادہ کی ہوئی تھی۔ آپ نے چپلیں پہنی ہوئی تھیں جو کثرتِ طواف کے باعث گھس چکی تھیں۔ لوگوں نے اس وقت ان کے طواف کو شمار کیا تو معلوم ہوا کہ اس دن اور رات میں وہ دورانِ طواف دس فرسخ مسافت کی مقدار چلے تھے۔

سیِّدُنا کُرز بن وَبَرہ حارثی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا کرز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا طاؤس، حضرتِ سیِّدُنا عطاء، حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن خیثم اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرظی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اور دیگر سے احادیث روایت کی ہیں۔

رکنِ یمانی کے قریب یہ دعا کیجئے:

﴾6457﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین وآسمان کی پیدائش کے وقت سے رُکنِ یمانی پر ایک فرشتہ مقرر کر رکھا ہے۔ جب تم وہاں سے گزرو تو یہ دعا کیا کرو کیونکہ وہ فرشتہ اٰمین کہتا ہے: "رَبَّنَاۤ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ یعنی اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا۔"

حضرتِ سیِّدُنا کرز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم حجرِ اسود کے پاس سے گزرو تو تکبیر کہو اور سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھو پھر کہو: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہم نے تیری کتاب کی تصدیق کی اور تیرے نبی کی سنت کو اپنا لیا۔

حاجیوں کے لئے خوشخبری:

﴾6458﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ یومِ عرفہ کی صبح جب منٰی والے اپنے خیمے اٹھا کر میدانِ عرفات کی طرف کوچ کرتے ہیں تو حضرت سیِّدُنا جبرئیل عَلَیْہِ السَّلَام ندا دیتے ہیں: "سنو!

تمہیں بخش دیا گیا ہے، تمہارا اجر لکھ دیا گیا ہے۔" یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے انعام ہے۔ اس ندا کو انسانوں اور جنوں کے علاوہ تمام زمین و آسمان والے سنتے ہیں۔

﴿6459﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حالتِ احتباء میں نماز ادا فرما رہے تھے۔[1]

﴿6460﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک دن تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "نماز کی زینت کو اپناؤ۔" عرض کی گئی: "نماز کی زینت کیا ہے؟" ارشاد فرمایا: "جوتے پہن کر نماز پڑھو[2]۔"[3]

﴿6461﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: روزے دار کا سونا عبادت ہے، سانس لینا تسبیح اور اس کی دعا مقبول ہے۔[4]

﴿6462﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: قدریہ[5] پر 70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی طرف سے لعنت فرمائی گئی ان میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی شامل ہیں۔ جب قیامت کا دن ہو گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام مخلوق کو ایک جگہ جمع فرمائے گا اس وقت ایک منادی ندا کرے گا جسے اوّلین و آخرین سب سنیں گے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جھگڑا کرنے والے کہاں ہیں؟" تو قدریہ کھڑے ہو جائیں گے۔

1... احتباء یہ ہے کہ آدمی سرین کو زمین پر رکھ دے اور گھٹنے کھڑے کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لے اور ایک ہاتھ کو دوسرے سے پکڑ لے۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا اس طرح نماز پڑھنا کسی عذر کی بنا پر تھا۔

2... عہدِ رسالت میں جوتے پہن کر نماز جائز اور موافق ادب تھا۔ مگر اب لوگوں کا عرف اور حال بدل جانے کی وجہ سے ممنوع اور خلافِ ادب ہے کہ فتاویٰ رضویہ میں ردالمحتار کے حوالے سے ہے: "مسجد میں جوتا پہن کر جانا خلافِ ادب ہے۔" (ماخوذ از فقہ حنفی میں حالات زمانہ کی رعایت، ص ۳۰، ۳۱)

3... الکامل لابن عدی، ۷/ ۳۵۴، الرقم: ۱۶۵۰، محمد بن فضل خراسانی

4... فردوس الاخبار، ۱/ ۳۳۷، حدیث: ۲۶۶۷... شعب الایمان، باب فی الصیام، ۳/ ۴۱۶، حدیث: ۳۹۴۲، بتغیر قلیل

الترغیب فی فضائل الاعمال لابن شاہین، باب مختلط من فضائل الصیام... الخ، الجزء الاول، ص ۱۷۹، حدیث: ۱۴۱

5... ایک فرقہ جو تقدیر کا اِنکار کرتا ہے۔ (شرح النووی علی المسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان والاسلام والاحسان، ۱/ ۱۵۴)

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک بن ابجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر

حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن سعید بن ابجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر تبع تابعین میں سے ہیں۔ آپ کا باطن تقویٰ اور پرہیز گاری سے منوّر تھا اور آپ کثرت سے گریہ وزاری کرتے تھے۔

﴿6463﴾... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن شُجاع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن ابجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر شدید خوفِ خدا کی وجہ سے توریہ والے انداز سے گفتگو کرتے اور جب کسی ناپسندیدہ چیز کو دیکھ لیتے تو مسلسل یہ دعا پڑھتے: ''اَعُوْذُ بِاللّٰہِ السَّمِیْعِ الْعَلِیْمِ مِنَ الشَّیْطَانِ الرَّجِیْم یعنی میں شیطان مردود سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں جو سننے جاننے والا ہے۔'' حتّٰی کہ یہ جان لیا جاتا کہ کوئی چیز آپ کو بری لگی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس قدر خوفِ خدا والے تھے کہ جو لوگ آپ سے ناواقف ہوتے وہ آپ کو بے وقوف کہہ دیا کرتے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نفس کا محاسبہ سختی سے کرتے مگر کسی سے اس کے متعلق کچھ نہ کہتے۔

بکثرت آنسو بہانے والے:

﴿6464﴾... جعفر اَحمر کا بیان ہے: ہمارے چار اصحاب حضرت سیِّدُنا عبدُ الملِک بن اَبجر، حضرت سیِّدُنا محمد بن سُوقہ، حضرت سیِّدُنا مُطَرِّف بن طَریف اور حضرت سیِّدُنا ابو سِنان ضِرار بن مُرَّہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی خوفِ خدا میں کثرت سے آنسو بہایا کرتے تھے۔

﴿6465﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُجاع رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں جب بھی حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن ابجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر سے ملتا وہ یہی کہتے: ''تمہارے بعد والوں کی عمریں کم ہوں گی، موت نزدیک ہوتی جارہی ہے، تمہارے پڑوسیوں یعنی قبر والوں کے ساتھ کیا ہوا؟'' پھر خود ہی فرماتے: ''جس معاملے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مؤخر کر دیا اسے کیسے جانا جاسکتا ہے!''

﴿6466﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلمہ بن کُہیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کوفہ میں ایسا کوئی نہیں جس کی سیرت اپنانا مجھے حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن اَبجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر کی سیرت اپنانے سے زیادہ محبوب ہو۔

روز نیکیوں میں بڑھنے والے:

﴿6467﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کوفہ کے پانچ افراد روز ہی نیکیوں میں

بڑھ جاتے ہیں۔ پھر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن اَبجر، حضرتِ سیِّدُنا ابو حیان تیمی، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ، حضرتِ سیِّدُنا عمر بن قیس اور حضرتِ سیِّدُنا ابو سِنان رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی کا ذکر کیا۔

بھاگے ہوئے غلام پر شفقت:

﴿6468﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسین جُعفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ ایک دن میں حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن ابجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر کے پاس حاضر تھا۔ ان کا غلام بھاگا ہوا تھا۔ ان کے گھر کے دو دروازے تھے اس لئے غلام کے لوٹ آنے کا انہیں علم نہیں ہوا۔ جب سامنے آیا تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: "افسوس ہے تمہارے بھاگنے پر! تمہاری نماز قبول نہیں ہو گی! کس دروازے سے بھاگے تھے، کیا ہم سے زیادہ تمہارا کوئی خیر خواہ ہے؟ میرا نہیں خیال کہ تم نے ہم سے زیادہ کوئی اپنا خیر خواہ پایا ہو۔ تم گئے کس دروازے سے تھے؟" غلام نے کہا: "فلاں دروازے سے۔" آپ نے فرمایا: "اب اسی سے داخل ہو اور بارگاہِ خداوندی میں اپنے گناہ سے توبہ کرو۔" پھر اپنی لونڈی سے فرمایا: "اسے کھانا کھلاؤ کیونکہ مجھے لگتا ہے یہ بھوکا ہے۔"

بیٹے کو نصیحت:

﴿6469﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن اَبجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر کے بیٹے نے ان کے غلام کو جولاہا (یعنی کپڑا بننے والا) کہا تو آپ نے بیٹے سے فرمایا: "تم اسے اس چیز سے عار دلا رہے ہو جس میں اسے ہم ہی نے مبتلا کیا ہے۔"

راوی کہتے ہیں کہ شاید انہوں نے یہ فرمایا: اگر یہ عیب ہے تو ہم نے ہی اسے یہ عیب لگایا ہے۔

خوشحالی اور مصیبت بھی ایک امتحان:

﴿6470﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسین جُعفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن اَبجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر نے فرمایا: لوگوں کو خوشحالی عطا کی جاتی ہے تاکہ دیکھا جائے کہ شکر کیسے ادا کرتا ہے یا مصیبت میں گرفتار کیا جاتا ہے تاکہ دیکھا جائے کہ کیسے اس پر صبر کرتا ہے۔

﴿6471﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسین بن علی جُعفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عبدُالملک بن ابجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر سے اس آیت کی تفسیر پوچھی:

وَجَآءَتۡ كُلُّ نَفۡسٍ مَّعَهَا سَآئِقٌ وَّشَهِيۡدٌ ﴿۲۱﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اور ہر جان یوں حاضر ہوئی کہ اس کے ساتھ ایک ہانکنے والا اور ایک گواہ۔ (پ۲۶،ق:۲۱)

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہانکنے والا ہر شخص کو وہیں ہانکے گا جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم ہو گا (یعنی جنت یا جہنم میں) اور اس کے بُرے اعمال اس کے خلاف گواہی دیں گے۔

سیِّدُنا عبدُ الملک بن اَبْجَر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن اَبجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر نے صحابی رسول حضرتِ سیِّدُنا ابو طُفَیل عامر بن واثلہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صحبت اختیار کی ہے اور ان سے احادیث بھی روایت کی ہیں، ان کے علاوہ حضرتِ سیِّدُنا زِر بن حُبَیش، حضرتِ سیِّدُنا عامر شَعبی، حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن عمیر، حضرتِ سیِّدُنا واصل بن حَیّان، حضرتِ سیِّدُنا اِیاد بن لَقیط، حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن مُصرِف، حضرتِ سیِّدُنا سَلَمہ بن کُہیل، حضرتِ سیِّدُنا ثُوَیر بن ابو فاختہ، حضرتِ سیِّدُنا مجاہد، حضرتِ سیِّدُنا ابو سفیان اور حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن نافع رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

صحابہ کی حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے محبت:

﴿6472﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو طُفَیل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: "غالباً میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی ہے۔" انہوں نے فرمایا: "مجھے کیفیت بتاؤ؟" میں نے کہا: حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مَروہ پہاڑ کے قریب اونٹ پر تشریف فرما تھے، آپ کے گرد لوگ جمع تھے وہ پکار رہے تھے: "یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔" حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "لوگوں کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے نہ تو ہٹایا جاتا تھا نہ دور کیا جاتا تھا۔"

لیلۃ القدر اور 27ویں شب:

﴿6473﴾... حضرتِ سیِّدُنا زِر بن حُبَیش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا اُبَی بن کَعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بغیر اِنْ شَآءَ اللہ کہے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھا کر کہتے تھے: "لیلۃ القدر ستائیسویں شب ہے اس کے علاوہ نہیں ہوتی۔" جب ہم نے ان سے پوچھا کہ آپ نے یہ کیسے جانا؟ تو فرمایا: "ہمیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک نشانی عطا کی تھی جو ہمارے لئے کافی ہے اور ہمیں یاد ہے کہ وہ 27ویں شب ہے۔

ادنیٰ درجے والا جنتی:

﴿6474﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن شُعْبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: "جنتیوں میں ادنیٰ درجے والا کون ہو گا؟" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: "وہ شخص جو جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے کے بعد آئے گا۔" کہا جائے گا: "جنت میں داخل ہو جا۔" وہ عرض کرے گا: "کیسے داخل ہو جاؤں؟ جنتیوں نے تو اپنے اپنے درجوں میں جا کر اپنے حصے پالئے۔" کہا جائے گا: "کیا تو اس پر راضی ہے کہ تیرا حصہ دنیاوی بادشاہوں کی سلطنت کی مثل ہو؟" عرض کرے گا: "اے مولا عَزَّوَجَلَّ! میں راضی ہوں۔" پھر اس سے کہا جائے گا: "تیرے لئے اس کی مثل ہے اور اس کی مثل اور اس کی مثل۔" وہ کہے گا: "اے پروردگار! میں راضی ہوں۔" پھر کہا جائے گا: "تیرے لئے یہ بھی ہے اس کی مثل دس گنا اور بھی۔" کہے گا: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں راضی ہوں۔" پھر کہا جائے گا: "ان کے علاوہ تیرے لئے وہ بھی ہے جو تیرے نفس کی خواہش ہے اور جس سے تیری آنکھیں لذت پائیں۔" حضرت موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! سب سے بلند درجے والا جنتی کون ہو گا؟" ارشاد فرمایا: "تمہاری یہی خواہش ہے تو اب میں تمہیں ان کے بارے میں بتاتا ہوں، بے شک میں نے اپنے دستِ قدرت سے ان کی شان بڑھا کر اس پر مہر ثبت فرمائی ہے، اسے کسی آنکھ نے دیکھا نہ کسی کان نے سنا نہ کسی انسان کے دل پر اس کا خیال گزرا۔"

راوی فرماتے ہیں: یہی بات قرانِ مجید کی اس آیت سے بھی معلوم ہوتی ہے:

فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ مَّاۤ اُخْفِیَ لَهُمْ مِّنْ قُرَّةِ اَعْیُنٍۚ (پ۲۱، السجدۃ: ۱۷)

ترجمۂ کنزالایمان: تو کسی جی کو نہیں معلوم جو آنکھ کی ٹھنڈک ان کے لیے چُھپا رکھی ہے۔[1]

جنتیوں کی شان:

﴿6475﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورِ انور، شافِعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنتیوں میں ادنیٰ درجے والا وہ ہو گا جو دو ہزار سال کی مسافت تک پھیلی ہوئی اپنی ملکیت میں اپنے تخت، اپنی بیویوں اور اپنے خدام کو دور سے بھی اس طرح دیکھے گا جیسے اپنے قریب

[1] ...مسلم، کتاب الایمان، باب ادنی اھل الجنة منزلة، ص۱۱۸، حدیث: ۱۸۹

والے کو دیکھتا ہے اور افضل جنتی وہ ہو گا جو روزانہ دو بار دیدارِ الٰہی سے مُشرَّف ہو گا۔[1]

ماتحت کا حق:

﴿6476﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَیْثَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ کا خزانچی آیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اس سے پوچھا: "غلاموں کو خوراک دی؟" اس نے کہا: "نہیں۔" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: جاکر دو کیونکہ مالکِ بحر وبَر، محبوبِ ربِّ داوَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "انسان کے لئے یہی گناہ بہت ہے کہ جو اس کی ملک میں ہے اس کی خوراک روک لے۔"[2]

رات کا قیام:

﴿6477﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم رات کے قیام کا ذکر فرما رہے تھے، آپ کی آنکھوں سے اشک رواں ہو گئے پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

تَتَجَافٰى جُنُوْبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ (پ۲۱، السجدۃ: ۱۶) ترجمۂ کنزالایمان: ان کی کروٹیں جُدا ہوتی ہیں خواب گاہوں سے۔

﴿6478﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر شخص اس حال میں مرے کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھی امید رکھتا ہو۔[3]

---

[1] ...ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب۱۷، ۴/ ۲۹۸، حدیث: ۲۵۶۲، بتغیر
مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/ ۲۲۷، حدیث: ۴۶۲۳

[2] ...مسلم، کتاب الزکاۃ، باب فضل النفقۃ علی العیال، ص ۴۹۹، حدیث: ۹۹۶

[3] ...مسلم، کتاب الجنۃ وصفۃ نعیمھا واھلھا، باب الامر بحسن الظن باللہ تعالی، ص۱۵۳۸، حدیث: ۲۸۷۷

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الاَعْلٰی تَیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی

حضرتِ سیِّدُنا عبد الاَعلیٰ تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تبع تابعی بزرگ ہیں۔ آپ خشیتِ الٰہی کے سبب آنسو بہایا کرتے تھے۔ آپ کا باطن خشیَّتِ الٰہی سے لَبریز اور ظاہر مطیع و فرمانبر دار تھا اور آنکھیں نم رہا کرتی تھیں۔

علم نافع کی پہچان:

﴿6479-80﴾... حضرتِ سیِّدُنا مِسعَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الاَعلیٰ تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جسے علم دیا گیا اور وہ علم اسے (خوفِ خدا میں) نہ رُلائے تو ضرور وہ علمِ نافع سے محروم رہا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے علما کی صفت بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مِنْ قَبْلِهٖۤ اِذَا یُتْلٰى عَلَیْهِمْ یَخِرُّوْنَ لِلْاَذْقَانِ سُجَّدًا ﴿۱۰۷﴾ (پ۱۵، بنی اسرائیل: ۱۰۷)

ترجمۂ کنزالایمان: بیشک وہ جنہیں اس کے اترنے سے پہلے علم ملا جب ان پر پڑھا جاتا ہے ٹھوڑی کے بل سجدہ میں گر پڑتے ہیں۔ (1)

﴿6481﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اور حضرتِ سیِّدُنا مِسعَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الاَعلیٰ تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اپنے سجدوں میں یوں دعا کرتے: اے پروردگار! ہمارے خشوع و خضوع کو اتنا بڑھا دے جتنا تیرے دشمن تیری بارگاہ سے بھاگتے ہیں، ہمیں اپنی بارگاہ میں سربسجود ہونے کے بعد اوندھے منہ جہنم میں نہ ڈالنا۔

﴿6482﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الاَعلیٰ تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: لوگ کہیں جمع ہوں اور جنت و دوزخ کا ذکر نہ کریں تو فرشتے کہتے ہیں: یہ لوگ دو عظیم معاملوں سے غافل ہیں۔

جنت و دوزخ کی فریاد:

﴿6483﴾... حضرتِ سیِّدُنا مِسعَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَبدُ الاَعلیٰ تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ

---

(1)... یہ آیت سجدہ ہے اور "آیت سجدہ (یا اس کا ترجمہ) پڑھنے یا سننے سے سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔ پڑھنے میں یہ شرط ہے کہ اتنی آواز سے ہو کہ اگر کوئی عذر نہ ہو تو خود سُن سکے۔ سننے والے کے لیے یہ ضرور نہیں کہ بالقصد سنی ہو بلا قصد سُننے سے بھی سجدہ واجب ہو جاتا ہے۔" (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۷۲۸)

اللہِ القَوِی نے فرمایا: جنت اور دوزخ انسانوں کی جانب متوجہ ہیں، جب کوئی بندہ جنت کا سوال کرتا ہے تو جنت کہتی ہے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے مجھ میں داخل فرما اور جب بندہ دوزخ سے بچنے کا سوال کرتا ہے تو وہ کہتی ہے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اس کو مجھ سے بچا۔

﴿6484﴾... حضرتِ سیِّدُنا مِسعر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الاَعلٰی تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام ہر گھر کے افراد کو روزانہ دو مرتبہ دیکھتے ہیں۔

دنیاوی لذتوں سے دوری کا باعث:

﴿6485﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الاعلٰی تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: دو چیزوں نے دنیاوی لذتیں مجھ سے دور کر دیں (۱)... موت کی یاد اور (۲)... بارگاہِ الٰہی میں حاضری۔

زمین تسبیح سے بھر دے گی:

﴿6486﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الاَعلٰی تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنے بھائی سے ملے تو پوچھا: "آپ نے نکاح کر لیا؟" انہوں نے کہا: "ہاں۔" آپ نے فرمایا: "میرے غم نے آپ کو نکاح سے نہیں روکا؟" انہوں نے کہا: "والد محترم نے مجھے حکم دیا تھا کہ نکاح کرو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم سے ایسی قوم پیدا فرمائے گا جو آخری زمانے میں زمین کو تسبیح سے بھر دے گی۔"

سورج کا ٹھکانا:

﴿6487﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غفاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَالشَّمْسُ تَجْرِیْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا (پ۲۳، یٰس: ۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور سورج چلتا ہے اپنے ایک ٹھہراؤ کے لیے۔

پھر مجھ سے فرمایا: "ابو ذر! کیا تم جانتے ہو کہ اس کا ٹھکانا کہاں ہے؟" میں نے عرض کی: "اللہ اور رسول ہی خوب جانیں۔" ارشاد فرمایا: "اس کا ٹھکانا عرش کے نیچے ہے، جب یہ یہاں سے لوٹنے کی اجازت مانگتا ہے تو سجدہ کرتا ہے اور جب اس سے کہا جائے گا کہ مغرب سے طلوع ہو اس کے بعد ایمان لانا مفید نہیں ہوگا۔"

حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع بن صَمْغان تَیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع بن صمغان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی تبع تابعی بزرگ ہیں، بہت متقی اور سخی ہیں۔

انوکھی تجارت:

﴿6488﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو بازار میں دیکھا کہ بکری لئے کھڑے ہیں۔ لوگ جب ان سے پوچھتے: ''کیسی ہے آپ کی بکری؟'' تو فرماتے: ''میں اس سے خوش نہیں ہوں۔'' پھر حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ متعجب ہو کر فرمانے لگے: حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے زیادہ متقی کون ہو سکتا ہے۔

مسلمان کی خیر خواہی:

﴿6489﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَفْص بن غَیَّاث رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے پاس گئے، ان کا تہبند پھٹ چکا تھا، حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے چار درہم نکالے اور اُن کی طرف بڑھاتے ہوئے کہا: ''ایک تہبند خرید لیجئے گا۔'' حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے کہا: ''مجھے اس کی حاجت نہیں ہے۔'' آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ''سفیان! آپ سچ کہہ رہے ہیں کہ آپ کو حاجت نہیں لیکن مجھے حاجت ہے۔'' پھر حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے وہ دراہم لے لئے اور ان سے ایک تہبند خرید لیا۔ آپ اکثر کہا کرتے تھے: ''میرے بھائی مُجَمِّع نے مجھے کپڑا پہنایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے۔'' مزید فرماتے: ''میرا کوئی عمل حضرتِ سیِّدُنا مُجَمِّع تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی محبت سے زیادہ خالص نہیں۔''

﴿6490﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو حَیَّان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے ہمارے سامنے قسم کھا کر کہا کہ ان کے دل میں حضرت مُجَمِّع تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کی محبت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔

یہ ہیں مسلمان:

﴿6491﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت مُجَمِّع تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ

الْقَوِی کے پاس تھا، آپ نے ایک درہم کی کھجوریں خریدیں، اتنے میں ایک سائل آیا اور کھجور والے سے سوال کرنے لگا۔ حضرت مُجَبّع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کھجور والے سے فرمایا: میری آدھی کھجوریں اسے دے دو۔

موت کو یاد کرنے کی برکت:

﴿6492﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُطَهِّر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مُجَبّع تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: موت کی یاد (موت کے خوف سے) بے پروا کر دیتی ہے۔

﴿6493﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حَیَّان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا مُجَبّع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کے بیٹے کے جنازے میں روتا دیکھا تو پوچھا: "آپ کیوں رو رہے ہیں؟" فرمایا: "مجھ میں اس کے لئے وہی جذبات ہیں جو کسی باپ کے اپنے بیٹے کے لئے ہوتے ہیں اور میں اس لئے رو رہا ہوں کہ مجھے نہیں معلوم یہ جنت میں جائے گا یا دوزخ میں۔"

﴿6494﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ کسی نے حضرتِ سیِّدُنا مُجَبّع تیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا: "اگر آپ کو مال و دولت مل جائے تو خوش ہوں گے؟" فرمایا: "نہیں۔" لوگوں نے کہا: "آپ حج کیجئے گا، غلام آزاد کیجئے گا، صدقہ و خیرات کیجئے گا۔" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "جو چیز مجھ پر لازم نہیں اس کی امید کیوں لگاؤں۔" جب لوگوں نے آپ کے سامنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر محبت اور اسی کی خاطر نفرت رکھنے سے متعلق گفتگو کی تو فرمایا: "میرے نزدیک اس کے برابر کچھ نہیں۔"

حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے 28 یا 29 سال تک ان سے حدیث سماعت کی، اتنے عرصے تک مجھے کوفہ میں ان سے زیادہ اچھے اخلاق والا کوئی نہیں دکھا۔

مہمان نوازی کا انداز:

﴿6495﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا مُجَبّع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاں ایک مہمان آیا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے یہ نہیں پوچھا کہ تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ بس مہمان نوازی کرتے رہے حتّٰی کہ وہ چلا گیا۔

حضرتِ سیّدُنا ضِرار بن مُرّہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡه

حضرتِ سیّدُنا ابو سِنان ضِرار بن مرّہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡه تبع تابعی بزرگ ہیں، آپ شب بیداری کیا کرتے اور خوفِ خدا میں آنسو بہایا کرتے تھے۔

گریہ وزاری کی کثرت:

﴾6496﴿... حضرتِ سیّدُنا محمد مُحارِبی عَلَیۡهِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیّدُنا ضرار بن مرّہ اور حضرتِ سیّدُنا محمد بن سُوقہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمَا جمعے کے دن ایک دوسرے کو ڈھونڈتے، جب اکٹھے ہو جاتے تو بیٹھ کر یادِ الٰہی میں رونے لگتے۔

﴾6497﴿... جَعۡفَر اَحمر کا بیان ہے کہ ہمارے رفقا میں حضرت سیّدُنا مُطَرِّف بن طَرِیف، حضرت سیّدُنا محمد بن سُوقہ، حضرت سیّدُنا عبدُ المَلِک بن اَبجر اور حضرت سیّدُنا ضِرار بن مرّہ رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی بہت زیادہ رویا کرتے تھے۔

﴾6498﴿... حضرتِ سیّدُنا ابو بدر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡه فرماتے ہیں کہ میں نے چار ایسے افراد سے ملاقات کی جن کی مثل کوئی نہیں دیکھا: (۱)... حضرتِ سیّدُنا محمد بن سُوقہ (۲)... حضرتِ سیّدُنا محمد بن قیس (۳)... حضرتِ سیّدُنا ابن ابجر اور (۴)... حضرتِ سیّدُنا ضرار بن مرّہ رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی ہیں۔

﴾6499﴿... حضرتِ سیّدُنا سفیان عَلَیۡهِ رَحۡمَۃُ الرَّحۡمٰن فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیّدُنا ابو سنان ضرار بن مرّہ، حضرتِ سیّدُنا عمار دُہنی اور حضرتِ سیّدُنا محمد بن سُوقہ رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی سے زیادہ نرم دل انسان نہیں دیکھے۔

﴾6500﴿... حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن اَجۡلَح رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا ضرار بن مرّہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡه ہم سے فرمایا کرتے تھے: تم لوگ میرے پاس اکٹھے نہ آیا کرو، ہر شخص اکیلا آیا کرے کیونکہ جب تم اکٹھے آتے ہو تو گفتگو شروع کر دیتے ہو، جب تم اکیلے آیا کرو گے تو تمہارے وظائف اور ذکر میں خَلَل ڈالنے والا کوئی نہیں ہو گا۔"

سیّدُنا ابو سِنان ضِرار عَلَیۡهِ رَحۡمَه کی عاجزی:

﴾6501﴿... حضرتِ سیّدُنا سفیان بن عُیَیۡنَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا ابو سنان ضرار بن مرّہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡه ترغیب دیتے ہوئے فرماتے تھے: آج میں نے اپنے گھر والوں کے لئے پانی بھرا اور

بکری کو چارہ دیا۔ آپ اکثر فرمایا کرتے تھے: "تم میں بہتر وہ ہے جو اپنے گھر والوں کو زیادہ نفع پہنچاتا ہے۔"

حضرتِ سیِّدُنا احمد بن زُہیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بازار سے کوئی چیز خریدتے تو خود ہی اُٹھایا کرتے، اگر کوئی ان سے کہتا کہ یہ ہمیں دے دیجئے، ہم اٹھا لیتے ہیں، تو اسے منع کر دیتے اور فرماتے: اللہ عَزَّوَجَلَّ بڑائی چاہنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔

غیبت زنا سے بدتر ہے:

﴿6502﴾... حضرتِ سیِّدُنا حماد بن قیراط رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو سنان ضرار بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "غیبت 70 حُوب سے بدتر ہے۔" میں نے کہا: "حُوب کیا ہے؟" فرمایا: "مرد کا اپنی ماں کے ساتھ 70 مرتبہ زنا کرنا۔"

﴿6503﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو سِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آسمانوں کو بنانے کے بعد ملائکہ کو پیدا کیا تو جمعہ کی تین ساعتیں باقی تھیں، ایک ساعت میں مصیبت و تکلیف کو پیدا فرمایا، دوسری میں موت کو، میں نہیں جانتا کہ ان دو میں سے کس کو پہلے پیدا فرمایا اور حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آخری ساعت میں پیدا فرمایا۔

محتاجی سے بچنے کا طریقہ:

﴿6504﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو سِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اے دنیا! مومن پر سخت ہو جا تاکہ وہ تجھ پر صبر کرے اور اسے بہتر بدلہ دیا جائے اور میری خاطر اس پر مہربان نہیں ہونا کہ اسے فتنہ میں مبتلا کر دے۔ اے ابنِ آدم! میری عبادت میں مشغول ہو جا، میں تیرے دل کو (دنیا سے) بے نیاز کر دوں گا اور تیری محتاجی ختم کر دوں گا، اگر تو نے ایسا نہ کیا تو میں تیرے دل کو (دنیا میں) مشغول کر دوں گا اور تیری محتاجی دور نہیں کروں گا۔

ابلیس کے تین جال:

﴿6505﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ذکر کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو سنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: ابلیس کہتا ہے کہ میں جب انسان کو تین چیزوں سے قابو میں کر لیتا ہوں تب اس سے اپنے کام نکلواتا

ہوں وہ تین چیزیں یہ ہیں:(۱)...انسان کا اپنے گناہوں کو بھول جانا(۲)...اپنے عمل کو زیادہ سمجھنا اور (۳)...اپنی رائے پر غرور کرنا۔

﴿6506﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَریر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَبِیْر فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اور حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شُبْرُمَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں موجود انعام تم اس وقت تک نہیں پاسکتے جب تک اونی لباس پہننے، جَو کی روٹی کھانے اور زمین کو بچھونا بنانے پر راضی نہ ہو۔

سیِّدُنا ضِرار بن مُرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوہذیل، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن حارث اور حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جبیر رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی سے احادیث بیان کی ہیں جبکہ آپ سے حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری، حضرتِ سیِّدُنا شعبہ، حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ اور حضرتِ سیِّدُنا جریر رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی نے احادیث روایت کی ہیں۔

دوزخ کا عذاب:

﴿6507﴾...(الف) حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب دوزخیوں کو دوزخ میں ڈالا جائے گا تو وہ ان سے سخت برتاؤ کرے گی اور ایسی تپش پہنچائے گی کہ ان کی ہڈیوں کا گوشت جدا کرکے ان کی ایڑیوں پر ڈال دے گی۔[1]

چار چیزوں سے پناہ:

﴿6507﴾...(ب) حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چار چیزوں سے پناہ مانگتے تھے:(۱)...اُس علم سے جو نفع نہ دے (۲)...اُس دعا سے جو مقبول نہ ہو (۳)...اس دل سے جس میں عاجزی نہ ہو اور (۴)...اس نفس سے جو سیر نہ ہو۔[2]

﴿6508﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا روایت کرتے ہیں کہ معلّمِ کائنات، شاہِ

[1]...معجم اوسط،۱/ ۹۲،حدیث:۲۷۸

[2]...نسائی، کتاب الاستعاذۃ، باب الاستعاذۃ من قلب لایخشع، ص ۸۷۴، حدیث: ۵۴۵۲

موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک میت کی نمازِ جنازہ تدفین کے بعد پڑھی[1]۔[2]

نبی عام بشر جیسے نہیں ہوتے:

﴿6509﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

اِنِّیْ لَاَجِدُ رِیْحَ یُوْسُفَ لَوْ لَاۤ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ﴿۹۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک میں یوسف کی خوشبو پاتا ہوں اگر مجھے یہ نہ کہو کہ سٹھ (بہک) گیا۔

(پ۱۳، یوسف: ۹۴)

کی تفسیر کرتے ہوئے فرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام کی قمیص کی خوشبو 80 دن کی مسافت سے پالی تھی۔

حضرتِ سیِّدُنا شُعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ کوفہ اور بصرہ کی درمیانی مسافت جتنا فاصلہ تھا۔

بعض مخلوق جہنمی کیوں؟

﴿6510﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو ہذیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمار بن یاسر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے رُفقا ان کے انتظار میں تھے، آپ باہر تشریف لائے تو انہوں نے پوچھا: ”حضور! آنے میں اتنی دیر کیوں ہوئی؟“ فرمایا: ہاں دیر ہو گئی لیکن میں تمہیں پچھلے زمانے کی ایک شخصیت یعنی حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں بتاتا ہوں۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے باری تعالٰی کے حضور عرض کی: ”الٰہی! مجھے اپنے سب سے پسندیدہ بندے کے بارے میں بتا؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ”کیوں؟“ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ”تاکہ تیری خاطر اس سے محبت کروں۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”ایک شخص زمین کے آخری حصے میں رہتا ہو اور دوسرا شخص اس کی آواز سنے لیکن پہچانتا نہ ہو اس کے باوجود جب اسے کوئی تکلیف پہنچے تو اِسے ایسا محسوس ہو گویا اِسے تکلیف پہنچی ہے، اگر اسے کانٹا چبھ جائے تو اسے ایسا محسوس ہو گویا اِسے کانٹا چبھا

---

[1]... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں: قبر پر نماز جائز ہے جب غالب یہ ہو کہ ابھی میت محفوظ ہو گی، گلی پھٹی نہ ہو گی۔ مزید فرماتے ہیں: اگر ولی کے علاوہ اور لوگ نماز پڑھ لیں تو ولی کو دوبارہ جنازہ پڑھنے کا حق ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۴۷۲)

[2]... مصنف ابن ابی شیبۃ، کتاب الجنائز، باب فی المیت یصلی علیہ بعد ما دفن من فعلہ، ۳/ ۲۳۹، حدیث: ۵

ہے، یہ صرف میرے لئے اس سے محبت کرتا ہو، تو ایسا شخص میرے نزدیک مخلوق میں سب سے پسندیدہ ہے۔" حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: "پروردگار! مخلوق کو تو نے ہی پیدا کیا پھر کیوں انہیں جہنم میں داخل کرکے عذاب دے گا؟" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وحی فرمائی: "سب میری ہی مخلوق ہیں۔" پھر حکم دیا: "تم کھیتی باڑی کرو۔" لہٰذا آپ عَلَیْہِ السَّلَام کھیتی باڑی کرنے لگے۔ پھر حکم ہوا: "کھیتی کو پانی دو۔" آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے اسے پانی دیا۔ پھر حکم ہوا: "اس کام میں لگے رہنا۔" چنانچہ جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے چاہا آپ عَلَیْہِ السَّلَام یہ کرتے رہے پھر اس کی کٹائی کی اور کھلیان (گودام) پر لے گئے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: "اے موسٰی! تو نے اپنی کھیتیوں کے ساتھ کیسا سلوک کیا؟" عرض کی: "میں نے کام مکمل کرلیا اور زراعت کا مال کھلیان میں ڈال دیا۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: "کیا تم نے کچھ مال چھوڑا؟" عرض کی: "بیکار مال چھوڑ دیا۔"

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تبع تابعی بزرگ ہیں۔ آپ ثقہ راوی اور مقبول بارگاہِ الٰہی ہیں۔

اندازِ دُعا:

﴿6511﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُعبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو جب بھی دعا کرتے دیکھا تو یہی گمان کیا کہ خشوع و خضوع کے سبب آپ کی دعا ختم ہونے سے پہلے ہی مقبول ہو جائے گی۔

﴿6512﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا مِسعَر بن کِدام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: "آپ کے نزدیک سب سے افضل کون ہے؟" آپ نے فرمایا: میرا نہیں خیال کہ میں نے کسی شخص کو عمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر فضیلت دی ہو، میں نے انہیں جب بھی دعا کرتے دیکھا یہی کہا: ان کی دعا مقبول ہو جائے گی۔

﴿6513﴾... حضرتِ سیِّدُنا مِسعَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ کے جنازہ میں شریک تھے، ہم نے حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن مَیسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں حضرتِ سیِّدُنا مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو روئے زمین پر سب سے نیک سمجھتا ہوں۔

﴿6514﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُلیم بن رُستم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس پڑھتا تھا، وہ اکثر یہ کہتے: الٰہی! مجھے ان لوگوں میں شامل فرمادے جو تیرے نزدیک عقل مند ہیں۔

عالم کی شان:

﴿6515﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں اس بات کو ناپسند کرتا ہوں کہ قرآنِ پاک میں موجود کوئی مثال پڑھوں اور اسے نہ سمجھوں کیونکہ فرمانِ خداوندی ہے:

وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ ۚ وَمَا يَعْقِلُهَاۤ اِلَّا الْعٰلِمُوْنَ ﴿۴۳﴾ (پ۲۰، العنکبوت: ۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان فرماتے ہیں اور انہیں نہیں سمجھتے مگر علم والے۔

﴿6516﴾... محمد بن فُضَیل کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: میں اس گمان کے پیشِ نظر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتا ہوں کہ وہ مومن کو عذاب دے گا اور اس خیال کے پیشِ نظر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتا ہوں کہ وہ مسلمانوں کے چہروں کو سیاہ کرے گا۔

نامحرم پر نظر پڑے تو کیا کرے؟

﴿6517﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے ایک عورت کی طرف دیکھا، وہ مجھے اچھی لگی، میں نے فوراً اپنی نگاہ اس سے ہٹالی، مجھے امید ہے کہ یہ عمل اس لغزش کا کفارہ بن جائے گا۔

نابینا ہونے کی خواہش:

﴿6518﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن ابوسِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں اندھیارا ہونا پسند نہیں کرتا، مجھے یاد ہے میری نظر نے جوانی میں ایک لغزش کی تھی۔

فانی کو باقی پر ترجیح دو:

﴿6519﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَلاء بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو آخرت کا طلب گار ہوا اسے دنیا میں تکلیف کا سامنا کرنا پڑا اور جو دنیا کا طلب گار بنا اسے آخرت میں نقصان ہو گا پس تم باقی کے بجائے فانی کا نقصان بر داشت کر لو۔

﴿6520﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سِنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے: حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ابلیس کہتا ہے: ابن آدم مجھ سے کیسے بچ سکتا ہے جبکہ غصہ کے وقت میں اس کی ناک کے پاس ہوتا ہوں اور عیش و سرور کے قت میں اس کے دل میں قبضہ جمائے ہوتا ہوں۔

بندے کی امید اور رحمت خداوندی:

﴿6521﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن مرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک شخص کو جنت میں داخل کیا جائے گا تو وہ کہے گا: ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ'' اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا۔ وہ پھر کہے گا: ''لَاحَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ'' پھر اس کا ایک درجہ بلند کر دیا جائے گا۔ فرشتہ کہے گا: ''تجھے حیا نہیں آتی، اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے اور کتنا مانگے گا؟'' وہ شخص کہے گا: ''کیا میں نے اپنے رب سے کچھ مانگا ہے؟'' پھر حضرتِ سیِّدُنا ابو سنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

وَلَوْلَاۤ اِذْ دَخَلْتَ جَنَّتَكَ قُلْتَ مَا شَآءَ اللّٰهُ ۙ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ ۚ (پ۱۵، الکھف: ۳۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کیوں نہ ہوا کہ جب تو اپنے باغ میں گیا تو کہا ہوتا جو چاہے اللہ ہمیں کچھ زور نہیں مگر اللہ کی مدد کا۔

سیِّدُنا عمرو بن مُرّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو اوفیٰ، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن سَلَمہ مُرادی، حضرتِ سیِّدُنا ابو وائل شَقیق بن سلمہ، حضرتِ سیِّدُنا مرہ ہمدانی، حضرتِ سیِّدُنا خَیْثَمہ، حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن میمون، حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ابو لیلیٰ، حضرتِ سیِّدُنا عبیدہ بن عبد اللہ، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب اور حضرتِ سیِّدُنا مُصعب بن سعد بن ابی وقاص رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور دیگر محدثین سے احادیث روایت کی ہیں۔

قابلِ تعجب لوگ:

﴿6522﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: تقدیر پر راضی رہنے والے کہاں ہیں؟ اچھے کاموں کے لئے کوشاں رہنے والے کہاں ہیں؟ مجھے اس شخص پر تعجب ہے جو باقی رہنے والے گھر پر یقین رکھتا ہے پھر بھی دھوکے کے گھر کے لئے کوششیں کرتا ہے۔

﴿6523﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام یوں دعا کرتے: اے پروردگار! میں تیری نعمتیں کیسے شمار کرسکتا ہوں، میں تو خود سرتاپا نعمت ہوں۔

مُصْطَفٰے جانِ رحمت کی رحمت بھری دعا:

﴿6524﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو اوفٰی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب کوئی گھر والا بارگاہِ رسالت میں اپنا صدقہ لاکر جمع کرواتا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اسے دعا دیتے، جب میرے والد صدقہ لائے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یوں دعا دی: الٰہی! آلِ ابو اوفٰی پر رحمت نازل فرما۔[1]

دعائے مصطفٰے کا اثر:

﴿6525﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں: میں بیمار تھا، میرے پاس نبیِّ رحمت، شَفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشریف لائے تو میں کہہ رہا تھا: ”الٰہی! اگر میری موت آگئی ہے تو اب مجھے چین (وفات) دے، اگر ابھی دیر ہے تو مجھے صحت دے اور اگر امتحان ہے تو مجھے صبر دے۔“ آقائے دوجہاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے مبارک قدم سے مجھے ٹھوکر لگائی اور فرمایا: ”تم نے کیا کہا؟“ میں نے دوبارہ آپ پر وہی الفاظ پیش کردیئے جو کہہ رہا تھا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دعا کی: ”الٰہی! اسے شفا عطا فرما۔“ یا یہ دعا کی: ”مولا! اسے عافیت عطا فرما۔“ اس دعا کے بعد مجھے کبھی اس درد کی شکایت نہیں ہوئی۔[2]

---

1 ...بخاری، کتاب الزکاۃ، باب صلاۃ الامام ودعائہ لصاحب الصدقۃ، ۱/ ۵۰۴، حدیث: ۱۴۹۷

2 ...ترمذی، کتاب الدعوات، احادیث شتی، باب فی دعاء المریض، ۵/ ۳۲۹، حدیث: ۳۵۷۵

پانچ چیزوں کا علم:

﴿6526﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ہمارے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ہر چیز عطا کی گئی ہے سوائے ان پانچ چیزوں کے (جو قرآن مجید کی اس آیت میں مذکور ہیں):

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّاذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۳۴﴾

(پ۲۱، لقمٰن: ۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے۔[1]

عالم سے در گزر کرو:

﴿6527﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دورانِ خطاب فرمایا: اے گروہِ عرب! تم تین

---

[1]... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی اس آیت کے تحت بیان فرماتے ہیں کہ اس آیت میں جن پانچ چیزوں کے علم کی خصوصیّت اللہ تبارک و تعالٰی کے ساتھ بیان فرمائی گئی انہیں کی نسبت سورۂ جن میں ارشاد ہوا "عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ (ترجمۂ کنزالایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔ پ۲۹، الجن: ۲۶، ۲۷)" غرض یہ کہ بغیر اللہ تعالٰی کے بتائے ان چیزوں کا علم کسی کو نہیں اور اللہ تعالٰی اپنے محبوبوں میں سے جسے چاہے بتائے اور اپنے پسندیدہ رسولوں کو بتانے کی خبر خود اس نے سورۂ جن میں دی ہے خلاصہ یہ کہ علمِ غیب اللہ تعالٰی کے ساتھ خاص ہے اور انبیاء و اولیاء کو غیب کا علم اللہ تعالٰی کی تعلیم سے بطریقِ معجزہ و کرامت عطا ہوتا ہے، یہ اس اختصاص کے منافی نہیں اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں، بارش کا وقت اور حمل میں کیا ہے اور کل کو کیا کرے اور کہاں مرے گا ان امور کی خبریں بکثرت اولیاء و انبیاء نے دی ہیں اور قرآن و حدیث سے ثابت ہیں۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو فرشتوں نے حضرت اسحٰق عَلَیْہِ السَّلَام کے پیدا ہونے کی اور حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کو حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پیدا ہونے کی اور حضرت مریم کو حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے پیدا ہونے کی خبریں دیں تو ان فرشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ ان حملوں میں کیا ہے اور ان حضرات کو بھی جنہیں فرشتوں نے اطلاعیں دی تھیں اور ان سب کا جاننا قرآنِ کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنٰی قطعاً یہی ہیں کہ بغیر اللہ تعالٰی کے بتائے کوئی نہیں جانتا۔ اس کے یہ معنٰی لینا کہ اللہ تعالٰی کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا محض باطل اور صدہا آیات و احادیث کے خلاف ہے۔ (خزائن العرفان، پ۲۱، لقمٰن، تحت الآیۃ: ۳۴)

چیزوں کا سامنا کیسے کرو گے (۱)... گردنیں کاٹنے والی دنیا (۲)... عالم کی لغزش اور (۳)... منافق کا قرآن میں جھگڑنا۔ لوگوں پر سکتہ طاری ہوگیا۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: عالم اگر ہدایت پر ہو تو اپنے دین کو مکمل طور پر اس کے سپرد نہ کرو اور اگر عالم کسی فتنہ و آزمائش میں مبتلا ہو جائے تو اس سے اپنی امیدیں مت توڑنا کیونکہ مومن فتنے میں پڑنے کے بعد توبہ کرلیتا ہے۔ قرآنِ کریم راستہ بتانے والی واضح نشانیوں کی طرح ہے، جب تمہیں اس کا کوئی حکم سمجھ آجائے تو کسی سے نہ پوچھو، جب تمہیں اس کے کسی حکم میں شک ہو تو اس کے جاننے والے سے پوچھو یا اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد کردو۔ اور دنیا کا معاملہ یہ ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس کے دل میں تونگری رکھ دی وہ کامیاب ہوگیا ورنہ دنیا اسے فائدہ نہیں دے گی۔

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سارے عالَم کے نبی ہیں:

﴿6528﴾... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عَسّال رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک یہودی نے دوسرے سے کہا: مجھے ان نبی کے پاس لے چلو۔ دوسرے نے کہا: ”انہیں نبی نہ کہو کیونکہ اگر انہوں نے سن لیا تو ان کی چار آنکھیں ہو جائیں گی (یعنی خوش ہو جائیں گے)۔“ بہر حال وہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان: وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسٰى تِسْعَ اٰیٰتٍۭ بَیِّنٰتٍ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۱۰۱) (کی نشانیوں) کے بارے میں پوچھا۔ حضور اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”(۱)... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شریک نہ ٹھہراؤ (۲)... جس جان کا قتل اُس نے حرام فرمادیا اسے ناحق قتل نہ کرو (۳)... زنا سے بچو (۴)... چوری نہ کرو (۵)... کسی بے قُصور کو قتل کے لئے حاکم کے پاس نہ لے جاؤ (۶)... سود نہ کھاؤ (۷)... کسی پاکدامن پر تُہمت نہ لگاؤ (۸)... جنگ سے نہ بھاگو اور (۹)... اے یہودیو! بالخصوص تم پر لازم ہے کہ ہفتہ کے دن کے بارے میں حد سے نہ بڑھو۔“ یہ سن کر وہ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھوں کو بوسہ دے کر کہنے لگے: ”ہم گواہی دیتے ہیں کہ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں۔“ ارشاد فرمایا: ”پھر میری پیروی سے تمہیں کس چیز نے روکا ہے؟“ انہوں نے کہا: ”حضرتِ سیِّدُنا داود عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے دعا کی تھی کہ نبوت ان کی اولاد میں رہے۔[1] اور ہمیں ڈر ہے کہ اگر ہم آپ کی پیروی کریں

---

[1]... یہ ان کا خالص اِفتراء تھا، سارے نبیوں نے ہمارے حضور کی پیش گوئی کی۔ داؤد عَلَیْہِ السَّلَام یہ دعا کیسے مانگ سکتے تھے۔ توریت و زبور میں خبر تھی کہ محمد مصطفٰے (صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) سارے عالَم کے نبی ہوں گے، تمام شریعتوں کے ناسخ۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۷۷ ملتقطاً)

تو یہودی ہمیں قتل کر دیں گے۔“[1]

ناسمجھ لوگ:

﴿6529﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ان لوگوں کا کیا حال ہے جو مالداروں کو عزت دیتے ہیں اور نیکوں کو حقیر جانتے ہیں، قرآن کے ان احکام پر عمل کرتے ہیں جو ان کی خواہش کے مطابق ہوں اور ان پر عمل نہیں کرتے جو خواہش کے مطابق نہ ہوں۔ پس اس طرح وہ بعض قرآن پر ایمان لاتے اور بعض کا انکار کرتے ہیں۔ بغیر کوشش حاصل ہونے والی اَشیاء یعنی مُقرَّرہ تقدیر، یقینی موت اور تقسیم شدہ رزق کے لئے تو کوشش کرتے ہیں مگر جن کا حصول کوشش کے بغیر ممکن نہیں یعنی بھرپور بدلہ، مقبول عمل اور بے خسارہ تجارت اِن کے لئے کوشش نہیں کرتے۔“[2]

اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والا کون؟

﴿6530﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی اَشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے بارگاہِ رسالت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میں حاضر ہو کر عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایک شخص شُہرت کے لئے، ایک مالِ غنیمت کے لئے اور ایک اپنی تعریف کے لئے لڑتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والا کون ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”جو کَلِمَۃُ اللہ کی بلندی کے لئے لڑے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں جہاد کرنے والا ہے۔“[3]

کامل عورتیں:

﴿6531﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی اَشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کامل مرد تو بہت ہوئے البتہ عورتوں میں کامل مریم بنتِ عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ ہوئیں اور عائشہ کو عورتوں پر ایسی فضیلت ہے جیسے ثَرِید کو تمام کھانوں پر۔[4]

---

1 ...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ بنی اسرائیل، ۵/ ۹۶، حدیث: ۳۱۵۵

2 ...معجم کبیر، ۱۰/ ۱۹۳، حدیث: ۱۰۴۳۲

3 ...بخاری، کتاب فرض الخمس، باب من قاتل للمغنم هل ینقص من اجره؟، ۲/ ۳۵۰، حدیث: ۳۱۲۶

4 ...بخاری، کتاب فضائل اصحاب النبی، باب فضل عائشۃ رضی اللہ عنها، ۲/ ۵۵۱، حدیث: ۳۷۶۹

ریاکار کا انجام:

﴿6532﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ دو عالَم کے مالک و مختار، اُمت کے غمگسار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو (شہرت کی خاطر) اپنے عمل لوگوں کو سنائے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اسے اپنی مخلوق کے کانوں کو سنائے گا اور اسے ذلیل اور چھوٹا کر دے گا۔[1]

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا عطا کردہ وظیفہ:

﴿6533﴾... حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں: ایک بار نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے پاس تشریف لائے اور میرے اور فاطمہ کے درمیان بیٹھ گئے پھر ہمیں سکھایا کہ جب ہم بستر پر آجائیں تو 33 مرتبہ سُبْحَانَ اللہ، 33 مرتبہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہ اور 34 مرتبہ اَللہُ اَکْبَر کہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: "اس کے بعد میں نے اسے کبھی ترک نہیں کیا۔" ایک شخص نے دریافت کیا: "جنگ صفّین کی رات بھی نہیں؟" فرمایا: "اس رات بھی نہیں۔"[2]

﴿6534﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مُردار کی کھال کے بارے میں ارشاد فرمایا: "اس کھال کی دباغت اس کی پلیدی ختم کر دیتی ہے۔"[3]

حضور کے اسماء:

﴿6535﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو موسیٰ اَشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں اپنے نام بتائے، جن میں سے ہم نے کچھ یاد رکھے اور کچھ یاد نہ رکھ سکے۔ ارشاد فرمایا: "میں محمد، احمد، مُقَفّی (راہ نُما)، حاشِر (جمع کرنے والا)، نبیِّ توبہ اور نبیِّ مَلْحَمہ (جہاد کرنے والا نبی) ہوں۔"[4]

---

1 ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمرو بن العاص، ۲/ ۲۶۶، حدیث: ۷۰۰۵

2 ...دارمی، کتاب الاستئذان، باب فی التسبیح عند النوم، ۲/ ۳۷۷، حدیث: ۲۶۸۵

3 ...مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن العباس، ۱/ ۵۱۰، حدیث: ۲۱۱۷

4 ...مسلم، کتاب الفضائل، باب فی اسمائہ صلی اللہ علیہ وسلم، ص۱۲۸۱، حدیث: ۲۳۵۵

مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث ابی موسی الاشعری، ۷/ ۱۴۹، حدیث: ۱۹۶۴۰

کمزوروں کی دعا:

﴿6536﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُصْطَفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کمزور لوگوں کی دعاؤں کے سبب مسلمانوں کی مدد کی جاتی ہے۔“[1]

﴿6537﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن ابو العاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے آخری عہد یہ لیا: ”جب تم کسی قوم کی امامت کرو تو ہلکی نماز پڑھاؤ کیونکہ ان میں بوڑھے، مریض، کمزور اور حاجت مند ہوتے ہیں۔“[2]

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قَیس مُلائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس ملائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تبع تابعی بزرگ ہیں، آپ خوف وخَشیَّت والے قارِیِ قرآن اور عاجزی وانکساری کے پیکر تھے۔

﴿6538﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”اہل کوفہ میں پانچ افراد روز ہی نیکیوں میں بڑھ جایا کرتے تھے۔“ پھر آپ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن اَبجر، حضرتِ سیِّدُنا ابو حَیَّان تیمی، حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سُوقہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابو سِنان رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی کا ذکر کیا۔

جنازے میں فرشتوں کی آمد:

﴿6539﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے ادب واخلاق، قراءتِ قرآن اور علم میراث سکھایا۔ میں انہیں بازار میں تلاش کرتا اگر وہاں نہ ملتے تو گھر میں نماز پڑھتے یا تلاوتِ قرآن کرتے ملتے گویا آپ ان کاموں کو پہلے سے ادا کرنا چاہتے ہیں جن کے چھوٹ جانے کا اندیشہ ہے۔ اگر گھر میں نہ ملتے تو کوفہ کی کسی مسجد کے کونے میں چور کی طرح بیٹھے گریہ وزاری کر رہے

1... بخاری، کتاب الجهاد، باب من استعان بالضعفاء... الخ، ۲/ ۲۸۰، حدیث: ۲۸۹۶، مفهوما

2... مسلم، کتاب الصلاة، باب امر الائمة بتخفیف الصلاة فی تمام، ص ۲۴۴، حدیث: ۴۶۸

ہوتے۔ اگر مسجد میں بھی نہ ملتے تو قبرستان میں نفس پر گریہ وزاری کر رہے ہوتے۔ جب ان کا وصال ہوا تو کوفہ کے لوگ گھروں کے دروازے بند کر کے ان کے جنازے میں شریک ہوئے، ان کا جنازہ میدان میں لائے اور چارپائی کے سامنے کھڑے ہوگئے۔ آپ کی وصیت تھی کہ جنازہ حضرتِ سیِّدُنا ابوحَیّان تیمی علیہ رحمۃ اللہ القوی پڑھائیں۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا ابوحیان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے آگے بڑھ کر چار تکبیروں سے نمازِ جنازہ پڑھائی۔ اس وقت کسی کو زور سے یہ کہتے سنا گیا: ”نیکوکار عَمرو بن قیس آچکے ہیں۔“ اس وقت میدان ایسے سفید پرندوں سے بھرا ہوا تھا کہ ان جیسے حُسن وخِلقت والا پہلے کبھی دیکھا نہ گیا تھا، لوگ ان کی خوبصورتی اور کثرت پر مُتعجب تھے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابوحیان علیہ رحمۃ الرحمٰن نے فرمایا: تم کس پر تعجب کر رہے ہو؟ یہ فرشتے ہیں، عمرو بن قیس رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے جنازے میں شرکت کے لئے آئے ہیں۔

سفید لباس میں ملبوس جماعت:

﴿6540﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوخالد احمر علیہ رحمۃ اللہ الاکبر کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ اپنے نفس کے ساتھ تاجروں جیسا سلوک کرتے تھے۔ ان کا انتقال شام کے کسی علاقے میں ہوا۔ جنازے کے وقت میں نے صحرا کو سفید لباس میں ملبوس لوگوں سے بھرا دیکھا اور جنازے کے بعد انہیں نہ پایا۔ کسی نے امیر عیسٰی بن موسٰی کو یہ واقعہ بذریعہ خط لکھ بھیجا۔ اس نے حضرتِ سیِّدُنا ابن شُبرُمہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابن ابولیلٰی رحمۃ اللہ تعالٰی علیہما سے کہا: ”آپ نے مجھے عَمرو بن قیس رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے بارے میں کیوں نہیں بتایا؟“ انہوں نے فرمایا: ”انہوں نے ہم سے کہا تھا کہ تم امیر کے پاس میرا تذکرہ نہ کرنا۔“

﴿6541﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن سعید جُعفی علیہ رحمۃ اللہ الولی نے فرمایا: ہم حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ کے جنازہ میں شریک تھے، آپ کے جنازے میں سفید لباس میں ملبوس ایک بہت بڑی جماعت شریک تھی، نمازِ جنازہ کے بعد وہ چلی گئی پھر کبھی نظر نہ آئی۔

عاجزی کی بنیاد:

﴿6542﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رحمۃ اللہ تعالٰی علیہ نے فرمایا: عاجزی کی بنیاد تین چیزیں ہیں (۱)... ملاقات کے وقت سلام میں پہل کرنا (۲)... اعلٰی کے بجائے ادنٰی جگہ بیٹھنا پسند کرنا اور (۳)... اللہ عزوجل کی خاطر کئے

جانے والے عمل میں دکھاوے، شہرت اور تعریف کو پسند نہ کرنا۔

﴿6543﴾... حضرتِ سیِّدُنا نُعیم بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کو اس طرح قرآنِ پاک پڑھایا کرتے کہ ہر شخص کے سامنے خود جا کر بیٹھتے حتّٰی کہ سب فارغ ہو جاتے اور کسی کے آگے نہیں چلتے تھے بلکہ سب کو ساتھ مل کر چلنے کا کہتے۔

علما کا ادب:

﴿6544﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس جب کوئی عالمِ دین تشریف لاتے تو آپ دوزانوں بیٹھ جاتے اور کہتے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو علم آپ کو عطا فرمایا وہ مجھے بھی سکھا دیجئے" اور اپنی بات کو اس آیت سے مزین فرماتے:

عَلٰۤى اَنْ تُعَلِّمَنِ مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴿۶۶﴾ (پ۱۵، الکھف: ۶۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اس شرط پر کہ تم مجھے سکھا دو گے نیک بات جو تمہیں تعلیم ہوئی۔

خلقِ خدا پر ترس:

﴿6545﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کسی نے پوچھا: "آپ کی بدلتی حالت کا سبب کیا ہے؟" فرمایا: "لوگوں پر ترس آنا کہ وہ اپنی جانوں سے غافل ہیں۔"

﴿6546﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسحاق بن خَلَف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب بازار والوں کو دیکھتے تو روتے ہوئے کہتے: "جو کچھ ان کے لئے تیار کیا گیا ہے اس سے کتنے غافل ہیں۔"

اصلاح اور غفلت والے اعمال:

﴿6547﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوسِنان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب تم اپنی ذات (کی اصلاح) میں مشغول ہو جاؤ گے تو لوگوں سے غافل ہو جاؤ گے اور جب لوگوں کے معاملات میں لگ جاؤ گے تو اپنے آپ سے غافل ہو جاؤ گے۔

﴿6548﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو خالد احمر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: جب تم بھلائی کی بات سنو تو اس پر عمل کرو اگرچہ ایک ہی مرتبہ۔

قابل تحسین مسلمان:

﴿6549﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو خالد احمر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: پہلے لوگ یہ بات ناپسند کرتے تھے کہ کوئی اپنے بچے کو کچھ دے اور بچہ اس چیز کو فقیر اور مسکین بچوں کے سامنے لے آئے پھر فقیر اور مسکین بچے اسے دیکھ کر گھر والوں کے سامنے روئیں۔

﴿6550﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُفَضَّل بن غَسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو بات میرے دل کو نرم کر دے، جس کے ذریعے میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی معرفت حاصل کر لوں وہ میرے نزدیک قاضی شُریح کے پچاس مقدموں کے فیصلوں سے زیادہ محبوب ہے۔

﴿6551﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسحاق بن خَلَف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روتے وقت اپنا چہرہ دیوار کی طرف کر لیتے اور ساتھیوں سے کہتے: یہ توزُکام ہے۔

بری صحبت کا وبال:

﴿6552﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو خالد احمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: گمراہ و بدمذہب کے ساتھ نہ بیٹھو کیونکہ تمہارا دل بھی بہک جائے گا۔

﴿6553﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن حکم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس نے بیس رات تک غَلّہ ذخیرہ کیا پھر سب خیرات کر دیا تب بھی اس (ذخیرہ کرنے) کا کفارہ ادا نہ ہو گا۔

محدث کی صفات:

﴿6554﴾... حضرتِ سیِّدُنا حکم بن بَشیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس آتے اور ٹکٹکی باندھ کر انہیں دیکھتے

رہتے، ان سے اپنی نظریں نہ پھیرتے۔ غالباً وہ علم حدیث کے معاملے میں انہیں بہت اہمیت دیتے تھے۔

حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ میرے استاد ہیں، میں نے انہیں فرماتے سنا: مُحدِّث کو چاہئے کہ صَرّاف (یعنی سکے تبدیل کرنے والے) کی طرح ہو جائے اور حدیث کو ایسے پرکھے جیسے سکے تبدیل کرنے والا درہموں کو پرکھتا ہے کیونکہ جس طرح دراہم کھرے کھوٹے ہوتے ہیں ایسے ہی حدیث کا معاملہ ہے۔

کس چیز کی خاطر زندہ رہنا چاہئے:

﴿6555﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو خالد اَحمر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ طاعون میں مبتلا ہوئے تو سکراتِ موت کے سبب بے ہوش ہو گئے، جب کچھ طبیعت سنبھلی تو یوں کہنے لگے: تجھے تیری عزت کی قسم! میرا گلا گھوٹ کر دم نکال دے، بے شک تو جانتا ہے کہ میرا دل تیری ملاقات کو پسند کرتا ہے۔ اے پروردگار! تجھے معلوم ہے کہ میں دنیا میں نہروں کی روانی اور درختوں کی پیداوار کے لئے زندہ رہنا پسند نہیں کرتا بلکہ وقت کی مصیبتیں جھیلنے، پیاسوں کو پانی پلانے اور علمی محفل میں بیٹھ کر علما سے علمی مذاکرے کرنے کے لئے زندگی پسند کرتا ہوں۔

سیِّدُنا عَمرو بن قَیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے متعدد تابعین عظام سے احادیث روایت کی ہیں جن میں حضرتِ سیِّدُنا حکم بن عُتَیْبَہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق سَبِیعی، حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن عمیر، حضرتِ سیِّدُنا سِماک بن حَرب، حضرتِ سیِّدُنا سَلَمہ بن کُہَیل، حضرتِ سیِّدُنا عطِیّہ بن سعد، حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابی رَباح، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُنْکَدِر، حضرتِ سیِّدُنا مُصعَب بن سعد اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عَجْلان رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اور دیگر شامل ہیں۔

تسبیح فاطمہ کی برکت:

﴿6556﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب بن عُجْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالَم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”پے در پے کہے جانے والے بعض کلمات ایسے ہیں جنہیں کہنے والا نقصان میں

نہیں رہتا، تم ہر فرض نماز کے بعد 33 بار سُبْحَانَ الله، 33 بار اَلْحَمْدُ لِلّٰه اور 34 بار اَللّٰهُ اَكْبَر کہہ لیا کرو۔“(1)

سوتے وقت کے کلمات:

﴿6557﴾... حضرتِ سیِّدُنا بَراء بن عازِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے تعلیم ارشاد فرمائی کہ جب میں سونے کے لئے بستر پر جاؤں تو یہ پڑھوں: ”اَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْكَ وَاَلْجَاْتُ ظَهْرِیْ اِلَیْكَ وَوَجَّهْتُ وَجْهِیْ اِلَیْكَ وَفَوَّضْتُ اَمْرِیْ اِلَیْكَ رَهْبَةً مِّنْكَ وَرَغْبَةً اِلَیْكَ لَا مَلْجَاَ مِنْكَ اِلَّا اِلَیْكَ اٰمَنْتُ بِالْكِتَابِ الَّذِیْ اَنْزَلْتَ وَبِالرَّسُوْلِ الَّذِیْ اَرْسَلْتَ یعنی میں نے اپنی جان تیرے سپرد کی، تیرے کرم پر آس لگائی، اپنا چہرہ تیری جانب متوجہ کیا اور تجھ سے ڈرتے ہوئے اور تیری طرف رغبت رکھتے ہوئے اپنا معاملہ تیرے سپرد کیا، تیرے سوا کوئی سہارا نہیں، میں تیری نازل کردہ کتاب اور تیرے بھیجے ہوئے رسول پر ایمان لایا۔(2)

نجومی و جادوگر کی تصدیق کا وبال:

﴿6558﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدالله بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو نجومی یا جادوگر کے پاس آئے پھر ان کی تصدیق کرے تو وہ اس سے الگ ہوگیا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) پر نازل فرمایا۔“(3)

مشتبہ اُمور سے بچنا ہی بہتر ہے:

﴿6559﴾... حضرتِ سیِّدُنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مُعلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”حلال بھی واضح ہے، حرام بھی واضح ہے اور ان کے درمیان کچھ مُشتَبہ چیزیں ہیں، جو ان سے بچے گا وہ اپنے دین و آبرو کو بچالے گا اور جو اِن میں پڑے گا قریب ہے کہ وہ حرام میں

1...مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ وبیان صفتہ، ص۳۰۱، حدیث: ۵۹٦

2...بخاری، کتاب الدعوات، باب اذا بات طاھرا، ۴/ ۱۹۱، حدیث: ٦۳۱۱ بتغیر

مسند الشامیین، ثور عن عمرو بن القیس الملائی، ۱/ ۲۹۵، حدیث: ۵۱۴

3...ابو داود، کتاب الطب، باب فی الکھان، ۴/ ۲۰، حدیث: ۳۹۰۴...مسند البزار، مسند عبد اللہ بن مسعود، ۵/ ۲۵٦، حدیث: ۱۸۷۳

پڑ جائے جیسے وہ چرواہا جو شاہی چراگاہ کے پاس ریوڑ چرائے تو قریب ہے کہ جانور اس میں چر لیں۔ بے شک ہر بادشاہ کی ممنوعہ چراگاہ ہوتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ممنوعہ چراگاہ اس کی حرام کردہ اشیاء ہیں۔“[1]

﴿6560﴾...(الف) حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میں کیسے خوشی مناؤں حالانکہ صور پھونکنے والا فرشتہ صور اپنے ہاتھ میں لئے کان لگائے اس انتظار میں ہے کہ کب پھونکنے کا حکم دیا جائے تا کہ وہ پھونکے۔“[2]

﴿6560﴾...(ب) حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیِّ غیب دان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

مِسْكِيْنًا وَّ يَتِيْمًا وَّ اَسِيْرًا ﴿۸﴾ (پ۲۹، الدھر: ۸) ترجمۂ کنز الایمان: (اور کھانا کھلاتے ہیں اس کی محبّت پر) مسکین اور یتیم اور اسیر (قیدی) کو۔

کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: مسکین سے مراد ”فقیر“ ہے، یتیم سے مراد وہ ہے ”جس کا والد فوت ہو چکا ہو“ اور اسیر سے مراد ”غلام اور قیدی“ ہیں۔

حدیث یاد کرنے کی فضیلت:

﴿6561﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص کو تَرو تازہ رکھے جو میرا کلام سنے، اس کی حفاظت کرے اور اسے (دوسرے تک) پہنچا دے جیسے اس نے سنا تھا۔“[3]

بروزِ قیامت مشک کے ٹیلے پر:

﴿6562﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دو جہاں کے تاجور، سلطانِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: بروزِ قیامت تین لوگ مشک کے ٹیلے پر ہوں گے جنہیں

1...مسلم، کتاب المساقاۃ، باب اخذ الحلال وترک الشبہات، ص ۸۶۲، حدیث: ۱۵۹۹

2...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ الزمر، ۵/ ۱۶۴، حدیث: ۳۲۵۴

3...ترمذی، کتاب العلم، باب ماجاء فی الحث علی تبلیغ السماع، ۴/ ۲۹۸، حدیث: ۲۶۶۵ عن زید بن ثابت

بڑی گھبراہٹ غمزدہ نہ کرے گی اور نہ انہیں حساب وکتاب کی فکر ہو گی:(۱)...وہ شخص جو قرآن کو بنیتِ ثواب پڑھے پھر لوگوں کی امامت کرے (۲)...وہ شخص جو ثواب کی نیت سے اذان دے اور (۳)...وہ غلام جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اپنے مالک کا حق ادا کرے۔[1]

یقین کی کمزوری والے اعمال:

﴿6563﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یقین کی کمزوری یہ ہے کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ناراض کر کے لوگوں کو راضی کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا پر لوگوں کی تعریف کرو اور ان کی برائی اس وجہ سے کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں عطا نہ کیا۔ یقیناً کسی لالچی کی لالچ تم تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا نہیں پہنچا سکتی اور نہ کسی کی ناپسندیدگی اسے روک سکتی ہے۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خوشی اور کشادگی کو رضا اور یقین میں رکھا ہے جبکہ غم اور پریشانی کو شک اور ناراضی میں رکھا ہے۔[2]

﴿6564﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خُدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تلاوتِ قرآن جسے میرے ذکر اور مجھ سے مانگنے سے روک دے، میں اسے مانگنے والوں سے بہتر عطا کروں گا اور قرآنِ مجید کی فضیلت دیگر کلاموں پر ایسی ہے جیسی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اپنی مخلوق پر۔[3]

شہید کی تمنا:

﴿6565﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ غزوۂ اُحد کے دن میرے والد شہید ہو گئے۔ مجھے خبر ملی تو میں ان کی طرف چل دیا۔ انہیں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے ایک کپڑا ڈال کر رکھا گیا تھا۔ میں نے چہرہ دیکھنے کے لئے کپڑا ہٹایا تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان مجھے منع کرنے لگے کیونکہ وہ نہیں چاہتے تھے کہ میں اپنے والد کا مُثلہ کیا ہوا (یعنی بگاڑا گیا) چہرہ دیکھوں۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم وہاں تشریف فرما تھے لیکن آپ نے مجھے منع نہ فرمایا۔ جب جنازہ اٹھایا گیا تو ارشاد فرمایا: فرشتے اپنے پروں سے مسلسل سایہ کئے ہوئے تھے

1...ترمذی، کتاب صفۃ الجنۃ، باب ۲۵، ۴/ ۲۵۵، حدیث: ۲۵۷۵، بتغیر

2...شعب الایمان، باب فی ان القدر خیرہ وشرہ من اللہ، ۱/ ۲۲۱، حدیث: ۲۰۷

3...ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ۲۵، ۴/ ۴۲۵، حدیث: ۲۹۳۵

حتّٰی کہ جنازہ اُٹھالیا گیا۔[1] پھر کچھ روز بعد مجھے ملاقات کا شرف ملا تو ارشاد فرمایا: بیٹا! کیا میں تمہیں خوشخبری نہ دوں، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے والد کو زندہ کرکے فرمایا: ''اپنی تمنا بیان کرو۔'' انہوں نے عرض کی: ''پروردگار! میں چاہتا ہوں کہ تو میری روح لوٹا دے اور مجھے پھر دنیا میں بھیج تاکہ دوبارہ تیری راہ میں مارا جاؤں۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: ''ہمارا قانون جاری ہوچکا ہے کہ دنیا میں دوبارہ نہیں لوٹایا جائے گا۔''[2]

سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کا زمین پر پہلا قدم:

﴿6566﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب حضرت آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام ہند میں اُترے تو انہیں گھبراہٹ محسوس ہوئی، جبریل امین ان کے پاس آئے اور بلند آواز میں دو مرتبہ اَللہُ اَکْبَرُ، ایک مرتبہ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللہ اور ایک مرتبہ اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ کہا۔ حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: یہ محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کون ہیں؟ انہوں نے عرض کی: یہ آپ کی اولاد میں سے آخری نبی ہیں۔[3]

قرآن پر عمل کی برکت:

﴿6567﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں قرآنِ مجید کی تعلیم دینے کا حکم فرمایا اور ترغیب دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: قرآنِ کریم بروزِ قیامت اپنے پڑھنے والوں کے پاس اس وقت آئے گا جب انہیں شدید حاجت ہوگی۔ وہ مسلمان سے کہے گا: ''مجھے پہچانتے ہو؟'' مسلمان پوچھے گا: ''تم کون ہو؟'' وہ کہے گا: ''میں وہ ہوں جس سے تم محبت کرتے تھے اور ناپسند کرتے تھے کہ تمہیں کامیابی دلانے اور زینت دینے والا (یعنی قرآن) تم سے جدا ہو۔'' مسلمان کہے گا: ''شاید تم قرآن ہو۔'' پھر قرآن اسے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں لے آئے گا، مسلمان کے دائیں ہاتھ میں بادشاہت اور

1...بخاری، کتاب المغازی، باب من قتل من المسلمین یوم احد...الخ، ۳/ ۴۴، حدیث: ۴۰۸۰

2...ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ اٰل عمران، ۵/ ۱۲، حدیث: ۳۰۲۱

مسند امام احمد، مسند جابر بن عبد اللہ، ۵/ ۱۴۳، حدیث: ۱۴۸۸۷

3...تاریخ ابن عساکر، ۷/ ۴۳۷، حدیث: ۲۰۴۲، الرقم: ۵۷۸، اٰدم نبی اللہ...الخ

بائیں ہاتھ میں جنت دی جائے گی، اس کے سر پر سکینہ اُتارا جائے گا، اس کے والدین کو دو ایسے حُلّے پہنائے جائیں گے کہ دنیا میں ایسے نہ پہنے ہوں گے۔ والدین عرض کریں گے: "ہمیں یہ کس لئے پہنائے گئے؟ ہمارے اعمال تو ایسے نہیں۔" ان سے کہا جائے گا: "یہ اس وجہ سے ہے کہ تمہارے بیٹے نے قرآن پر عمل کیا۔"[1]

﴿6568﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مقامِ حِجر[2] سے گزرے تو اپنے اَصحاب (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم) سے ارشاد فرمایا: ان (کھنڈرات) میں داخل نہ ہونا کہیں ایسا نہ ہو جو عذاب ان پر آیا وہ تم پر بھی آجائے۔[3]

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر

آپ نیک اعمال کی نصیحت کرتے اور برائی سے منع کرتے تھے۔

ساری نیکیاں بیٹے کے نام:

﴿70-6569﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کُناسہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیٹے ذر کا اچانک انتقال ہو گیا۔ گھر والے روتے ہوئے آپ کے پاس آئے، آپ نے پوچھا: تمہیں کیا ہو گیا ہے؟ خدا کی قسم! ہم پر ظلم ہوا ہے نہ قہر نازل ہوا، ہمارا حق مارا گیا نہ ہمارے ساتھ کوئی خطا کی گئی ہے، نہ ہمارے علاوہ کسی اور کا قصد کیا گیا۔ ہمیں بارگاہِ خداوندی میں ناراضی کا اظہار زیب نہیں دیتا۔ جب بیٹے کو قبر میں رکھا گیا تو کہنے لگے: بیٹا! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے۔ بخدا! تم نے میری فرمانبرداری کی اور میں نے تم پر شفقت کی، مجھے تم سے کوئی خوف نہ تھا، مجھے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کسی سے کوئی حاجت نہیں، تم نے ہماری عزت

1... معجم کبیر، ۸/ ۲۹۱، حدیث: ۸۱۱۹

2... حجر وہ جگہ ہے جہاں صالح عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم یعنی قوم ثمود آباد تھی۔ یہ جگہ تبوک جاتے ہوئے راستہ میں پڑی اور یہ واقعہ غزوۂ تبوک کا ہے، وہاں عذاب الٰہی آیا تھا۔ (مراۃ المناجیح، ۶/ ۶۷۰)

3... بخاری، کتاب المغازی، باب نزول النبی الحجر، ۳/ ۱۵۰، حدیث: ۴۴۲۰

خراب کی نہ ہمارے لئے رسوائی کا سبب بنے، تمہیں پیش آنے والے معاملات کے غم نے مجھے تمہاری موت کا غم بھلا دیا ہے۔ اے ذر! اگر قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہونے اور وہاں لوگوں کے جمع ہونے کا معاملہ نہ ہوتا تو میری یہ تمنا ہوتی کہ تمہیں کبھی موت نہ آئے۔ کاش مجھے معلوم ہوتا کہ تم سے کیا سوال کیا جائے گا اور تم کیا جواب دو گے؟ اے پروردگار! بے شک تو نے مجھ سے بیٹے کی موت پر صبر کرنے پر اجر کا وعدہ فرمایا ہے۔ اے میرے خدا! اس پر اپنی سلامتی اور رحمت نازل فرما۔ اے پروردگار! اپنے بیٹے کے حسن سلوک کی وجہ سے میں نے اپنی نیکیاں اسے دیں۔ تو اس کی پہچان خطاکار کے طور پر نہ کروانا اور اس کی خطاؤں سے درگزر فرما کہ تو اس پر مجھ سے بڑھ کر رحم فرمانے والا ہے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے اس کی غلطیوں کو معاف کیا تو بھی اس کی خطاؤں سے درگزر فرما کہ تو مجھ سے زیادہ جود و کرم والا ہے۔ جب قبر سے جانے کے لئے مڑے تو کہنے لگے: ذر! اب ہم تمہیں یہاں چھوڑے چلتے ہیں کیونکہ ہمارے رُکے رہنے سے تمہیں کوئی فائدہ حاصل نہ ہو گا۔

رب تعالیٰ پر کامل بھروسا:

﴿6571﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن جابر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کے بیٹے کا انتقال ہوا تو لوگ کہنے لگے: "اب یہ بوڑھا بھی مر جائے گا کیونکہ والدین کی دیکھ بھال بیٹا ہی کرتا تھا۔" جب آپ نے یہ سنا تو حیرت میں ڈوب کر فرمانے لگے: "کیا میں اس کے بغیر مَر جاؤں گا؟ زندگی دینے والی ذات تو رب کی ہے جسے موت نہیں۔" پھر آپ خاموش ہو گئے۔ جب قبر پر مٹی ڈالی جا چکی تو قبر کے پاس کھڑے ہو کر لوگوں کو بتانے کے لئے بیٹے سے یوں مخاطب ہوئے: "اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے، ہمیں تمہارے بعد کوئی پریشانی نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہوتے ہوئے ہمیں کسی سے کوئی حاجت نہیں۔ میں تم سے پہلے مرنا پسند نہیں کرتا البتہ اگر قیامت میں پیش ہونا نہ ہوتا تو میں تمہاری جگہ ہونے کی تمنا کرتا۔ آخرت کے غم نے مجھے تمہاری موت کا غم بھلا دیا۔ کاش! مجھے معلوم ہوتا کہ منکر نکیر نے تم سے کیا سوال کیا اور تم نے کیا جواب دیا؟" پھر آپ نے اپنا سر اٹھایا اور عرض کی: "اے پروردگار! میں نے اپنا حق معاف کیا جو میرے اور اس کے درمیان تھا، تو بھی اسے اپنا حق معاف فرما دے جو تیرے اور اس کے درمیان ہے۔"

راوی کہتے ہیں: لوگ اپنا طرزِ عمل اور پھر ان کا صبر و رضا دیکھ کر حیرت کرنے لگے۔

عبادتِ الٰہی کے لئے مؤمنین کا وسیلہ:

﴿6572﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمارہ بن عمر بن علاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے، رات اور اس کی تاریکی میں اپنے لئے (نیک) عمل کرو کیونکہ خسارے میں ہے وہ شخص جو رات اور دن میں نیکی کرنے سے دھوکے کا شکار ہے اور محروم ہے وہ شخص جو رات اور دن کی بھلائی سے محروم رہے۔ رات اور دن رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کے لئے مومنین کا وسیلہ ہیں اور جو لوگ اپنی ذات سے غافل ہیں ان لئے وبال ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اپنی ذات کو اس کے ذکر سے زندہ کرو کیونکہ دل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے زندہ ہوتے ہیں۔ رات میں قیام کرنے والے کتنے ہی ایسے ہیں جو اپنے اس عمل کے سبب اپنی قبروں میں خوش وخرم ہیں اور کتنے ہی سونے والے ایسے ہیں جب وہ عبادت گزاروں کو بارگاہِ الٰہی سے ملنے والا مرتبہ دیکھیں گے تو اپنی لمبی نیند پر افسوس کریں گے۔ تم گزرتے ہوئے ایام اور رات دن کو غنیمت جانو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے۔

﴿6573﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے:

مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ ؕ﴿۳﴾ (پ۱، الفاتحہ:۳) ترجمۂ کنزالایمان: روزِ جزا کا مالک۔

تو عرض کرتے: اے روزِ جزا کے مالک! تیرا ذکر صادقین کے دلوں کو خوب لذت دیتا ہے۔

﴿6574﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذکر کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اگر آج میں تمہیں قرآن مجید کی ایسی نصیحتیں نہ سناؤں کہ جس سے طالب خیر اپنی مراد کو پالے تو تمہارے دلوں کی سختی، آنکھوں کی خشکی اور بے علم رہ جانے کا ذمہ دار میں ہوں گا۔ آپ نے فرمایا: یہ دنیا فانی ہے پھر سورۂ تکویر تلاوت کی۔ پھر کہا: حاملہ اونٹنیوں اور ان کے مالکوں پر افسوس ہے، انہوں نے ان اونٹنیوں میں پہلے بخل کیا پھر انہیں آزاد چھوڑ دیں گے۔

سیِّدُنا سعید بن جُبیر کی نصیحت:

﴿6575﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَلَّاد بن یحیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ نے فرمایا: حضرت سعید بن جُبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میرے والد کو ایک خط لکھا جس میں انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کے متعلق نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "اے ابو عمر! مسلمان کی زندگی کا ہر دن اس کے لئے غنیمت ہے۔" پھر فرض نمازوں اوران اذکار کا ذکر کیا جس کی انہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے توفیق دی تھی۔

اولیائے کرام کا عقیدہ:

﴿6576﴾... حضرتِ سیِّدُنا خلّاد بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عطا بن ابو رباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے فرمایا: صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا ذکر ہمیشہ اچھے الفاظ سے کیا جائے جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کا ذکر کیا اور کسی صحابی کی شان میں کسی طرح کی کمی کی جائے نہ کسی پر کسی طرح کا اعتراض کیا جائے اور جس نے کلمۂ شہادت پڑھا، رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تصدیق کی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نازل کردہ احکام کو مانا اس کے بارے میں مومن یا کافر ہونے کی دلیل نہ مانگو، جن لوگوں نے نیک کام کئے ہم ان کے لئے ثواب کی توقع رکھتے ہیں اور ان کے نیک کاموں کو پسند کرتے ہیں۔ جن سے خطا سرزد ہوئی ہم ان کے اس عمل کو ناپسند کرتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو ان کی خطا کو معاف فرمادے یا اس کے سبب عتاب فرمائے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے:

اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَكَ بِهٖ وَ یَغْفِرُ مَا دُوْنَ ذٰلِكَ لِمَنْ یَّشَآءُ ۚ (پ۵، النسآء: ۴۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ اسے نہیں بخشتا کہ اس کے ساتھ کفر کیا جائے اور کفر سے نیچے جو کچھ ہے جسے چاہے معاف فرمادیتا ہے۔

پس یہ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذمّۂ کرم پر ہے۔ ان کی بات سن کر حضرتِ سیِّدُنا عطا بن ابو رباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اسی بات کی وجہ سے میں تمہیں پسند کرتا ہوں اور یہی بات صحابی کو غیر صحابی سے ممتاز کرتی ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر رحم فرمائے اور ہماری اور ان کی مغفرت فرمائے۔

﴿6577﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیٹے نے ان سے عرض کی: "ابا جان! جب متکلمین بیان کرتے ہیں تو کوئی نہیں روتا لیکن جب آپ بیان کرتے ہیں تو ہر طرف سے رونے کی آوازیں آتی ہیں۔" آپ نے فرمایا: "بیٹا! اُجرت پر رونے والی

عورت، گمشدہ بچے پر رونے والی ماں کی طرح نہیں ہوتی (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اخلاص عطا فرمائے)۔“

﴿6578﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کُناسہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حلم سے مانوس ہو گئے ہو اسی لئے اس کی نافرمانی پر ڈٹے ہوئے ہو۔ کیا تم اس کا غضب چاہتے ہو؟ کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان نہیں سنا؟

فَلَمَّاۤ اٰسَفُوْنَا انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ فَاَغْرَقْنٰهُمْ (پ۲۵، الزخرف: ۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب انہوں نے وہ کیا جس پر ہمارا غضب ان پر آیا ہم نے ان سے بدلہ لیا تو ہم نے ان (سب) کو ڈبو دیا۔

اے لوگو! جو اشیاء حلال نہیں ان سے بچ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان کو بلند کرو کیونکہ جب نافرمانی کی جائے تو قہرِ خداوندی سے اَمان نہیں مل پائے گا۔

موت کا عمل:

﴿6579﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن صُبَیْح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے منقول ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: موت جب کسی کے گھر داخل ہوتی ہے تو ان کی جماعت کو منتشر کر دیتی ہے اور ان کی زندگی کو تنگی کا شکار کر دیتی ہے حالانکہ اس سے پہلے وہ خوشی اور تکبر میں زندگی بسر کر رہے تھے۔

نیکی کی پناہ گاہیں:

﴿6580﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمّار بن عَمرو بَجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے سنا: جس نے تمام امور میں صبر کا دامن مضبوطی سے تھاما اس نے بھلائی سمیٹ لی نیز نیکی کی پناہ گاہیں اور کامل اَجر تلاش کر لیا۔

﴿6581﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حسن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہمارے کچھ رُفقا نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب رات شروع ہونے کے آثار دیکھتے تو کہتے: رات آچکی ہے، لوگ رات (کی تاریکی) سے ڈرتے ہیں حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ اس سے ڈرا جائے۔

رقت انگیز دعا:

﴿6582﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا

عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یوں دعا کرتے سنا: اے پروردگار! میں تجھ سے ایسی بھلائی کا سوال کرتا ہوں جس سے ہمیں صبر کرنے والوں جیسا ثواب ملے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں ایسے شکر کا سوال کرتا ہوں جس سے ہمیں تیرا شکر کرنے والوں جیسا اَجر ملے۔ الٰہی! میں ایسی توبہ کا سوال کرتا ہوں جو ہمیں گناہوں کے میل کچیل سے پاک کر دے تاکہ ہمیں تیری بارگاہ میں توبہ کرنے والوں جیسا مقام مل جائے۔ تو ہی ہر نعمت اور بھلائی عطا کرنے والا ہے، ہر مصیبت و پریشانی اور تکلیف میں تجھ ہی سے مدد مانگی جاتی ہے۔ اے پروردگار! تیرے جو فیصلے ہم پر شاق ہوں ان پر ہمیں صبر عطا فرما اور فرمانبرداروں کی طرح راضی رہنے کی توفیق عطا فرما۔ تو نے جس چیز کا فیصلہ کر دیا اس پر دل سے تیرا شکر ادا کرنے، اخلاص کے ساتھ تیرے حضور جھکنے اور تیرے ان عمدہ فیصلوں پر سرِ تسلیم خم کرنے کی توفیق عطا فرما جن سے ہمیں درجات رفیعہ اور تیرا قرب ملنے کی امید ہو۔ اے کریم! اے میرے خدا! تیرا قرب حاصل کرنے کے لئے ایمان سے زیادہ نفع مند ہمارے لئے کچھ نہیں، بے شک تو نے ایمان عطا فرما کر ہم پر بہت بڑا احسان فرمایا پس ہمیں اس سے جدا نہ کرنا اور اسے ہم سے جدا نہ کرنا حتّٰی کہ ہمیں ایمان پر موت دے، ہمیں تیرے ثواب پر یقین، تیرے عذاب کا خوف، تیری آزمائش پر صبر اور تیری رحمت کی امید ہو۔

عظیم شے کا سوال:

﴿6583﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے: حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ مجھ سے حضرت ربیع بن ابوراشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد نے فرمایا: اے ابوذر! جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کی رضا کا سوال کیا اس نے عظیم شے کا سوال کیا۔

﴿6584﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "اگر مجھے قسم ٹوٹ جانے کا خوف نہ ہوتا تو میں یہ قسم کھاتا کہ دنیا کی کوئی چیز حاصل نہیں کروں گا حتّٰی کہ اس بارے میں کراماً کاتبین کی رضا کو نہ جان لوں۔"

دھوکے کا سبب:

﴿6585﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

نے ایک شخص کو یہ آیتِ مبارکہ تلاوت کرتے سنا:

یٰۤاَیُّهَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِیْمِۙ۝۶ (پ۳۰، الانفطار: ۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے آدمی تجھے کس چیز نے فریب دیا اپنے کرم والے رب سے۔

تو کہا: جہالت نے۔

﴿6586﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو نُعیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کسی کو یہ آیت تلاوت کرتے سنا:

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰىۙ۝۳۴ (پ۲۹، القیامۃ: ۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: تیری خرابی آلگی اب آلگی۔

تو کہنے لگے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ کس قدر سخت وعید ہے۔

آنسوؤں کے طلب گار:

﴿6587﴾... حضرتِ سیِّدُنا زکریا بن ابو زائدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب وعظ شروع کرتے تو کہتے: ”مجھے اپنے آنسو عاریۃً دے دو۔“ ایک مرتبہ جب لوگ وعظ سن کر جانے لگے تو حضرتِ سیِّدُنا امام شَعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے لوگوں سے پوچھا: ”کیا تم نے اپنے آنسو انہیں دے دیئے تھے؟“

رنجیدہ ہونا پسند ہے یا آنسو بہانا؟

﴿6588﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن صُبَیْح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ”آپ کے نزدیک خوفِ خدا رکھنے والوں کے لئے طویل رنج زیادہ بہتر ہے یا آنسو بہانا؟“ فرمایا: ”کیا تمہیں معلوم ہے کہ (رونے کے سبب) جب دل نرم ہو جاتا ہے تو تندرست اور مطمئن ہوتا ہے جبکہ غمگین دل حلق میں آجاتا ہے پھر تسبیح کرتا ہے۔ پس غم ان کے حق میں زیادہ پسندیدہ ہے۔“

﴿6589﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن سماک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وعظ کیا تو قبیلہ تمیم کا ایک نوجوان چیخ کر رونے لگا اور اس (کے چہرے) کا رنگ تبدیل ہو گیا، آنسو مستقل جاری تھے اور وہ بے ہوش ہو کر گر پڑا۔ انہی کی ایک اور مجلس میں پھر اسے اتنا روتے دیکھا

حتّٰی کہ میں سوچنے لگا اب اس کا دم نکل جائے گا۔ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ سے اس بات کا ذکر کیا تو انہوں نے فرمایا: بھتیجے! جب عقل سلامت نہ رہے تو جسم میں حرارت رہتی ہے نہ آنسو نکلتے ہیں اور جب عقل سلامت رہے تو عقل والا وعظ کو سمجھتا ہے اور وہ اسے حرارت پہنچاتی ہے۔ بخدا! وہ در حقیقت غمگین اور رونے والا ہے۔

﴿6590﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بَحر بَکراوی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡکَافِی کا بیان ہے کہ فَضل رَقاشی اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ذر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ مکہ مکرمہ میں ایک جگہ جمع ہوئے میں بھی وہاں حاضر تھا۔ فضل رقاشی نے طویل کلام کیا اور وعظ و نصیحت کی، دوران وعظ مختلف مذاہب بھی بیان کیے لیکن ان کے کلام سے میں نے کسی پر رقت طاری ہوتے نہیں دیکھی۔ پھر جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ذر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے کلام کا آغاز کیا تو آپ رونے لگے، لوگوں پر بھی رقت طاری ہو گئی اور سب رونے لگے۔

رب تعالیٰ سے حیا:

﴿6591﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡوَاحِد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے دو فرشتوں کو حکم دیا کہ آدم و حوا کو جنت سے الگ کر دو کیونکہ ان سے میرے حکم میں لغزش واقع ہو گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیۡہِ السَّلَام حضرتِ سیِّدَتُنا حوّا رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کی طرف روتے ہوئے متوجہ ہوئے اور کہا: جوارِ الٰہی سے الگ ہونے کے لئے تیار ہو جاؤ، یہ ہماری لغزش کا پہلا اثر ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا جبرئیل عَلَیۡہِ السَّلَام نے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیۡہِ السَّلَام کے مبارک سر سے تاج اُتارا، حضرتِ سیِّدُنا میکائیل عَلَیۡہِ السَّلَام نے آپ عَلَیۡہِ السَّلَام کا جواہر سے مزین سر بند کھول کر اس کے ساتھ ایک ٹہنی لٹکا دی۔ آپ عَلَیۡہِ السَّلَام نے سمجھا کہ سزا شروع ہو چکی تو سر جھکا کر معافی معافی پکارنے لگے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے فرمایا: میرے حکم میں لغزش واقع ہونے کی وجہ سے معافی مانگ رہے ہو؟ عرض کی: میرے مولیٰ! تجھ سے حیا کی وجہ سے سر جھکا لیا ہے۔

حُسنِ سلوک کی اعلیٰ مثال:

﴿93-6592﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیۡنَہ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ نے فرمایا: ابن عَیّاش مَنتوف حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ذر رَحۡمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہ کو بُرا بھلا کہتا تھا۔ ایک دن آپ نے اس سے کہا: ہمارے بارے میں اتنی زبان درازی

نہ کیا کرو، صلح کی گنجائش باقی رکھو کیونکہ جو ہمارے معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کا مرتکب ہو ہم اسے صرف یہ بدلہ دے سکتے ہیں کہ اس کے معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی فرمانبرداری ہی کریں۔

تاریک رات روشن کرنے والے:

﴿6594﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمار بن عمرو بَجَلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو کہتے سنا: عبادت گزاروں نے جب یہ دیکھا کہ رات تاریکی میں ڈوب گئی، غافل اور سُست لوگ پُرسکون نیند سو گئے تو وہ سستی اور نیند چھوڑ کر اپنی لذت کی جگہ لوٹ گئے اور بخوشی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہو گئے، رات کی عبادت اور لمبی نمازوں کی توفیق ملنے پر خوش ہوئے، انہوں نے اپنے بدن کو مشقت میں ڈال کر رات کا استقبال کیا اور اپنے چہروں (کی نورانیت) سے تاریک رات کو روشن کر دیا، راتیں گزر گئیں لیکن ان کی لذتِ تلاوت ختم نہ ہوئی اور نہ طویل عبادت سے ان کے جسم تھکے۔ پس دو فریقوں نے اس حال میں صبح کی کہ ایک نے رات سے نفع اُٹھایا اور دوسرے نے اپنے آرام اور نیند پر افسوس کیا اور عبادت کے لئے آنے والی رات کا انتظار کرنے لگے۔ دونوں میں کتنا فرق ہے! پس تم رات کی تاریکی میں اچھے اعمال کیا کرو، اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے، جس نے رات اور دن میں نیکیاں کر کے نفع نہ اُٹھایا وہ دھوکے میں ہے اور جو ان میں نیکیاں نہ کر سکا وہ محروم ہے۔ یہ دن اور رات مومنوں کے حق میں اپنے رب کی اطاعت و فرمانبرداری کے لئے راہ اور اپنی ذات سے غافل رہنے والوں کے لئے وبال ہیں۔ خود کو ذِکرُ اللہ سے زندہ کرو کہ دلوں کی زندگی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں ہے۔ رات کو قیام کرنے والے بہت سے ایسے ہیں جو اس رات قیام کرنے کے سبب اپنی اپنی قبر میں مسرور ہوں گے اور سونے والے بہت سے لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وہ انعام واکرام کے نہ ملنے پر نادم ہوں گے جو اس نے عبادت گزاروں کے لئے تیار کر رکھا ہے لہٰذا دن رات اور گزرتے وقت کو غنیمت جانو! اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے۔

پیلی رنگت اور مرجھائے دل والا:

﴿6595﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوگ دنیا اور آخرت سے کس قدر غافل ہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو ان اعمال کے متعلق جو ایک دوسرے سے چھپاتے ہو، تم موت کی تیاری کیوں نہیں کرتے

حالانکہ اس کا وقت قریب آچکا اور یہ ٹھکانا ہے تیری پناہ چاہنے والوں کا۔ بخدا! اگر میں جان لوں کہ میں بہت نیک ہوں تو میں اس وقت تک نہ ہنسوں جب تک یہ نہ جان لوں کہ میرے اعمال کی جزا کیا ہے لیکن جب ہم وعظ ختم کرتے ہیں تو اسی کیفیت پر لوٹ آتے ہیں جو تم جانتے ہو (یعنی دنیاوی معاملات میں مشغول ہوجاتے ہیں)۔

ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سورۂ حاقہ تلاوت کی، جب اس آیت پر پہنچے:

فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖۙ فَیَقُوْلُ هَآؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِیَهْ ﴿19﴾ (پ۲۹، الحاقۃ: ۱۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو وہ جو اپنا نامۂ اعمال دہنے ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گا لو میرے نامۂ اعمال پڑھو۔

تو فرمانے لگے: ربِ کعبہ کی قسم! اس شخص کا حسنِ ظن یقین میں بدل جائے گا۔ پھر پیلی رنگت اور مرجھائے ہوئے دل والا شخص اپنے دونوں ہاتھ پھیلا کر ندا کرے گا:

وَ اَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ ﳔ فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ﴿25﴾ (پ۲۹، الحاقۃ: ۲۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور وہ جو اپنے نامۂ اعمال بائیں ہاتھ میں دیا جائے گا کہے گا ہائے کسی طرح مجھے اپنا نَوِشْتہ (نامۂ اعمال) نہ دیا جاتا۔

پھر فرمانے لگے: اے کذاب! تو نے سچ کہا، اے کذاب! تو نے سچ کہا۔ اے کذاب! پھر فرمایا: سیاہ چہرے والا بدحال شخص جس کے دونوں ہاتھ گردن پر بندھے ہونگے وہ کہہ رہا ہو گا:

اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰىۙ ﴿34﴾ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰىؕ ﴿35﴾ (پ۲۹، القیامۃ: ۳۴، ۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تیری خرابی آ لگی اب آ لگی پھر تیری خرابی آ لگی اب آ لگی۔

اے رب عَزَّوَجَلَّ! تو نے ہمیں بار بار یہ وعید سنائی۔ تیری عزت وجلال کی قسم! تیرے علاوہ ہم کسی ایسے کی وعید پر یقین نہیں رکھتے جو ہمیں نفع و نقصان نہیں دے سکتا، جو کھانے، پینے اور سونے میں ہمارے ساتھ شریک ہے حتّٰی کہ ہم سے کیا جانے والا وعدہ پورا ہو جائے۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہی وہ لوگ ہیں جنہوں نے رات کی تاریکی سے نفع اٹھایا اور تیری عبادت کی مگر تیرے غیر کو دل میں جگہ دی۔ اگر تیرے علم میں یہ ہے کہ وہ کبھی توبہ نہ کریں گے تو ان کے بُرے اعمال کے سبب انہیں آگ میں ڈال دے۔

مراد پانے والے خوش نصیب:

﴾6596﴿... حضرتِ سیِّدُنا نَضر بن اسماعیل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے کلام میں کہا کرتے تھے کہ تم سب جانتے ہو تمہیں موت آنی ہے لیکن ابھی تک آئی نہیں ہے، تم روز مرہ کی زندگی میں موت کو اس وقت یاد کرتے ہو جب کسی کی میت کو بدن سکھا دینے والے گڑھے اور چٹان کے بہرے پتھروں (یعنی قبر) کی طرف لے جا رہے ہوتے ہو جبکہ وہ شخص اپنے گھر والوں پر مہربان اور اپنے خاندان میں سخاوت کرنے والا اور لوگوں کا سردار ہوتا ہے، اس کے اہل وعیال اس کے لئے روئی کا بچھونا تک نہ لگائیں گے، قبر کے کیڑے مکوڑے اس کے جسم سے چمٹ جائیں گے، اس وقت نیک اعمال اس کے کام آئیں گے۔ یا اس غریب شخص کو دیکھ کر موت کو یاد کرتے ہو جو دنیا کے لئے غمزدہ ہے اور اس کے لئے خوب کوششیں کرتا اور اپنے بدن کو تھکاتا ہے اور مقصد کے حصول سے پہلے ہی موت اسے آدبوچتی ہے۔ یا اس وقت موت کو یاد کرتے ہو جب دودھ پیتے بچے، درد میں مبتلا مریض یا برائیوں میں مبتلا رہنے والے کو موت کا تیر آ لگتا ہے۔ کیا واعظین کا کلام عبادت گزاروں کے لئے نصیحت نہیں؟ میں کبھی یہ کہتا ہوں کہ اللہ سُبْحَانَہٗ وَ جَلَّ جَلَالُہٗ نے تمہیں اتنی مہلت دی گویا آزاد چھوڑا ہوا ہے پھر جب اس کے حلم و قدرت کو دیکھتا ہوں تو کہتا ہوں کہ اللہ سُبْحَانَہٗ نے ہمیں موت کے وقت سے اس دن تک کی ڈھیل دی ہے جس میں آنکھیں کھلی کی کھلی رہ جائیں گی اور دل تھر تھرا جائیں گے:

مُهْطِعِيْنَ مُقْنِعِيْ رُءُوْسِهِمْ لَا يَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ ۚ وَ اَفْـِٕدَتُهُمْ هَوَآءٌ ﴿۴۳﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۴۳)

ترجمۂ کنز الایمان: بے تحاشا دوڑتے نکلیں گے اپنے سر اٹھائے ہوئے کہ ان کی پلک ان کی طرف لوٹتی نہیں اور ان کے دلوں میں کچھ سکت (طاقت) نہ ہوگی۔

اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! تو نے خوف دلا کر مخلوق پر اپنی حجت قائم کر دی، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَ اَنْذِرِ النَّاسَ يَوْمَ يَاْتِيْهِمُ الْعَذَابُ فَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رَبَّنَاۤ اَخِّرْنَاۤ اِلٰۤى اَجَلٍ قَرِيْبٍ ۙ (پ۱۳، ابراھیم: ۴۴)

ترجمۂ کنز الایمان: اور لوگوں کو اس دن سے ڈراؤ جب ان پر عذاب آئے گا تو ظالم کہیں گے اے ہمارے رب تھوڑی دیر ہمیں مہلت دے۔

پھر فرمانے لگے: ارے او ظالم! تجھے جو مہلت ملی ہے اس کے پورا ہونے سے پہلے اسے غنیمت جان اور اس کے ختم ہونے سے پہلے نفع اُٹھالے، انسان کا آخری وقت وہ ہے کہ اسے موت آنے کا اندازہ ہو جائے گا۔ اس

وقت افسوس کرنا بے کار ہو گا، انسان تو موت کا ہدف ہے۔ وہ جب تیر مارتی ہے تو غلطی نہیں کرتی اور جس کو مارنے کا قصد کرتی ہے اس کے علاوہ کو نہیں لگتا۔ سن لو! سب سے بڑی بھلائی آخرت کی ہے جو ہمیشہ رہے گی، کبھی ختم نہ ہوگی، وہ باقی ہے کبھی فنا نہ ہوگی اور مسلسل رہے گی منقطع نہ ہوگی اور جن بندوں پر کرم نوازی ہوگی وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پڑوس میں مَن پسند اور آنکھوں کو ٹھنڈا کرنے والی چیزوں میں اپنی زندگی بسر کریں گے۔ عمدہ مقامات پر ایک دوسرے کو دیکھیں گے اور ملاقات کر کے دنیاوی زندگی کے متعلق گفتگو کریں گے۔ ان لوگوں کو مبارک ہو! مبارکباد اس لئے کہ انہوں نے اپنے مقصد کو پالیا اور انہیں ان کی مراد مل گئی کیونکہ وہ اس بادشاہ کی طرف راغب رہے جو کریم اور بڑی فضیلت والا ہے۔

﴿6597﴾... حضرتِ سیِّدُنا نَضر بن اسماعیل رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ذر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ ایک جنازے میں شریک ہوا، آپ کے اِرد گرد لوگ جمع تھے، جب میت کو قبر میں رکھا گیا تو آپ رونے لگے اور مردے کو مخاطب کر کے کہا: تم دنیا کا سفر مکمل کر چکے، اگر تم نے اپنی قبر کے لئے نیکیوں کا سہارا حاصل کیا تو تمہیں مبارک ہو۔

سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مرویات

حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ذر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء، حضرتِ سیِّدُنا مجاہد، حضرتِ سیِّدُنا سعید بن جُبیر، حضرتِ سیِّدُنا طاؤس، حضرتِ سیِّدُنا عکرِمہ، حضرتِ سیِّدُنا ابوزُبیر، حضرتِ سیِّدُنا اسحاق بن عبد اللہ بن ابوطلحہ، حضرتِ سیِّدُنا نافع، اپنے والد حضرتِ سیِّدُنا ذر، حضرتِ سیِّدُنا شَعبی اور حضرتِ سیِّدُنا شَقیق ابووائل رَحِمَهُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی و دیگر تابعین عظام سے احادیث لی ہیں۔

﴿6598﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ سیِّدُنا جبریل عَلَیْہِ السَّلَام سے استفسار فرمایا: "اے جبریل عَلَیْہِ السَّلَام! جتنی دفعہ تم ہماری زیارت کو آتے ہو اس سے زیادہ آنے سے تمہیں کس چیز نے روکا ہے؟" اس پر یہ آیتِ مبارکہ نازل ہوئی:

وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ۚ ترجمۂ کنز الایمان: (اور جبریل نے محبوب سے عرض کی) ہم

لَهٗ مَا بَیْنَ اَیْدِیْنَا وَ مَا خَلْفَنَا (پ۱۶، مریم: ۶۴)

فرشتے نہیں اُترتے مگر حضور کے رب کے حکم سے اسی کا ہے جو ہمارے آگے ہے اور جو ہمارے پیچھے۔[1]

وقوفِ عرفہ کا وقت:

﴿6599﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ معلّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے (نویں شب کی) فجر طلوع ہونے سے پہلے عرفہ کا قیام[2] پالیا اس نے حج پالیا۔[3]

﴿6600-01﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تشہد سے فارغ ہوئے اور ہماری جانب رُخِ انور کرکے فرمایا: جسے تشہد کے بعد کوئی حدث لاحق ہو اس کی نماز ہو گئی[4]۔

پانچ خصوصی فضیلتیں:

﴿6602﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے حضرتِ ابوذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہیں دی گئیں: (۱)...ہر نبی اپنی قوم کی طرف رسول بنا کر بھیجے گئے اور مجھے تمام مخلوق کی طرف رسول بنا کر بھیجا گیا (۲)...رعب کے ذریعے میری مدد کی گئی حالانکہ مجھ سے پہلے کبھی کسی کی اس سے مدد نہ کی گئی (۳)...میرے لئے غنیمتیں حلال کر دی گئیں (۴)...میرے لئے ساری زمین جائے نماز اور قابلِ تیمّم بنادی گئی اور (۵)...مجھے منصب

1... بخاری، کتاب بدء الخلق، باب ذکر الملائکۃ، ۲/ ۳۸۴، حدیث: ۳۲۱۸

2... قیام عرفہ حج کا رکن اعلیٰ ہے جسے یہ مل گیا اسے حج مل گیا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۴۰)

3... ترمذی، کتاب التفسیر، باب ومن سورۃ البقرۃ، ۴/ ۴۵۶، حدیث: ۲۹۸۶ عن عبد الرحمٰن بن یعمر

معجم کبیر، ۱۱/ ۱۶۲، حدیث: ۱۱۴۹۶

4... آخری قعدہ میں بیٹھ چکا تھا کہ اس کا وضو جاتا رہا تو اس کا فرض ادا ہو گیا (مراٰۃ المناجیح، ۴/ ۱۴۰)۔ البتہ نماز واجبُ الْاِعادہ ہو گی کہ "خُرُوْجِ بِصُنْعِہٖ: یعنی قعدہ اخیرہ کے بعد سلام و کلام وغیرہ کوئی ایسا فعل جو منافیِ نماز ہو بقصد کرنا، مگر سلام کے علاوہ کوئی دوسرا منافی قصداً پایا گیا، تو نماز واجبُ الْاِعادہ ہوئی۔"

شفاعت عطا کیا گیا۔[1]

مجالس ذکر کی فضیلت:

﴿6603﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ذر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے، حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ وعظ و نصیحت کر رہے تھے، جب انہوں نے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیکھا تو خاموش ہو گئے، آپ نے ارشاد فرمایا: ”نصیحت جاری رکھو۔“ انہوں نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں۔“ تو ارشاد فرمایا: بے شک تم لوگ انہی میں سے ہو جن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حکم دیا کہ میں خود کو ان سے مانوس رکھوں، پھر یہ آیت تلاوت فرمائی:

وَ اصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَ الْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَ لَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَ لَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَ اتَّبَعَ هَوٰىهُ وَ كَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾

(پ۱۵، الکھف: ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار (زینت) چاہو گے اور اس کا کہنا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا۔

پھر فرمایا: جب بھی اہلِ زمین اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں اتنی ہی تعداد میں فرشتے بھی ان کے ساتھ جمع ہو جاتے ہیں۔ اہلِ زمین اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتے ہیں تو ملائکہ بھی اس کی حمد کرتے ہیں، اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان کرتے ہیں تو یہ بھی اس کی پاکی بیان کرتے ہیں، اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بزرگی بیان کرتے ہیں تو یہ بھی اس کی بزرگی بیان کرتے ہیں، اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مغفرت طلب کرتے ہیں تو فرشتے ان کی دعا پر آمین کہتے ہیں، پھر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے پاس لوٹ جاتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان سے پوچھتا ہے: تم کہاں گئے تھے؟ حالانکہ وہ ان سے بہتر جانتا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! زمین والے تیری عبادت کر

---

1 ...مسلم، کتاب المساجد، ص۲۶۵، حدیث: ۵۲۱، بتغیر قلیل

رہے تھے انہوں نے تیرا ذکر کیا تو ہم بھی تیرا ذکر کرنے لگے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: وہ کیا کہہ رہے تھے؟ فرشتے عرض کرتے ہیں: تیری حمد کر رہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میں ہی عبادت اور حمد کا حقیقی حقدار ہوں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تیری پاکی بیان کر رہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میری حمد میرے سوا کسی کو لائق نہیں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تیری بزرگی بیان کر رہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: آسمانوں اور زمینوں میں میری ہی کبریائی ہے اور میں ہی غالب حکمت والا ہوں۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: وہ تجھ سے مغفرت طلب کر رہے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: گواہ ہو جاؤ کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں فلاں بندہ بھی تھا؟ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ان لوگوں کا ہم نشین بھی بدبخت نہیں رہتا۔[1]

ذکرُ اللہ کی محفل سجانے والے:

﴿6604﴾... حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ کائنات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم حضرت عبد اللہ بن رواحہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سے گزرے وہ صحابۂ کرام کو وعظ و نصیحت کر رہے تھے، آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: سن لو! بے شک تم وہی لوگ ہو جن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے حکم دیا ہے کہ میں اپنی جان کو ان سے مانوس رکھوں۔ پھر یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَاصْبِرْ نَفْسَكَ مَعَ الَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَدٰوةِ وَالْعَشِیِّ یُرِیْدُوْنَ وَجْهَهٗ وَلَا تَعْدُ عَیْنٰكَ عَنْهُمْ ۚ تُرِیْدُ زِیْنَةَ الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا ۚ وَلَا تُطِعْ مَنْ اَغْفَلْنَا قَلْبَهٗ عَنْ ذِكْرِنَا وَاتَّبَعَ هَوٰىهُ وَكَانَ اَمْرُهٗ فُرُطًا ﴿۲۸﴾

(پ۱۵، الکھف:۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنی جان ان سے مانوس رکھو جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں اس کی رضا چاہتے ہیں اور تمہاری آنکھیں انہیں چھوڑ کر اور پر نہ پڑیں کیا تم دنیا کی زندگی کا سنگار (زینت) چاہو گے اور اس کا کہنا نہ مانو جس کا دل ہم نے اپنی یاد سے غافل کر دیا اور وہ اپنی خواہش کے پیچھے چلا اور اس کا کام حد سے گزر گیا۔

پھر فرمایا: جب اہلِ زمین اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر کے لئے جمع ہوتے ہیں تو اتنی ہی تعداد میں فرشتے بھی ان کے ساتھ جمع ہو جاتے ہیں۔ اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پاکی بیان کرتے ہیں تو فرشتے بھی پاکی بیان کرتے ہیں، اگر وہ

---

[1] ...معجم صغیر، ۲/ ۱۰۹، حدیث: ۱۰۷۰

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتے ہیں تو فرشتے بھی حمد کرتے ہیں اور اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بڑائی بیان کرتے ہیں تو فرشتے بھی بڑائی بیان کرتے ہیں۔ پھر فرشتے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوجاتے ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ زیادہ جانتا ہے۔ فرشتے عرض کرتے ہیں: اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! تیرے بندے تیری پاکی بیان کر رہے تھے تو ہم نے بھی تیری پاکی بیان کی، انہوں نے تیری بڑائی بیان کی تو ہم نے بھی تیری بڑائی بیان کی، انہوں نے تیری حمد کی تو ہم نے بھی تیری حمد کی۔ تو ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے فرشتو! گواہ ہو جاؤ کہ میں نے انہیں بخش دیا۔ وہ عرض کرتے ہیں: ان میں فلاں بندہ بڑا بدکار ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: وہ ایسی قوم ہے جس کا ہم نشین بدبخت نہیں رہتا۔[1]

﴿6605﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابوسعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ رحمتِ عالم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: محافلِ ذکر پر سکینہ نازل ہوتا ہے، ملائکہ انہیں گھیر لیتے ہیں، رحمت ان پر چھا جاتی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ عرش پر ان کا ذکر فرماتا ہے۔[2]

نوجوانوں کی ہلاکت کی خواہش نہ کرو:

﴿6606﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: اپنے نوجوانوں کی ہلاکت کی خواہش نہ کرو اگرچہ ان میں عذاب کے حقدار ہوں کیونکہ ان کی دو حالتیں ہونگی (۱)...وہ توبہ کریں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کی توبہ قبول فرمالے (۲)... آفات انہیں سہارا بنادیں اس طرح کہ اگر آفت دشمن کی صورت میں ہو تو وہ ان سے مقابلہ کریں گے، اگر آگ کی صورت میں ہو تو وہ اسے بجھائیں گے اور اگر سیلاب کی صورت میں ہو تو وہ بند باندھیں گے۔[3]

﴿6607﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مسافر کی موت شہادت ہے۔[4]

1... معجم صغیر، ۲/ ۱۰۹، حدیث: ۱۰۷۰ بتغیر

2... تاریخ بغداد، ۳/ ۳۴۴، الرقم: ۱۴۶۲، ابو عبد اللہ محمد بن عمرو ابن عمرویہ

3... فردوس الاخبار، ۵/ ۱۸، حدیث: ۷۳۱۵

4... شعب الایمان، باب فی الصبر علی المصائب، ۷/ ۱۷۳، حدیث: ۹۸۹۲

ظالم حکمران اور دنیا دار علما:

﴿6608﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے چہرۂ انور پر غم کے آثار دیکھے، آپ نے اپنی داڑھی مبارک پکڑ کر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا اور فرمایا: ابھی ابھی میرے پاس جبرئیل امین نے آکر اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا تو میں نے بھی ان کے جواب میں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّاۤ اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا اور کہا: "جبرئیل! یہ کیا معاملہ ہے؟" عرض کی: "آپ کے جانے کے کچھ ہی عرصے بعد آپ کی امت فتنوں میں مبتلا ہو جائے گی۔" میں نے پوچھا: "کفر کے فتنے یا گمراہی کے؟" عرض کی: "عنقریب ہر طرح کے فتنے ہوں گے۔" میں نے پوچھا: "ایسا کیسے ہو سکتا ہے کیونکہ میں ان میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب چھوڑے جا رہا ہوں؟" جبرئیل امین نے عرض کی: "وہ کتابُ اللہ کو لے کر بھی فتنوں میں مبتلا ہوں گے اور یہ فتنہ حکمران اور علما کی جانب سے ہو گا، حکمران لوگوں کو حقوق سے محروم کریں گے یوں کہ وہ لوگوں کے حقوق میں کمی کریں گے اور انہیں ادا نہ کریں گے پس وہ باہم ایک دوسرے سے لڑیں گے اور فتنوں میں مبتلا ہو جائیں گے۔ علما حکمرانوں کی خواہشات کی پیروی کریں گے اور انہیں گمراہی کی طرف لے جائیں گے پھر وہ باز نہ آئیں گے۔" میں نے پوچھا: "فتنوں سے بچنے والے کیسے بچ پائیں گے؟" جبرئیل امین نے عرض کی: "کنارہ کشی اور صبر کے ذریعے، اگر ان کا حق انہیں دیا جائے تو لے لیں اور اگر نہ دیا جائے تو طلب نہ کریں۔"(1)

بروزِ قیامت قرب مصطفٰے

فرمانِ مصطفٰے: اَوْلَى النَّاسِ بِیْ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ اَکْثَرُھُمْ عَلَیَّ صَلَاۃً یعنی بروزِ قیامت لوگوں میں سے میرے قریب تر وہ ہو گا جس نے دنیا میں مجھ پر زیادہ درودِ پاک پڑھے ہوں گے۔

(ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی فضل الصلوۃ علی النبی، ۲/ ۲۷، حدیث: ۴۸۴)

1... نوادر الاصول، الاصل الخامس والستون والمائۃ، الجزء الاول، ص ۶۵۷، حدیث: ۹۱۱

شامی تابعین کا ذکر

حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

یہاں سے شام کے رہنے والے تابعی بزرگوں کا ذکر ہوگا۔ جن میں سے ایک امت کے حکیم اور امت کی نمائندگی کرنے والے حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی عبداللہ بن ثوب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہیں، کتاب کے ابتدائی حصے میں (تابعین کے طبقۂ اُولیٰ کا ذکر کرتے ہوئے دوسری جلد، صفحہ 196 پر) ان کے کچھ حالات واقوال آٹھ عبادت گزاروں کے ساتھ مذکور ہیں۔ ایک قول کے مطابق آپ غزوۂ حنین کے سال ایمان لائے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں مدینہ آئے اور حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دور میں شام چلے گئے۔ یمن میں نبوت کے دعویدار اَسود عَنسی نے آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو آگ میں ڈلوا دیا تھا لیکن آگ نے آپ کو نقصان نہ پہنچایا گویا اس معاملے میں آپ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرح ہو گئے۔

حکیم الامت:

﴾6609﴿... حضرتِ سیِّدُنا کعب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اس امت کے حکیم ہیں۔

﴾6610﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: علما زمین پر ایسے ہیں جیسے آسمان پر تارے کہ جب لوگوں پر ظاہر ہوں تو لوگ ان سے رہنمائی حاصل کریں اور اگر وہ چھپ جائیں تو لوگ بھٹک جائیں۔

چار اموال چار کاموں میں قبول نہیں:

﴾6611﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبد الملک بن عمیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا کہ چار قسم کے اموال چار کاموں میں خرچ کرنا ہرگز قبول نہیں: یتیم کا مال، دھوکے، خیانت اور چوری سے حاصل کیا ہوا مال حج، عمرہ، جہاد اور صدقہ میں خرچ کرنا۔

پانی پر چلنا:

﴾6612﴿... حضرتِ سیِّدُنا حُمید بن ہِلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ

سِرَّہُ النُّوْرَانِی دریائے دِجلہ پر آئے، اس کی موجیں لکڑیوں کو بہا رہی تھیں۔ آپ پانی پر چلنے لگے پھر اپنے رُفقا کی جانب متوجہ ہو کر فرمانے لگے: تمہارا سامان گم ہوا ہے تو ہمیں بتاؤ تا کہ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے ملنے کی دعا کریں۔

﴿6613﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن زیاد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب روم کی سرزمین پر جنگ ہوئی تو رومی دریا پار کر کے بھاگے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے لوگوں سے فرمایا: بِسْمِ اللہ پڑھ کر دریا پر چلو۔ یہ کہہ کر آپ دریا پر چلنے لگے۔ آپ کو دیکھ کر لوگ بھی چلنے لگے۔ دریا کی گہرائی بہت زیادہ تھی اس کے باوجود اس کا پانی جانوروں کے گھٹنوں سے اوپر نہیں آیا۔ دریا عبور کرتے وقت آپ نے لوگوں سے پوچھا: تمہاری کوئی چیز گم تو نہیں ہوئی؟ اگر کسی کی کوئی چیز گم ہو جائے تو میں اس کا ضامن ہوں گا۔ ایک شخص نے جان بوجھ کر اپنا تھیلا پانی میں ڈال دیا۔ جب لوگوں نے دریا پار کر لیا تو اس نے کہا: میرا تھیلا دریا میں گر گیا ہے۔ آپ نے فرمایا: میرے ساتھ وہاں چلو۔ جب وہ ان کے ساتھ گیا تو اسے تھیلا دریا میں بہتی ایک لکڑی پر ملا۔

آنکھیں لوٹ آئیں:

﴿6614﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت نے حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے کیا ہوا وعدہ توڑا۔ آپ نے اس کے خلاف دعا کی جس سے وہ اندھی ہو گئی۔ وہ آپ کی بارگاہ میں حاضر ہوئی اور عرض کی: ”ابو مسلم! میں نے ایسا ایسا کیا، اب دوبارہ نہیں کروں گی۔“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دعا کی: ”اے پروردگار! اگر یہ سچی ہے تو اس کی آنکھیں لوٹا دے۔“ راوی کہتے ہیں کہ اسی وقت اس کی آنکھیں روشن ہو گئیں۔

علما کی اقسام:

﴿6615﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو قِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: علما تین طرح کے ہیں (۱)... ایک عالم وہ ہوتا ہے جو اپنے علم کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے اور لوگ اس کی پیروی کرتے ہیں (۲)... ایک وہ عالم ہوتا ہے جو اپنے علم کے مطابق زندگی بسر کرتا ہے لیکن لوگ اس کی پیروی میں زندگی نہیں گزارتے اور (۳)... ایک عالم وہ ہوتا ہے کہ لوگ اس کے علم کے مطابق زندگی گزارتے ہیں لیکن وہ خود کو ہلاکت میں ڈالتا ہے۔

سیّدُنا ابو مسلم خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی حدیث

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل اور حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے احادیث روایت کی ہیں۔

رضائے الٰہی کی خاطر محبت کا انعام:

﴿6616﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مسلم خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں مسجد میں داخل ہوا تو وہاں 30 سے زائد صحابۂ کرام کا حلقہ لگا پایا۔ میں نے ان میں گندمی رنگ، سُرمگیں آنکھوں اور چمکیلے دانتوں والا ایک نوجوان دیکھا۔ وہ گھٹنے کھڑے کیے بیٹھا ہوا تھا۔ دورانِ گفتگو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کو جب کسی معاملے میں کوئی دشواری پیش آتی تو اس نوجوان سے سوال کرتے۔ میں نے لوگوں سے پوچھا: "یہ کون ہے؟" جواب ملا: "مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔" حلقہ ختم ہونے کے بعد ہم نے نمازِ مغرب ادا کی۔ نماز کے بعد ان میں سے کسی سے ملاقات نہ ہو سکی۔ پھر دوسرے دن میں مسجد آیا، میں نے حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ستون کی آڑ میں نماز پڑھتے دیکھا تو ان کی ایک جانب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے لگا۔ وہ سمجھ گئے کہ مجھے ان سے کچھ کام ہے۔ جب انہوں نے نماز پڑھ لی تو میں ستون اور ان کے درمیان گھٹنے کھڑے کر کے بیٹھ گیا اور عرض کی: "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں آپ سے محبت کرتا ہوں حالانکہ میری آپ سے ایسی کوئی قرابت یا رشتہ داری نہیں ہے جس کی وجہ سے مجھے آپ سے کوئی امید ہو۔" حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے استفسار فرمایا: "پھر کس وجہ سے محبت کرتے ہو؟" میں نے عرض کی: "رضائے الٰہی کی خاطر۔" آپ نے خوشی سے میری چادر اپنی طرف کھینچ کر فرمایا کہ اگر تم سچے ہو تو تمہیں مبارک ہو کیونکہ میں نے رسولُ **اللہ** صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا ہے: "**اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے اس دن نور کے منبروں پر عرش کے سائے تلے ہوں گے جس دن اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔"

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو آکر یہ بات بتائی تو انہوں نے فرمایا: میں نے حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ

اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: میری خاطر آپس میں محبت کرنے والے میری محبت کے مستحق ہوگئے، میری خاطر ایک دوسرے پر خرچ کرنے والے میری محبت کے مستحق ہوگئے، میری خاطر آپس میں ملاقات کرنے والے میری محبت کے مستحق ہوگئے، میری خاطر ایک دوسرے کو نصیحت کرنے والے میری محبت کے مستحق ہوگئے۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا ابوادریس خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

حضرتِ سیِّدُنا ابوادریس خَولانی عائذ اللہ بن عبد اللہ تبع تابعی بزرگ ہیں۔ آپ صاحبِ بصیرت اور بہت غور وفکر کرنے والے تھے۔

﴿6617﴾... ایک یمنی شخص کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوادریس خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بارگاہِ خداوندی میں عرض کیا کرتے تھے: اے پروردگار! مجھے ایسا بندہ بنادے کہ میری نگاہ جب دیکھے عبرت ونصیحت حاصل کرے، خاموشی میں غور وفکر کرتا رہوں اور زبان ذکر کرتی رہے۔

میلے کپڑوں میں ستھرا دل:

﴿6618﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضِرار بن مرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں خراسان میں حضرتِ سیِّدُنا ضَحّاک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بوسیدہ پوستین پہنے ملا، آپ نے دیکھ کر فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا ابوادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ ستھرے کپڑوں میں میلا دل ہونے سے بہتر ہے کہ میلے کپڑوں میں ستھرا دل ہو۔

جنت کی خوشبو سے بھی محروم:

﴿6619﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم دِمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوادریس خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: جس نے فَنِ حدیث میں اس لئے مہارت حاصل کی کہ اس کے ذریعے لوگوں کے دلوں کو اپنی طرف راغب کرے وہ جنت کی بو تک نہ پائے گا۔

---

[1] ...مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث معاذ بن جبل، ۸/ ۲۴۶، حدیث: ۲۲۱۲۵

﴿6620﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: جو اپنے تمام غموں کو ترک کرکے آخرت کا غم اختیار کرلے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دنیاوی غموں میں کافی ہوگا اور جو دنیا کے غم میں غرق رہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کی کچھ پروا نہیں کہ وہ کسی بھی وادی میں ہلاک ہو۔

﴿6621﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: مسجدیں باعزت لوگوں کی جلسہ گاہ ہیں۔

پاکیزہ کھانا:

﴿6622﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن شہاب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَھَّاب بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا ابوادریس خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی بارگاہ میں حاضر تھا، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وعظ کرتے ہوئے فرمایا: ''کیا میں تمہیں نہ بتاؤں کہ لوگوں میں سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا کون کھاتا تھا؟'' حاضرینِ مجلس نے سنا تو پوری طرح ان کی جانب متوجہ ہوگئے۔ انہوں نے فرمایا: ''حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن زکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سب سے زیادہ پاکیزہ کھانا کھاتے تھے، لوگوں کا کھانا اپنے کھانے میں مِل جانے کے ڈر سے وہ جنگلی جانوروں کے ساتھ کھانا کھاتے تھے۔''

﴿6623﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَسّان بن عَطِیّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: دنیا کا فتنہ (سامری کے) بچھڑے کی طرح چھایا ہوا ہے جس کے فتنہ میں اکثر لوگ ہلاک ہوگئے سوائے ان کے جو پہلے سے جانتے تھے۔

مضامین قرآن:

﴿6624﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوقلابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے روایت ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوادریس خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: قرآنِ کریم کی بعض آیات خوشخبری دینے، بعض ڈر سنانے اور بعض احکام بتانے والی ہیں جبکہ بعض آیات گزشتہ زمانہ کے واقعات اور ان کی خبریں دینے والی ہیں نیز بعض آیات بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے والی ہیں۔

﴿6625﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جعفر بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: کسی شخص نے سنجیدگی اور وقار سے اچھا کوئی ہار نہیں پہنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جس بندے کے فہم و فراست میں اضافہ فرماتا ہے اس کی ہدایت میں بھی اضافہ فرما دیتا ہے۔

غیر عالم کے وعظ سے بہتر:

﴿6626﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: مسجد کے کسی گوشے میں آگ سلگنا میرے نزدیک اس بات سے بہتر ہے کہ غیر عالِم مسجد میں وعظ کرے۔

شہرت کے لئے حدیث حاصل کرنا:

﴿6627﴾... حضرتِ سیِّدُنا یَسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: جو احادیث کی تلاش اس لئے کرے تاکہ (شہرت پانے کے لئے) انہیں بیان کرے تو وہ جنت کی خوشبو نہ پائے گا۔

﴿6628﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اَخنَس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: مسجد کے کسی کونے میں آگ دیکھوں اور اسے بجھانے پر قادر نہ ہوں یہ میرے نزدیک اس سے بہتر ہے کہ مسجد میں کوئی بُرا کام ہوتا دیکھوں اور اسے مٹا نہ سکوں۔

﴿6629﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو قِلابہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: جس کے دل میں ذرّہ بھر بھلائی ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا پردہ چاک نہیں فرمائے گا۔

﴿6630﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: اس اُمت سے خشوع و خضوع اُٹھا لیا جائے گا حتّٰی کہ تمہیں خشوع و خضوع والا کوئی نہ ملے گا۔

جب غصہ آئے تو۔۔۔!

﴿6631﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو زکریّا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس

خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا کہ تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے ابن آدم! جب تجھے غصہ آئے تو مجھے یاد کرلیا کر، میں اپنے غضب کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ ہلاک نہ کروں گا۔

﴿6632﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن مسلم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: جب تم اپنی خوشحالی پر اِتراتے ہو تو مسلمانوں کی نظروں سے گر جاتے ہو۔

﴿6633﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے بیٹے کا بیان ہے کہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اندھیروں میں مساجد کی طرف جانے والوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ بروز قیامت بدلے میں کامل نور عطا فرمائے گا۔

ایمان چھن جانے کا اندیشہ:

﴿6634﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: جسے دنیا میں ایمان چھن جانے کا خوف نہ ہوگا اندیشہ ہے کہ مرتے وقت اس کا ایمان چھن جائے۔

سیِّدُنا ابو ادریس خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل، حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت، حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء، حضرتِ سیِّدُنا ابو ذَر، حضرتِ سیِّدُنا عَوف بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا ابو ثَعلبہ، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن حوالہ اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث بیان کی ہیں جبکہ آپ سے حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری، حضرتِ سیِّدُنا بِشر بن عُبید، حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن یزید، حضرتِ سیِّدُنا یونس بن مَیسرہ، حضرتِ سیِّدُنا ولید بن عبد الرحمن جُرشی اور حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم بن دینار رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اور دیگر نے روایتیں لی ہیں۔

قدرتِ باری تعالیٰ:

﴿6635﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: اے میرے بندو! میں ظلم سے منزہ اور پاک ہوں اور ظلم کرنا تمہارے لئے بھی حرام قرار دیا ہے لہٰذا ایک دوسرے پر ظلم نہ کرو۔ اے میرے بندو! تم دن رات خطائیں کرتے ہو، میں ہر خطا کو بخشنے والا ہوں، مجھے تمہاری خطاؤں کی پروا نہیں پس تم مجھ سے بخشش طلب کرو میں تمہیں بخش دوں گا۔ اے میرے بندو! تم سب بھوکے ہو سوائے ان کے جنہیں میں کھلاؤں پس

مجھ سے کھانا مانگو میں تمہیں کھلاؤں گا۔ اے میرے بندو! تم سب برہنہ ہو سوائے ان کے جنہیں میں پہناؤں پس مجھ سے لباس مانگو میں تمہیں پہناؤں گا۔ اے میرے بندو! تمہارا ضرر اس حد تک نہیں پہنچ سکتا کہ مجھے نقصان پہنچا سکو اور نہ ہی تمہارا نفع اس حد تک پہنچ سکتا ہے کہ مجھے نفع پہنچا سکو۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے، پچھلے، جن وانس سب مل کر بھی کسی کے برے ہونے پر متفق ہو جائیں تو یہ بات بھی میری بادشاہت میں ذرہ برابر کمی نہیں کرے گی۔ اے میرے بندو! اگر تمہارے اگلے، پچھلے، جن وانس سب ایک جگہ جمع ہو کر مجھ سے سوال کریں اور میں ہر ایک کی مراد پوری کروں تو بھی میرے خزانوں میں دریا میں ڈبوئی گئی سوئی کی تری جتنی بھی کمی نہیں آئے گی۔ اے میرے بندو! تمہارے اعمال تم پر پیش کئے جائیں گے تو جو انہیں اچھا پائے وہ میری حمد کرے اور جو ایسا نہ پائے وہ خود کو ملامت کرے۔[1]

بیعت مصطفےٰ:

﴿6636﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالک ومختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپ نے ارشاد فرمایا: مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراؤ گے، چوری نہیں کرو گے، زنا نہیں کرو گے۔ پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی (جس میں عورتوں سے بیعت لینے کا تذکرہ ہے):

يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا جَآءَكَ الْمُؤْمِنٰتُ يُبَايِعْنَكَ عَلٰۤى اَنْ لَّا يُشْرِكْنَ بِاللّٰهِ شَيْـًٔا وَّ لَا يَسْرِقْنَ وَ لَا يَزْنِيْنَ وَ لَا يَقْتُلْنَ اَوْلَادَهُنَّ وَ لَا يَاْتِيْنَ بِبُهْتَانٍ يَّفْتَرِيْنَهٗ بَيْنَ اَيْدِيْهِنَّ وَ اَرْجُلِهِنَّ وَ لَا يَعْصِيْنَكَ فِيْ مَعْرُوْفٍ فَبَايِعْهُنَّ وَ اسْتَغْفِرْ لَهُنَّ اللّٰهَ ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۱۲﴾

(پ۲۸، الممتحنۃ: ۱۲)

ترجمۂ کنز الایمان: اے نبی جب تمہارے حضور مسلمان عورتیں حاضر ہوں اس پر بیعت کرنے کو کہ اللہ کا شریک کچھ نہ ٹھہرائیں گی اور نہ چوری کریں گی اور نہ بدکاری اور نہ اپنی اولاد کو قتل کریں گی اور نہ وہ بہتان لائیں گی جسے اپنے ہاتھوں اور پاؤں کے درمیان یعنی موضع ولادت میں اٹھائیں اور کسی نیک بات میں تمہاری نافرمانی نہ کریں گی تو ان سے بیعت لو اور اللہ سے ان کی مغفرت چاہو بے شک اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

---

[1]... مسلم، کتاب البر والصلة، باب تحریم الظلم، ص ۱۳۹۳، حدیث: ۲۵۷۷

پھر ارشاد فرمایا: جو اس بیعت کو پورا کرے گا اس کا اجر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذِمّۂ کرم پر ہے اور جو ان میں سے کچھ کر بیٹھا اس کی وجہ سے اسے دنیا میں سزا دی گئی تو یہ اس کے لئے کفارہ ہے، جس نے ان میں سے کچھ کیا پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی پردہ پوشی فرمائی تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سپرد ہے اگر چاہے تو اسے بخش دے اور چاہے تو عذاب دے۔[1]

رب تعالیٰ کی طرف سے جنت کا وعدہ:

﴿6637﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ میں صحابۂ کرام کی محفل میں تھا، وہاں حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی موجود تھے۔ وتر کے معاملے میں بحث ہو رہی تھی، بعض واجب کہہ رہے تھے اور بعض سنت[2]۔ حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کہنے لگے: میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: میرے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے جبریل امین آئے اور عرض کرنے لگے: یارسول اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے کہ میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں، جو ان کو وضو اور رکوع و سجود کے ساتھ مقرَّرہ وقت پر ادا کرے گا میں اس سے وعدہ کرتا ہوں کہ اس کے بدلے اسے جنت میں داخل کروں گا اور جو مجھ سے اس حال میں ملے کہ اس نے اس میں کچھ کمی کی ہوگی یا اس کی مثل کچھ فرمایا (راوی کو یہاں شک ہے) تو میرا اس سے کوئی وعدہ نہیں اگر میں چاہوں تو اسے سزا دوں اور چاہوں تو رحم فرماؤں۔[3]

﴿6638﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت بے عقل، زمانۂ فترت میں ہلاک ہونے والے اور بچپن میں فوت ہونے والے کو لایا جائے گا۔ بے عقل کہے گا: اے پروردگار! اگر تو مجھے دنیا میں عقل عطا فرماتا

---

1 ...مسلم، کتاب الحدود، باب الحدود کفارات لاھلھا، ص۹۳۹، حدیث: ۱۷۰۹

2 ...**احناف کے نزدیک:** وتر واجب ہے اگر سہواً یا قصداً نہ پڑھا تو قضا واجب ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۶۵۳) کہ حدیث پاک میں ہے: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں، وتر حق ہے جو وتر نہ پڑھے وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابوداود، کتاب الوتر، باب فیمن لم یوتر، ۲/ ۸۹، حدیث: ۱۴۱۹)

3 ...مسند طیالسی، احادیث عبادۃ بن صامت، ص۷۸، حدیث: ۵۷۳

تو ایسا کوئی شخص مجھ سے زیادہ سعادت مند نہ ہوتا جسے تو نے عقل عطا فرمائی۔ زمانہ فترت میں ہلاک ہونے والا کہے گا: اے میرے رب! اگر تو مجھے اسلام کا زمانہ عطا فرماتا تو کوئی شخص مجھ سے زیادہ سعادت مند نہ ہوتا جسے تو نے اسلام کا زمانہ عطا فرمایا۔ بچپن میں مرنے والا کہے گا: اے میرے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اگر تو مجھے عمر عطا فرماتا تو کوئی مجھ سے زیادہ سعادت مند نہ ہوتا جسے تو نے عمر عطا فرمائی۔ رب سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی فرمائے گا: اگر میں تمہیں کوئی حکم دوں تو اطاعت کرو گے ؟ وہ کہیں گے: اے پروردگار! تیری عزت و جلال کی قسم! ہم ضرور اطاعت کریں گے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: جاؤ آگ میں داخل ہو جاؤ۔ پھر ارشاد فرمایا: اگر وہ آگ میں داخل ہو جاتے تو آگ انہیں کوئی نقصان نہ پہنچاتی۔ پھر ان کے سامنے ایسے شکاری جانور آجائیں گے جنہیں دیکھ کر وہ گمان کریں گے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہر مخلوق کو ہلاک کر دیں گے، وہ جلدی سے واپس لوٹیں گے اور عرض کریں گے: ہم لوٹ آئے، تیری عزت و جلال کی قسم! ہم اس میں داخل ہونے ہی والے تھے، اچانک اس میں سے ایسے شکاری جانور نکلے کہ ہم نے گمان کیا یہ تیری ہر مخلوق کو ہلاک کر دیں گے۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں دوسری بار وہی حکم دے گا تو یہ لوگ وہی بات دہرائیں گے۔ پھر تیسری بار وہی حکم دے گا تو پھر یہ لوگ وہی بات دہرائیں گے۔ پھر رب سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی فرمائے گا: میں تمہاری پیدائش سے پہلے جانتا تھا کہ تم کس حال پر ہو گے اور میں نے تمہیں اپنے علم کے مطابق ہی پیدا فرمایا اور میرے علم کے مطابق ہی تم پھرو گے۔ پھر انہیں جہنم میں پھینک دیا جائے گا اور آگ انہیں پکڑ لے گی[1]۔[2]

---

(1)... عُلَمائے اہلِ سنت ماتریدیہ کی اکثریت کے نزدیک اہل فترت کے مشرک جہنمی جبکہ توحید باری تعالیٰ کے قائل جنتی ہیں اور اہلِ فترت کے غافل لوگوں میں سے جس نے غور و فکر کی مہلت نہ پائی وہ بھی جنتی اور اگر پائی تو جہنمی لیکن اہلِ فترت کے جہنمی ہونے کا فیصلہ بروزِ قیامت بعدِ امتحان ہو گا۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۲۸ / ۴۴۹، ۴۵۰) کافروں کے گھر پیدا ہونے والا بچہ ناسمجھی کی عُمر میں مر گیا تو وہ اُخروی اَحکام میں مسلمان شمار ہو گا اور جنت میں جائے گا ہاں اگر سمجھ دار ہو کر کفر اختیار کرے گا تو کافر ہو جائے گا اور جہنم کا حقدار ہو گا، اگرچہ نابالغ ہو۔ (ماخوذ از فتاوی رضویہ، ۶ / ۲۴، مراٰۃ المناجیح، ۶ / ۳۱۰) رسول پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تین شخصوں سے قلم اٹھالیا گیا ہے: (۱) سویا ہوا شخص جب تک جاگ نہ جائے (۲) بچہ جب تک بالغ نہ ہو جائے اور (۳) پاگل جب تک ٹھیک نہ ہو جائے۔“ (ابو داود، کتاب الحدود، باب فی المجنون یسرق او یصیب حدا، ۴ / ۱۸۸، حدیث: ۴۴۰۳) حدیث کا مقصد یہ ہے کہ نابالغ بچہ، سوتا ہوا آدمی اور دیوانہ مرفوعُ القلم ہیں ان پر شرعی اَحکام جاری نہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵ / ۱۱۷)

(2)... معجم اوسط، ۶ / ۴۹، حدیث: ۷۹۵۵

ربِّ تعالیٰ کے محبوب بندے:

﴿6639﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ادریس خولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ میں دمشق کی مسجد میں داخل ہوا، وہاں حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو پایا: سلام کیا اور عرض کی: ”خدا کی قسم! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے آپ سے محبت کرتا ہوں۔“ انہوں نے فرمایا: ”واقعی اللہ کی رضا کے لئے؟“ میں نے عرض کی: ”جی ہاں۔“ پھر فرمایا: ”کیا واقعی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے؟“ میں نے عرض کی: ”جی ہاں۔“ انہوں نے میری چادر کے دونوں کونے پکڑ کر مجھے اپنی طرف کھینچ لیا اور فرمانے لگے: تمہیں مبارک ہو! میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ”میری محبت ان کے لئے ہے جو میری رضا کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں، میری محبت ان کے لئے ہے جو میری رضا کی خاطر ایک دوسرے کے ساتھ بیٹھتے ہیں، میری محبت ان کے لئے ہے جو میری رضا پانے کے لئے ایک دوسرے پر خرچ کرتے ہیں اور میری محبت ان کے لئے ہے جو میری رضا کی خاطر ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں۔“[1]

چیر پھاڑ کرنے والے جانور کا گوشت:

﴿6640﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ثَعلبہ خُشَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چیر پھاڑ کرنے والے درندے کھانے سے منع کرتے سنا ہے۔[2]

قیامت کی چھ نشانیاں:

﴿6641﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَوف بن مالک اَشجعی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم چمڑے کے خیمے میں تشریف فرما تھے، میں خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ نے اطمینان سے وضو کیا پھر ارشاد فرمایا: اے عوف! قیامت سے پہلے چھ نشانیوں کو شمار کرلو۔ میں نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیا ہیں؟ ارشاد فرمایا: (۱)... میرا دنیا سے چلا جانا۔ (حضرت عوف بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کہتے ہیں) میں نے شدتِ غم سے اداس ہو کر سر جھکالیا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے

1... موطا امام مالک، کتاب الشعر، باب ماجاء فی المتحابین فی اللہ، ۲/ ۴۳۹، حدیث: ۱۸۲۸

2... بخاری، کتاب الذبائح والصید، باب اکل کل ذی ناب من السباع، ۳/ ۵۶۲، حدیث: ۵۵۳۰

ارشاد فرمایا: کہو ایک۔ میں نے کہا: ایک۔ پھر فرمایا: (۲)...دوسری نشانی بیت المقدس کی فتح (۳)...تیسری بکریوں کی وبائی بیماری کی طرح تم میں موت کا عام ہونا (۴)...چوتھی مال کی زیادتی حتّٰی کہ کسی شخص کو سو دینار دیا جائے گا تب بھی اس کی ناراضی ختم نہ ہو گی (۵)...ایک فتنے کا ظاہر ہونا جو عرب کے ہر گھر میں داخل ہو گا کوئی اس سے بچ نہ پائے گا اور (۶)...تمہارے اور بنی اصفر کے درمیان صلح کا ہونا پھر وہ (عہد شکنی کرکے) جنگ کریں گے اور تمہارے مقابل اسّی لشکر ہوں گے، ہر لشکر بارہ ہزار کا ہو گا۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد اللہ صُنابِحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی

حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد اللہ عبد الرحمٰن بن عُسیلہ صُنابحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ ہر دم نیکیوں میں جلدی کیا کرتے تھے۔

گویا آسمانوں کی سیر کی ہو:

﴿6642-43﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمود بن رَبیع اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کے لئے ان کے پاس حاضر تھے۔ اچانک حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد اللہ صُنابحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حاضر ہوئے تو حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمانے لگے: ”جو ایسے شخص کی زیارت کا خواہشمند ہو جس نے گویا ساتوں آسمانوں کی سیر کا شرف پایا ہو، جنت و دوزخ والوں کو دیکھا ہو اور اس کے عجائبات دیکھ کر عمل بجالایا ہو وہ اس آنے والے (یعنی ابو عبد اللہ صُنابحی) کی زیارت کرلے۔“

نصیحت آموز فرامین:

﴿6644﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَریر بن عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد اللہ صنابحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرمایا کرتے تھے: ”ہم گرمی سردی کے موسم دیکھتے دیکھتے دنیا سے رخصت ہو جاتے ہیں (یعنی

[1]...سنن کبریٰ للبیہقی، کتاب الجزیۃ، باب مھادنۃ الائمۃ بعد رسول...الخ، ۹/ ۳۷۴، حدیث: ۱۸۸۱۷

آخرت کے لئے کچھ عمل نہیں کرتے)۔"

﴿6645﴾... حضرتِ سیِّدُنا عقیل بن مُدرک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی بزرگ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوعبد اللہ صُنابحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: "دنیا فتنہ کی طرف بلاتی ہے اور شیطان گناہ کی طرف بلاتا ہے جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات ان دونوں میں مشغول ہونے سے بہتر ہے۔"

سیِّدُنا ابوعبداللہ صُنابحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق، حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل، حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت اور حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایت کرتے ہیں۔

﴿6646﴾... حضرتِ سیِّدُنا صدیق اکبر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جسے پسند ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دعا قبول فرمائے اور دنیا و آخرت کی پریشانیاں دور کرے تو وہ تنگ دست کی دیکھ بھال کرے یا اس کی مدد کرے اور جو چاہتا ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ روزِ قیامت اسے جہنم کی آگ سے بچا کر اپنے سایۂ رحمت میں جگہ عطا فرمائے تو وہ مسلمانوں پر سختی نہ کرے بلکہ ان سے نرمی سے پیش آئے۔"[1]

ہر نماز کے بعد کا وظیفہ:

﴿6647﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرا ہاتھ پکڑ کر ارشاد فرمایا: "اے مُعاذ! خدا کی قسم میں تم سے محبت کرتا ہوں۔" میں نے عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم میرے ماں باپ آپ پر قربان! بخدا! میں بھی آپ سے محبت کرتا ہوں۔" ارشاد فرمایا: میں تمہیں ایک (وظیفہ کی) نصیحت کرتا ہوں، ہر نماز کے بعد اسے ضرور پڑھا کرو: "اَللّٰھُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی شُکْرِكَ وَ ذِکْرِكَ وَحُسْنِ عِبَادَتِكَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا شکر، ذکر اور بہتر طریقے سے تیری عبادت بجالانے پر میری مدد فرما۔"[2] جس نے بھی یہ حدیث روایت کی اس نے اس پر عمل کی نصیحت بھی کی۔

---

1 ... شعب الایمان، باب، باب فی ان یحب الرجل لاخیہ المسلم مایحب لنفسہ، ۷/ ۵۳۷، حدیث: ۱۱۲۶۰

2 ... ابوداود، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، ۲/ ۱۲۳، حدیث: ۱۵۲۲

الدعا للطبرانی، جامع ابواب القول فی ادبار الصلوات، ص ۲۰۸، حدیث: ۶۵۴

﴿6648﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ رحمت، شَفِیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے سجدہ کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے ایک نیکی لکھتا ہے، اس کا ایک گناہ مٹاتا ہے اور ایک درجہ بلند فرماتا ہے تو کثرت سے سجدے کرو۔"[1]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ کس کے حق میں؟

﴿6649﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضورِ اکرم، شافعِ اُمم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے بندوں پر پانچ نمازیں فرض فرمائیں ہیں جو انہیں پابندی کے ساتھ ادا کرتا ہے اور ان کے کسی حق کو ہلکا جانتے ہوئے ضایع نہیں کرتا اس کے حق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ ہے کہ اسے عذاب نہ دے گا اور جو انہیں ادا نہ کرے اس کے حق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کوئی وعدہ نہیں چاہے تو اس پر رحم فرمائے اور چاہے تو اسے عذاب دے۔"[2]

حضرتِ سیِّدُنا اَیفَع بن عبد کَلاعی[3] رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا اَیفَع بن عبد کلاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں۔ آپ وعظ کے ذریعے لوگوں کو نیکی کی دعوت دیتے تھے۔

قیامت میں مومن اور کافر کا حال:

﴿6650-51﴾... حضرتِ سیِّدُنا صَفوان بن عَمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایفع بن عبد کلاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دورانِ وعظ فرماتے سنا: جہنم پر سات پُل ہیں اور پُل صراط ان کے اوپر ہے، روزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ چوتھے پُل پر اپنی شان کے مطابق جلوہ گر ہو گا، پہلے پل پر لوگوں کو روکا جائے گا اور ان

1... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ما جاء فی کثرۃ السجود، ۲/ ۱۸۲، حدیث: ۱۴۲۴ بتقدم وتأخر

2... ابو داود، کتاب الوتر، باب فیمن لم یوتر، ۲/ ۸۹، حدیث: ۱۴۲۰ بتغیر قلیل

3... آپ کا نام ایفع ابن ناکور کلاعی ہے۔ ذوالکلاع یمن کا مشہور قبیلہ ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۳/ ۲۵۵)

سے "نماز" کے متعلق سوال کیا جائے گا، جن کی تقدیر میں ہلاکت لکھی ہوگی وہ ہلاکت میں جا پڑیں گے اور جن کی تقدیر میں کامیابی لکھی ہوگی وہ کامیاب ہو جائیں گے، پھر لوگ دوسرے پل پر پہنچیں گے تو ان سے "امانت" کے متعلق پوچھا جائے گا کہ لوٹادی تھی یا اس میں خیانت کی؟ جن کی تقدیر میں ہلاک ہونا لکھا ہو گا وہ ہلاک ہو جائیں گے اور جن کی تقدیر میں کامیابی لکھی ہوگی وہ کامیاب ہو جائیں گے، پھر تیسرے پل پر پہنچیں گے تو "قرابت" کے متعلق سوال کیا جائے گا کہ قائم رکھی یا قطع تعلقی کی؟ جن کی تقدیر میں ہلاکت لکھی ہوگی وہ ہلاک ہو جائیں گے اور جن کی تقدیر میں کامیابی لکھی ہوگی وہ کامیاب ہو جائیں گے۔ اس دن "قرابت" جہنم کے درمیان ہَوا میں مُعلّق رب تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض گزار ہوگی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جس نے مجھے قائم رکھا تو بھی اس سے تعلق قائم رکھ اور جس نے مجھے قطع کیا تو بھی اس سے قطع تعلقی فرما۔

حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن عَیّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو عیاش ہوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس روایت کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ "لوگوں کا رب تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہونے اور چوتھے پُل پر اپنی شان کے مطابق اس کے جلوہ فرمانے" کی طرف اِن فرامین باری تعالیٰ سے اشارہ ملتا ہے:

﴿1﴾...

اِنَّ جَهَنَّمَ كَانَتْ مِرْصَادًا ﴿۲۱﴾ (پ۳۰، النبا:۲۱)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک جہنم تاک میں ہے۔

﴿2﴾...

اِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ ﴿۱۴﴾ (پ۳۰، الفجر:۱۴)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک تمہارے رب کی نظر سے کچھ غائب نہیں۔

﴿3﴾...

مَا مِنْ دَآبَّةٍ اِلَّا هُوَ اٰخِذٌۢ بِنَاصِیَتِهَا ؕ اِنَّ رَبِّیْ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ﴿۵۶﴾ (پ۱۲، ھود:۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی چلنے والا نہیں جس کی چوٹی اس کے قبضۂ قدرت میں نہ ہو بے شک میرا رب سیدھے راستہ پر ملتا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو عَیّاش ہوزی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی شان کے مطابق بندوں کو پیشانی کے بالوں سے پکڑے گا اور مسلمانوں پر اس سے بھی زیادہ مہربان ہو گا جس قدر باپ اپنے

بچے پر مہربان ہوتا ہے اور کافر سے کہا جائے گا: تجھے کس چیز نے دھوکے میں رکھا اپنے کرم والے رب سے ؟

دوزخیوں کا آخری کلام:

﴿6652﴾... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عمرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ایفع بن عبد کلاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بیان کرتے سنا کہ رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہو جائیں گے تو رب تعالیٰ فرمائے گا: ”اے جنتیو! تم زمین (یعنی دنیا و قبر) میں کتنا عرصہ رہے؟“ جنتی عرض کریں گے: ”ایک دن یا دن کا کچھ حصہ۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ”ایک دن یا دن کے کچھ حصے میں تم نے میری رحمت، رِضا اور جنت کی کیا خوب تجارت کی، اب اس میں ہمیشہ کے لئے رہو۔“ پھر دوزخیوں سے فرمائے گا: ”تم زمین (یعنی دنیا و قبر) میں کتنا عرصہ رہے؟“ دوزخی کہیں گے: ”ایک دن یا دن کا کچھ حصہ۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: ”ایک دن یا اس کے کچھ حصے میں تم نے میری ناراضی، نافرمانی اور دوزخ کی کتنی بُری تجارت کی، اب رَہو اس میں ہمیشہ کے لئے۔“ دوزخی کہیں گے: ”اے ہمارے رب! ہمیں دوزخ سے نکال دے پھر اگر ہم تیری نافرمانی کریں تو ہم ظالم ہیں۔“ رب تعالیٰ فرمائے گا: ”دوزخ میں دُھتکارے پڑے رہو اور مجھ سے بات نہ کرو۔“ یہ رب تعالیٰ سے دوزخیوں کا آخری کلام ہو گا۔[1]

سیِّدُنا اَیفَع بن عبد کَلاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ اور حضرتِ سیِّدُنا ابو سفیان اور دیگر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایت کرتے ہیں۔

﴿6653﴾... حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْن یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔“[2]

---

1 ...تفسیر ابن ابی حاتم، پ۱۸، سورۃ المؤمنون، تحت الآیۃ: ۱۱۲، ۸/ ۲۵۱۱، حدیث: ۱۴۰۶۰

اسد الغابۃ، ۱/ ۲۴۰، الرقم: ۳۵۰، ایفع بن عبد الکلاعی

2 ...بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا... الخ، ۱/ ۴۲، حدیث: ۷۱

سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا تفسیری قول:

﴿6654﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَیفع بن عبد کلاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس عراق سے خراج[1] آیا تو آپ اپنے غلام کے ساتھ باہر تشریف لے آئے۔ اونٹ گنے تو وہ مقرّرہ تعداد سے زائد تھے۔ آپ نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا شکر ادا کیا تو غلام عرض گزار ہوا: ”امیر المؤمنین بخدا! یہ تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا فضل اور اس کی رحمت ہے۔“ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”تم نے غلط سمجھا، اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے فرمان: قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْيَفْرَحُوْا (پ۱۱، یونس:۵۸) “ سے مراد اسلام کی ہدایت اور قرآن وسنت ہے لہٰذا اسی پر خوش ہونا چاہئے اور یہ چیزیں اِس مال و دولت سے بہتر ہیں جسے لوگ جمع کرنے میں لگے ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا جُبیر بن نُفیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا جبیر بن نفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں۔ آپ عاجزی کے پیکر تھے۔

﴿6655﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُبیر بن نُفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا گیا: ”تکبر کی سب سے بُری صورت کونسی ہے؟“ فرمایا: ”عبادت میں تکبر کرنا۔“

مسکراتے ہوئے جنت میں داخلہ:

﴿6656﴾... حضرتِ سیِّدُنا جبیر بن نفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ”جن کی زبانیں اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے ذکر سے تر رہتی ہیں وہ مسکراتے ہوئے جنت میں جائیں گے۔“

1... خراج دو قسم کا ہوتا ہے: (۱) خراج مقاسمہ کہ پیداوار کا کوئی حصہ آدھا یا تہائی یا چوتھائی وغیرہا مقرر ہو، جیسے حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہودِ خیبر پر مقرر فرمایا تھا۔ اور (۲) خراج مُوَظَّف کہ ایک مقدارِ معیَّن لازم کر دی جائے خواہ روپے، مثلاً سالانہ دو روپے بیگھہ یا کچھ اور جیسے فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مقرر فرمایا تھا۔ (بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۹۱۵)

﴿6657﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُبیر بن نُفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "جس نے فقط کھانے پینے کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت گمان کیا اس کی عقل کم ہے اور وہ عذاب سے قریب ہے۔"

﴿6658﴾... حضرتِ سیِّدُنا جبیر بن نفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن ابو عمیرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: "اگر کوئی بندہ اپنی پیدائش کے دن سے رب تعالٰی کی اطاعت میں چہرے کے بَل گر جائے حتّٰی کہ بوڑھا ہو کر مر جائے تو بھی اس دن اپنی اس عبادت کو حقیر جانے گا اور امید کرے گا کہ کسی طرح اس کا اَجر و ثواب زیادہ ہو جائے۔"

عمدہ بستر گھر سے نکال دیا:

﴿6659﴾... حضرتِ سیِّدُنا جبیر بن نفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن سائب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی پھوپھی اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا کو ایک عمدہ بستر تحفہ میں پیش کیا۔ اُمُّ المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا تھکاوٹ کا شکار تھیں اس لئے افطار کے بعد آرام فرمانے کا ارادہ کیا اور اپنے بھتیجے کو بستر بچھانے کا فرمایا پھر آرام فرمانے لگیں۔ نیند اس قدر پُرسکون آئی کہ صبح ہو گئی۔ (جب بیدار ہوئیں) تو بھتیجے سے فرمایا: "غافل کر دینے والے اس بستر کو مجھ سے دور کر دو، میں اس پر آرام نہیں کرتی۔"

مالِ غنیمت کے حق دار:

﴿6660﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُبیر بن نُفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے قُبرص سے حاصل شدہ مالِ غنیمت حمص کے ساحل سے طَرطوس کی طرف روانہ فرمایا اور اسے ایک کنیسہ (عیسائیوں اور یہودیوں کے عبادت خانہ) میں رکھوا دیا جسے "کنیسۂ معاویہ" کہا جاتا تھا۔ پھر لوگوں میں اعلان فرمایا: "میں مالِ غنیمت تین حصوں میں تقسیم کروں گا ایک حصہ تمہارے لئے، ایک کشتی والوں کے لئے اور ایک قبطیوں کے لئے کیونکہ سمندری دشمنوں کے خلاف تمہاری طاقت یہی دونوں گروہ تھے۔" حضرتِ سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کھڑے ہوئے اور کہا: میں نے حضورِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس بات پر بیعت کی تھی کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرنا" اے

معاویہ! آپ ہمارا مالِ غنیمت کشتی والوں اور قبطیوں میں تقسیم کریں گے حالانکہ وہ ہمارے مزدور ہیں؟ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بات پر عمل کیا۔[1]

مُشک سے زیادہ پاکیزہ شخصیت:

﴿6661﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُبیر بن نُفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بارگاہ میں ایک لشکر عرض گزار ہوا: ”امیر المؤمنین! ہم نے انصاف پسند، حق گو اور منافقین پر سخت آپ سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا، آپ حضور اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بہتر ہیں۔“ حضرتِ سیِّدُنا عوف بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ”تم نے غلط کہا، بخدا! آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد سب سے بہتر شخص کو ہم نے دیکھا ہے۔“ حضرتِ سیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے استفسار فرمایا: ”اے عوف! وہ کون ہیں؟“ حضرتِ سیِّدُنا عوف بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کہا: ”حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ۔“ حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمانے لگے: ”عوف نے سچ کہا اور تم لوگوں نے غلط کہا، بخدا! حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مشک کی خوشبو سے زیادہ پاکیزہ ہیں اور (عاجزی کرتے ہوئے فرمایا) میں پالتو اونٹ سے زیادہ راستہ بھول جاتا ہوں۔“

﴿6662﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُبیر بن نُفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے بیٹے ان کے حوالے سے بیان کرتے ہیں: ”انسان مکمل سمجھ دار نہیں ہوتا جب تک لوگوں کی صحبت نہ چھوڑ دے۔“

> حضرت سیِّدُنا امام حسن مجتبیٰ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جو مُؤَذِّن کو ”اَشْھَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللہ“ کہتے سنے اور یہ دعا پڑھے: ”مَرْحَبًا بِحَبِیْبِیْ وَقُرَّۃِ عَیْنِیْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم“ اور اپنے انگوٹھوں کو چوم کر آنکھوں سے لگائے تو نہ کبھی اندھا ہو اور نہ کبھی اس کی آنکھیں دکھیں۔ (مقاصد الحسنۃ، ص ۳۹۰، تحت الحدیث: ۱۰۲۱)

---

[1]... ”غنیمت اوس کو کہتے ہیں جو لڑائی میں کافروں سے بطورِ قہر و غلبہ لیا جائے۔ غنیمت میں سے خُمس (پانچواں حصہ) نکال کر باقی چار حصے مجاہدین پر تقسیم کر دیے جائیں۔“ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۴۳۴ ملتقطاً)
مزید معلومات کے لئے بہار شریعت کے جلد 3، حصہ 9، صفحہ 431 تا 441 کا مطالعہ کیجئے۔

سیِّدُنا جُبیر بن نُفیر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

آپ حضرتِ سیِّدُنا صدیقِ اکبر، حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم، حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل، حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت، حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء، حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر، حضرتِ سیِّدُنا نَواس بن سَمعان، حضرتِ سیِّدُنا عُرباض بن ساریہ، حضرتِ سیِّدُنا ابوثَعلبہ خشنی، حضرتِ سیِّدُنا عوف بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا کعب بن عیاض، حضرتِ سیِّدُنا ثوبان، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو بن عاص، حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر بن خطاب، حضرتِ سیِّدُنا عقبہ بن عامر، حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ، حضرتِ سیِّدُنا انس اور دیگر صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایت کرتے ہیں۔

ایمان کے بعد سب سے بہتر:

﴿6663﴾... حضرتِ سیِّدُنا جبیر بن نفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ منبرِ رسول کی ایک جانب یا اس پر کھڑے ہوکر رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یاد کرکے رونے لگے، پھر فرمایا: بے شک رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہجرت کے پہلے سال اسی جگہ تین مرتبہ ارشاد فرمایا: ”لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عافیت کا سوال کرو کیونکہ ایمان کے بعد کسی کو عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں ملی۔“[1]

بے دینوں کی پیروی مت کرو:

﴿6664﴾... حضرتِ سیِّدُنا جبیر بن نفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے دورِ خلافت میں حمص کے رہنے والے دو شخص رضائے الٰہی کے لئے باہم محبت کرتے تھے۔ انہوں نے کسی یہودی سے دو چمڑوں پر کچھ لکھوایا اور چاہا کہ اس کے متعلق امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے فتویٰ طلب کریں گے۔ اہلِ حمص کی طرف سے جب یہ خبر امیر المؤمنین کو پہنچی تو آپ نے ان دونوں کی طرف مکتوب روانہ کردیا۔ انہوں نے کہا: ”امیر المؤمنین! ہم اہلِ کتاب کے علاقے میں رہتے ہیں، ہم نے ان سے ایسا کلام سنا کہ ہمارے جسم کانپ اٹھے، اس پر عمل کریں یا نہیں؟“ آپ نے فرمایا: ”کیا تم نے اس میں سے کچھ لکھا ہے؟“

---

[1]... سنن کبری للنسائی، کتاب عمل الیوم واللیلۃ، مسالۃ المعافاۃ، ۶/ ۲۲۱، حدیث: ۱۰۷۲۰

انہوں نے نفی میں جواب دیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں تمہیں کچھ بتاتا ہوں، میں حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی وفات ظاہری سے قبل کہیں نکلا حتّٰی کہ مقامِ خیبر پہنچ گیا، وہاں میں نے ایک یہودی کو کچھ عجیب سا پڑھتے سنا تو اس سے کہا: "جو تم کہہ رہے ہو کیا مجھے لکھ کر دے سکتے ہو؟" اس نے کہا: "ہاں ضرور۔" میں چمڑا لے کر آیا اور اس نے لکھوانا شروع کر دیا حتّٰی کہ میں نے پاؤں پر رکھ کر دلچسپی سے لکھ لیا۔ پھر جب بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو عرض گزار ہوا: "یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میری ملاقات ایک یہودی سے ہوئی، اسے میں نے ایسا کلام کرتے سنا جو آپ کے سوا کسی سے نہیں سنا۔" آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "کیا تم نے اسے لکھا ہے؟" میں نے عرض کی: "جی ہاں۔" ارشاد فرمایا: "مجھے دو۔" میں نے اسے معمولی سمجھا اور دے کر اس امید پر چلا گیا کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بعض باتوں کو پسند فرمائیں گے۔ جب واپس آیا تو آپ نے مجھے حکم فرمایا: "بیٹھ جاؤ اور اسے پڑھو۔" کچھ دیر پڑھنے کے بعد جب میں نے چہرۂ انور کی طرف دیکھا تو رنگ متغیر تھا، مجھ پر ایسا خوف طاری ہوا کہ آگے ایک حرف بھی نہ پڑھ سکا۔ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میری جانب نگاہ فرمائی تو میں نے وہ تحریر آپ کو دے دی۔ پھر اپنے مبارک لعاب سے ایک ایک لفظ مٹاتے گئے اور فرماتے گئے: "ان کی پیروی مت کرو، یہ سب نادانی کے سبب ہلاکت میں جا پڑے۔" حتّٰی کہ آخری حرف تک مٹا دیا۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "اگر مجھے معلوم ہوا کہ تم نے اس میں سے کچھ لکھا ہے تو تمہیں اس اُمت کے لئے عبرت بنا دوں گا۔" انہوں نے عرض کی: "بخدا! ہم اس میں سے کبھی کچھ نہیں لکھیں گے۔" پھر اپنی آخری عمر میں ان دونوں نے وہ چمڑے نکالے اور گڑھا کھود کر دفنا دیئے۔

دوستی کا حق:

﴿6665﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جب تم کسی سے محبت کرو تو اس سے جھگڑا نہ کرو، اس پر عیب نہ لگاؤ، اس کے ساتھ برائی نہ کرو اور اس سے سوال نہ کرو، ممکن ہے تمہاری ملاقات اس کے دشمن سے ہو جائے تو وہ تمہیں اس کے بارے میں جھوٹی خبر دے گا اور تمہارے اور اس کے درمیان جدائی ڈال دے گا۔"[1]

---

[1]... عمل الیوم واللیلۃ لابن السنی، باب النھی ان یسأل الرجل عن الرجل... الخ، ص۱۳۰، حدیث: ۲۰۰

﴿6666﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ طلب کرو ایسی خواہش سے جو (دل پر) مہر لگ جانے کا سبب بنے اور جو بے موقع کی جائے اور جس خواہش کا (دینی) فائدہ نہ ہو۔“[1]

مسلمان کی دعا رد نہیں ہوتی:

﴿6667﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”روئے زمین پر موجود جو مسلمان بھی رب تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ ضرور اس کی دعا قبول فرماتا ہے اس طرح کہ اس کی مراد پوری کر دیتا ہے یا اس کی مثل کوئی برائی اس سے دور فرما دیتا ہے بشرطیکہ وہ گناہ یا قطع رحمی کی دعا نہ کرے۔“ کسی نے عرض کی: ”تب تو ہم خوب دعائیں کریں گے۔“ ارشاد فرمایا: ”رب تعالیٰ کی عطا بہت زیادہ ہے۔“[2]

دن بھر رب تعالیٰ تجھے کافی ہے:

﴿6668﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوذَر اور حضرتِ سیِّدُنا ابودَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے: نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”اِبْنَ اٰدَمَ اِرْكَعْ لِیْ اَوَّلَ النَّهَارِ اَرْبَعَ رَكَعَاتٍ اَكْفِكَ اٰخِرَهٗ یعنی اے ابن آدم! تو دن کی ابتدا میں میرے لئے چار رکعات پڑھ لے میں دن کے آخر تک تیرے لئے کافی ہوں گا۔“[3]

﴿6669﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوثَعلبہ خُشَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رسولوں کے سردار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جنّات کی تین قسمیں ہیں: (۱)...پروں والے جو ہَوا میں اُڑتے ہیں (۲)...سانپ اور کتے کی شکل والے اور (۳)...وہ جو قیام بھی کرتے ہیں اور سفر بھی۔[4]

---

1 ...مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث معاذ بن جبل، ۸/ ۲۳۷، حدیث: ۲۲۰۸۲

2 ...ترمذی، کتاب الدعوات، احادیث شتی، باب فی انتظار الفرج وغیر ذلک، ۵/ ۳۳۴، حدیث: ۳۵۸۴

3 ...ترمذی، کتاب الوتر، باب ماجاء فی صلاۃ الضحی، ۲/ ۱۹، حدیث: ۴۷۴

4 ...مستدرک حاکم، کتاب التفسیر، تفسیر سورۃ الاحقاف، باب الجن ثلاثۃ اصناف، ۳/ ۲۵۴، حدیث: ۳۷۵۴

40سال پہلے جنت میں داخلہ:

﴿6670﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ میں مسجد کی ایک جانب بیٹھا ہوا تھا اور مہاجر فقرا حلقہ بنائے بیٹھے تھے۔ اچانک حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مسجد میں تشریف لائے اور ان کے درمیان جلوہ فرما ہوگئے۔ میں بھی ان کی طرف بڑھ گیا۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مہاجر فقرا کو چاہئے کہ ان کے چہرے خوشی سے کھل اُٹھیں کیونکہ فقرا جنت میں امیروں سے 40 سال پہلے جائیں گے۔"[1] حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ اُن کے (چہروں کے) رنگ چمک اُٹھے حتّٰی کہ میں ان میں شامل ہونے کی آرزو کرنے لگا۔

علم، علما سے ہے:

﴿6671﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَوف بن مالک اَشجعی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (حجرۂ مبارکہ سے) باہر تشریف لائے اور آسمان کی طرف نظر اٹھا کر ارشاد فرمایا: "یہ وہ وقت ہوگا جب علم اُٹھا لیا جائے گا۔" حضرت زیاد بن لَبید انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: "علم کیسے اٹھالیا جائے گا حالانکہ ہمارے درمیان قرآن موجود ہے جو ہم اپنے بیوی بچوں کو سکھاتے ہیں اور ہماری اولاد اپنے بیوی بچوں کو سکھاتی ہے۔" ارشاد فرمایا: "اے ابنِ لبید! میں تو مدینے والوں میں تمہیں سب سے زیادہ سمجھدار گمان کرتا تھا، کیا یہود و نصاریٰ کے پاس توریت و انجیل نہیں تھیں، کیا وہ گمراہ ہونے سے بچے؟" حدیث کے راوی حضرتِ سیِّدُنا جُبیر بن نُفیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ ایک بار (جلیل القدر صحابی) حضرت سیِّدُنا شَدّاد بن اوس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے میری ملاقات ہوئی تو میں نے انہیں یہی حدیث مبارکہ سنائی، فرمانے لگے: "عَوف بن مالک نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ علم کیسے اُٹھا لیا جائے گا؟" میں نے نفی میں جواب دیا تو فرمایا: "علما کی وفات کے ذریعے علم اُٹھا لیا جائے گا اور سب سے پہلے خشوع اُٹھایا جائے گا حتّٰی کہ تم کسی کو خشوع و خضوع والا نہ پاؤ گے۔"[2]

---

1 ...دارمی، کتاب الرقاق، باب فی دخول الفقراء الجنة قبل الاغنیاء، ۲/ ۴۳۷، حدیث: ۲۸۴۴

2 ...مسند بزار، مسند ابن عباس، ۱۲/ ۲۳، حدیث: ۵۳۹۴ بتغیر قلیل...معجم کبیر، ۱۸/ ۴۳، حدیث: ۷۵ بتغیر

حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مُحَیْرِیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

تابعینِ کرام میں سے ایک حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔ آپ دِینِ عزیز پر ثابت قدم اور عاجزی پسند تھے۔

بزرگانِ دین کی احتیاط:

﴿6672-73﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دریک اور حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن ابو سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کپڑا خریدنے کپڑا فروش کے پاس گئے۔ دُکان دار آپ کو نہیں پہچانتا تھا البتہ اس کے پاس ایک شخص بیٹھا تھا وہ جانتا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک کپڑے کے متعلق پوچھا: ''اس کی کیا قیمت ہے؟'' دُکان دار نے کچھ قیمت بتائی تو پاس بیٹھے شخص نے اس سے کہا: ''حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پر (خرید و فرخت کے معاملے میں) نرمی کرو۔'' یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''میں اپنے پیسوں سے کپڑے لینے آیا ہوں اپنے دین کے ذریعے نہیں۔'' یہ کہہ کر کھڑے ہوئے اور کپڑا خریدے بغیر واپس تشریف لے گئے۔

رعایت کرنے پر اظہارِ ناگواری:

﴿6674﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو زُرعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دُریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ''اے ابن محیریز! میں نے لوگوں سے ایسی بات سنی جو مجھے ناگوار گزری، لوگ کہہ رہے تھے کہ عبد اللہ بن محیریز لباس کے لئے سوال کرتے ہیں اور ایک شخص نے آپ کے اس معاملے کو بخل کا نام دیا۔''

راوی کہتے ہیں: ''حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو سوتی کپڑے پسند تھے، چنانچہ آپ نے اسی وقت دو کپڑے خریدے اور انہیں استعمال فرمانے لگے۔''

راوی مزید بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کسی تاجر کے پاس کپڑے خریدنے گئے۔ وہاں بیٹھے ایک شخص نے تاجر سے کہا: ''یہ عبد اللہ بن محیریز ہیں۔'' یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

عَلَیْہ نے ناگواری کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ”ہم اپنے پیسوں سے کپڑے لینے آئے ہیں اپنے دین کے ذریعے نہیں۔“ اور کپڑا خریدے بغیر واپس چلے گئے۔

لوگوں کی گفتگو کے مطابق جواب دو:

﴿6675﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دُرَیک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ”لوگوں کی گفتگو کے مطابق انہیں جواب دو۔“

مزید بیان کرتے ہیں کہ میں نے ان کے لئے مصر میں تیار کردہ عمامہ، چادر اور قمیص خریدی۔ شام کے وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے انہیں زیب تن کرلیا اور بعد میں مجھ سے پوچھا: ”لوگوں نے کیا کہا؟“ میں نے کہا: ”تعریف کی۔“ تو مسکرانے لگے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عموماً گندمی رنگ کا سوتی کپڑا پہنتے تھے۔

﴿6676﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: ”آپ کس طرح کا لباس استعمال فرماتے ہیں؟“ فرمایا: ”اَلْحِبَرات (دھاری دار یمنی چادر) اور اَلْمُمَشَّق (گیروے رنگا ہوا کپڑا)۔“

ریشم پہننے سے کوڑھ ہو جانا بہتر ہے:

﴿6677﴾... حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن ابوسَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”جسم میں کوڑھ ہو جانا میرے نزدیک ریشم کا لباس پہننے سے بہتر ہے۔“

اپنی تعریف سے رب تعالیٰ کی پناہ:

﴿6678﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو شَیبانی اور حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن ابوسَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گھر کے بُنے ہوئے کپڑے پہنے تو حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دُرَیک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ”مجھے یہ پسند نہیں کہ لوگ آپ کو حقیر و بخیل سمجھیں۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”میں اپنی یا کسی اور کی تعریف کرنے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتا ہوں۔“

حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: ”جب ان کے پاس کچھ رقم آئی تو انہوں نے دو

سفید مصری کپڑے خرید کر پہن لئے۔"

حاکم کی دولت قبول نہ فرمائی:

﴿6679﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابو نُعَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کے پاس گئے تو اس نے کہا: "اے ابنِ محیریز! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ نے بیٹے کی شادی کی ہے؟" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "ہاں۔" خلیفہ نے کہا: "حق مہر ہماری طرف سے ہو گا۔" آپ نے فرمایا: "مہرِ مُعَجَّل تو ادا کر دیا گیا ہے اور مہرِ مُؤَجَّل بیٹے کی طرف سے ہے۔" بلال بن ابو بُردہ خلیفہ کے ساتھ تخت پر بیٹھا تھا اس نے کہا: "اے ابنِ محیریز! خلیفہ کا تحفہ قبول کر لیں۔" پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وہاں سے روانہ ہو گئے۔

راوی فرماتے ہیں: میں بھی ساتھ آ گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمانے لگے: "بلال بن ابو بُردہ خلیفہ کا محافظ کب سے بن گیا۔"

اپنا ہی گھر چھوڑ دیا:

﴿6680﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو زُرعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ عبد الملک بن مروان نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے گھر ایک باندی بھیجی تو آپ نے گھر میں آنا ہی چھوڑ دیا۔ کسی نے خلیفہ سے کہا: "حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا گھر چھوڑ دیا ہے۔" خلیفہ نے وجہ دریافت کی تو بتایا گیا: "باندی بھیجنے کی وجہ سے۔" پھر اس نے باندی واپس منگوالی۔

﴿6681﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن حُباب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عبد الواحد بن موسیٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یوں دعا کرتے سنا: "اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُكَ ذِکْرًا خَامِلًا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ میں تجھ سے ذکرِ خفی کا سوال کرتا ہوں۔"

شہرت ملنے پر رب تعالیٰ کی ناراضی کا خوف:

﴿6682﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو عَمرو شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ

سیِّدُنا عبداللہ بن مُحَیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”لوگ میرے حوالے سے حدیث بیان کرتے ہیں مجھے خوف ہے کہ اس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھ سے ناراض ہو کر مجھے اوندھے منہ نہ گرا دے۔“

﴿6683﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو عَمرو شیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مُحَیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تعریف کی جاتی تو فرماتے: تم کیا جانو، تمہیں کیا خبر۔

قیامت میں شرمندگی سے بچو:

﴿6684﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُرَبِّہ بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مُحَیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”تم سب کل بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس کی حمد کرتے پیش ہوگے جبکہ تم میں سے کسی نے اس کی تکذیب بھی کی ہوگی کیونکہ تم میں سے کسی کی انگلی میں سونا ہوتا ہے تو وہ اس کی نمائش کرتا ہے اور اگر انگلی میں کچھ خلل ہو تو اسے چھپائے رکھتا ہے۔“

تین نصیحتیں:

﴿6685﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبدالملک کنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مُحَیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے روم کے علاقے ”ساقہ“ میں کسی کی صحبت اختیار کی۔ جب وہاں سے واپسی کا ارادہ کیا تو ان سے کہا: ”کوئی نصیحت کیجئے۔“ انہوں نے کہا: ”خود کو ایسا بنالو کہ تم دوسروں کو پہچانو لیکن تمہاری کوئی پہچان نہ ہو، تم چلو لیکن تمہارے پیچھے کوئی نہ چلے اور تم سوال کرو لیکن تم سے کوئی سوال نہ کرے۔“

صحابیِ رسول کی نصیحتیں:

﴿6686﴾... حضرتِ سیِّدُنا داود بن مُہاجر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مُحَیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا فضالہ بن عبید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صحبت نصیب ہوئی تو میں نے عرض کی: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، مجھے کچھ نصیحت فرمائیے۔“ انہوں نے فرمایا: ”تین باتیں یاد کرلو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ان سے فائدہ پہنچائے گا: (۱)...تم دوسروں کو پہچانو لیکن تمہاری کوئی پہچان نہ ہو (۲)...لوگوں کی بات سنو لیکن تم کلام نہ کرو اور (۳)... تم بیٹھو لیکن تمہارے ساتھ کوئی نہ بیٹھے۔“

نمازوں کی کثرت:

﴿6687﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عوف القاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَالِی بیان کرتے ہیں کہ ہم مقامِ ''رُودِس (روم میں واقع ایک جزیرے)'' پر ٹھہرے ہوئے تھے۔ وہاں میں نے پورے لشکر میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ کسی کو نماز پڑھتے نہیں دیکھا۔ جب لوگوں نے انہیں پہچان لیا اور وہ مشہور ہوگئے تو انہوں اس میں کچھ کمی کر دی۔

﴿6688﴾... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن ہشام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ مجھے ولید بن عبد الملک نے صائفہ نامی علاقہ کا حاکم بنایا تو میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: ''آپ دیکھ رہے ہیں کہ مجھے آزمائش میں ڈال دیا گیا ہے۔ میں آپ کی رائے ضروری سمجھتا ہوں۔'' حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ''اگر ضروری ہی ہے تو کچھ مدت کے لئے قبول کر لو۔''

جاننے اور نہ جاننے والا برابر نہیں:

﴿6689﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن مسلم کنانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کچھ زیادہ ہی سوالات کر لئے تو آپ نے فرمایا: ''اے ہشام! یہ کیا ہے؟'' میں نے عرض کی: ''حضور! علم رخصت ہو چکا۔'' انہوں نے فرمایا: ''جب تک قرآنِ کریم موجود ہے علم رخصت نہیں ہو سکتا، انسان کسی بارے میں سوال کرے حتّٰی کہ اس بارے میں جو اس پر واجب ہے اسے جان لے پھر بھی وہ اسے حاصل کرے تو کیا یہ اس شخص کی طرح ہو گا جو ایسی چیز کی طلب میں ہے جسے جانتا نہیں؟''

﴿6690﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو زُرعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ فرمایا: ''مُلکِ شام میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز اور حضرتِ سیِّدُنا ابو الابیض عنسی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کے علاوہ کسی نے حجاج بن یوسف کی برائیوں کو ظاہر نہیں کیا۔'' ولید بن عبد الملک نے یہ بات سنی تو کہا: ''اس سے باز رہو۔ یا کہا: میں تمہیں حجاج کے پاس لے کر جاؤں گا۔''

والد کا ادب:

﴿6691﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن طلق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ

اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو اپنے والد کے آگے چلے اس نے نافرمانی کی البتہ تکلیف دہ چیز ہٹانے کے لئے آگے ہو سکتا ہے اور جس نے اپنے والد کو نام یا کنیت سے پکارا اس نے بھی نافرمانی کی چاہئے کہ "ابو جان" کہہ کر پکارے۔

اہلِ زمین کے لئے امن کا باعث:

﴿6692﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن حَیْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحَیْرِیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر تھے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال کی خبر آئی۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحَیْرِیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: "بخدا! میں حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی حیات کو زمین والوں کے لئے امن سمجھتا تھا۔"

جب حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحَیْرِیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنے لگے: بخدا! میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحَیْرِیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی حیات کو زمین والوں کے لئے امن سمجھتا تھا۔

رزق میں برکت کا نسخہ:

﴿6693﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَطِیَّہ بن قَیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحَیْرِیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے خدمت گار سے فرمایا: "تمہارے پاس کتنا خرچہ باقی ہے؟" اس نے کچھ مقدار بیان کی تو فرمایا: "رزق میں برکت چاہتے ہو تو اس کا احترام کرو۔"

پہلے کے مسلمان:

﴿6694﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسٰی بن عقبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحَیْرِیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ساتھ رملہ کے مقام پر ایک جنازے میں حاضر تھے۔ آپ نے فرمایا: لوگوں کی عادت تھی جب کوئی مسلمان انتقال کر جاتا تو وہ یوں کہاں کرتے تھے: "اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ تَوَفَّانَا عَلَی الْاِسْلَام یعنی تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جو ہمیں دینِ اسلام پر موت دیتا ہے" پھر یہ سلسلہ ختم ہو گیا، پس آج میں نے کسی کو اس طرح کہتے نہیں سنا۔

﴿6695﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ ربِّہٖ بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مسجد میں صرف تین باتیں جائز ہیں: (۱)... نماز پڑھنا (۲)... ذکر کرنا اور (۳)... مستحق کا سوال کرنا اور اسے دینا[1]۔

﴿6696﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن زکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فلسطین آئے اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھا تو ان کی بزرگی دیکھ کر خود کو ادنیٰ تصور کرنے لگے۔

برائی پہنچے تو کیا کرے؟

﴿6697﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَبیعہ بن ابو عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھ سے فرمایا: ”جب تمہیں بھلائی پہنچے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرو اور جب برائی پہنچے تو سجدہ ریز ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سوال کرو کہ اپنے حبیب کی اُمت سے مصیبت دور فرما۔“

پُرفِتن دور:

﴿6698﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”عنقریب ایسا پُرفِتن دور آئے گا کہ انسان صبح کو مومن ہو گا اور شام میں کافر۔“ حضرتِ سیِّدُنا عباس بن نُعَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: ”ایسا کیسے ہو گا؟“ فرمایا: ”نافرمانیوں کی کثرت اسے حق پہچاننے سے روک دے گی۔“

﴿6699﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے باندی خریدنے کا ارادہ فرمایا۔ کسی نے پوچھ لیا: ”ہمیں بتائیے کیا آپ کو

---

[1]... احناف کے نزدیک: ”مسجد میں اپنے لئے مانگنا جائز نہیں اور اسے دینے سے بھی علماء نے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ امام اسمٰعیل زاہد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو مسجد کے سائل کو ایک پیسہ دے اسے چاہئے کہ ستّر (70) پیسے اللہ تعالیٰ کے نام پر اور دے کہ اس پیسہ کا کفارہ ہوں، اور کسی دوسرے کے لئے مانگا یا مسجد خواہ کسی اور ضرورتِ دینی کے لئے چندہ کرنا جائز اور سنت سے ثابت ہے۔“ (فتاوی رضویہ، ۱۶/ ۴۱۸)

اپنے لئے چاہیے ؟ ”آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس بات کو ناپسند فرمایا اور کسی کو کچھ نہ بتایا۔

﴿6700﴾... حضرتِ سیِّدُنا بَقِیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ایک سوال کیا تو آپ نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پانی پیتے وقت یہ کہتے ”وَاھًالِی یعنی پانی کتنی اچھی نعمت ہے کہ اسے پینے سے نہ سر میں درد ہوتا ہے نہ عقل میں فتور آتا ہے“ اور ”وَاھًالِی“ یہ عربی کے علاوہ کسی اور زبان کا لفظ ہے۔

اس وقت ہمیں علم کی حاجت ہے:

﴿6701﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دُریک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ہمارے نزدیک عمل علم سے افضل ہے لیکن اِس وقت ہمیں عمل سے زیادہ علم کی حاجت ہے۔

سنّت کی اہمیت:

﴿6702﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو شَیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایک ایک سنّت کر کے دین رخصت ہو جائے گا جیسا کہ ایک ایک بَل ختم ہونے سے رسی باقی نہیں رہتی۔

سات روز میں قرآن ختم:

﴿6703﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن عبد الرحمٰن بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے دادا جان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سات روز میں ایک قرآنِ کریم ختم کیا کرتے تھے۔

راہِ خدا میں رات گزارنے کا اَجر:

﴿6704﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جو شخص رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں گزارے اس کے لئے ہر انسان اور جاندار کے بدلے ایک ایک قیراط اَجر ہے۔

﴿6705﴾... حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن ابو سَلَمہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ خلیفہ عبد الملک کے پاس ایک مکتوب لائے جس میں نصیحت لکھی ہوئی تھی۔ آپ نے نصیحت پڑھ کر سنائی تو خلیفہ نے وہ مکتوب اپنے پاس رکھ لیا۔

﴿6706﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوزُرعہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک شخص کے پاس سے گزرے جو کسی عورت سے بات کررہا تھا۔ آپ نے ان سے بات کرنا چاہی مگر بات کئے بغیر یہ فرما کر وہاں سے گزر گئے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ جانتا ہے یہ کیا باتیں کررہے ہیں۔“

راوی کہتے ہیں: میری نظر میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ کسی کا علم نہیں۔

﴿6707﴾... حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن ابو سَلَمہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب کسی غزوہ میں شریک ہوتے تو جانوروں کو چارہ دینے میں رقم خرچ کرنے کو زیادہ پسند فرماتے۔

انوکھا اُمتی:

﴿6708﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دُرَیک رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ میں دو باتیں ایسی ہیں جو میں نے اس اُمت کے کسی دوسرے شخص میں نہیں پائیں: (۱)...وہ لوگوں سے بہت مختلف ہیں اس معاملے میں کہ جب ان پر حق واضح ہو جائے تو اسے ضرور بیان کرتے ہیں چاہے کوئی ناراض ہو یا راضی (۲)...اس بات کا بہت زیادہ خیال کرتے ہیں کہ اپنی اچھی عادتیں نفس سے پوشیدہ رکھیں۔

خیر خواہئ مسلم:

﴿6709﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضَمرہ شَیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن دیلمی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ لوگوں کے درمیان اپنے (مسلمان) بھائیوں کا زیادہ خیال کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ کسی مجلس میں حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا ذکر ہوا آپ بھی وہاں موجود تھے۔ کسی نے کہا: ”وہ بخیل ہیں۔“ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن دیلمی رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ غضب ناک ہو گئے اور فرمایا: ”وہ وہاں سخاوت کرتے ہیں جہاں اللہ عَزَّوَجَلَّ پسند فرماتا ہے اور جہاں تم پسند کرتے ہو وہاں خرچ نہیں کرتے۔“

سیِّدُنا عبداللہ بن مُحیریز رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہ کی مرویات

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صحابۂ کرام میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری، حضرتِ سیِّدُنا معاویہ بن ابو سُفیان، حضرتِ سیِّدُنا ابو محذورہ، حضرتِ سیِّدُنا فضالہ بن عُبید، حضرتِ سیِّدُنا ابوجمعہ حبیب بن سِباع اور دیگر سے اور تابعین کرام میں سے حضرتِ سیِّدُنا مکحول، حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن یحییٰ بن حبان اور حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دریک رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایت کرتے ہیں۔

جس نے آنا ہے وہ آکر رہے گا:

﴿6710﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ہم نے (غزوۂ بنی مصطلق میں مالِ غنیمت کے طور پر) کچھ قیدی پائے (جن میں لونڈیاں بھی آئیں) ہم نے ان سے عزل[1] کرنا چاہا تو اس کے متعلق سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کی۔ آپ نے ارشاد فرمایا: ''تم یہ کرتے رہوگے،

---

[1]... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 57** پر ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں: عزل کے معنی ہیں علیحدگی، اصطلاح میں عزل کے معنی ہیں انزال کے وقت عورت سے علیحدہ ہو جانا اور باہر منی نکالنا، تاکہ حمل قائم نہ ہو۔ لونڈی میں تو بہر حال جائز ہے اور اپنی آزاد منکوحہ عورت میں بیوی کی اجازت سے جائز ہے بلا اجازت مکروہ۔

عزل اور فیملی پلاننگ کا حکم: آپریشن کے ذریعے بچہ دانی نکلوا دینا ناجائز و حرام ہے کہ اس میں ایک عضو کو ضائع کر دیا جاتا ہے اور یہ مُثلہ ہے اور مُثلہ حرام، (کیونکہ) سرکارِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے منع فرمایا ہے۔ چنانچہ حدیث مبارکہ میں ہے: ''وَلَا تُمَثِّلُوْا یعنی اور نہ مثلہ کرو۔'' (سنن ابن ماجہ، کتاب الجھاد، باب وصیۃ الامام، ۳/ ۳۸۸، حدیث: ۲۸۵۷، دار المعرفۃ بیروت) بچہ دانی کا منہ رِنگ کے ذریعہ بند کرنا بھی جائز نہیں ہے کیونکہ اس عمل میں عورت کی شرم گاہ غیر کے سامنے کھولنا اور اس کا دکھانا ناجائز و حرام ہے، ہاں اگر عورت کا شوہر یہ کام انجام دے تو حرج نہیں یونہی مانع حمل ادویات اور غبارے کا استعمال کرنا جائز ہے کیونکہ یہ دونوں عزل (مرد کا اپنی منی عورت کی شرم گاہ سے باہر خارج کرنے) ہی کے حکم میں ہے اور یہ عورت کی اجازت سے جائز ہے جیسا کہ حدیث پاک میں ہے: ''نَھٰی رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اَنْ یُّعْزَلَ عَنِ الْحُرَّۃِ اِلَّا بِاِذْنِھَا'' یعنی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے آزاد عورت کی اجازت کے بغیر اس سے عزل کرنے سے منع فرمایا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح مع مرقاۃ المفاتیح، ۶/ ۳۵۱، دار الفکر بیروت) بعض فقہا نے عورت کی اجازت کے بغیر بھی عزل کی اجازت دی ہے۔ نیز یہ یاد رہے کہ جہاں جہاں منصوبہ بندی کی اجازت ہے وہاں اگر فقر کے خوف کی وجہ سے ہے تو ممنوع ہے۔

(دار الافتاء اہلسنت کراچی پاکستان)

کرتے رہو گے، کرتے رہو گے مگر قیامت تک جس روح کو آنا ہے وہ آکر رہے گی۔“[1]

﴿6711-12-13﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں مسجد میں داخل ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا ابو سعید خدری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی زیارت ہوئی، میں نے ان کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عزل کے متعلق سوال کیا۔ آپ نے فرمایا: ہم حضورِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ غزوۂ بنی مصطلق میں شریک تھے، ہم نے کچھ عربیوں کو قید کرلیا (ان میں لونڈیاں بھی تھیں) پس ہم پردیس میں (اپنی بیویوں سے دور) ہونے کی وجہ سے ان عورتوں کی طرف مائل ہوگئے اور ہم نے ان سے عزل کرنے کا ارادہ کرلیا۔ پھر ہم نے مشورہ کیا کہ رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان موجود ہیں پہلے ان سے اس بارے میں معلوم کرلیا جائے۔ چنانچہ ہم نے اس کے متعلق حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں عرض کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: ”تم عزل نہ کرو تو بھی کوئی حرج نہیں، قیامت تک جس روح کو آنا ہے وہ آکر رہے گی۔“[2]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بندے سے بھلائی:

﴿6714﴾... حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔[3]

امام سے آگے نہ بڑھو:

﴿6715﴾... حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولوں کی سردار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرمایا کرتے تھے: ”لوگو! رکوع و سجود میں مجھ سے آگے نہ بڑھو[4] تاکہ

1... مسلم، کتاب النکاح، باب حکم العزل، ص ۷۵۴، حدیث: ۱۴۳۸

2... بخاری، کتاب المغازی، باب غزوۃ بنی المصطلق، ۳/ ۲۰، حدیث: ۴۱۳۸

3... بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا... الخ، ۱/ ۴۲، حدیث: ۷۱

4... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 207** پر رکوع و سجود میں امام سے آگے بڑھنے کے متعلق ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں: ”آگے بڑھنے کی دو صورتیں ہیں ایک یہ کہ امام سے پہلے رکوع میں پہنچے اور امام کے رکوع میں آنے سے پہلے اٹھ جائے، اس صورت میں اس کا رُکوع نہیں ہوا کیونکہ امام کے ساتھ شرکت نہ ہو سکی۔ دوسرے یہ کہ امام سے پہلے رکوع میں گیا مگر بعد میں امام بھی اسے مل گیا، یہ مکروہ ہے لیکن رکوع صحیح ہو گا...

میں تم سے پہلے رکوع میں جاؤں اور اٹھتے وقت تم مجھے پاسکو کیونکہ میں بوڑھا ہو چکا ہوں۔"[1]

﴿6716﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو محذورہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ حضور پر نور، شافعِ یوم النُّشُور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اذان کے اُنیس کلمات اور اقامت کے سترہ کلمات[2] سکھائے۔[3]

تعلیم مصطفٰے:

﴿6717﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یتیم تھے، حضرتِ سیِّدُنا ابو محذورہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی کفالت میں تھے اور شام جانے کا ارادہ تھا۔ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو محذورہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: "میں شام جارہا ہوں غالباً لوگ مجھ سے آپ کے اذان والے واقعہ کے متعلق ضرور پوچھیں گے۔" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے واقعہ بیان کرنا شروع کیا: میں کچھ دوستوں کے ساتھ سفر پر نکلا۔ ہم راستے میں تھے کہ مؤذنِ رسول کی اذان کی آواز سنائی دی۔ ہم نے ان کی نقل کرتے ہوئے زور زور سے چیخنا شروع کر دیا تاکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سن لیں۔ آپ نے ہمیں بلوایا تو ہم بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوگئے۔ ارشاد فرمایا: "تم میں سب سے بلند آواز کون ہے جس کی آواز میں نے سنی؟" میرے دوستوں نے میری طرف اشارہ کیا جو کہ حقیقت تھی۔ پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے سب کو بھیج کر مجھے روک لیا اور ارشاد فرمایا: "اُٹھو اور اب اذان دو۔" میں اُٹھ گیا حالانکہ اس وقت مجھے آپ کی ذات اور آپ کا حکم ماننا سب سے زیادہ ناپسند تھا[4]۔ بہر حال میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے سامنے کھڑا ہو گیا اور آپ

......کیونکہ امام کے ساتھ شرکت ہوگئی۔ "صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی نماز کے مکروہات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: امام سے پہلے مقتدی کا رکوع و سجود وغیرہ میں جانا یا اس سے پہلے سر اٹھانا۔ (بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۶۲۹)

1...ابو داود، کتاب الصلاۃ، باب ما یؤمر بہ المأموم من اتباع الامام، ۱/ ۲۵۲، حدیث: ۶۱۹...معجم کبیر، ۱۹/ ۳۶۶، حدیث: ۸۶۲

2... حنفیوں کے نزدیک اذان کے پندرہ کلمے ہیں اور اقامت کے سترہ۔ یہ حدیث اقامت کے دو ۲ دو ۲ بار ہونے پر حنفیوں کی قوی دلیل ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۴۰۲)

3...سنن ابن ماجہ، کتاب الاذان، باب الترجیع فی الاذان، ۱/ ۳۹۴، حدیث: ۷۰۹

4...چونکہ یہ واقعہ اسلام قبول کرنے سے پہلے کا ہے اس لئے ان کی یہ کیفیت تھی۔ بعد میں خود فرماتے ہیں: جب میں......

نے خود مجھے اذان سکھائی۔"[1]

دیگر کتب میں حدیث کے اور بھی الفاظ ہیں۔

چور کی سزا:

﴿6718﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن محیریز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے بیعتِ رضوان میں شریک ہونے والے صحابی حضرتِ سیِّدُنا فضالہ بن عبید رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے چور کا ہاتھ (کاٹ کر) گلے میں لٹکانے کے متعلق پوچھا: "یہ سنت ہے؟" انہوں نے فرمایا: "رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں ایک چور لایا گیا تو آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے حکم پر اس کا ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر آپ کے حکم پر اسے چور کے گلے میں لٹکا دیا گیا۔"[2]

جہاں کہیں ٹھہرو نماز پڑھ لیا کرو:

﴿6719﴾... حضرتِ سیِّدُنا فَضالہ بن عُبید رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم جب دورانِ سفر کسی جگہ قیام فرماتے یا گھر میں داخل ہوتے تو بیٹھنے سے پہلے دو رکعت ادا فرماتے۔[3]

......نے اذان ختم کی تو آپ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے مجھے بلایا اور ایک تھیلی عطا کی جس میں چاندی تھی۔ پھر اپنا دستِ مبارک میری پیشانی پر رکھا پھر اسے چہرے پر پھیر کر سینے اور دل تک لائے پھر میری ناف کے پاس رکھ کر یہ دعا دی: "بَارَكَ اللهُ لَكَ وَبَارَكَ اللهُ عَلَيْكَ یعنی اللہ تجھے بابرکت کرے اور اللہ تجھے برکت دے۔" میں نے عرض کی: "یا رسولَ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! مجھے مکہ مکرمہ میں مؤذنی کی اجازت عطا فرمادیجئے۔" ارشاد فرمایا: "ہاں! میں نے تمہیں اجازت دی۔" پس رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے لئے میرے دل میں جتنی بھی نفرت تھی سب محبت میں بدل گئی۔

(ابن ماجہ، کتاب الاذان والسنة فیھا، باب ترجیع فی الاذان، ۱/ ۳۹۳، حدیث: ۷۰۸)

1... ابن ماجہ، کتاب الاذان، باب الترجیع فی الاذان، ۱/ ۳۹۲، حدیث: ۷۰۸

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 308** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: تاکہ لوگ عبرت پکڑیں اور آئندہ کوئی چوری کی جرأت نہ کرے۔ دیگر اماموں کے ہاں لٹکانا سنت ہے، ہر چور کا ہاتھ کاٹ کر کٹا ہوا ہاتھ ہار کی طرح گلے میں پہنایا جائے، ہمارے امام صاحب (امام ابو حنیفہ) کے ہاں سنت نہیں بلکہ جائز ہے اگر حاکم مناسب سمجھے تو کرے کیونکہ نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَیْهِ وَسَلَّم نے ہر چور کا ہاتھ گلے میں نہ ڈالا صرف اس کا ڈالا۔

3... معجم کبیر، ۱۸/ ۳۰۰، حدیث: ۷۷۰

﴿6720﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا فضالہ بن عبید رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا گیا: "روم میں (بطورِ مالِ غنیمت) جو اناج اور چارہ حاصل ہوا تھا کیا اسے کسی نے بیچ دیا تھا؟" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "لوگ مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین سے پھیرنا چاہتے ہیں، خدا کی قسم! ایسا کبھی نہیں ہوا حتّٰی کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان دنیا سے ظاہری پردہ فرما گئے، دشمن کی زمین سے جسے بھی اناج یا چارہ حاصل ہو اور وہ اسے بیچ دے تو اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے مقرر کردہ خُمس اور بطورِ مالِ غنیمت مسلمانوں کا حصہ واجب ہوتا ہے۔[1]"

بعد والوں کے لئے خوش خبری:

﴿6721﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابوجمعہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: "مجھے وہ حدیث سنائیے جو آپ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہو۔" انہوں نے فرمایا: ہاں! میں تمہیں ایک بہت پیاری حدیث مبارکہ سناتا ہوں۔ ایک مرتبہ ہم نے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ ناشتہ کیا، ہمارے ساتھ حضرت ابوعبیدہ بن جراح رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بھی تھے، انہوں نے عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا ہم سے بہتر بھی کوئی ہے؟ ہم اسلام لائے اور آپ کے ساتھ جہاد میں شریک ہوئے۔" ارشاد فرمایا: "ہاں! وہ لوگ جو تمہارے بعد ہوں گے اور مجھ پر ایمان لائیں گے جبکہ انہوں نے مجھے دیکھا نہ ہوگا[2]۔"[3]

---

[1]... مالِ غنیمت کو بیچنا جائز نہیں اور بیچا تو چیز واپس لی جائے اور وہ چیز نہ ہو تو قیمت مالِ غنیمت میں داخل کرے۔ (بہارِ شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۴۳۶)

[2]... یعنی تم کو اللہ تعالٰی نے صحابیت، دیدارِ جمالِ یار وغیرہ نعمتوں سے مشرف فرمایا ہے تو اون لوگوں کو اس نعمت سے مالا مال کرے گا کہ وہ مجھے بغیر دیکھے مجھ پر ایمان لائیں گے، مجھ پر جان و مال فدا کریں گے، دین کی بڑی خدمات انجام دیں گے، فتنوں میں گھرے ہوں گے مگر دین پر قائم رہیں گے، اس خاص نعمت میں وہ تم سے بڑھ جائیں گے۔ خیال رہے کہ یہ جزوی فضیلت ہے مطلقاً فضیلت صحابۂ کرام ہی کو حاصل ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۵۹۵)

[3]... دارمی، کتاب الرقاق، باب فی فضل آخر ھذہ الامۃ، ۲/ ۳۹۸، حدیث: ۲۷۴۴

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن ابوزَکرِیّا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

تابعین کرام میں سے ایک حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی ہیں۔ آپ نے اپنے بچپن سے بڑھاپے تک کا وقت اس طرح گزارا کہ لوگوں کے درمیان اور تنہائی میں کوئی لمحہ ذِکْرُاللہ سے غافل نہ رہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا پر راضی رہنے والے، ذہین، نیک اور متّقی تھے۔

20سال تک خاموشی کی مشق:

﴿6722﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ملکِ شام میں حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے افضل کوئی شخص نہیں۔ وہ فرماتے تھے: میں نے 20سال تک اپنی زبان کو اس مشق میں لگائے رکھا کہ وہ میرے حق میں سیدھی ہو جائے۔

﴿6723﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جمیلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ”میں 20سال تک خاموش رہنے کی مشق کرتا رہا مگر اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہو سکا۔“

اَنوکھی محفل:

﴿6724﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو جمیلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی محفل میں کسی شخص کا ذکر نہیں کرتے اور فرمایا کرتے: ”اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرو گے تو ہم تمہاری صحبت میں رہیں گے اور اگر لوگوں کا ذکر کرو گے تو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے۔“

مردہ دلی کا باعث:

﴿6725﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سَبا عُتبہ بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن ابوزَکرِیّا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”جس کی گفتگو زیادہ ہو اس کی خطا زیادہ ہوتی ہے اور جس سے خطا زیادہ ہو اس کی پرہیز گاری کم ہوتی ہے اور جس کی پرہیز گاری کم ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے دل کو مُردہ کر دیتا ہے۔“

﴿6726﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ

بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جس اُمت میں ہر روز 15 افراد 25 مرتبہ استغفار کرتے ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ اس اُمت کو عذاب نہیں فرماتا۔ اگر تم چاہو تو ان آیات کو پڑھ لو:

فَاَخْرَجْنَا مَنْ كَانَ فِيْهَا مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ ﴿۳۵﴾ فَمَا وَجَدْنَا فِيْهَا غَيْرَ بَيْتٍ مِّنَ الْمُسْلِمِيْنَ ﴿۳۶﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو ہم نے اس شہر میں جو ایمان والے تھے نکال لیے تو ہم نے وہاں ایک ہی گھر مسلمان پایا۔

(پ۲۷، الذّٰریٰت: ۳۵، ۳۶)

﴿6727﴾... حضرتِ سیِّدُنا صلت بن حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم کہتے ہیں: مجھے ایک عبادت گزار شخص نے بتایا کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: ”بخدا! ٹاٹ کا لباس پہننا، خاک کو غذا بنانا اور کتوں کے ساتھ کوڑے کرکٹ میں سونا نیک لوگوں کی صحبت اپنانے کو آسان بنا دیتا ہے۔“

بجلی چمکے تو یہ دعا پڑھو:

﴿6728﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعمرو اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: آسمانی بجلی چمکتے وقت جو یہ دعا پڑھے ”سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے اور اسی کی حمد کی جاتی ہے“ اسے گرنے والی کڑک دار بجلی نقصان نہ پہنچائے گی۔

﴿6729﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوزکریا اور حضرتِ سیِّدُنا مکحول دِمشقی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کسی محفل میں تشریف فرما تھے اور گفتگو جاری تھی کہ جب بندہ گناہ کرتا ہے تو تین ساعات اسے نہیں لکھا جاتا اگر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرلیتا ہے تو ٹھیک ورنہ اس کے نامۂ اعمال میں لکھ دیا جاتا ہے۔

حدیث بیان کرنے میں احتیاط:

﴿6730﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسان بن عطیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمیں دو حدیثیں بیان کیں: (۱)... جس نے اپنے کسی عمل میں ریاکاری کی اس کا سارا عمل برباد ہو جاتا ہے۔ میں نے پوچھا: ”سارا عمل کیوں برباد ہو جاتا ہے؟“ فرمایا: ہمیں اسی طرح پہنچی ہے۔ (۲)... عنقریب ایسے پیشوا ظاہر ہونگے کہ اگر تم ان کی نافرمانی کروگے تو گمراہ ہو جاؤ گے (یعنی انتشارِ اُمت کا

باعث بنوگے) اور اگر فرمانبرداری کروگے تو سرکش ہو جاؤ گے (یعنی ظالم ٹھہروگے)۔" میں نے ان دونوں کی تفصیل جاننی چاہی تو فرمایا: "مجھے نہیں معلوم۔"

سنت چھوٹ جانے کا خوف:

﴾6731﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو اَوزاعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا حسان بن عطیہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے مجھ سے کہا: "حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن ابوزکریا رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرمایا کرتے تھے کہ مجھ سے پتھروں کے ذریعے شرمگاہ ٹھیک طرح صاف نہیں ہوتی اور پانی سے پاکی حاصل کرنے میں ڈرتا ہوں کہیں سنت کے خلاف نہ ہو۔"

حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو اَوزاعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کہتے ہیں کہ جب میں نے حضرتِ سیِّدُنا حسان بن عطیہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو حضورِ اکرم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی یہ حدیث بیان کی: "استنجا تین صاف ستھرے پتھروں سے کیا جائے نہ کہ گوبر ولید سے اور پانی زیادہ پاک کرنے والا ہے۔" تو انہوں نے کہا: "کاش! حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن ابوزکریا رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه زندہ ہوتے تو یہ حدیث بیان کرکے میں اُن کی آنکھیں ٹھنڈی کرتا۔"

بھائی کے سبب فکرِ معاش سے آزادی:

﴾6732﴿... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا میمونہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن زیاد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن ابوزکریا رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: میں نے درہم ودینار کو کبھی نہیں چھوا اور نہ ہی کبھی خرید وفروخت کی، البتہ زندگی میں ایک مرتبہ قیمت معلوم کی تھی کیونکہ مجھے ایک مجبوری پیش آگئی تھی اور اس وقت میں نے (دمشق شہر کے مشرقی) دروازے "جیرون" کے قریب کرنسی کی لین دین کرنے والے کے پاس دو موزے لٹکے دیکھے، میں نے پوچھا: "یہ کتنے کے ہیں؟" پھر کچھ یاد آجانے پر خاموش ہو گیا۔

حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن زیاد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: "حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن ابوزَکریّا رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه لوگوں میں سب سے زیادہ خوش مزاج اور مسکرانے والے تھے۔" حضرتِ سیِّدُنا بَقِیَّہ بن ولید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے حضرتِ سیِّدُنا مسلم بن زیاد رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه سے پوچھا: "یہ سب کیسے ممکن ہے؟" انہوں نے

جواب دیا: ”ان کے بھائی ان کی دیکھ بھال کیا کرتے تھے۔“

جَلد روح قبض کئے جانے کا شوق:

﴿6733﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن یزید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوزکریّا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ”اگر مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں مزید 100 سال زندہ رہنے اور آج کے دن یا اِسی وقت روح قبض کئے جانے کے درمیان اختیار دیا جائے تو میں اللہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور نیک بندوں سے ملاقات کے شوق کی بنا پر آج کے دن یا اِسی وقت روح قبض کئے جانے کو ترجیح دوں گا۔“

تلاوتِ قرآنِ کریم کا شوق:

﴿6734﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابوجمیلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے اپنے گھر بلایا پھر قرآنِ کریم کے کچھ نسخے نکالے۔ میں نے پوچھا: ”ان سب کا آپ کیا کرتے ہیں؟“ ارشاد فرمایا: ”ان میں سے کوئی اضافی نہیں ہے، ایک میں پڑھتا ہوں، ایک میری زوجہ پڑھتی ہیں اور ایک میرا بیٹا پڑھتا ہے۔“

راوی فرماتے ہیں: ”میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے کپڑے جب بھی دیکھے ایسا معلوم ہوا آج ہی دُھلے ہوں۔“

﴿6735﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن ابوجمیلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے سامنے حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صحبت میں بیٹھنے والے ”مشکان“ نامی شخص کا تذکرہ ہوا تو لوگوں نے کہا: ”وہ تو بادشاہ کے پاس بیٹھتا تھا۔“ آپ نے فرمایا: وہ دونوں بخش دیئے گئے۔ اس شخص کو بُرا بھلا نہ کہو، میں نے ان کو دیکھا ہے، وہ ہمارے ساتھ ”فَرادِیس“ میں سمندری سفر پر تھے، ہم پر ایسا سخت طوفان آیا کہ ہمیں اپنی جان کی فکر ہونے لگی، وہ اپنے گلے میں مصحف شریف لٹکائے میرے پاس آئے اور فرمایا: ”اے ابن ابوزکریا! میری خواہش ہے کہ یہ مجھے اور تمہیں قیامت کے دن کی طرف پہنچادے۔“

مشیّت الٰہی کا منکر:

﴿6736﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمرو اَوزاعی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابوزکریا رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه کے پاس ایک شخص مشیّتِ الٰہی کے متعلق دریافت کرنے آیا۔ آپ نے اسے قرآن وسنت کے مطابق مسئلہ بتایا مگر اس نے قبول نہ کیا تو آپ نے فرمایا: ”باز رہو، اگر تم رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے یہ بات سنتے تو بھی قبول نہ کرتے۔ یا فرمایا: تم اس لائق ہی نہیں کہ اسے قبول کرو۔“

﴿6737﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن ابو جمیلہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں کہ عبداللہ بن عبدالملک نے مجھے اپنی صحبت میں رکھنے کا ارادہ ظاہر کیا تو میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابوزکریا رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه سے مشورہ کیا۔ آپ نے فرمایا: ”تم آزاد ہو لہٰذا خود کو غلام نہ بناؤ۔“

خاموشی کی عادت بنانے کا طریقہ:

﴿6738﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوسَبا عتبہ بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابوزکریا رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ”میں ہر بات کرتے وقت اپنے سینے میں ابلیس کے گناہ کی چُبھن محسوس کرتا ہوں سوائے اس بات کے جو میں کتابُ اللہ کے متعلق کرتا ہوں کیونکہ میں اس میں کمی زیادتی نہیں کر سکتا اور میں نے جس قسم کی گفتگو کرنی چاہی حسبِ ارادہ سیکھ لی پھر خاموش رہنے کی کوشش کی تو اسے علم سیکھنے سے زیادہ دشوار پایا۔“

راوی فرماتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن ابوزکریا رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْه کے متعلق یہ بات معلوم ہوئی کہ انہوں نے خاموشی کی عادت ڈالنے کے لئے ایک پتھر کئی سال تک منہ میں رکھا۔[1]

1... شیخ طریقت، امیر اہلسنّت، بانیٔ دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ نے اسلامی بھائیوں اور اسلامی بہنوں کو نیک بننے کے لئے مدنی انعامات کے رسالے کی صورت میں بہترین نسخہ عطا فرمایا ہے اسی میں ایک مدنی انعام خاموشی کی عادت بنانے سے متعلق ہے جسے دعوتِ اسلامی کی اصطلاح میں زبان کا قفلِ مدینہ کہا جاتا ہے۔ دن بھر کے محاسبہ کے لئے مدنی انعامات کے اس رسالے کو حاصل فرما کر اپنی اصلاح کی کوشش کیجئے۔ بزرگانِ دین کی یاد تازہ کرنے کے لئے قفلِ مدینہ کا پتھر بھی بآسانی دستیاب ہے خاموشی کی عادت بنانے کے لئے اس کے استعمال کی بھی کوشش فرمائیے۔

سیِّدُنا عبداللہ بن ابوزکریا رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کی مرویات

آپ حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت، حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء، حضرتِ سیِّدَتُنا اُم درداء اور حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن حیوہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایت کرتے ہیں۔

راہِ خدا میں سفر کی فضیلت:

﴿6739﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لَا یَجْتَمِعُ غُبَارٌ فِیْ سَبِیْلِ اللہِ وَدُخَانُ جَهَنَّمَ فِیْ جَوْفِ امْرِءٍ مُسْلِمٍ یعنی راہِ خدا کا غُبار اور جہنم کا دھواں کسی مسلمان کے پیٹ میں جمع نہیں ہوسکتے۔“[1]

﴿6740﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تم بروزِ قیامت اپنے اور اپنے والد کے ناموں سے پکارے جاؤ گے[2] لہٰذا اپنے نام اچھے رکھا کرو۔“[3]

وحیِ الٰہی کی شدت:

﴿6741﴾... حضرتِ سیِّدُنا نَوّاس بن سَمعان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی اَمر کے متعلق حکم کا ارادہ فرماتا ہے تو

---

1 ...ابن ماجہ، کتاب الجہاد، باب الخروج فی النفیر، ۳/ ۳۴۶، حدیث: ۲۷۷۴

2 ...مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 417 پر اس حدیث کے تحت فرماتے ہیں: بعض روایات میں ہے کہ انسانوں کو ان کی ماں کے نام سے پکارا جائے گا۔ غالبًا اس میں حکمت یہ ہوگی کہ حرام لوگ رسوا نہ ہوں یا حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے اظہارِ شرافت کے لئے یا حضرت حسن و حسین (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا) کی عظمت کے اظہار کے لئے کہ حضرت فاطمہ زہرا (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کی طرف نسبت سے ان کو حضورِ اقدس (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) سے نسبت کا شرف حاصل ہوجاوے۔ (اشعہ) مگر ان روایات میں تعارض نہیں قیامت کے اوّل وقت ماؤں کے نام سے پکارا جاوے گا بعد میں باپوں کے نام سے یا سب کے سامنے ماں کے نام سے پکارا جاوے گا تنہائی میں باپ کی نسبت سے یا یہاں اباء سے مراد اُمہات ہے بہت دفعہ ماں باپ کو ایک دوسرے کے نام سے یاد کردیتے ہیں۔

3 ...ابو داود، کتاب الادب، باب فی تغییر الاسماء، ۴/ ۳۷۴، حدیث: ۴۹۴۸

کلام فرماتا ہے اور جب رب تعالیٰ کلام فرماتا ہے تو آسمان کانپنے لگتا ہے یا فرمایا آسمان میں شدید گرج پیدا ہو جاتی ہے، جب آسمان والے یہ حکم سنتے ہیں تو گڑ گڑاتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہیں، جبریل امین سب سے پہلے سر اُٹھاتے ہیں پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ جو چاہتا ہے اُنہیں وحی فرماتا ہے، جبریل امین اسے دیگر ملائکہ تک پہنچاتے ہیں، وہ جس آسمان سے گزرتے ہیں اُس کے ملائکہ ان سے پوچھتے ہیں: "ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ نے کیا حکم فرمایا؟" جبریل امین فرماتے ہیں: "تمہارے رب عَزَّوَجَلَّ نے حق فرمایا اور وہی بلند اور بڑائی والا ہے۔" ملائکہ بھی اسے دُہراتے ہیں۔ پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے زمین و آسمان میں جہاں کا حکم فرمایا ہوتا ہے جبریل امین وحی بیان کر دیتے ہیں۔[1]

ناحق خون کا نقصان:

﴿6742﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اُمت کے غمخوار، شَفِیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: "مسلمان نیک اعمال میں رغبت رکھتا ہے مگر جب ناحق خون کر لیتا ہے تو یہ رغبت ختم ہو جاتی ہے۔"[2]

بخشش سے محروم شخص:

﴿6743﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سردارِ دوجہاں، مالکِ کون و مکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "ممکن ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ سارے گناہ بخش دے سوائے اس شخص کے جو مشرک مرے یا جو کوئی مسلمان کو جان بوجھ کر (ظلماً) قتل کرے۔"[3]

---

1. ...السنة لابن ابی عاصم، باب ذکر الکلام والصوت... الخ، ص ۱۱۶، حدیث: ۵۲۷
2. ...ابو داود، کتاب الفتن، باب فی تعظیم قتل المؤمن، ۴/ ۱۳۹، حدیث: ۴۲۷۰
3. ...ابو داود، کتاب الفتن، باب فی تعظیم قتل المؤمن، ۴/ ۱۳۹، حدیث: ۴۲۷۰

حضرتِ سیِّدُنا عَطیَّہ بن قیس مَذبوح[1] رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا عطیہ بن قیس مذبوح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں۔ آپ کا دل خوفِ خدا سے پُر اور روشن تھا۔

انعام یافتہ:

﴿6744﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہَیثَم بن مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیِّدُنا اَیفَع بن عبد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس محفل سجائے بیٹھے تھے۔ وہاں حضرتِ سیِّدُنا عطیَّہ مذبوح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تشریف فرما تھے۔ نعمتوں کا تذکرہ ہونے لگا کہ کون زیادہ انعام یافتہ ہے۔ بعض لوگوں کا نام لیا گیا۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا اَیفَع بن عبد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”عطیہ! آپ کیا کہتے ہیں؟“ انہوں نے فرمایا: ”زیادہ انعام یافتہ قبر میں موجود وہ شخص ہے جو عذاب سے محفوظ اور ثواب کا منتظر ہے۔“

انجام کی فکر:

﴿6745﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطیَّہ مذبوح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پوتے حضرتِ سیِّدُنا حماد بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں کہ جب داداجان جاں کنی کے عالم میں تھے تو بیتاب نظر آئے۔ لوگوں نے پوچھا: ”کیا آپ موت کی وجہ سے فکر مند ہیں؟“ فرمایا: ”میں فکر مند کیوں نہ ہوں! یہ تو ایک گھڑی کی بات ہے لیکن معلوم نہیں کہ پھر مجھے کہاں لے جایا جائے گا۔“

سیِّدُنا عَطیَّہ مذبوح رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

آپ حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل، حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء، حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ اور حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن عبسہ رِضْوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایت کرتے ہیں۔

﴿6746﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سردار، دوعالَم کے

---

[1]... متن میں اس مقام پر ”ابو عطیہ بن قیس مذبوح“ مذکور ہے جبکہ دیگر کُتُبِ اعلام میں ”عطیہ بن قیس مذبوح“ مذکور ہے اور درست بھی یہی ہے لہٰذا یہی لکھ دیا گیا ہے۔ (علمیہ)

مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَلْجِہَادُ عُمُوْدُ الْاِسْلَامِ وَذُرْوَۃُ سَنَامِہٖ یعنی جہاد اسلام کا ستون اور اس کے کوہان کی بلندی ہے۔[1]“[2]

﴿6747﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اُخْبُرْ تَقْلَہٗ یعنی (لوگوں کی) پہچان پیدا کر لو ان سے دور ہی رہو گے۔“[3]

﴿6748﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن عبسہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”رات کی نماز دو دو رکعتیں ہیں اور رات کے آخری حصے میں دعا قبول ہوتی ہے۔“[4]

﴿6749﴾... حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”آنکھ سُرین کے لئے بندھن (ڈوری) ہے پس جب آنکھ سوتی ہے تو بندھن کھل جاتا ہے (یعنی وضو ٹوٹ جاتا ہے)۔[5]“[6]

1... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں: جہاد چونکہ دشوار ہے اور جہاد ہی سے دین کی زینت و رونق ہے جیسے کوہان سے اونٹ کی زینت اور کوہان تک پہنچنا کچھ مشکل بھی ہوتا ہے۔ جہاد بمعنی مشقت ہے لِسان، سِنان، اقلام سبھی سے ہوتا ہے، کافروں پر جہاد سہل ہے مگر اپنے نفس پر مشکل یہ کلمہ سب جہادوں کو شامل ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۵۲)

2... مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث معاذ بن جبل، ۸/ ۲۴۲، حدیث: ۲۲۱۰۸

3... مسند بزار، مسند ابی درداء، ۱۰/ ۴۰، حدیث: ۴۱۰۱

4... مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث عمرو بن عبسۃ، ۷/ ۱۱۵، حدیث: ۱۹۴۶۴

5... دار قطنی، کتاب الطہارۃ، باب فی ما روی فیمن نام قاعدا... الخ، ۱/ ۲۲۷، حدیث: ۵۷۸

6... **نیند سے وضو ٹوٹنے کی دو شرطیں ہیں:**۔ (۱) دونوں سُرین اچھی طرح جمے ہوئے نہ ہوں۔ (۲) ایسی حالت پر سویا جو غافل ہو کر سونے میں رکاوٹ نہ ہو۔ جب دونوں شرطیں جمع ہوں یعنی سرین بھی اچھی طرح جمے ہوئے نہ ہوں نیز ایسی حالت میں سویا ہو جو غافل ہو کر سونے میں رکاوٹ نہ ہو تو ایسی نیند وضو کو توڑ دیتی ہے، اگر ایک شرط پائی جائے اور دوسری نہ پائی جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ **سونے کے وہ دس انداز جن سے وضو نہیں ٹوٹتا:**۔ (۱) اس طرح بیٹھنا کہ دونوں سرین زمین پر ہوں اور دونوں پاؤں ایک طرف پھیلائے ہوں۔ (کرسی، ریل اور بس کی سیٹ پر بیٹھنے کا بھی یہی حکم ہے) (۲) اس طرح بیٹھنا کہ دونوں سرین زمین پر ہوں اور پنڈلیوں کو دونوں ہاتھوں کے حلقے میں لے لے خواہ ہاتھ زمین وغیرہ پر یا سر گھٹنوں پر رکھ لے...

حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن مَریح بن مَسروق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابوالحسن مریح بن مسروق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں۔ آپ موت کو کثرت سے یاد کرنے کے سبب بے چین و بے قرار رہا کرتے تھے۔

﴿6750﴾... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مریح بن مسروق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: ”امید سے پہلے خوف ہونا چاہئے کیونکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے جنت و دوزخ دونوں کو پیدا فرمایا ہے پس تم ہرگز جنت میں داخل نہیں ہوگے جب تک دوزخ سے نہ گزر لو۔“

دنیا کی حیثیت:

﴿6751﴾... حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مریح بن مسروق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ایک دن گائے کے گوبر سے اپنے گھر کے سوراخوں کی مرمت کرتے دیکھا گیا۔

......(۳) چار زانو یعنی پالتی (چوکڑی) مار کر بیٹھے خواہ زمین یا تخت یا چارپائی وغیرہ پر ہو (۴) دوزانو سیدھا بیٹھا ہو (۵) گھوڑے یا خچر وغیرہ پر زین رکھ کر سوار ہو (۶) ننگی پیٹھ پر سوار ہو مگر جانور چڑھائی پر چڑھ رہا ہو یا راستہ ہموار ہو (۷) تکیہ سے ٹیک لگا کر اس طرح بیٹھا ہو کہ سرین جمے ہوئے ہوں اگرچہ تکیہ ہٹانے سے یہ گر پڑے (۸) کھڑا ہو (۹) رکوع کی حالت میں ہو (۱۰) سنت کے مطابق جس طرح مرد سجدہ کرتا ہے اس طرح سجدہ کرے کہ پیٹ رانوں اور بازو پہلوؤں سے جدا ہوں۔ مذکورہ صورتیں نماز میں واقع ہوں یا علاوہ نماز، وضو نہیں ٹوٹے گا اور نماز بھی فاسد نہ ہوگی اگرچہ قصداً سوئے، البتہ جو رکن بالکل سوتے ہوئے ادا کیا اس کا اِعادہ (یعنی دوبارہ ادا کرنا) ضروری ہے اور جاگتے ہوئے شروع کیا پھر نیند آگئی تو جو حصہ جاگتے ادا کیا وہ ادا ہوگیا بقیہ ادا کرنا ہوگا۔ سونے کے وہ دس انداز جن سے وضو ٹوٹ جاتا ہے:۔ (۱) اُکڑوں یعنی پاؤں کے تلووں کے بل اس طرح بیٹھا ہو کہ دونوں گھٹنے کھڑے رہیں (۲) چت یعنی پیٹھ کے بل لیٹا ہو (۳) پٹ یعنی پیٹ کے بل لیٹا ہو (۴) دائیں یا بائیں کروٹ لیٹا ہو (۵) ایک کہنی پر ٹیک لگا کر سو جائے (۶) بیٹھ کر اس طرح سویا کہ ایک کروٹ جھکا ہو جس کی وجہ سے ایک یا دونوں سرین اٹھے ہوئے ہوں (۷) ننگی پیٹھ پر سوار ہو اور جانور پستی کی جانب اتر رہا ہو (۸) پیٹ رانوں پر رکھ کر دوزانو اس طرح بیٹھے سویا کہ دونوں سرین جمے نہ رہیں (۹) چار زانو یعنی چوکڑی مار کر اس طرح بیٹھے کہ سر رانوں یا پنڈلیوں پر رکھا ہو (۱۰) جس طرح عورت سجدہ کرتی ہے اس طرح سجدہ کے انداز پر سویا کہ پیٹ رانوں اور بازو پہلوؤں سے ملے ہوئے ہوں یا کلائیاں بچھی ہوئی ہوں۔ مذکورہ صورتیں نماز میں واقع ہوں یا نماز کے علاوہ وضو ٹوٹ جائے گا۔ پھر اگر ان صورتوں میں قصداً سویا تو نماز فاسد ہوگئی اور بلا قصد سویا تو وضو ٹوٹ جائے گا مگر نماز باقی ہے۔ بعدِ وضو (مخصوص شرائط کے ساتھ) بقیہ نماز اسی جگہ سے پڑھ سکتا ہے، جہاں نیند آئی تھی۔ شرائط نہ معلوم ہوں تو نئے سرے سے پڑھ لے۔ (نماز کے احکام، ص ۳۴)

کسی نے وجہ پوچھی تو فرمایا: ”دنیا غلاظت کا ڈھیر ہے اسی لئے میں اس کی مرمت گوبر سے کر رہا ہوں۔“

﴿6752﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن مکرم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مریح بن مسروق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر نوجوان شخص لذتِ دنیا اور اس کے کھیل کود کو چھوڑ دے اور جوانی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں بسر کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے 72 صدیقین کے اَجر کے برابر ثواب عطا فرماتا ہے۔“

سیِّدُنا مَریح بن مَسروق رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی حدیث

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں۔

﴿6753﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے جب مجھے یمن کی جانب روانہ فرمایا تو ارشاد فرمایا: ”اِیَّاکَ وَالتَّنَعُّمَ فَاِنَّ عِبَادَ اللہِ لَیْسُوْا بِالْمُتَنَعِّمِیْنَ یعنی عیش پسندی سے بچنا کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے (نیک) بندے عیش وعشرت میں مشغول نہیں ہوتے۔“[1]

❁ ... ❁ ... ❁

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن اَسود عَنسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن اسود عنسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ باوقار شخصیت کے مالک تھے۔

﴿6754﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جابر طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن اسود عنسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرمایا کرتے تھے: ”میں کبھی لباسِ شُہرت نہیں پہنوں گا اور نہ دن میں کبھی پیٹ بھر کر کھاؤں گا حتّٰی کہ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے جا ملوں۔“

سیرتِ مصطفٰے کی جھلک:

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے تھے: جو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

---

1 ... مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث معاذ بن جبل، ۸/ ۲۵۷، حدیث: ۲۲۱۶۶

کی سیرت کامشاہدہ کرنا چاہے وہ عَمرو بن اسود کو دیکھ لے۔

﴿6755﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُرحبیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن اسود عنسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بڑی برائی کے خوف سے اکثر پیٹ بھر کر نہیں کھاتے تھے اور جب گھر سے مسجد کی جانب روانہ ہوتے تو تکبر وخود پسندی سے بچنے کے لئے (عاجزی کرتے ہوئے) اپنا دایاں ہاتھ بائیں ہاتھ پر رکھ لیتے۔

سیِّدُنا عَمرو بن اَسود رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

آپ حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل، حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت، حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن ساریہ، حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِ حرام اور حضرتِ سیِّدُنا جُنادہ بن ابو اُمیّہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے روایت کرتے ہیں۔

مخلوق میں سب سے زیادہ ناپسند:

﴿6756﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منوّرہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مخلوق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سب سے زیادہ ناپسند وہ شخص ہے جو ایمان لاکر پھر کافر ہو جائے۔"[1]

جنتی گروہ:

﴿6757﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن اَسود عَنسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ہم حمص کے ساحل پر حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے گھر ان کی بارگاہ میں حاضر ہوئے وہاں آپ کی زوجہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِ حرام بنت مِلحان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بھی تھیں۔ انہوں نے ہمیں حدیث مبارکہ بیان کی کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "سمندری راستے جہاد کرنے والا میری اُمت کا پہلا گروہ جنتی ہے۔" میں نے عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا میں بھی ان میں شامل ہوں گی؟" ارشاد فرمایا: "تم بھی ان میں شامل ہو۔" پھر ارشاد فرمایا: "قیصر کے شہر (روم) پر حملہ کرنے والا پہلا گروہ مغفرت یافتہ ہے۔"[2] میں نے

---

1 ...معجم کبیر، ۲۰/ ۱۱۴، حدیث: ۲۲۶

2 ...اس سے متعلق تفصیلی معلومات حاصل کرنے کے لئے فتاوٰی فیض الرسول، جلد2، صفحہ 710 تا 712 کا مطالعہ کیجئے۔

پھر پوچھا: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں ان میں شامل ہوں گی؟“ ارشاد فرمایا: ”نہیں۔“[1]

قیامت تک رزق دیا جاتا رہے گا:

﴿6758﴾... حضرتِ سیِّدُنا عرباض بن ساریہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سلطانِ دوجہاں، مالک کون ومکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب بندہ انتقال کرتا ہے تو اس کا ہر عمل اس کے ساتھ ہی ختم ہو جاتا ہے سوائے اس شخص کے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اسلامی ملک کی سرحد کی حفاظت کرے پس بے شک اس کا عمل بڑھتا رہتا ہے اور اسے قیامت تک رزق دیا جاتا رہے گا۔“[2]

سب سے بڑا فتنہ:

﴿6759﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میں نے تمہیں دجال کے متعلق خبریں دیں حتّٰی کہ مجھے اندیشہ ہوا کہ تم سمجھ نہ پائے۔ بے شک مسیح دجّال پست قد، ٹیڑھے پاؤں، گھونگریالے بال اور کانی آنکھ والا ہے وہ نہ تو اُبھری ہوئی ہے اور نہ دھنسی ہوئی ہے بہر حال اس کی دونوں آنکھیں عیب دار ہیں۔[3] اگر تمہیں شک ہو تو جان لو کہ تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ عیب سے پاک ہے اور تم اپنے رب کو جیتے جی نہیں دیکھ سکتے[4]۔“[5]

---

1 ...بخاری، کتاب الجھاد، باب ما قیل فی قتال الروم، ۲/ ۲۸۸، حدیث: ۲۹۲۴

2 ...معجم کبیر، ۱۸/ ۲۵۶، حدیث: ۶۴۱

3 ...خیال رہے کہ انسان کی ابتدائے پیدائش سے لے کر قیامت تک دجال سے بڑا فتنہ کوئی نہیں یہ ہی انسان کے لئے بڑی آفت ہے۔ اس کی آنکھ کے متعلق احادیث میں مختلف وضاحتیں کی گئیں ہیں جن میں مقصود ان کا عیب دار ہونا بیان کرنا ہے جیسا کہ مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد7، صفحہ 285** پر شرح کرتے ہوئے فرماتے ہیں: غرضکہ کوئی آنکھ بے عیب نہ ہوگی یا یہ مطلب ہے کہ کسی کو اس کی داہنی آنکھ کانی محسوس ہوگی کسی کو بائیں آنکھ یہ فرق احساس کا ہوگا نہ کہ واقعہ کا یہ بھی ایک قدرتی کرشمہ ہوگا وہ مردود سب کچھ کر دکھائے گا مگر اپنی آنکھ نہ درست کر سکے گا۔

4 ...یعنی اگر تم کو اس کے کرشمے دیکھ کر دھوکا لگے کہ شاید یہ خدا ہو تو اوّلاً تو اس کا کھانا پینا سونا وغیرہ بندہ ہونے کی علامات ہیں ساتھ ہی کانے ہونے کا عیب خاص بندہ ہونے کی علامت ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۳۱۴)

5 ...ابو داود، کتاب الملاحم، باب ذکر خروج الدجال، ۴/ ۱۵۷، حدیث: ۴۳۲۰

مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث عبادۃ بن الصامت، ۸/ ۴۱۴، حدیث: ۲۲۸۲۸

حضرتِ سیِّدُنا عُمَیر بن ھانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

حضرتِ سیِّدُنا ابو الولید عمیر بن ہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی تابعی بزرگ ہیں۔ آپ ظاہری اور پوشیدہ حالت میں خواہشات اور سستی کو ترک کرکے نیکیوں پر کمربستہ رہا کرتے تھے۔

﴿6760﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عمیر بن ہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے کہا: ''آپ کی زبان مسلسل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں مشغول رہتی ہے، دن رات میں کتنی بار تسبیح پڑھ لیتے ہیں؟'' فرمایا: ''ایک ہزار تسبیح مگر انگلیاں گنتی بھول جاتی ہیں۔''

فتنوں سے محفوظ بندہ:

﴿6761﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عمیر بن ہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فتنوں کا ذکر کیا پھر فرمایا: ''خوشخبری ہے اس مالدار کے لئے جو کسی پہاڑ میں گوشہ نشینی اختیار کرے، نماز قائم کرتا ہو، زکوٰۃ ادا کرتا ہو اور مہمان نوازی کرتا ہو۔ لوگ اسے نہیں جانتے مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی پرہیزگاری کے سبب اسے جانتا ہے۔ یہ بندہ فتنوں سے محفوظ ہے۔''

سیِّدُنا عمیر بن ھانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی احادیث

سرکار کے دوست:

﴿6762﴾... حضرتِ سیِّدُنا فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ ہم سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں حاضر تھے۔ آپ نے بہت سے فتنوں کا ذکر کرتے ہوئے ''اَحْلَاس'' نامی ایک فتنہ کا بھی ذکر فرمایا۔ ایک شخص عرض گزار ہوا: ''فتنہ احلاس کیا چیز ہے؟'' ارشاد فرمایا: وہ لڑائی کا فتنہ ہے (جو ایک عرصہ رہے گا)۔ پھر مالداری کا فتنہ ہے جس کی ابتدا میرے اہل بیت میں سے ایک شخص کے قدموں کے نیچے سے ہوگی (یعنی وہ نسب کی بدولت لوگوں پر حکومت کرے گا)۔ وہ گمان کرے گا کہ وہ مجھ سے ہے مگر وہ مجھ سے نہیں کیونکہ میرے دوست پرہیزگار ہی ہیں۔ [1] پھر لوگ ایک ایسے انسان کو چُن لیں گے جسے قوت حاصل نہ

1... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 216 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ''یعنی وہ شخص اپنی ان حرکتوں کے باوجود اپنے کو ''سیّد'' ہی کہے گا اور سمجھے گا کہ میں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا...

ہو گی۔ پھر سخت سیاہ فتنہ ہو گا۔ یہ اُمت میں سے ہر ایک پر چھا جائے گا۔ پھر جب کہا جائے گا کہ فتنہ ختم ہو گیا تو وہ اور پھیلے گا۔ اس وقت انسان صبح ایمان کی حالت میں کرے گا اور شام کو کافر ہو گا حتّٰی کہ لوگ دو خیموں کی طرف لوٹ جائیں گے ایک خیمہ ایمان کا ہو گا جس میں نفاق نہیں اور دوسرا خیمہ نفاق کا ہو گا جس میں ایمان نہیں۔ جب یہ سب ہو جائے تو اس دن یا اس کے اگلے دن دجّال کے خروج کا انتظار کرو۔[1]

﴿6763﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میری اُمت کے بدترین لوگ جہنم میں ایسے گریں گے جیسے سالن میں مکھی گرتی ہے۔"[2]

﴿6764﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمیر بن ہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میری اُمت میں ایک جماعت ضرور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم پر قائم رہے گی مخالفین اور رُسوا کرنے والے انہیں نقصان نہ دے پائیں گے حتّٰی کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم آجائے گا۔ یہ جماعت لوگوں پر غالب ہو گی۔"[3]

جس نیت سے جائے گا وہی پائے گا:

﴿6765﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جو شخص مسجد میں جس نیت سے جائے گا وہی پائے گا۔"[4]

......پیارا ہوں کیونکہ ان کی اولاد سے ہوں۔ یہ واقعہ قریب قیامت ہو گا ابھی واقع نہیں ہوا، خوارج اس حدیث کو حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہ پر چسپاں کرتے ہیں کہ حضرت علی (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ) کی خلافت میں یہ فتنہ واقع ہو چکا مگر یہ اُن کی اہل بیت دشمنی ہے، ان سرکار کو اِس سے کوئی تعلق نہیں۔" مذکورہ حدیث کے آخر میں دجّال کے خروج کے انتظار کا ذکر ہے۔ اس کے تحت صفحہ 217 پر فرماتے ہیں: یعنی اس فتنہ سے متصل خروجِ دجال ہو گا اس لیے معلوم ہوا کہ یہ فتنہ ابھی واقع نہیں ہوا قیامت کے قریب ہو گا۔ وہ کون سیّد ہو گا جو اس فتنہ کا موجِد ہو گا یہ رب جانے اور یہ واقعہ کب ہو گا اس کی تاریخ کا بھی پتہ نہیں۔

1 ...ابو داود، کتاب الفتن والملاحم، باب ذکر الفتن ودلائلھا، ۴/ ۱۲۸، حدیث: ۴۲۴۲

2 ...مسند شامیین، معاویة عن عمیر بن ھانی العنسی، ۳/ ۱۵۲، حدیث: ۱۹۷۶

3 ...بخاری، کتاب المناقب، باب: ۲۸، ۲/ ۵۱۲، حدیث: ۳۶۴۰، ۳۶۴۱

4 ...ابو داود، کتاب الصلاة، باب فی فضل القعود فی المسجد، ۱/ ۲۰۱، حدیث: ۴۷۲

قبولیت دعا کا وظیفہ:

﴿6766﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ رحمت، شَفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو رات جاگ کر بسر کرے اور یہ کلمات پڑھے: ”لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ یُحْیِیْ وَیُمِیْتُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ سُبْحَانَ اللہِ وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ وَلَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَاللہُ اَکْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللہ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کے لئے سب خوبیاں، وہی زندہ کرتا اور مارتا ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ پاک ہے، وہی تعریف کے لائق ہے، اس کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ سب سے بڑا ہے اور گناہ سے بچنے کی قوت اور نیکی کی طاقت اسی کی عطا سے ہے۔“ پھر کہے کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے تو اسے بخش دیا جائے گا یا ارشاد فرمایا کہ پھر دعا مانگے تو اس کی دعا قبول ہوگی۔ اگر وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز قبول ہوگی۔[1]

﴿6767﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو گواہی دے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور رسول ہیں، حضرتِ عیسٰی بن مریم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے، رسول، اس کا ایک کلمہ جو مریم کی طرف بھیجے گئے اور اس کی طرف سے روح ہیں[2] تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اُس کے عمل کے مطابق اُسے جنت میں داخل فرمائے گا۔“[3]

---

1 ...بخاری، کتاب التھجد، باب فضل من تعار من اللیل فصلی، ۱/ ۳۹۱، حدیث: ۱۱۵۴

2 ...عیسائی جنابِ مسیح (عَلَیْہِ السَّلَام) کو خدا کا بیٹا اور بی بی مریم (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا) کو رب کی بیوی کہتے تھے۔ یہودی جنابِ مسیح (عَلَیْہِ السَّلَام) کی نبوت کے بھی انکاری تھے اور پاک بتول مریم (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا) کو تہمت لگاتے تھے۔ اس ایک کلمہ میں دونوں کی نفیس تردید ہوگئی۔ زمانہ موجودہ کے قادیانی آپ کو یوسف نجار کا بیٹا کہتے ہیں اور حضرتِ مریم (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھَا) کا نکاح ان سے ثابت کرتے ہیں۔ اس میں ان کی بھی اعلیٰ تردید ہے کہ اگر جنابِ مسیح (عَلَیْہِ السَّلَام) باپ کے بیٹے ہوتے تو اسی طرف آپ کی نسبت ہوتی قرآن نے بھی انہیں عیسٰی بن مریم فرمایا حالانکہ فرماتا ہے: اُدْعُوْھُمْ لِاٰبَآىٕهِمْ (پ۲۱، الاحزاب: ۵)۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۴۹)

3 ...مسند بزار، مسند عبادۃ بن الصامت، ۷/ ۱۳۰، حدیث: ۲۶۸۲

حضرتِ سیِّدُنا عُبَیدہ بن مہاجر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو عَبدُ رَبّ عبیدہ بن مہاجر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تابعی بزرگ ہیں۔ آپ گوشہ نشین، دنیاوی مسائل سے دور رہنے والے اور نیکیوں میں سبقت کرنے والے تھے۔

مال سے بے رغبتی:

﴿6768﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدرب عبیدہ بن مہاجر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ دس ہزار یا دو لاکھ دینار صدقہ کئے۔ آپ فرمایا کرتے تھے: "اگر نہر بَرَدْ سونا اُگلنے لگے تو میں اس کی طرف بڑھنے میں لوگوں پر سبقت نہیں کروں گا لیکن اگر کہا جائے کہ اس لکڑی میں موت ہے تو کوئی مجھ پر سبقت نہیں لے جا سکتا سوائے مجھ سے زیادہ قوت والے کے۔"

﴿6769﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدرب عبیدہ بن مہاجر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک مرتبہ فرمایا: اگر کہا جائے کہ اس لکڑی کو چھونے والا مر جائے گا تو میں اسے چھونے کے لئے کھڑا ہو جاؤں گا۔

ماں کا قبولِ اسلام:

﴿6770﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن یوسف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدرب عُبیدہ بن مہاجر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی عادت تھی کہ غلام باندی خرید کر آزاد کر دیتے۔ ایک بار انہوں نے ایک رومی بوڑھی عورت کو خرید کر آزاد کر دیا۔ بوڑھی عورت نے کہا: "مجھے نہیں معلوم میں کہاں جاؤں؟" آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے اپنے گھر بھیج دیا۔ جب آپ عشا کے بعد مسجد سے گھر تشریف لائے تو اس بوڑھی عورت کو بلایا۔ اس نے کھانا کھایا۔ پھر آپ نے اسی کی زبان میں اس سے گفتگو کی تو معلوم ہوا کہ وہ آپ کی ماں ہیں۔ آپ نے ان سے اسلام کے متعلق پوچھا تو انہوں نے انکار کر دیا۔ آپ ان کے ساتھ مسلسل بھلائی سے پیش آتے رہے[1]۔ جمعہ کے دن عصر کی نماز پڑھ کر گھر تشریف لائے تو خبر ملی کہ آپ کی ماں نے اسلام قبول

---

[1]... کافر والدین کی بھی خدمت اولاد پر ضروری ہے ہاں ان کے دینی معاملات میں مدد نہ کی جائے۔ جیسا کہ مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد6، صفحہ 517** پر ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں: معلوم...

کرلیاہے۔ آپ سجدے میں گرگئے اور سورج غروب ہونے تک سجدے میں رہے۔

اجنبی کی نصیحت آموز گفتگو:

﴿6771﴾... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا ابن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدِ ربّ عُبَیدہ بن مہاجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر دِمَشق کے سب سے مالدار شخص تھے۔ تجارت کے سلسلے میں آذربائیجان کی طرف نکلے۔ راستے میں ایک چراگاہ اور نہر کے پاس رات گزاری۔ فرماتے ہیں: میں نے چراگاہ کے ایک کونے سے بکثرت حمد کی آواز سنی۔ وہاں گیاتو دیکھا کہ ایک شخص گڑھے کے اندر چٹائی میں لپٹا پڑا ہے۔ میں نے سلام کرکے پوچھا: "اے بندۂ خدا! تم کون ہو؟" اس نے کہا: "میں مسلمان ہوں۔" میں نے پوچھا: "تمہاری ایسی حالت کیوں ہے؟" اس نے کہا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ملنے پر شکر ادا کررہاہوں۔" میں نے پوچھا: "یہ کیسا شکر ہے تم تو چٹائی میں لپٹے ہو؟" اس نے کہا: "میں خدا تعالٰی کا شکر کیوں نہ کروں؟ اس نے مجھے مسلمان گھرانے میں پیدا فرما کر اچھی صورت سے نوازا، میرے تمام اعضاء تندرست بنائے، جن چیزوں کا دوسروں پر ظاہر کرنا مجھے ناگوار گزرتا اُنہیں پردے میں رکھا اور اس سے بڑی نعمت کیا ہے کہ میں اس حال میں (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتے ہوئے) رات بسر کررہاہوں؟" میں نے کہا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! میں چاہتاہوں تم میرے ساتھ میری رہائش تک چلو، میں یہیں نہر کے قریب ٹھہرا ہوں۔" اس نے کہا: "کیوں؟" میں نے کہا: "تاکہ تمہیں کچھ کھانا اور پہننے کے لئے کپڑے دے دوں۔" اس نے کہا: "مجھے کسی چیز کی حاجت نہیں۔"

حضرتِ سیِّدُنا ولید بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: غالباً اس نے یہ کہا کہ میرے لئے گھاس کھانا ابوعبدِ ربّ کی پیشکش سے بہتر ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدِ ربّ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں وہاں سے لوٹ گیا۔ اس وقت میں خود کو بہت کمتر محسوس کررہا تھا اور مجھے اپنے آپ سے نفرت ہورہی تھی کیونکہ دمشق میں کوئی مجھ سے زیادہ مال دار

......ہوا کہ کافر و مشرک ماں باپ کی بھی خدمت اولاد پر لازم ہے۔ فقہاء فرماتے ہیں کہ مشرک باپ کو بت خانہ لے نہ جائے مگر جب وہاں پہونچ چکا ہو تو وہاں سے گھر لے آئے کہ لے جانے میں بت پرستی پر مدد ہے اور لے آنے میں خدمت ہے۔

نہیں تھا اور میں مزید کا خواہاں تھا۔ پھر میں نے اپنی برائیوں سے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں توبہ کرلی۔ رات کسی طرح گزاری، چونکہ میرے ارادوں کی خبر میرے بھائیوں کو نہیں تھی لہٰذا اُنہوں نے حسبِ معمول سحری کے وقت چلنے کا ارادہ کیا۔ وہ میری سواری کے پاس آئے تو میں نے اس کا رُخ دمشق کی طرف موڑ دیا اور دل میں کہنے لگا: ”اگر میں پھر سے تجارت کے لئے نکل جاؤں تو میں سچی توبہ کرنے والا نہیں کہلاؤں گا۔“ لوگوں نے لوٹ آنے کے بارے میں مجھ سے پوچھا تو میں نے اُنہیں اس بارے میں بتادیا۔ وہ مجھے ملامت کرنے لگے مگر میں نے ان کی بات پر توجہ نہ دی۔

حضرتِ سیِّدُنا ابن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدرب عبیدہ بن مہاجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر واپس لوٹے تو جمع کردہ تمام سونا چاندی صدقہ کردیا اور دیگر سامان تیار کرکے راہِ خدا میں دے دیا۔

بے مثال سخاوت:

حضرتِ سیِّدُنا ابن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر اپنے بعض دوستوں کے حوالے سے بیان کرتے ہیں ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدرب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ذکر فرمایا کہ میں کسی کپڑا فروش سے جبّہ خریدنے گیا تو قیمت کم کروانے لگا حتّٰی کہ اگر وہ سات بولتا تو میں اسے چھ دانق کہتا، جب بات زیادہ بڑھی تو دکاندار نے پوچھا: آپ کہاں سے آئے ہیں؟ میں نے دمشق کا نام لیا تو وہ کہنے لگا: آپ اس بوڑھے شخص کے ہمشکل ہیں جو کل میرے پاس آیا تھا۔ ان کا نام ابو عبدرب تھا۔ اس نے مجھ سے سات سات دانق کے 700 کپڑے خریدے۔ قیمت بالکل کم نہیں کروائی اور کپڑے اُٹھوانے کے لئے مجھ سے کہا تو میں نے اپنے مزدور پیش کردیئے پھر انہوں نے تمام کپڑے مستحقین میں تقسیم کردیئے حتّٰی کہ خالی ہاتھ گھر لوٹے۔

مزید فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدربّ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنا تمام سونا چاندی صدقہ کردیا اور اپنی زمینی جائداد بھی بیچ کر صدقہ کردی، سوائے ایک گھر کے جو کہ دمشق میں تھا۔ آپ فرمایا کرتے تھے: اگر تمہاری یہ نہر (بردیٰ) سونا چاندی اُگلے اور ہر ایک کو اختیار ہو کہ جو چاہے اسے لے لے تو میں ہرگز اس کی طرف نہیں بڑھوں گا اور اگر کہا جائے کہ اس لکڑی کو چھونے والا مر جائے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ملاقات کے شوق کے سبب مجھے اسے چھونے میں خوشی ہوگی۔

آخری سہارا بھی صدقہ کر دیا:

حضرتِ سیِّدُنا ابن جابر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَافِر مزید فرماتے ہیں: ایک مرتبہ میں حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدربّ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بارگاہ میں حاضر ہوا، آپ حوض پر وضو فرما رہے تھے۔ میں نے سلام کیا تو جواب دیتے ہوئے فرمایا: ”اے لمبے قد والے! جلدی نہ کرو۔“ میں انتظار کرنے لگا۔ جب آپ وضو سے فارغ ہوئے تو فرمایا: ”مجھے تم سے ایک مشورہ چاہئے، میری مدد کرو۔“ میں نے عرض کی: جی فرمایئے۔ تو فرمانے لگے: ”میں نے اپنا تمام مال وجائداد صدقہ کر دیا، اب میرے پاس یہی ایک گھر باقی ہے، میں اسے بھی بیچنا چاہتا ہوں، تم کیا کہتے ہو؟“ میں نے عرض کی: ”بخدا! آپ نہیں جانتے کہ آپ کی زندگی مزید کتنی ہے، مجھے خوف ہے کہ آپ لوگوں کے محتاج ہو جائیں گے، اس مکان کی آمدنی ہی آپ کے لئے کافی ہے اور اس کا ایک حصہ آپ کے رہنے کے لئے کافی ہے جو آپ کو لوگوں کے دَر سے بے نیاز کر دے گا۔“ انہوں نے کہا: ”یہی تمہاری رائے ہے؟“ میں نے کہا: ”جی ہاں۔“ تو آپ نے کہا: وَاللہ! تم پر ایک مثال صادق آرہی ہے۔ میں نے عرض کی: کون سی؟ فرمایا: ”لَا یُخْطِئُکَ مِنْ طَوِیْلٍ حُمْقٌ اَوْ قُرْحَۃٌ فِیْ رِجْلِہٖ یعنی لمبا آدمی حماقت سے بچ نہیں سکتا یا اس کے پاؤں میں چھالا ہے۔“ پھر کہا: کیا تم مجھے محتاجی سے خوفزدہ کر رہے ہو؟

حضرتِ سیِّدُنا ابن جابر عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: ”بالآخر حضرتِ سیِّدُنا ابوعبدربّ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہ مکان بھی اچھی قیمت میں بیچ دیا اور قیمت صدقہ کر دی۔ جب آپ کا انتقال ہوا تو اس مال میں سے کفن خریدنے جتنی رقم ہی باقی تھی۔“

مزید فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ ان کے پاس ایک شخص آیا جسے انہوں نے ہزار دینار دیئے تھے۔ آپ نے فرمایا: ”تم وہی ہو؟“ اس نے کہا: ”جی ہاں، اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھلا کرے! کیا معاملہ ہے۔“ فرمایا: ”مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم چار ہزار کے مالک ہو گئے ہو یا فرمایا: 40ہزار کے۔“ اس نے کہا: ”بے وقوف ہے وہ شخص جس کے پاس عقل اور مال نہ ہو۔“

> **مسئلہ:** لڑکیوں کے کان چھیدنا جائز ہے۔ بعض لوگ لڑکوں کے کان بھی چھیدواتے ہیں اور اس کے کان میں بالی پہناتے ہیں، یہ ناجائز ہے۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۵۹۶)

سیِّدُنا عبیدہ بن مہاجر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

عمل بھرے ہوئے برتن کی مثل ہے:

﴿6772﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدرب عُبَیدہ بن مہاجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو جامع مسجدِ دمشق کے منبر پر فرماتے سنا کہ مدینے کے تاجدار، اُمت کے غم خوار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "دنیا میں آزمائش اور فتنے باقی بچے ہیں، عمل (بھرے ہوئے) برتن کی طرح ہے اگر اس کا ظاہر اچھا ہو گا تو باطن بھی اچھا ہو گا اور اگر ظاہر خراب ہو گا تو باطن بھی خراب ہو گا۔"(1)

﴿6773﴾... حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ کو نہ مغلوب کیا جاسکتا ہے نہ دھوکا دیا جاسکتا ہے اور وہ سب جانتا ہے اسے کسی خبر کی حاجت نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔"(2)

نیکوں کے قُرب کے سبب مغفرت:

﴿6774﴾... حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم، نورِ مجسم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ایک شخص گناہوں میں مشغول رہتا تھا، اس نے 97 ناحق قتل کیے تھے۔ وہ عیسائیوں کے عبادت خانہ کے راہب کے پاس آیا اور کہا: "اے راہب! جو گناہوں میں مشغول ہو حتّٰی کہ اس نے 97 ناحق قتل کیے ہوں تو اس کے لئے توبہ کی کوئی صورت ہے؟" راہب نے کہا: "اس کے لئے توبہ کی کوئی صورت نہیں۔" اس نے اُسے بھی قتل کر دیا۔ پھر دوسرے راہب کے پاس آیا اور اس سے وہی کچھ پوچھا جو پہلے سے پوچھا تھا۔ اس نے بھی مایوس کر دیا تو اس نے اسے بھی قتل کر دیا۔ تیسرے کے پاس آیا، اس نے وہی جواب دیا تو اُسے بھی قتل کر دیا۔ پھر کسی اور راہب کے پاس آیا اور اس سے کہا: "اے راہب! جو گناہوں میں مشغول ہو حتّٰی کہ اس نے 100 ناحق قتل کیے ہوں تو اس کے لئے توبہ کی کوئی صورت

---

1 ...مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث معاویۃ بن ابی سفیان، ۵/ ۱۸، حدیث: ۱۶۸۵۳

2 ...معجم کبیر، ۱۹/ ۳۶۹، حدیث: ۸۶۸

ہے ؟ ''اُس راہب نے کہا: ''خدا کی قسم! اگر میں تم سے یہ کہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ توبہ کرنے والے کی توبہ قبول نہیں فرماتا تو میں جھوٹا ہوں گا۔ فلاں جگہ جاؤ! وہاں ایک عبادت خانہ ہے، لوگ اس میں عبادت کرتے ہیں، تم ان کے ساتھ عبادتِ الٰہی میں مصروف ہو جاؤ۔ '' وہ توبہ کی غرض سے وہاں سے نکلا۔ آدھے راستے تک پہنچا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی طرف موت کا فرشتہ بھیجا جس نے اس کی روح قبض کرلی۔ رحمت اور عذاب کے فرشتے اس کے بارے میں بحث کرنے لگے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے پاس ایک فرشتہ بھیجا۔ اُس نے اِن سے کہا: ''یہ جس عبادت خانہ سے قریب ہو گا اسی کا حق دار ہے۔'' جب زمین ناپی گئی تو وہ توبہ کرنے والوں کی زمین کے ایک اُنگل قریب تھا۔ پس اُسے بخش دیا گیا۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مرثد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَرثد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خوفِ خدا میں آنسو بہانے والے اور غم زدہ رہنے والے تھے۔

خوفِ خدا:

﴿6775﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَرثد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد سے پوچھا: ''کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو آنسو بہاتا ہی دیکھتا ہوں؟'' فرمایا: ''تم کیا دریافت کرنا چاہتے ہو؟'' میں نے کہا: ''شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے جواب سے مجھے نفع دے۔'' فرمایا: ''اے میرے بھائی! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے ڈرایا ہے کہ اگر نافرمانی کی تو جہنم میں ڈال دیا جاؤں گا۔ بخدا! اگر مجھے صرف اس بات سے ڈرایا جاتا کہ حمّام میں قید کر دیا جاؤں گا تو میری آنکھیں آنسو نہ بہاتیں۔'' میں نے پوچھا: ''تنہائی میں بھی آپ کی یہی کیفیت ہوتی ہے؟'' پھر فرمایا: ''تم کیا دریافت کرنا چاہتے ہو؟'' میں نے کہا: ''شاید اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کے جواب سے مجھے نفع دے۔'' ارشاد فرمایا: بخدا! مجھ پر یہ کیفیت اس وقت بھی طاری ہوتی ہے جب

[1]...معجم کبیر، ۱۹/ ۳۶۹، حدیث: ۸۶۷

میں اپنے گھر والوں کے پاس ہوتا ہوں، یہ کیفیت میرے اور میرے ارادوں کے درمیان حائل ہو جاتی ہے، جب میرے سامنے کھانا رکھا ہوتا ہے اس وقت یہ کیفیت میرے کھانے کے درمیان حائل ہو جاتی ہے۔ میری زوجہ روتے ہوئے کہتی ہے: ''ہائے افسوس! ہمیشہ غمزدہ رہنے کی وجہ سے دنیا کی زندگی میں مجھے آپ پر کچھ اختیار نہ رہا اور نہ کبھی میری آنکھیں ٹھنڈی ہوئیں۔''

توبہ کا ایک طریقہ:

﴿6776﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوفروہ حاتم بن شُفَی ہمدانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مرثد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: بنی اسرائیل کا کوئی شخص جب گریہ وزاری کرتا تو یوں عرض گزار ہوتا: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے نافرمانیوں کی سزا نہ دینا، میرے حق میں خفیہ تدبیر نہ فرمانا، تیری رِضا حاصل کرنے میں کوتاہی کرنے پر میری پکڑ نہ فرمانا، میرے گناہ بہت بڑے ہیں، میری مغفرت فرما، اچھے اعمال بجالانا میرے لئے آسان فرما اور انہیں قبول فرما، جو تو چاہتا ہے ہوتا ہے اور تو جو ارادہ فرماتا ہے اُسے پورا فرماتا ہے، اچھائی کرنے والا تجھ سے اور تیری مدد سے بے نیاز نہیں، برائی کرنے والا تجھ پر غلبہ نہیں پاسکتا، کسی کو اختیار نہیں کہ تیری قدرت سے نکل سکے تو میں کیسے نجات پاسکتا ہوں؟ تجھ سے پہلے کچھ بھی نہ تھا۔ اے انبیائے کرام کے رب! اے پرہیزگاروں کے رب! بزرگی کے رتبہ کو پیدا فرمانے والے، تجھے فنا نہیں، تو کبھی بھولتا نہیں، ہمیشہ سے ہے ہمیشہ رہے گا، خود زندہ ہے، تجھے کبھی موت نہیں، کبھی سوتا نہیں، تیرے ہی ذریعے میں تجھے پہچانتا ہوں اور تیری ہی مدد سے تیری طرف ہدایت پاتا ہوں، تیری بیان کردہ صفات کے مطابق ہی میں تجھے جانتا ہوں، تو برکت والا اور بلند و بالا ہے۔

رزق میں تنگی کا سبب:

﴿6777﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَرثد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: ''اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! زمین پر (ناپ تول میں) جس قدر کمی کی جائے لوگوں کے رزق میں اسی قدر کمی کر دی جاتی ہے۔''

دنیوی منصب سے بچنے کی تدبیر:

﴿6778﴾... حضرتِ سیِّدُنا وَضِین بن عطاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ولید بن عبد الملک نے حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مرثد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو حاکم بنانے کا ارادہ کیا۔ جب انہیں اس بات کی خبر پہنچی تو انہوں نے ”فَرْوَہ یعنی بال دار چمڑا“ پہننا شروع کر دیا جس کی وجہ سے ان کا لقب ”ابو فروہ“ مشہور ہو گیا، اپنی پیٹھ پر بال دار چمڑا ڈالتے، ہاتھ میں روٹی اور کچھ سالن لے کر بغیر چادر، بغیر ٹوپی اور بغیر موزے پہنے ننگے پاؤں باہر نکل جاتے اور بازار میں گھومتے رہتے، روٹی اور گوشت کھایا کرتے۔ جب ولید کو بیاتا گیا کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مرثد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کی یہ حالت ہو گئی ہے تو اس نے اپنا ارادہ ترک کر دیا۔

سیِّدُنا یزید بن مَرثد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مرثد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد نے حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل، حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء، حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر غفاری اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔

تحفہ کب قبول نہ کیا جائے؟

﴿6779﴾... حضرتِ سیِّدُنا معاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تحائف اس وقت تک قبول کرو جب تک وہ تحائف ہیں، جب وہ دین کی آڑ میں رشوت بن جائیں تو نہ لو اور فقر و فاقہ تمہیں اس کے لینے پر مجبور نہ کرے۔ سن لو! اسلام کی چکی کا ایک دائرہ ہے، تم جہاں رہو کتاب (قرآن) کے دائرے میں رہو، خبردار! کتاب اور حاکم عنقریب جدا ہو جائیں گے پس تم کتاب کو نہ چھوڑنا، عنقریب تم پر ایسے حکمران مُسلّط ہوں گے جو اپنی خواہش کے مطابق فیصلہ کریں گے تمہارے لئے نہیں، اگر تم ان کی نافرمانی کرو گے تو تمہیں قتل کر دیں گے اور فرمانبرداری کرو گے تو وہ تمہیں گمراہ کر دیں گے۔“ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان عرض گزار ہوئے: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایسی صورتِ حال میں ہم کیا کریں؟“ ارشاد فرمایا: ”جو حضرتِ عیسٰی بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام کے حواریوں نے کیا، وہ آریوں سے چیر دیئے گئے، سولی پر لٹکا دیئے گئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت میں مرجانا اس کی نافرمانی میں مرنے سے بہت بہتر ہے۔“[1]

---

[1]...معجم کبیر، ۲۰/ ۹۰، حدیث: ۱۷۲

اسلام کی پختگی:

﴿6780﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: ”اس اَمر (یعنی اسلام) کی پختگی، اس کی بنیاد اور قوت کس میں ہے؟“ تو حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنے کلام کو قسم کے ساتھ مؤکَّد کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اِخلاص کے ساتھ اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرو، پانچ وقت کی نماز قائم کرو، اپنے مال کی زکوٰۃ خوش دلی سے ادا کرو، رمضان کے روزے رکھو، بیتُ اللہ کا حج کرو اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی جنت میں داخل ہو جاؤ۔“(1)

رب عَزَّوَجَلَّ کا بندے پر حق:

﴿6781﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ذر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: حضرت داؤد عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے بندے جب تیرے گھر کی زیارت کو آئیں تو ان کا تجھ پر کیا حق ہے کیونکہ ہر مہمان کا میزبان پر حق ہوتا ہے؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”اے داؤد! بے شک ان کا مجھ پر یہ حق ہے کہ میں انہیں دنیا میں سزا نہ دوں گا اور آخرت میں بخش دوں گا۔“(2)

حضرتِ سیِّدُنا شُفَی بن ماتِع اَصبحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی

حضرتِ سیِّدُنا شُفَی بن ماتِع اصبحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تنہائی میں عبادت کیا کرتے تھے۔

﴿6782﴾... حضرتِ سیِّدُنا قَیس بن رافع رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شُفَی بن ماتع اصبحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: ”اس اُمت پر ہر چیز کے خزانے کھول دیئے گئے حتّٰی کہ احادیث مبارکہ کے خزانے بھی کھول دیئے گئے۔“

1... تاریخ ابن عساکر، ۶۵/ ۳۷۳، حدیث: ۱۳۳۰۵، الرقم: ۸۳۴۰، ابو عثمان یزید بن مرثد الھمدانی

2... معجم اوسط، ۴/ ۲۹۷، حدیث: ۶۰۳۷

زیادہ غلطیوں کا سبب:

﴿6783﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُیَیم بن بَیْتان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شفی اصبحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے فرمایا: "جو زیادہ بولے گا زیادہ غلطیاں کرے گا۔"

گناہ چھوڑ دینا آسان ہے:

﴿6784﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمار بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شفی اصبحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: "گناہ چھوڑ دینا توبہ کے مقابلے میں آسان ہے۔"

﴿6785﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد شَجَرہ بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا شفی اصبحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: "نماز میں ایک شخص کا کاندھا دوسرے سے ملا ہوتا ہے حالانکہ ان دونوں میں زمین وآسمان کا فرق ہوتا ہے اور ایک ہی گھر میں دو روزے دار شخص ہوتے ہیں حالانکہ ان میں زمین وآسمان کا فرق ہوتا ہے۔"

چار بد نصیب اشخاص:

﴿87-6786﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُفَی اصبحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چار شخص ایسے ہیں جو دوزخیوں کی تکلیف میں اضافہ کر دیں گے۔ وہ کھولتے پانی اور آگ کے درمیان ہلاکت وبربادی کی آوازیں لگاتے دوڑیں گے۔ دوزخی ایک دوسرے سے کہیں گے: "یہ کون لوگ ہیں جنہوں نے ہماری تکلیف میں اضافہ کر دیا!" ان چاروں میں سے ایک شخص کو انگاروں کے تابوت میں بند کر دیا جائے گا، دوسرا اپنی انتڑیوں کو گھسیٹتا ہوگا، تیسرے کے منہ سے پیپ اور خون بہہ رہا ہوگا اور چوتھا اپنا گوشت کھا رہا ہوگا۔ پس تابوت والے کے بارے میں کہا جائے گا: "اس بدبخت شخص کا کیا معاملہ ہے جس نے ہماری تکلیف میں اضافہ کر دیا؟" فرشتہ بتائے گا: "وہ بد نصیب اس حال میں مرا کہ اس کی گردن لوگوں کے قرض تلے دبی ہوئی تھی۔" پھر اپنی انتڑیاں گھسیٹنے والے کے متعلق کہا جائے گا: "اس بدبخت شخص کا کیا معاملہ ہے جس نے ہماری تکلیف میں اضافہ کر دیا؟" تو وہ جواب دے گا: "وہ پیشاب

سے بچنے کی پروا نہیں کرتا تھا اور نہ ہی اسے دھوتا تھا۔'' پھر جس کے منہ سے خون اور پیپ بہہ رہا ہو گا اس کے بارے میں کہا جائے گا: ''اس بد نصیب کا کیا معاملہ ہے جس نے ہماری تکلیف میں اضافہ کر دیا؟'' وہ کہے گا: ''وہ بد نصیب بُری باتوں کی طرف متوجہ رہتا اور ان سے لذت اُٹھاتا تھا جیسے جِماع کے متعلق گفتگو۔'' پھر جو شخص اپنا گوشت کھا رہا ہو گا اس کے متعلق پوچھا جائے گا: ''اس بد بخت کا کیا معاملہ ہے جس نے ہماری تکلیف میں مزید اضافہ کیا؟'' تو فرشتہ جواب دے گا: ''یہ بد بخت لوگوں کا گوشت کھاتا (یعنی غیبت کرتا) تھا۔''[1]

ایک روایت میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''اس کی گردن لوگوں کے قرض تلے دبی ہوئی تھی نہ اس نے خود اس کی ادائیگی کی نہ اس کی ادائیگی کے لئے مال چھوڑا۔ ایک کہے گا: وہ فحش اور بری باتیں کیا کرتا تھا۔ ایک کہے گا: وہ لوگوں کا گوشت کھاتا اور چغلی کرتا تھا۔''

سیِّدُنا شُفَی بن ماتع رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا شُفی بن ماتع اصبحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو بن عاص، حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ اور دیگر صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔

حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا علم:

﴿6788﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہمارے درمیان تشریف لائے، دستِ اَقدس میں دو کتابیں تھیں۔ اِستِفسار فرمایا: ''کیا تم جانتے ہو ان کتابوں میں کیا ہے؟'' صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان عرض گزار ہوئے: ''یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے بغیر بتائے نہیں جانتے۔'' حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے داہنے ہاتھ کی کتاب کے بارے میں ارشاد فرمایا: ''یہ کتاب ربُّ العالمین کی طرف سے ہے، اس میں جنتیوں، ان کے آباء و اجداد اور قبیلوں کے نام ہیں، آخر میں اس کا ٹوٹل لگا دیا گیا ہے پس ان میں کمی ہو سکتی نہ زیادتی۔[2]'' پھر بائیں ہاتھ والی کتاب کے متعلق

1... معجم کبیر، ۷/ ۳۱۰، حدیث: ۷۲۲۶

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس کے تحت فرماتے ہیں: رب (عَزَّوَجَلَّ) نے اس میں تقدیرِ مبرم کی تفصیل فرمائی ہے اور مجھے (حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو) اس کا علم بخشا ہے، تقدیرِ معلق اور مشابہ معلق میں زیادتی...

ارشاد فرمایا: "یہ کتاب ربُّ العالمین کی طرف سے ہے، اس میں دوزخیوں، ان کے آباءواجداد اور قبیلوں کے نام ہیں پھر آخر تک کا حساب لگادیا گیا پس ان میں کمی ہوسکتی نہ زیادتی۔" صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: "یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگر یہ معاملہ انجام پاچکا ہے تو ہم عمل کیوں کرتے ہیں؟" ارشاد فرمایا: "سیدھے رہو اور قربِ الٰہی حاصل کرو (یعنی نیک اعمال اور دُرست عقائد پر قائم رہو) جنتی کا خاتمہ جنتیوں کے عمل پر ہوتا ہے اگرچہ پہلے کچھ عمل کرے اور یقیناً دوزخی کا خاتمہ دوزخیوں کے عمل پر ہوتا ہے اگرچہ پہلے کچھ عمل کرے۔" پھر دونوں کتابوں کو دست مبارک میں دبالیا اور ارشاد فرمایا: "تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ بندوں کے متعلق فیصلہ فرماچکا ہے سیدھی جانب والا گروہ جنتی ہے اور اُلٹی جانب والا دوزخی ہے۔"[1]

﴿6789﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان فرماتے ہیں کہ مدینے کے تاجدار، دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "قَفْلَةٌ كَغَزْوَةٍ یعنی مجاہد کی واپسی جہاد کی طرح ہے۔"[2]

﴿6790﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ہزاروں چیزیں سمجھی ہیں۔

ریاکار کا انجام:

﴿6791﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت تین شخصوں کو لایا جائے گا: (۱)... شہید (۲)... سخی اور (۳)... قاری[3]۔[4]

...... کمی ممکن ہے۔ خیال رہے کہ لوحِ محفوظ میں محو واثبات کی تحریر بھی ہے اور اُمُّ الکتاب میں صرف قضائے مبرم کی۔ لوحِ محفوظ تک ملائکہ کا علم پہنچتا ہے مگر میرے حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا علم اُمُّ الکتاب تک ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۱۰۵)

تقدیر کے متعلق مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے بہار شریعت حصہ اول کا مطالعہ کیجئے۔

1 ... ترمذی، کتاب القدر، باب ما جاء ان اللہ کتب کتابا لاھل الجنة واھل النار، ۴/ ۵۵، حدیث: ۲۱۴۸

2 ... ابو داود، کتاب الجهاد، باب فی فضل القفل فی سبیل اللہ تعالٰی، ۳/ ۹، حدیث: ۲۴۸۷

3 ... نسائی، کتاب الجهاد، باب من قاتل لیقال فلان جریء، ص ۵۰۹، حدیث: ۳۱۳۴

4 ... مکمل حدیث پاک یوں ہے: حضورِ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ پہلے جس کا فیصلہ قیامت میں ہو گا وہ شہید ہے۔ اسے لایا جائے گا۔ رب عَزَّوَجَلَّ اس سے اپنی نعمتوں کا اقرار کروائے گا پھر فرمائے گا: "اس کے شکر میں تو نے کیا عمل کیا۔" عرض کرے گا: "تیری راہ میں جہاد کیا حتّٰی کہ شہید ہوگیا۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: "تو...

﴿6792﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُفَی اصبحی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: جب میں مدینہ منورہ حاضر ہوا تو دیکھا کہ ایک شخص کے گرد لوگ جمع ہیں، وہ حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے اور طویل حدیث مبارکہ بیان فرمارہے تھے۔

حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن حَیْوہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو مِقدام رَجاء بن حَیْوہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ماہر فقیہ اور مہمان نواز تھے، اُمَرا و خُلَفا آپ سے مشورہ طلب کیا کرتے تھے۔

ملک شام کے بہترین شخص:

﴿6793﴾... حضرتِ سیِّدُنا مطر وَرَّاق عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّزَّاق بیان کرتے ہیں: میں نے ملک شام میں حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے بہتر کوئی شخص نہیں دیکھا۔

﴿6794﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو عون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ جب اپنے پسندیدہ شخص کا تذکرہ کرتے تو حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تذکرہ کرتے۔

﴿6795﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عَون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ تین اشخاص کی طرح میں نے کسی

...... جھوٹا ہے، تو اس لئے لڑا کہ تجھے بہادر کہا جائے وہ کہہ لیا گیا۔" پھر حکم ہو گا تو اسے منہ کے بل کھینچا جائے گا یہاں تک کہ آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ پھر جس نے علم سیکھا سکھایا اور قرآن پڑھا اسے لایا جائے گا اور اپنی نعمتوں کا اقرار کروایا جائے گا۔ وہ اقرار کرلے گا تو فرمائے گا: "تو نے شکر میں کیا عمل کیا۔" عرض کرے گا: "علم سیکھا سکھایا اور تیری راہ میں قرآن پڑھا۔" فرمائے گا: "تو جھوٹا ہے، تو نے اس لئے علم سیکھا کہ تجھے عالم کہا جائے، اس لئے قرآن پڑھا کہ قاری کہا جائے وہ کہہ لیا گیا۔" پھر حکم ہو گا تو اسے اوندھے منہ کھینچا جائے گا حتّٰی کہ آگ میں پھینک دیا جائے گا۔ پھر جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وسعت دی اور ہر طرح کا مال بخشا اسے لایا جائے گا۔ نعمتوں کا اقرار کروائے گا تو یہ کرلے گا۔ رب عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: "تو نے شکر میں کیا پیش کیا۔" عرض کرے گا: "میں نے ہر اس راہ میں تیرے لئے خرچ کیا جہاں خرچ کرنا تجھے پیارا ہے۔" فرمائے گا: "تو جھوٹا ہے، تو نے یہ سخاوت اس لئے کی تھی کہ تجھے سخی کہا جائے وہ کہہ لیا گیا۔" پھر حکم ہو گا تو اسے اوندھے منہ گھسیٹا جائے گا پھر آگ میں جھونک دیا جائے گا۔ (مسلم، کتاب الامارۃ، باب من قاتل للریا...الخ، ص۱۰۵۵، حدیث:۱۹۰۵)

کو نہیں پایا گویا کہ وہ لوگوں سے ملے اور شِیر وشکر ہوگئے:(۱)...عراق میں حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سِیرِین (۲)...حجاز میں حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن محمد اور (۳)...شام میں حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحِمَهُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

ان جیسا نمازی نہیں دیکھا:

﴿6796﴾...حضرتِ سیِّدُنا عُبید بن سائب رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میرے والد گرامی فرمایا کرتے تھے: "میں نے حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے زیادہ خشوع وخضوع کے ساتھ نماز پڑھتے کسی کو نہیں پایا۔"

سیِّدُنا رجاء بن حیوہ عَلَيْهِ الرَّحْمَه کی نصیحت:

﴿6797﴾...حضرتِ سیِّدُنا عبدالرحمٰن بن عبداللہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه نے عدِی بن عدِی اور مَعن بن مُنذر کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: "اپنے معاملات میں غور کرو جن کے ساتھ رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہونے کو پسند کرتے ہو انہیں اختیار کرو اور جن کے ساتھ اس کی بارگاہ میں حاضر ہونے کو ناپسند کرتے ہوں انہیں چھوڑ دو۔"

عہدۂ قضا سے گڑھے میں دفن ہونا بہتر ہے:

﴿6798﴾...حضرتِ سیِّدُنا علاء بن روبہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ مجھے حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه سے کچھ کام تھا۔ ان کے متعلق معلوم کیا تو لوگوں نے کہا: "سلیمان بن عبدالملک کی طرف ہیں۔" جب میری اُن سے ملاقات ہوئی تو فرمانے لگے: "آج خلیفہ نے ابن موہب کو عہدۂ قضا پر فائز کر دیا، اگر مجھے عہدۂ قضا سنبھالنے اور گڑھے میں دفن ہونے کے درمیان اختیار دیا جائے تو میں گڑھے میں دفن ہونا اختیار کروں گا۔" میں نے کہا: "لوگ کہتے ہیں کہ آپ ہی نے انہیں مشورہ دیا تھا؟" فرمایا: "لوگوں نے سچ کہا، میں نے لوگوں کی طرف نظر کی ان کی طرف نہ کی (یعنی لوگوں کے بارے میں سوچا)۔"

﴿6799﴾...سُلیمان بن عبدُ المَلِک کے غلام حضرتِ سیِّدُنا ابو عُبَید رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کو دو شخصوں کے بارے میں بُرا کہتے سنا، ان میں سے ایک

یزید بن مہلب ہے۔

انمول ارشاد:

﴿6800﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن ذکوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں سلیمان بن عبد الملک کے ساتھ کھڑا تھا، مجھے اس کے ہاں قدر و منزلت حاصل تھی، اچانک ایک شخص آیا اور میرے اچھے کردار کا ذکر کرنے لگا پھر سلام کرکے کہنے لگا: اے رجاء! تم خلیفہ سلیمان بن عبد الملک کے ذریعے آزمائش میں مبتلا کیے گئے ہو، اس کا قرب ہلاکت میں ڈال سکتا ہے۔ اے رجاء! تم نیکی کا حکم اور کمزور کی مدد کرتے رہنا۔ اے رجاء! یادرکھو جسے حاکم کے پاس مقام و مرتبہ حاصل ہو اور وہ کسی کمزور و مجبور انسان کی حاجت روائی کرے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اس حال میں ملے گا کہ حساب کے لئے ثابت قدم ہوگا۔ اے رجاء! یادرکھو جو شخص مسلمان بھائی کی حاجت روائی کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی حاجت پوری فرماتا ہے۔ اے رجاء! یادرکھو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں سب سے زیادہ پسندیدہ عمل مسلمان کو خوش کرنا ہے۔ اتنا کہنے کے بعد وہ شخص غائب ہوگیا۔ راوی کہتے ہیں: آپ کا گمان تھا کہ وہ حضرتِ سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام تھے۔

صحبت نہ اپنائی مگر نصیحت جاری رکھی:

﴿6801﴾... حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن ابو سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ یزید بن عبد الملک بیت المقدس آیا تو اس نے حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی: مجھے اپنی صحبت کا شرف عطا کیجئے۔ آپ نے انکار کرتے ہوئے معذرت کرلی۔ حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن وَسّاج رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے آپ سے عرض کی: "اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی صحبت سے فائدہ پہنچائے گا۔" آپ نے فرمایا: "جو حضرات تمہاری مراد ہیں وہ کوچ کرچکے ہیں۔" حضرتِ سیِّدُنا عقبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: "اس قوم میں ایسا بہت کم ہوتا ہے کہ کوئی شخص قریب آنے کے بعد ان سے دور ہوجائے عموماً یہ دور ہونے نہیں دیتے۔" فرمایا: "میں امید کرتا ہوں کہ انہیں وہی کافی ہو جس کی طرف میں انہیں بلاتا ہوں۔"

﴿6802﴾... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن ابو سائب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہشام بن عبد الملک کو خط لکھا: اے امیر المؤمنین! مجھے خبر ملی ہے کہ آپ کے دل

میں غَیلان اور صالح[1] کے قتل کا ارادہ پیدا ہوا ہے؟ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم کھا کر کہتا ہوں ان دونوں کو قتل کرنا دو ہزار (کافر) رومیوں اور ترکوں کو قتل کرنے سے بہتر ہے۔

مسلمانوں کے خیر خواہ:

﴿6803﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عَون رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے تین لوگوں سے زیادہ کسی کو مسلمانوں کا خیر خواہ نہیں پایا: (۱)... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن قاسم (۲)... حضرتِ سیِّدُنا امام محمد بن سیرین اور (۳)... حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی۔

نوافل کی کثرت:

﴿6804﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن ابو عَمرو شَیبانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ عصر آخری وقت[2] میں پڑھا کرتے تھے نیز ظہر و عصر کے درمیان کثرت سے نوافل پڑھا کرتے تھے۔

بھلائی کی بات نیکوں سے سننا پسند کرتے:

﴿6805﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابو عبلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے پاس حاضر ہوتے پھر وہ وعظ و نصیحت فرماتے۔ ایک روز آپ موجود نہ تھے تو کسی مؤذن نے وعظ شروع کر دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اجنبی آواز سنی تو فرمایا: "یہ کون ہے؟" اس نے اپنے بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: "خاموش ہو جا! بھلائی کی بات ہم نیک لوگوں سے ہی سننا پسند کرتے ہیں۔"

﴿6806﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضمرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی

1... غیلان اور صالح یہ دونوں کفریہ عقائد رکھتے تھے۔ ان کے عقائد کے بارے میں تفصیل جاننے کے لئے اَلْمِلَل وَالنِّحَل، صفحہ 230 تا 233 کا مطالعہ کیجئے۔

2... احناف کے نزدیک: وقتِ عصر: ظہر کا وقت ختم ہونے کے بعد یعنی سوا سایہ اصلی کے دو مثل ہونے سے، آفتاب ڈوبنے تک ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۴۵۰، ماخوذاً)

عَلَیْہ نے فرمایا: ”حلم کا رُتبہ عقل سے بڑھ کر ہے کیونکہ حِلم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی صفت ہے۔“

اَبدال مقرر کردیئے گئے:

﴿6807﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوحَفْص عَمرو بن ابوسلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو فرماتے سنا: ”کسی نے خواب دیکھا کہ ایک ابدال[1] کا وصال ہوگیا تو حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اس کی جگہ مقرر فرمادیا گیا۔“

﴿6808﴾... حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن ابوسلمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن وَسّاج رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: ”اگر آپ میں دو عادتیں نہ ہوتیں تو آپ کامل مرد ہوتے۔“ آپ نے استفسار فرمایا: ”وہ کون سی ہیں؟“ حضرتِ سیِّدُنا عقبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے کہا: (۱)لوگ آپ کے پاس چل کر آتے ہیں آپ لوگوں کے پاس نہیں جاتے (۲) آپ نے جانوروں کی ران پر اپنا نام لکھ رکھا ہے حالانکہ قبیلے کا نام ہی کافی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تمہارا یہ کہنا کہ ”لوگ میرے پاس آتے ہیں میں نہیں جاتا“ اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ مجھ سے پہلے نماز سے فارغ ہوجاتے ہیں اور یہ کہنا کہ ”میں نے جانوروں کی ران پر اپنا نام لکھ رکھا ہے“ تو میری نظر میں جانوروں کی ران پر اپنا نام لکھنے میں کوئی حرج نہیں۔

حفاظتِ ایمان کی دعا دو:

﴿6809﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن ابوجمیلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو اَلوداع کرتے ہوئے کہا: ”اے ابومقدام! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کی حفاظت فرمائے۔“ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”اے بھتیجے! جان کی حفاظت کی نہیں بلکہ ایمان کی حفاظت کی دعا دو۔“

---

[1]... اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کے مراتب میں سے ایک مرتبہ ”ابدال“ ہے: یہ ہر دور میں سات ہوتے ہیں۔ ان کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ سات زمین کی حفاظت فرماتا ہے۔ ان میں سے ہر ایک کے لئے زمین کا ایک حصہ ہوتا ہے جہاں ان کی ولایت ہوتی ہے۔ یہ ساتوں بالترتیب ان سات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے قدم پر ہوتے ہیں: (۱)... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم (۲)... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ (۳)... حضرتِ سیِّدُنا ہارون (۴)... حضرتِ سیِّدُنا ادریس (۵)... حضرتِ سیِّدُنا یوسف (۶)... حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ اور (۷)... حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِمُ السَّلَام۔ (جامع کرامات اولیاء، ۱/ ۶۹)

حسد اور خود پسندی سے حفاظت:

﴿6810﴾... حضرتِ سیّدُنا ابو عُتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”جو بندہ موت کو کثرت سے یاد کرتا ہے وہ حسد اور خود پسندی سے محفوظ رہتا ہے۔“

کیا ہی اچھا ہے وہ۔۔۔!

﴿6811﴾... حضرتِ سیّدُنا ابو عَجلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ”کیا ہی اچھا ہے وہ اسلام جو ایمان سے مزیّن ہو، کیا ہی اچھا ہے وہ ایمان جو تقویٰ سے مزین ہو، کیا ہی اچھا ہے وہ تقویٰ جو علم سے مزین ہو، کیا ہی اچھا ہے وہ علم جو حلم سے مزین ہو اور کیا ہی اچھا ہے وہ حلم جو نرمی سے مزین ہو۔“

سیّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن عَمرو، حضرتِ سیّدُنا ابو درداء، حضرتِ سیّدُنا ابو اُمامہ، حضرتِ سیّدُنا امیر مُعاویہ، حضرتِ سیّدُنا جابر بن عبد اللہ اور حضرتِ سیّدَتُنا اُمِّ درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کی ہیں۔ جبکہ تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیّدُنا عبد الرحمٰن بن غَنْم، حضرتِ سیّدُنا عبادہ بن نُسَی، حضرتِ سیّدُنا مُغیرہ بن شعبہ کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیّدُنا ورَّاد رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اور عبد الملک بن مروان سے احادیث روایت کی ہیں۔

عالم اور جاہل کی پہچان:

﴿6812﴾... حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اُمت کے غمخوار، شَفیعِ روزِ شمار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تھوڑا علم زیادہ عبادت سے بہتر ہے، وہی انسان عالم ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرے اور انسان کے جاہل ہونے کے لئے یہی کافی ہے کہ وہ اپنی رائے کو پسند کرے، لوگ دو قسم کے ہوتے ہیں: مومن اور جاہل، مومن کو اذیت نہ پہنچاؤ اور جاہل سے میل جول نہ رکھو۔“[1]

---

[1]...معجم اوسط، ۶/ ۲۵۷، حدیث: ۸۶۹۸

علم اُٹھ جانے سے مراد:

﴿6813﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولوں کے سردار، دوعالَم کے مالک ومختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "علم کے اُٹھالئے جانے سے مراد علما کا اٹھالیا جانا ہے۔"(1)

علم سیکھنے سے ہی آتا ہے:

﴿6814﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مکہ مکرمہ، سردارِ مدینہ منورہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور بُردباری قوتِ برداشت سے پیدا ہوتی ہے۔ جو شخص بھلائی حاصل کرنا چاہے اُسے بھلائی عطا کردی جاتی ہے اور جو برائی سے بچنا چاہے اُسے بچالیا جاتا ہے۔ میں یہ نہیں کہہ رہا کہ تمہارے لئے جنت ہے ہاں وہ شخص اعلیٰ درجات سے محروم رہے گا جو نجومیوں والا کام کرے، تیروں کے پانسے سے فال نکالے اور بدشگونی کے سبب سفر سے لوٹ جائے۔"(2)

شوقِ شہادت:

﴿6815-16-17﴾... حضرتِ سیِّدُنا اُبو امامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک غزوہ کا ارادہ فرمایا۔ میں بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوکر عرض گزار ہوا: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! میرے لئے شہادت کی دعا کیجئے۔ آپ نے یوں دعا کی: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجاہدین کو سلامتی اور مالِ غنیمت عطا فرما۔" چنانچہ ہم نے سلامتی کے ساتھ غزوہ میں شرکت کی اور ہمیں مالِ غنیمت حاصل ہوا۔ پھر ایک غزوہ کا ارادہ فرمایا تو میں نے عرض کی: میرے لئے شہادت کی دعا کیجئے۔ آپ نے پھر یہ دعا کی: "اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجاہدین کو سلامتی اور مالِ غنیمت عطا فرما۔" چنانچہ ہم نے سلامتی کے ساتھ غزوہ میں شرکت کی اور ہمیں مالِ غنیمت حاصل ہوا۔ پھر تیسری مرتبہ غزوہ کا ارادہ فرمایا تو خدمتِ اَقدس میں حاضر ہوکر میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! میں نے دو مرتبہ بارگاہِ عالی میں دعائے شہادت کی درخواست کی تو آپ نے یوں دعا کی: اے

1... دارمی، المقدمۃ، باب فی ذھاب العلم، ۱/ ۸۹، حدیث: ۲۴۰ عن ابی امامۃ

2... معجم اوسط، ۲/ ۱۰۳، حدیث: ۲۶۶۳

اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجاہدین کو سلامتی اور مالِ غنیمت عطا فرما۔ چنانچہ ہم نے غزوہ میں شرکت کی اور سلامتی کے ساتھ مال غنیمت حاصل کیا۔ پھر جب چوتھی مرتبہ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا تو عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! مجھے کسی ایسے عمل کی تلقین فرمایئے جس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے نفع دے۔ ایک روایت میں ہے کہ جو مجھے جنت میں داخل کر دے۔" ارشاد فرمایا: "روزے رکھو کیونکہ اس کے برابر کوئی عمل نہیں۔"

راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد سے حضرتِ سیِّدُنا ابو امامہ، ان کی زوجہ محترمہ اور خادم اکثر روزے رکھا کرتے تھے اگر دن میں ان کے گھر آگ یا دھواں دکھائی دیتا تو لوگ جان لیتے کہ ان کے گھر مہمان آیا ہوا ہے۔

ایک درجہ بلند اور ایک گناہ معاف:

حضرتِ سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ مزید فرماتے ہیں کہ تھوڑے عرصہ بعد میں پھر بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوا اور عرض کی: "یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ نے مجھے ایک عمل کا حکم فرمایا تھا، امید ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے سبب مجھے فائدہ دے گا، مجھے ایک اور ایسا عمل بتایئے جس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے فائدہ دے۔" ارشاد فرمایا: "جان لو! اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر سجدے کے سبب تمہارا ایک درجہ بلند فرماتا اور ایک گناہ مٹاتا ہے۔"[1]

﴿6818﴾... حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "مَنْ یُّرِدِ اللّٰہُ بِہٖ خَیْرًا یُّفَقِّھْہُ فِی الدِّیْن یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ جس سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اُسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔"[2]

﴿6819﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا گیا: "کیا آپ لوگ کسی گناہ کو کفر، شرک یا نفاق سمجھتے تھے؟" انہوں نے فرمایا: "اللہ کی پناہ! ہم تو گناہ کے مرتکب کو گنہگار مومن کہتے تھے۔"

کمالِ ایمان میں رکاوٹ:

﴿6820﴾... حضرتِ سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت

1... مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی امامۃ الباھلی، ۸/ ۲۶۹، حدیث: ۲۲۲۰۲

2... بخاری، کتاب العلم، باب من یرد اللہ بہ خیرا... الخ، ۱/ ۴۲، حدیث: ۷۱

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”انسان اس وقت تک کمالِ ایمان کو نہیں پہنچ سکتا جب تک جھوٹ اور مِزاح اگرچہ بات سچ ہو چھوڑ نہ دے اور حق پر ہونے کے باوجود لڑائی جھگڑا ترک نہ کر دے۔“(1)

فرض نماز کے بعد کا ایک وظیفہ:

﴿6821﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن شُعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے آزاد کردہ غلام حضرتِ سیِّدُنا وَرّاد رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امیر معاویہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو خط لکھا: ”کیا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرض نماز کے بعد کچھ پڑھتے تھے؟“ انہوں نے جواب لکھا: بے شک نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم فرض نماز کے بعد یہ پڑھتے تھے: ”لَاۤ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ لَہُ الْمُلْکُ وَلَہُ الْحَمْدُ وَھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اَللّٰھُمَّ لَا مَانِعَ لِمَا اَعْطَیْتَ وَلَا مُعْطِیَ لِمَا مَنَعْتَ وَلَا یَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْکَ الْجَدُّ یعنی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہی ہے اور اسی کی حمد ہے، وہ جو چاہے اس پر قادر ہے، اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ جو تو عطا کرے اسے کوئی روک نہیں سکتا اور جسے تو نہ دے اسے کوئی نہیں دے سکتا، تیری پکڑ کے وقت کسی مرتبے والے کو اس کا رُتبہ نفع نہیں دیتا۔“(2)

﴿6822﴾... حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے وضو کیا اور موزوں کے اوپر نیچے مسح فرمایا(3)۔(4)

﴿6823﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضورِ اکرم، شافعِ اُمَم صَلَّی اللہُ

---

1 ...مسند شامیین، رجاء عن عبد الرحمن بن غنم الاشعری، ۳/ ۲۱۵، حدیث: ۲۱۱۵

2 ...مسلم، کتاب المساجد، باب استحباب الذکر بعد الصلاۃ، ص۲۹۸، حدیث: ۵۹۳

3 ...موزوں کے اوپری حصہ پر مسح کرنا سنت ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: اگر دین رائے سے ہوتا تو موزوں کے نیچے مسح کرنا اوپر مسح کرنے سے بہتر ہوتا، میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو دیکھا ہے کہ آپ موزوں کے اوپر مسح کرتے تھے۔ اس کے تحت مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: موزوں کے صرف ظاہر پر مسح ہو گا نہ کہ تلے پر جیسا کہ ہمارے امام صاحب (امام اعظم ابو حنیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) کا قول ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۳۳۹)

4 ...مسند امام احمد، مسند الکوفیین، حدیث المغیرۃ بن شعبۃ، ۶/ ۳۴۰، حدیث: ۱۸۲۲۲

تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قتل کا اعتراف کرنے والے کی کوئی بات عاقلہ پر لازم نہ کرو۔[1]

﴿6824﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ تاجدارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر چیز کی ابتدا ہوتی ہے اور نماز کی ابتدا تکبیر اولیٰ ہے، پس اس پر پابندی کرو۔“[2]

حضرتِ سیِّدُنا مکحول دِمَشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی

اہلِ شام کے امام حضرتِ سیِّدُنا ابوعبد اللہ مکحول دِمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کثرت سے روزے رکھا کرتے تھے۔

قرآن درست پڑھنے والے:

﴿6825﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن زیاد رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دِمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس کے علم نے اسے نفع نہیں پہنچایا اس کی جہالت نے اسے نقصان پہنچایا، قرآن پاک پڑھو وہ تمہیں برائیوں سے روکے گا اگر ایسا نہ ہو تو سمجھ لو تم نے ٹھیک طرح نہیں پڑھا۔

رب تعالیٰ سے جاملنے کی تمنا:

﴿6826﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد ربّہ بن صالح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا مکحول دِمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کے مرضِ وصال میں ان کی بارگاہ میں حاضر ہوا تو کسی نے ان سے کہا: ”ابوعبد اللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو عافیت دے۔“ آپ نے فرمایا: ”جس کے عفو و درگزر کی امید کی جاتی ہے اس سے مل جانا ایسے کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے جس کے شر سے امان نہیں۔“

ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ انسانی شیاطین، ابلیس اور اس کے لشکر کے ساتھ رہنے سے بہتر ہے۔

---

1 ...دار قطنی، کتاب الحدود والدیات وغیر ذلک، ۳/ ۲۱۱، حدیث: ۳۳۴۵

2 ...شعب الایمان، باب فی الصلوات، فصل المشی الی المساجد، ۳/ ۷۳، حدیث: ۲۹۰۷

موت کو پسند کرو:

﴿6827﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبد ربّ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے پوچھا: "اے ابو عبد اللہ! کیا آپ جنت کو پسند کرتے ہیں؟" آپ نے فرمایا: "جنت کسے پسند نہیں، تم موت کو پسند کرو کیونکہ موت کے بغیر جنت نہیں دیکھ پاؤ گے۔"

﴿6828﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو خط لکھا: "آپ اسلام کے ظاہری علم سے مشرف ہو چکے، اب محبت و قرب کے لحاظ سے اسلام کا باطنی علم حاصل کیجئے۔"

تکمیل علم کے لئے سوالات:

﴿6829﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن حَوشب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں دِمَشق آیا تو علم کی کچھ باتیں زیادہ نہیں جانتا تھا، دمشق کے اہل علم حضرات نے میرے سوالوں کے جواب نہ دیئے حتّٰی کہ وہ دنیا سے رخصت ہو گئے۔

﴿6830﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو رَزِین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے تقدیر کے متعلق کثرت سے پوچھنے لگے تو میں نے سوچا میں بھی ان سے ایک سوال کر لوں۔ چنانچہ میں نے پوچھا: "ایک مقروض شخص جس کے پاس ایک باندی کے علاوہ کوئی اور مال نہ ہو، کیا وہ باندی سے عزل(1) کر سکتا ہے؟" ارشاد فرمایا: "نہیں، اسے عزل کی اجازت نہیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس جان کا آنا لکھ دیا ہے وہ آ کر رہے گی لہٰذا اس کا عزل کرنا درست نہیں۔

اچھی نیت پر ثواب کی امید:

﴿6831﴾... مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضرتِ سیِّدُنا حکیم بن حِزام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی عیادت کے لئے حاضر ہوئے تو عرض کی: "اس سال حج پر جانے کے متعلق آپ کا کیا خیال

1... عزل سے متعلق تفصیلی حاشیہ ماقبل روایت: 6710 کے تحت ملاحظہ فرمایئے۔

ہے؟" فرمایا: "تمہیں کیا ہو گیا کہ بیماری میں مجھ سے ایسا سوال کرتے ہو؟" میں نے عرض کی: "نیت کرنے میں کیا حرج ہے؟ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ شفا عطا فرمائے تو تشریف لے جایئے گا اور اگر اس بیماری میں موت آجائے تو نیت کا ثواب لکھا جائے گا۔"

بابرکت پانی:

﴿6832﴾... حضرتِ سیِّدُنا برکت اَزدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا مکحول دِمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو وضو کروانے کے بعد رومال پیش کیا تو انہوں نے انکار کر دیا اور اپنے دامن سے چہرہ پونچھتے ہوئے فرمایا: "وضو کا پانی بابرکت ہے اور مجھے یہ پسند ہے کہ برکت میرے کپڑوں میں ہی رہے۔"[1]

﴿6833﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ علما چار ہیں: (۱)...مدینہ منورہ میں حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیّب (۲)...کوفہ میں حضرتِ سیِّدُنا عامر شَعبی (۳)...بصرہ میں حضرتِ سیِّدُنا حسن بصَری اور (۴)...شام میں حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی۔

﴿6834﴾... حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میرا اور حضرت امام زہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کا تیمم کے مسئلے پر مکالمہ ہوا، ان کا کہنا تھا کہ تیمم میں ہاتھوں کا مسح بغل تک کیا جائے گا[2]۔ میں نے ان سے دلیل مانگی تو انہوں نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی: "فَاغْسِلُوْا وُجُوْهَكُمْ وَ اَیْدِیَكُمْ"[3] اور کہا: "یہاں ہاتھ دھونے سے مراد مکمل ہاتھ ہے (یعنی بغل تک)۔" میں نے کہا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "وَ السَّارِقُ وَ السَّارِقَةُ فَاقْطَعُوْۤا اَیْدِیَهُمَا (پ۶، المائدۃ:۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: اور جو مرد اور عورت چور ہو تو ان کا ہاتھ کاٹو۔" یہاں کتنا

1... سیّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بطورِ تنبیہ فرماتے ہیں: علماء میں مشہور ہے کہ اپنے دامَن آنچل سے بدن نہ پونچھنا چاہئے اور اسے بعض سلف سے نقل کرتے ہیں اور ردالمحتار میں فرمایا: دامن سے ہاتھ منہ پونچھنا بھول پیدا کرتا ہے۔ (فتاوی رضویہ، ۱/ ۲۵۰) البتہ وضو کرتے ہی فوراً مسجد میں جانا ہو اور اعضائے وضو خشک کرنے کے لئے کوئی رومال وغیرہ نہ ہو تو دامن وغیرہ سے پونچھ لینے میں حرج نہیں کہ "وضو و غسل کا پانی مسجد میں گرانا ناجائز ہے۔"
(بہار شریعت، حصہ ۵، ۱/ ۱۰۲۴)

2... احناف کے نزدیک: کہنیوں تک کیا جائے گا۔ (بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۳۵۵، ماخوذاً)

3... ترجمۂ کنزالایمان: تو اپنے منہ دھوؤ اور ہاتھ۔ (پ۶، المائدۃ:۶)

ہاتھ کاٹا جائے گا؟ اس دلیل کے ذریعے میں ان پر غالب آ گیا۔[1]

﴿6835﴾... حضرتِ سیِّدُنا معقل بن عُبَیْدُ اللہ جزری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے پاس ایک شخص آیا اور یہ آیت مبارکہ تلاوت کرنے لگا:

عَلَیْکُمْ اَنْفُسَکُمْ ۚ لَا یَضُرُّکُمْ مَّنْ ضَلَّ اِذَا اهْتَدَیْتُمْ ؕ (پ۶، المائدۃ: ۱۰۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تم اپنی فکر رکھو تمہارا کچھ نہ بگاڑے گا جو گمراہ ہوا جب کہ تم راہ پر ہو۔

آپ نے فرمایا: اے بھتیجے! اس سے مراد یہ ہے کہ جب واعظ ڈرائے اور لوگ نہ مانیں تو تم اپنی فکر کرو، گمراہ شخص تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا جبکہ تم راہ پر ہو۔ میرے بھتیجے! اب ہم وعظ شروع کرتے ہیں لوگ حاضر ہیں۔

علم کس سے حاصل کیا جائے؟

﴿6836﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”علم اسی سے حاصل کرو جس کی شہادت مقبول ہو۔“

﴿6837﴾... حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مجھے قتل ہو جانا عہدۂ قضا سنبھالنے سے زیادہ پسند ہے اور عہدۂ قضا میرے نزدیک بیت المال کی ذمہ داری سے بہتر ہے۔

﴿6838﴾... حضرتِ سیِّدُنا تمیم بن عطیّہ عنسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کہتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو اکثر فارسی کا یہ لفظ ”نَادَانَم“ کہتے سنا یعنی میں نہیں جانتا۔

نرم دل شخص کے گناہ کم ہوں گے:

﴿6839﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مہاجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ”جس کا دل نرم ہوگا اس کے گناہ کم ہوں گے۔“

راہِ جنت کا مسافر:

﴿6840﴾... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بن ثوبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی

1... احناف کے نزدیک: پہلی بار چوری کرنے پر چور کا دہنا ہاتھ گٹے سے کاٹ کر کھولتے تیل میں داغ دیا جائے گا۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۴۲۰، ماخوذاً)

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”جو اللہ کے ولی سے محبت کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے محبت فرماتا ہے اور جو علم سیکھنے کے لئے نکلے وہ واپسی تک جنت کی راہ میں ہوتا ہے۔“

پیر اور جمعرات کی فضیلت:

﴿6841﴾... حضرتِ سیِّدُنا بُرد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی پیر اور جمعرات کو روزہ رکھتے تھے اور فرماتے: حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی ولادت باسعادت پیر کے روز ہوئی، آپ نے اعلانِ نبوت پیر کے روز فرمایا، آپ کا وصال پیر کو ہوا اور پیر اور جمعرات کو لوگوں کے اعمال پیش کئے جاتے ہیں۔

ذکر الٰہی میں رات گزارنے کی فضیلت:

﴿6842﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعبد اللہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جس نے رات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں گزاری وہ صبح اس حال میں کرے گا گویا آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے۔

﴿6843﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد الواحد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کے حوالے سے حدیث بیان فرمائی کہ جو یہ پڑھے ”اَسْتَغْفِرُ اللہَ الَّذِی لَا اِلٰہَ اِلَّا ھُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ“ اس کے گناہ بخش دیئے جائیں گے اگرچہ جہاد سے بھاگا ہو۔

عذاب سے محفوظ آنکھیں:

﴿6844﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن زِیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا مکحول دِمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ دو آنکھوں کو عذاب نہیں پہنچے گا: (۱)... خوفِ خدا میں آنسو بہانے والی (۲)... مسلمانوں کی حفاظت میں جاگنے والی۔

﴿6845﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: مؤمنین نرم دل اور نرم طبیعت ہوتے ہیں جیسے نکیل والا اونٹ کہ اگر چلایا جائے تو اطاعت کرے اور اگر پتھر پر بٹھایا جائے تو بیٹھ جائے۔

سلامتی تنہائی اختیار کرنے میں ہے:

﴿6846﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: "فضیلت اگرچہ جماعت میں ہے مگر سلامتی تنہائی میں ہے۔"

﴿6847﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن یزید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: قیامت قائم ہونے سے پہلے لوگوں پر ایک زمانہ آئے گا کہ علما کو مردار گدھے سے زیادہ برا سمجھا جائے گا۔

فرائض کے بعد افضل عمل:

﴿6848﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوعبد اللہ شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: فرائض کے بعد افضل عبادت بھوکا پیاسا رہنا ہے۔

بھلائیوں سے محرومی کا ایک سبب:

حضرتِ سیِّدُنا بکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: منقول ہے کہ بھوکا پیاسا شخص نصیحت جلد قبول کرتا ہے، اس کا دل جلد نرم ہو جاتا ہے نیز یہ بھی کہا جاتا ہے کہ زیادہ کھانے سے بندہ بہت سی بھلائیوں سے محروم ہو جاتا ہے۔

رب تعالیٰ کا پسندیدہ بندہ:

﴿6849﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوحبیب مَوصِلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دِمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ بن مریم عَلَیْہِ السَّلَام نے جب حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن زکریا عَلَیْہِمَا السَّلَام سے مسکرا کر ملاقات کی اور مصافحہ کیا تو حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: "اے میری خالہ کے بیٹے! میں آپ کو یوں مسکراتے دیکھ رہا ہوں گویا آپ امن پا چکے؟" حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: "اے میری خالہ کے بیٹے! میں آپ کی پیشانی پر شِکَن دیکھ رہا ہوں گویا آپ مایوس ہو گئے ہیں؟" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان

دونوں کی طرف وحی نازل فرمائی کہ تم میں سے میرا زیادہ پسندیدہ بندہ وہ ہے جو زیادہ مسکرا کر ملے۔

رحمتِ الٰہی سے نا امید نہیں ہونا چاہئے:

﴿6850﴾... حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: چار چیزیں جس میں ہوں وہ ان پر قائم رہے اور تین چیزیں جس میں ہوں وہ ان سے چھٹکارا حاصل کرے۔ چار چیزیں یہ ہیں: شکر، ایمان، استغفار اور دعا۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: (۱،۲)...مَا یَفْعَلُ اللّٰهُ بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ [1] (۳)...وَ مَا كَانَ اللّٰهُ مُعَذِّبَهُمْ وَ هُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ۝۳۳ [2] (۴)...مَا یَعْبَؤُا بِكُمْ رَبِّیْ لَوْ لَا دُعَآؤُكُمْ [3] اور تین چیزیں یہ ہیں: عہد شکنی، فریب اور سرکشی (زیادتی)۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

﴿1﴾...

فَمَنْ نَّكَثَ فَاِنَّمَا یَنْكُثُ عَلٰى نَفْسِهٖ (پ۲۶، الفتح: ۱۰) ترجمۂ کنزالایمان: تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا۔

﴿2﴾...

وَ لَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَهْلِهٖ (پ۲۲، فاطر: ۴۳) ترجمۂ کنزالایمان: اور بُرا داؤں (فریب) اپنے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے۔

﴿3﴾...

اِنَّمَا بَغْیُكُمْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ (پ۱۱، یونس: ۲۳) ترجمۂ کنزالایمان: تمہاری زیادتی تمہارے ہی جانوں کا وبال ہے۔

ابلیس کو رحمتِ الٰہی کی امید:

﴿6851﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب بن مُدرِک حنفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دِمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ہمارے قبیلے میں حضرت فارعہ بنت مُستورِد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نامی ایک عبادت گزار خاتون تھیں۔ ایک دفعہ انہوں نے شیطان کو ایک چبوترے پر دیکھا کہ سجدے میں گرا ہوا ہے اور آنسو اس کے رخساروں پر اس طرح بہہ رہے ہیں جیسے بچہ پیدائش کے وقت روتا ہے۔ انہوں نے پوچھا: ”اے

1...ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا اگر تم حق مانو اور ایمان لاؤ۔ (پ۵، النسآء: ۱۴۷)

2...ترجمۂ کنزالایمان: اور اللہ انھیں عذاب کرنے والا نہیں جب تک وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔ (پ۹، الانفال: ۳۳)

3...ترجمۂ کنزالایمان: تمہاری کچھ قدر نہیں میرے رب کے یہاں اگر تم اُسے نہ پوجو۔ (پ۱۹، الفرقان: ۷۷)

ابلیس! اتنے لمبے سجدے سے تجھے کیا فائدہ؟" شیطان نے کہا: "اے نیک شخص کی نیک بیٹی! میں امید لگائے بیٹھا ہوں کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی قسم پوری فرما چکا ہو گا تو مجھے دوزخ سے نکال دے گا۔"

حضرتِ سیِّدُنا ابو عُمر دُوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کہتے ہیں: یہ ابلیس ہو کر رحمتِ الٰہی کی آس لگائے بیٹھا ہے تو ہم بندے ہو کر کیوں نہ لگائیں۔

﴿6852﴾... حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ لَیْسَ عَلَیْكُمْ جُنَاحٌ فِیْمَاۤ اَخْطَاْتُمْ بِهٖۙ وَ لٰكِنْ مَّا تَعَمَّدَتْ قُلُوْبُكُمْؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا۝۵ (پ۲۱، الاحزاب: ۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم پر اس میں کچھ گناہ نہیں جو نادانستہ تم سے صادر ہوا ہاں وہ گناہ ہے جو دل کے قصد سے کرو اور اللہ بخشنے والا مہربان ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جو گناہ انجانے میں کیا جائے وہ معاف ہے اور جو جان بوجھ کر کیا جائے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے بخش دے گا۔

سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام اور ایک کسان کا مکالمہ:

﴿6853﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدُ الرحمٰن دِمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: ایک بار حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن داوٗد عَلَیْہِمَا السَّلَام بالوں سے بنی ہوئی ایک چٹائی پر تشریف فرما تھے اور ان کے اصحاب ان کے گرد بیٹھے تھے۔ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے ہَوا کو حکم دیا تو اس نے چٹائی کو اوپر اٹھالیا، جنات وانسان آپ کے سامنے چلنے لگے، پرندوں نے سایہ کر دیا۔ ایک کسان کھیت میں کام کر رہا تھا۔ اس نے دل میں کہا: "اگر حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام میرے سامنے ہوتے تو میں ان سے تین باتیں کرتا۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ کسان کے پاس جایئے۔ آپ گھوڑے پر سوار ہو کر اس کے پاس پہنچے اور فرمایا: "اے کسان! میں سلیمان ہوں، تم جو پوچھنا چاہتے ہو پوچھو۔" کسان عرض گزار ہوا: "آپ کو میرے دل کے ارادے کا علم کیسے ہوا؟" ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اس کا علم عطا فرمایا۔" کسان نے عرض کی: "میں نے اس علم پر یقین کیا۔ خدا کی قسم! جب میں نے آپ کو نعمتوں میں دیکھا تو خود سے کہنے لگا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام کی گزشتہ لذتیں اور نعمتیں ختم ہو جاتی ہیں جبکہ

میں جس مَشَقَّت و تھکن میں کل تھا آج بھی ویسا ہی ہوں مگر گزشتہ لذت دوبارہ نہ آپ محسوس کرتے ہیں نہ میں گزری ہوئی تکلیف دوبارہ محسوس کرتا ہوں۔" حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے دوسری بات کی وضاحت چاہی تو اس نے کہا: "میں نے خود سے یہ کہا کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام بھی اس دنیا میں ہمیشہ نہیں رہیں گے اور مجھے بھی مر جانا ہے۔" ارشاد فرمایا: "تم نے سچ کہا۔" کسان عرض گزار ہوا: "تیسری بات میں نے فقط خود کو خوش کرنے کے لئے کہی تھی کہ بروزِ قیامت آپ عَلَیْہِ السَّلَام سے ان نعمتوں کے متعلق پوچھ جائے گا مجھ سے سوال نہیں ہو گا۔" یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام گھوڑے سے اُتر کر سجدے میں گر گئے اور روتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: "اے میرے رب! اگر تو جواد اور بخل سے پاک نہ ہوتا تو میں ضرور تجھ سے ان نعمتوں کے واپس لینے کا سوال کرتا۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی فرمائی: "اے سلیمان! اپنا سر اٹھالو کیونکہ اپنے بندے سے راضی ہو کر جو نعمت اسے عطا کرتا ہوں اس کا حساب نہیں لوں گا۔"

کوّے کے بچے کی غذا:

﴿6854﴾... حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُوَالسَّلَام یوں دعا کرتے تھے: "اے کوّے کے بچے کو گھونسلے میں رزق دینے والے۔" اس طرح دعا اس لئے کرتے تھے کیونکہ کوّے کا بچہ جب انڈے سے نکلتا ہے تو سفید ہوتا ہے، کوّا اسے دیکھ کر نفرت کرنے لگتا ہے، بچہ جب اپنا منہ کھولتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مکھیوں کو بھیج دیتا ہے جو اس کے منہ میں داخل ہو کر اس کی غذا بن جاتی ہیں، جب بچہ کالا ہو جاتا ہے تو مکھیاں اس کے پاس آنا بند ہو جاتی ہیں اور کوّا واپس آکر بچے کی غذا کا انتظام کرتا ہے۔

15 افراد اور 25 مرتبہ استغفار:

﴿6855﴾... حضرتِ سیِّدُنا صدقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: جس اُمت میں ہر روز 15 افراد 25 مرتبہ استغفار کرتے ہوں اللہ عَزَّوَجَلَّ اس اُمت کو عذاب نہیں فرماتا۔

والدین کی خدمت کی برکت:

﴿6856﴾... حضرتِ سیِّدُنا منیر بن علاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: والدین کے ساتھ بھلائی سے پیش آنا گناہوں کو مٹاتا ہے،[1] جب تک انسان اپنے کنبے کے بڑے شخص کے ماتحت رہتا ہے بھلائی پر قادر رہتا ہے۔

﴿6857﴾... حضرتِ سیِّدُنا ثابت بن ثَوبان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: جو شخص کسی کی دل جوئی کرتے ہوئے فوت ہوا وہ شہید ہے۔

﴿6858﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ یزید بن عبد الملک بن مروان حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اور ان کے رفقاء کے پاس آیا۔ جب ہم نے اسے دیکھا تو اس کے لئے جگہ کشادہ کرنا چاہی۔ آپ نے فرمایا: "اپنی اپنی جگہ بیٹھے رہو، اسے جہاں جگہ ملے وہیں بیٹھنے دو تاکہ عاجزی سیکھے۔"

﴿6859﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ﴿۱۹﴾ (پ۳۰، الانشقاق: ۱۹) ترجمۂ کنزالایمان: ضرور تم منزل بمنزل چڑھو گے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ہر 20 سال بعد تم ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہو جاؤ گے۔

فکروں میں کمی کا طریقہ:

﴿6860﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن فرُّوخ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو خوشبو لگائے اس کی عقل تیز ہوتی ہے اور جو صاف ستھرے کپڑے پہنے اس کی فکریں کم ہوتی ہیں۔

روزہ دار کی غذا:

﴿6861﴾... حضرتِ سیِّدُنا اُمیّہ بن یزید قریشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی کہتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا مکحول

[1]... نیک اعمال گناہِ صغیرہ کا کفارہ بنتے ہیں گناہِ کبیرہ بغیر توبہ کے معاف نہیں ہوتے۔ مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: خیال رہے کہ گناہِ کبیرہ جیسے کفر و شرک، زنا، چوری وغیرہ یوں ہی حقوق العباد بغیر توبہ و ادائے حقوق معاف نہیں ہوتے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۳۶۰)

دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے سنا: ”پاکیزہ شے روزے دار کی غذا ہے۔

﴿6862﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے ایک شخص کو نماز پڑھتے دیکھا، جب وہ رکوع اور سجدہ کرتا تو رونے لگتا، میں نے سوچا کہ یہ ریاکار ہے تو میں ایک سال تک رونے سے محروم رہا۔

﴿6863﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کی بارگاہ میں حاضر تھا۔ ایک شخص آپ پر بہت مہربان تھا تو آپ نے فرمایا: ”خرابی ہے اس شخص کے لئے جس کا کوئی بھولا بھالا دوست نہیں۔“

﴿6864﴾... حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: کسی بے وقوف اور منافق سے معاہدہ نہ کرو، انہوں نے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عہد کی پاسداری نہ کی جو تمہارے عہد سے بڑھ کر ہے۔

سیِّدُنا مکحول دِمَشقی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے مروی احادیث

آپ نے متعدد صحابۂ کرام مثلاً حضرتِ سیِّدُنا انس، حضرتِ سیِّدُنا واثلہ بن اَسقع، حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ، حضرتِ سیِّدُنا ابوہند داری، حضرتِ سیِّدُنا ابوثَعلبہ خشنی، حضرتِ سیِّدُنا حُذیفہ بن یَمان، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمر، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمرو، حضرتِ سیِّدُنا ابوایوب، حضرتِ سیِّدُنا ابودرداء، حضرتِ سیِّدُنا شدّاد بن اَوس اور حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن اور دیگر سے احادیث روایت کی ہیں۔

منافقت، بے حیائی اور علم:

﴿6865﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! نیکی کا حکم دینا اور بُرائی سے منع کرنا کب ترک کر دیا جائے گا؟ ارشاد فرمایا: جب تم میں وہ باتیں ظاہر ہوں گی جو تم سے پہلے بنی اسرائیل میں ظاہر ہوئی تھیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! وہ کیا ہیں؟“ ارشاد فرمایا: ”تمہارے حکمران کا منافقت سے کام لینا، بُرے لوگوں میں بے حیائی کا عام ہونا اور علم کا تمہارے چھوٹے اور کمتر لوگوں میں منتقل ہو جانا۔“[1]

[1] ...مسند شامیین، مکحول عن انس، ۴/ ۳۰۱، حدیث: ۳۳۶۸

جہنم سے نجات:

﴿6866﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اُمت کے غمخوار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اُشْھِدُكَ وَاُشْھِدُ حَمَلَةَ عَرْشِكَ وَمَلَائِكَتِكَ وَجَمِيْعَ خَلْقِكَ اِنَّكَ اَنْتَ اللهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا اَنْتَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُكَ وَرَسُوْلُكَ یعنی الٰہی! میں تجھے، تیرے حاملین عرش اور دیگر فرشتوں اور تیری ساری مخلوق کو گواہ بناتا ہوں کہ تو اللہ ہے، تجھ اکیلے کے سوا کوئی معبود نہیں، تیرا کوئی شریک نہیں اور محمد تیرے بندے اور رسول ہیں۔“ جو صبح یا شام یہ کلمات ایک مرتبہ پڑھے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے چوتھائی حصے کو جہنم سے آزاد کردے گا، جو دو مرتبہ پڑھے اس کے نصف حصے کو جہنم سے آزاد کردے گا، جو تین مرتبہ پڑھے اس کے چوتھائی حصے کو جہنم سے آزاد کردے گا اور اگر کسی نے چار مرتبہ پڑھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم سے نجات عطا فرمادے گا۔[1]

کسی کی مصیبت پر خوش ہونے کا وبال:

﴿6867﴾... حضرتِ سیِّدُنا واثلہ بن اسقع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ رحمت عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اپنے بھائی کی مصیبت پر خوشی نہ مناؤ ورنہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے عافیت عطا فرما کر تمہیں مبتلا کردے گا۔“[2]

کلمہ طیبہ کی تلقین:

﴿6868﴾... حضرتِ سیِّدُنا واثلہ بن اسقع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ آخر الزماں، مالک کون ومکاں صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ارشاد فرماتے ہیں: اپنے فوت ہونے والوں کو کلمۂ طیبہ کی تلقین کرو اور انہیں جنت کی بشارت دو کیونکہ بُردبار مرد و عورت بھی موت کے وقت حیران ہوتے ہیں۔ بے شک شیطان موت کے وقت انسان کے قریب ہوجاتا ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! نزع کے وقت ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو دیکھنا تلوار کے ہزار وار سے زیادہ سخت ہے۔ اس ذات کی قسم! جس کے قبضۂ قدرت میں

1... ابو داود، کتاب الادب، باب مایقول اذا اصبح، ۴/ ۴۱۲، حدیث: ۵۰۶۹

2... ترمذی، کتاب صفة القیامة، باب: ۱۱۹، ۴/ ۲۲۷، حدیث: ۲۵۱۴

میری جان ہے! انسان کی جان اس وقت تک نہیں نکلتی جب تک ہر رگ پر تکلیف نہ پہنچے۔[1]

اولیاءُ اللہ کی شان:

﴿6869﴾... حضرتِ سیِّدُنا واثلہ بن اسقع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک بندے کو زندہ فرمائے گا جس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہ ہوگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے فرمائے گا: تجھے دونوں باتوں میں سے کیا پسند ہے کہ تجھے تیرے اعمال کا بدلہ دوں یا اپنے احسان اور فضل کے ساتھ بدلہ دوں؟" بندہ کہے گا: "مولا! تو جانتا ہے کہ میں نے تیری نافرمانی نہیں کی۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: "میرے بندے کو میری نعمتوں میں سے کسی ایک کے بدلے پکڑ لو۔" تو اس کے پاس کوئی نیکی باقی نہ رہے گی، ساری نیکیاں ایک نعمت گھیر لے گی۔ بندہ کہے گا: "مولا! اپنی رحمت اور فضل سے بدلہ عطا فرما۔" رب تعالٰی فرمائے گا: "میری رحمت اور میرے فضل (سے بدلہ ملے گا)۔" اتنے میں ایک اور شخص کو لایا جائے گا جس کے نامۂ اعمال میں کوئی گناہ نہیں ہوگا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: کیا تو میرے اولیا سے دوستی رکھتا تھا؟ وہ کہے گا: میں تو لوگوں سے دور رہتا تھا۔ فرمائے گا: کیا تو میرے دشمنوں سے دشمنی رکھتا تھا؟ بندہ کہے گا: "مولا! میری کسی سے کوئی دشمنی نہیں تھی۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ فرمائے گا: جو میرے اولیا سے دوستی اور میرے دشمنوں سے دشمنی نہ رکھے وہ میری رحمت سے محروم ہے۔[2]

﴿6870﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو امامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی موجودگی میں مسکراتے ہوئے اشعار کہتے تھے اور آپ بھی مسکراتے۔[3]

دھوکا دہی کا وبال:

﴿6871﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی مسلمان کسی مسلمان پر اعتماد کرے اور وہ اسے دھوکا دے تو

1... التذکرۃ باحوال الموتی وامور الآخرۃ للقرطبی، باب تلقین المیت: لا الہ الا اللہ، ص ۳۵

2... معجم کبیر، ۱۹/ ۵۹، حدیث: ۱۴۰

3... نسائی، کتاب السھو، باب قعود الامام فی مصلاہ بعد التسلیم، ص ۲۳۴، حدیث: ۱۳۵۵، عن جابر بن سمرۃ

دھوکے سے کمایا ہوا مال ناجائز کمائی ہے۔[1]

حضرتِ سیِّدُنا ابو توبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے یوں مروی ہے: اعتماد کرنے والے کو دھوکا دینا حرام ہے۔[2]

﴿6872﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہند داری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رسولِ بے مثال، بی بی آمنہ کے لال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو اپنے مسلمان بھائی کے لئے دکھاوا کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کے عمل کو ظاہر کرکے اسے عام رسوا کرے گا۔[3] [4]

﴿6873﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت قائم نہیں ہوگی حتّٰی کہ جس کی پانچ اولادیں ہوں گی وہ تمنا کرے گا کہ چار ہوتیں، جس کی چار ہوں گی وہ تین کی اور جس کی تین ہوں گی وہ دو کی اور جس کی دو ہوں گی وہ ایک کی اور ایک والا تمنا کرے گا کہ اس کی اولاد ہی نہ ہوتی۔[5]

قیامت کی نشانیاں:

﴿6874﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قیامت کی کچھ نشانیاں ہیں۔“ عرض کی گئی: ”وہ نشانیاں کیا ہیں؟“ ارشاد

---

1 ...سنن کبری للبیھقی، کتاب البیوع، باب ماورد فی غبن المسترسل، ۵/ ۵۷۱، حدیث: ۱۰۹۲۳

2 ...سنن کبری للبیھقی، کتاب البیوع، باب ماورد فی غبن المسترسل، ۵/ ۵۷۱، حدیث: ۱۰۹۲۳، عن جابر

3 ...دارمی، کتاب الرقاق، باب من رای رای اللہ بہ، ۲/ ۴۰۰، حدیث: ۲۷۴۸

4 ...مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 620** پر اسی مفہوم کی ایک روایت کے تحت فرماتے ہیں: اس فرمانِ عالی کے بہت معانی ہیں، ایک یہ کہ جو شخص کسی مشہور شریف آدمی کی پگڑی اچھالے اس کا مقابلہ کرے تاکہ اس مقابلہ سے میری شہرت ہو، دوسرے یہ کہ جو کسی شخص کو دنیا میں جھوٹے طریقہ سے اچھالے تاکہ اس کے ذریعہ مجھے عزت و روزی ملے جیسے آج کل بعض جھوٹے پیروں کے مرید اس کی جھوٹی کرامتیں بیان کرتے پھرتے ہیں تاکہ ہم کو بھی اس کے ذریعہ عزت ملے کہ ہم اس کے بالکے (یعنی بچے وطفیلی) ہیں، تیسرے یہ کہ جو شخص دنیا میں نام و نمود چاہے نیکیاں کرے۔ مگر ناموری کے لیے یا جو شخص کسی کے ذریعہ سے اپنے کو مشہور و نامور کرے قیامت میں ایسے شخصوں کو عام رسوا کیا جاوے گا کہ فرشتہ اسے اونچی جگہ کھڑا کرکے اعلان کرے گا کہ لوگو یہ بڑا جھوٹا مکار فریبی تھا۔

5 ...الزھد للمعافی بن عمران، باب فی فضل قلۃ المال والولد، ص ۱۸۸، حدیث: ۱۹

فرمایا: "مساجد میں فسّاق کی تعداد بڑھ جائے گی، بُرے لوگ اچھوں پر غالب ہوں گے۔" کسی اعرابی نے عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ایسے وقت کے لئے آپ کیا فرماتے ہیں؟" ارشاد فرمایا: "اپنے گھر کی چٹائی پر تنہائی اختیار کرو۔"[1]

﴿6875﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوثَعلبہ خُشَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حسنِ اخلاق کے پیکر، مالکِ بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میرے نزدیک تم میں سب سے پسندیدہ اور میرے قریب تر اچھے اخلاق والے ہیں اور تم سب میں مجھ سے دور برے اخلاق والے ہیں جو زیادہ بولتے، مذاق اور طعنہ زنی کرتے ہیں۔[2]

لمحہ بھر راہِ خدا میں گزارنے کی فضیلت:

﴿6876﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ سردارِ انبیا، محبوبِ کبریا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "جہاد سے پہلے (فرض) حج کرنا 50 جہادوں میں شرکت سے افضل ہے اور حج کے بعد جہاد کرنا 50 حج کرنے سے افضل ہے اور لمحہ بھر راہِ خدا میں ٹھہرنا 50 حج سے افضل ہے۔"[3]

روزِ جمعہ کی فضیلت:

﴿6877﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عَمرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ نبیِّ غیب دان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "دوزخ کی آگ روز بھڑکائی جاتی ہے اور اس کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں سوائے جمعہ کے، جمعہ کے دن دوزخ کی آگ بھڑکائی جاتی ہے نہ اس کے دروازے کھولے جاتے ہیں۔"[4]

دو امن اور دو خوف:

﴿6878﴾... حضرتِ سیِّدُنا شداد بن اوس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار سرکار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم "بابُ الحجرات" کے متعلق گفتگو میں مصروف تھے کہ اچانک قبیلہ بنو عامر کا سردار ایک بوڑھے

---

1 ...موسوعۃ ابن ابی الدنیا، کتاب العزلۃ والانفراد، ۶/ ۵۴۲، حدیث: ۹۳ بتغیر

2 ...مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث ابی ثعلبۃ، ۶/ ۲۲۰، حدیث: ۱۷۷۴۷

3 ...مسند شامیین، مکحول عن عبد اللہ بن عمر، ۴/ ۳۲۷، حدیث: ۳۴۵۷

4 ...مسند شامیین، مکحول عن عبد اللہ بن عمر، ۴/ ۳۲۸، حدیث: ۳۴۵۹

شخص کے ساتھ حاضر ہوا۔ بوڑھا شخص لاٹھی کا سہارا لیا ہوا تھا۔ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں باادب کھڑے ہو کر اپنے دادا تک اپنا نسب بیان کیا پھر عرض گزار ہوا: ”اے عبد المطلب کے بیٹے! علم کس چیز سے بڑھتا ہے؟“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”سیکھنے سے۔“ پھر عرض کی: ”برائی کس طرح بڑھتی ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”بار بار کرنے سے۔“ اس نے عرض کی: ”گناہوں کے بعد نیکی فائدہ دیتی ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”ہاں! توبہ گناہ کو دھو دیتی ہے اور نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ جب بندہ فراخی میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مصیبت کے وقت اس کی مدد فرماتا ہے۔“ بوڑھا عرض گزار ہوا: ”اے عبد المطلب کے بیٹے! یہ کیسے ہوتا ہے؟“ ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”میرے عزت وجلال کی قسم! میں کبھی اپنے بندے کو دو امانوں میں جمع کروں گا نہ کبھی دو خوف اس پر طاری کروں گا، اگر وہ دنیا میں مجھ سے بے خوف رہا تو قیامت کے دن مجھ سے خوف زدہ رہے گا پھر اس کا خوف برقرار رہے گا اور جو بندہ دنیا میں مجھ سے خوف زدہ رہا تو قیامت میں وہ بے خوف رہے گا، اس دن اسے جنت میں داخل کروں گا پھر اس کا امن ہمیشہ برقرار رہے گا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ اسے ہلاک نہ کروں گا۔“[1]

زبان پر حکمت کے چشمے:

﴿6879﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ سے روایت ہے کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جو شخص 40 دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے اخلاص اختیار کرے اس کے دل سے زبان پر حکمت کے چشمے پھوٹیں گے۔“[2]

﴿6880﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے اپنے مسلمان بھائی کو تسمہ برابر کوئی چیز دی گویا اس نے اسے راہِ خدا کے لئے سواری دی۔“[3]

---

1 ...تاریخ طبری، ذکر مولد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم، ۲/ ۴۸۴، حدیث: ۸۴۱

2 ...مصنف ابن ابی شیبة، کتاب الزھد، باب ما ذکر عن نبینا صلی اللہ علیہ وسلم فی الزھد، ۸/ ۱۳۱، حدیث: ۴۳

3 ...مسند شامیین، مکحول عن ابی الدرداء، ۴/ ۳۳۷، حدیث: ۳۴۸۹

جمعہ کے دن عمامہ باندھنے کی فضیلت:

﴿6881﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمت عالَم، نورِ مجسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”روزِ جمعہ عمامہ باندھنے والوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔“[1]

﴿6882﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نزع کے وقت سے پہلے تک بندے کی توبہ قبول فرماتا ہے[2]۔“[3]

نماز خطاؤں کو مٹاتی ہے:

﴿6883﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ایوب انصاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ہر نماز دوسری نماز سے پہلے ہونے والی خطاؤں کو مٹا دیتی ہے۔“[4]

سرحدوں پر پہرہ دینے کی فضیلت:

﴿6884﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلمان فارسی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے نبیوں کے سردار، دوعالَم کے ملک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ”ایک دن اور ایک رات سرحد پر پہرہ دینا مہینے بھر کے روزوں اور نمازوں سے بہتر ہے، اگر وہ اسی حالت میں مر جائے تو جو عمل وہ کرتا تھا وہ لکھا جاتا رہے گا، قبر کی آزمائش سے محفوظ رہے گا اور اسے رزق دیا جائے گا۔“[5]

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ضمانت میں رہنے والا شخص:

﴿6885﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مالک اَشعری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ سرورِ ذیشان، رحمت عالمیان

1... مسند شامیین، مکحول عن ابی الدرداء، ۴/ ۳۳۶، حدیث: ۳۴۸۷

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد3، صفحہ 365 پر فرماتے ہیں: اس (نزع) کے وقت کفر سے توبہ قبول نہیں کیونکہ ایمان کے لئے ایمان بالغیب ضروری ہے، اب غیب مشاہدہ میں آگیا، اسی لئے ڈوبتے وقت فرعون کی توبہ قبول نہ ہوئی، مگر گناہوں سے توبہ اس وقت بھی قبول ہے، اگر توبہ کا خیال آجائے اور الفاظ توبہ بن پڑیں۔

3... ترمذی، کتاب الدعوات، باب فی فضل التوبۃ... الخ، ۵/ ۳۱۷، حدیث: ۳۵۴۸

4... مسند امام احمد، مسند الانصار، ۹/ ۱۳۱، حدیث: ۲۳۵۶۲

5... مسلم، کتاب الامارۃ، باب فضل الرباط فی سبیل اللّٰہ، ص۱۰۵۹، حدیث: ۱۹۱۳

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا، اس کے وعدے کی تصدیق اور اس کے رسولوں پر ایمان کے ساتھ اس کی راہ میں نکلنے پر آمادہ ہوا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ضامن ہے، اگر وہ لشکر میں طبعی موت مرجائے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں داخل فرمائے گا یا وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ضمانت میں صبح کرے گا اگرچہ طویل عرصہ غائب رہے اور سلامتی کے ساتھ غنیمت وثواب لے کر گھر واپس آجائے، اگرچہ گھوڑے یا اونٹ سے گرنے کے سبب مرجائے یا زہریلے جانور کے ڈسنے سے یا بستر پر طبعی موت مرے جیسے اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے۔[1]

شب براءت کی فضیلت:

﴿6886﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ شعبان کی پندرھویں شب مخلوق کی طرف نظر کرم فرماتا ہے اور کافر یا کینہ پرور کے سوا ساری مخلوق کو بخش دیتا ہے[2]۔[3]

زبان عمر پر حق جاری فرمادیا:

﴿6887﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوذر رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ میرے پاس سے ایک نوجوان گزرا تو میں نے اس سے کہا: "میرے لئے مغفرت کی دعا کرنا۔" اس نے کہا: "آپ کے لئے میں مغفرت کی دعا کروں حالانکہ آپ تو صحابیِ رسول ہیں؟" میں نے کہا: "ہاں۔" نوجوان نے کہا: "نہیں! پہلے آپ مجھے معاملے سے آگاہ کیجئے۔" میں نے کہا: "تم حضرت عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس گزرے تھے، انہوں نے تمہاری تعریف کی اور میں نے حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے عمر کی زبان پر حق جاری فرمادیا جو وہ بولتے ہیں۔"[4]

1... سنن کبری للبیھقی، کتاب السیر، باب فضل من مات فی سبیل اللہ، ۹/ ۲۸۰، حدیث: ۱۸۵۳۷

2... بعض جگہ شب برات کے دن ایک دوسرے کو حلوے وغیرہ کے تحفے بھیجتے ہیں اپنے قصوروں کی آپس میں معافی چاہ لیتے ہیں، ان سب کی اصل یہ حدیث ہے کہ عداوت وکینہ والا اس رات کی رحمتوں سے محروم ہے اور یہ تحفہ کینے دفع کرنے کا ذریعہ ہے نیز یہ رات عبادتوں کی، اور خیرات ہدایا (تحفے) وغیرہ بھی عبادت ہیں۔ (مرأۃ المناجیح، ۲/ ۲۹۵)

3... ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ماجاء فی لیلۃ النصف من شعبان، ۲/ ۱۶۱، حدیث: ۱۳۹۰

4... مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی ذر الغفاری، ۸/ ۶۷، حدیث: ۲۱۳۵۳

مسند شامیین، ھشام بن الغاز عن مکحول، ۲/ ۳۸۲، حدیث: ۱۵۴۳

﴿6888﴾... اُمُّ المؤمنین حضرت سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا بیان کرتی ہیں: میں نے حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو نعلین کے بغیر اور نعلین پہنے ہوئے (دونوں طرح) نماز پڑھتے دیکھا[1] نیز آپ کو (نماز کے بعد) دائیں اور بائیں دونوں جانب رخ کر کے بیٹھے دیکھا[2]۔[3]

﴿6889﴾... حضرتِ سیِّدُنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حبیب، حبیب لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم قضائے حاجت کے لئے نکلے۔ میں پانی کا برتن لے کر آپ کے پیچھے چل دیا اور فراغت کے بعد برتن آپ کو دے دیا۔ آپ نے اپنے مبارک ہاتھ جبے کے نیچے سے نکالے، وضو کیا اور موزوں پر مسح فرمایا۔[4]

﴿6890﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ مالک دوجہان، سرورِ ذیشان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”قرآن میں جھگڑنا کفر ہے[5]۔“[6]

﴿6891﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیِّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب خراسان کے قریبی علاقے فتح ہوئے تو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ رونے لگے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عوف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ ان کے پاس حاضر ہوئے اور پوچھا: ”امیر المؤمنین! آپ رو رہے ہیں

1... اس پر حاشیہ ماقبل روایت: 6460 کے تحت ملاحظہ فرمائیں۔

2... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد2، صفحہ 111 پر ایک حدیث کے تحت فرماتے ہیں: (حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اکثر اوقات سلام پھیر کر دعا کے لیے داہنی جانب رخ فرماتے تھے اس لئے فقہاء فرماتے ہیں کہ امام دعا کے وقت ہر طرف پھر سکتا ہے مگر داہنی طرف پھرنا بہتر کیونکہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو داہنی جانب محبوب تھی۔

3... نسائی، کتاب السھو، باب الانصراف من الصلاۃ، ص۲۳۴، حدیث: ۱۳۵۸

4... بخاری، کتاب الوضوء، باب المسح علی الخفین، ۱/ ۹۲، حدیث: ۲۰۳

5... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 208 پر فرماتے ہیں: یعنی آیات قرآنیہ کے معانی میں ایسا جھگڑا کرنا جس سے لوگ شک میں مبتلا ہو جائیں قریباً کفر ہے کیونکہ لوگوں کے کفر کا ذریعہ ہے یا متشابہات کی تاویلوں میں جھگڑنا کفرانِ نعمت ہے یا قرآنی آیات اور آیات کی متواتر قراٰتوں میں یہ جھگڑا کرنا کہ یہ کلام الٰہی ہیں یا نہیں کفر ہے یا قرآن کو اپنی رائے کے مطابق بنانے میں جھگڑنا کہ ہر ایک اپنی رائے اور ایجاد کردہ مذہب کے مطابق اس کا ترجمہ یا تفسیر کرے یہ کفر ہے۔

6... ابو داود، کتاب السنۃ، باب النھی عن الجدال فی القرآن، ۴/ ۲۶۵، حدیث: ۴۶۰۳

حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو اس طرح کی کئی فتوحات سے نوازا ہے۔" فرمایا: میں کیوں نہ روؤں، خدا کی قسم! میں چاہتاہوں کہ ہمارے اور ان کے درمیان آگ کا دریا ہو۔ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنا ہے کہ جب خراسان کے پہلو سے اسلام کو ڈھانے کے لئے عباس کی اولاد کا لشکر آئے تو جو ان کے جھنڈے تلے جمع ہو قیامت کے دن وہ میری شفاعت سے محروم رہے گا[1]۔[2]

گدھوں سے زیادہ بُرے لوگ:

﴿6892﴾... حضرتِ سیِّدُنا حذیفہ بن یمان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ نبیِّ غیب دان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "وہ آگ ضرور تمہیں ٹکڑے ٹکڑے کر دے گی جو آج برہوت نامی وادی میں ٹھنڈی پڑی ہے، لوگ پریشانی میں مبتلا ہو جائیں گے، اس میں دردناک عذاب ہے، وہ جان ومال کھاجائے گی، آٹھ دنوں میں دنیا بھر میں پھیل جائے گی، پرندوں اور بادلوں کی طرح اُڑے گی، رات دوپہر سے زیادہ گرم ہو گی، زمین وآسمان میں اس کی آواز گرجدار بجلی کی طرح گرجتی ہو گی، دن کے وقت لوگوں کے سروں کے چھت سے بھی زیادہ قریب ہو گی۔" میں نے عرض کی: "یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا اس دن وہ مسلمانوں کے لئے سلامتی والی ہو گی؟" ارشاد فرمایا: "اس دن مسلمان ہونگے کہاں؟ اس وقت تو گدھوں سے زیادہ برے لوگ ہوں گے، مرد وعورت جانوروں کی طرح ایک دوسرے سے ملیں گے، کوئی انہیں روکنے والا نہ ہو گا۔"[3]

٭...٭...٭

فرمانِ مصطفٰے: جس کی تین بیٹیاں ہوں، وہ ان کا خیال رکھے، ان کو اچھی رہائش دے، ان کی کفالت کرے تو اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ عرض کی گئی: اور دو ہوں تو۔ ارشاد فرمایا: اور دو ہوں تب بھی۔ عرض کی گئی: اگر ایک ہو تو۔ ارشاد فرمایا: اگر ایک ہو تو بھی۔
(معجم اوسط، ۴/ ۳۴۷، حدیث: ۶۱۹۹)

---

1 ...اس حدیث کو علمانے موضوع وباطل قرار دیا ہے لہٰذا اسے بیان نہ کیا جائے۔

2 ...مسند شامیین، زید بن واقد عن مکحول، ۲/ ۲۰۳، حدیث: ۱۱۹۰ "عقار" بدلہ "عقاب"

3 ...تاریخ ابن عساکر، ۶۳/ ۲۶۷، حدیث: ۱۳۱۳۱، الرقم: ۸۱۴۸، ابو زکریا یحیی بن سعید الانصاری

حضرتِ سیّدُنا عطاء بن میسرہ خَراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی

حضرتِ سیّدُنا ابو عثمان عطاء بن میسرہ خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ خود کو موت کی تیاری پر ابھارتے، مہلت کے دھوکے میں پڑنے سے نفرت کرتے، ماہر فقیہ، باعمل واعظ، آخرت کی تیاری میں مصروف رہتے اور دنیا سے جانے پر یقین رکھتے تھے۔

عُلَمائے تصوف فرماتے ہیں: ہدایت کے متعلق غور و فکر کرنے، قبر وحشر کے لئے تیار رہنے اور (آخرت بہتر بنانے والے) اسباب کی طرف سبقت کرنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

رات بھر قیام اور دن میں جہاد:

﴿6893﴾... حضرتِ سیّدُنا عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تھے، آپ رات بھر نماز پڑھتے، جب رات کا تہائی یا آدھا حصہ گزر جاتا تو اپنے خیمے سے ہمیں آواز دیتے: ”اے عبد الرحمٰن بن یزید، اے یزید بن جابر، اے ہشام بن غاز، اے فلاں، اے فلاں اُٹھ جاؤ، وضو کرو اور نماز پڑھو بے شک ابھی راتوں میں نماز پڑھنا اور دن میں روزے رکھنا پیپ والی شراب (یعنی دوزخی شراب) پینے اور لوہے کی زنجیروں سے آسان ہے، جلدی کرو جلدی کرو، نجات کا راستہ لو۔“ یہ کہنے کے بعد آپ پھر نماز پڑھنے میں مشغول ہو جاتے۔

﴿6894﴾... حضرتِ سیّدُنا عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ ہم حضرتِ سیّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے ساتھ جہاد میں شریک ہوتے تھے۔ آپ رات بھر نماز پڑھتے بس سحر کے وقت تھوڑا سوتے۔

سیّدُنا عطاء خراسانی عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی نصیحت:

﴿6895﴾... حضرتِ سیّدُنا یزید بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے ایک دن گفتگو کے دوران فرمایا: میں تمہیں دنیا کے متعلق وصیت نہیں کروں گا، اس بارے میں تمہیں وصیت کر دی گئی ہے اور تم اس کی بے حد خواہش رکھتے ہو، میں تمہیں آخرت کے بارے میں وصیت کروں گا۔ آخرت سکھاتی ہے کہ کوئی شخص اس وقت تک آزاد نہیں جب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے دوزخ سے آزاد نہ

فرمادے اگرچہ کتنا ہی دولت مند وعزت دار ہو، اگرچہ فخر سے کہتا ہو کہ میں فلاں بن فلاں ہوں۔ جسے ربّ تعالٰی دوزخ سے آزاد فرمادے وہی آزاد ہے اور جسے جہنم سے آزادی نہیں وہ سخت ہلاکت میں ہے۔ پس دارِ عمل ودارِ فانی (دنیا) میں دارِ ثواب وہمیشہ رہنے والے گھر (آخرت) کے لئے کوشش کرو۔ دنیا کو دنیا اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں تھوڑا عمل کیا جاتا ہے اور آخرت کو آخرت اس لئے کہتے ہیں کہ اس میں ہر چیز مؤخر ہے نیز یہ ثواب کا گھر ہے اس میں عمل نہیں۔ جب بھی تم سے کوئی گناہ سرزد ہو جائے تو یوں دعا کرو: ''اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے بخش دے۔'' بے شک یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کو بجالانا ہے اور گناہ سرزد ہو جانے پر یہ پڑھ لیا کرو: ''لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَاشَرِیْکَ لَہٗ اَللّٰہُ اَکْبَرُ کَبِیْرًا وَّالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَسُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہٖ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ وَاَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ وَاَتُوْبُ اِلَیْہِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ تنہا ہے اس کا کوئی شریک نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا ہے، تمام تعریفیں ربّ العالمین کے لئے، وہ پاک ہے، نیکی کی قوت اور گناہ سے بچنے کی طاقت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی توفیق سے ہے، میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے بخشش طلب کرتا ہوں اور اسی کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔'' جب نامۂ اعمال کھولا جائے اور اس میں یہ کلمات ہوں گے تو ہر بندہ اپنی خطاؤں کی طرف متوجہ ہوگا اور ان کلمات کے سبب مغفرت کی امید رکھے گا اور اس طرح کی نیکیاں بندے کی برائیوں کو مٹا دیتی ہیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّ الْحَسَنٰتِ یُذْهِبْنَ السَّیِّاٰتِؕ ذٰلِكَ ذِكْرٰى لِلذّٰكِرِیْنَۚ(۱۱۴) (پ۱۲، ھود: ۱۱۴)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔ یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والے کو۔

اور جو نیکیوں اور برائیوں کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوا امید ہے کہ نیکیوں کے سبب اس کی برائیوں کو مٹا دیا جائے اور جو گناہوں پر ڈٹا رہا، مغفرت طلب نہ کی اور اسی حالت میں دنیا سے چلا گیا تو اس سے حساب لیا جائے گا اور اس کے عمل کا پورا بدلہ دیا جائے گا سوائے اس شخص کے جسے عفو وکرم کرنے والا بخش دے، بے شک وہ لوگوں کے گناہوں کو بے حد بخشنے والا ہے اور اسے حساب لیتے دیر نہیں لگتی۔

دنیا میں اس طرح رہو کہ تمہیں اس سے جدا ہونا ہے تو خدا کی قسم! تم اس سے چھٹکارا پالو گے اور موت کو ایسے یاد کرو کہ تمہیں ضرور اس کا مزہ چکھنا ہے تو خدا کی قسم! تم اس سے غافل نہیں ہو گے اور آخرت کو یوں گمان کرو کہ تمہیں اس میں داخل ہونا ہے تو خدا کی قسم! تم ضرور اس میں داخل ہو جاؤ گے۔

یہ دنیا تمام لوگوں کا گھر ہے جو بھی سفر کے لئے نکلتا ہے وہ سامانِ سفر ساتھ لے کر پوری تیاری کے ساتھ نکلتا ہے، گرمی سے بچنے کے لئے سایہ حاصل کرتا ہے، پیاس بجھانے کے لئے ٹھنڈا پانی اور سردی سے بچنے کے لئے لحاف ساتھ رکھتا ہے پس جو اس تیاری کے ساتھ سفر پر نکلے گا خوشحال رہے گا اور جو بغیر تیاری کے سفر کرے گا وہ ندامت اٹھائے گا، دن میں سایہ پاسکے گا نہ پیاس کے وقت پانی جس سے پیاس بجھاسکے اور سردی کے وقت لحاف بھی پاس نہ ہو گا اس وقت اس سے زیادہ نادم کوئی نہ ہو گا۔ یقیناً دنیا کا یہ سفر ایک دن ختم ہو جائے گا کوئی ہمیشہ اس میں نہیں رہے گا۔ پس عقلمند وہ لوگ ہیں جو نا ختم ہونے والے سفر (آخرت) کی تیاری میں مصروف ہیں، دنیا میں اس طرح رہتے ہیں کہ پیاس بجھانے کے لئے پانی ساتھ رکھتے۔

پس جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے عرش کے سائے تلے جگہ عطا فرمائے وہ کبھی بے سایہ نہ ہو گا اور جسے اس دن سایہ نصیب نہ ہو وہ کبھی سایہ نہ پاسکے گا۔ جو (آخرت) کی سیرابی میں مصروف رہے وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا کیونکہ جو اس دن پیاسا ہو گا وہ کبھی سیراب نہ ہو گا۔ جو (اخروی) پردہ پوشی کی تیاری میں مصروف رہے وہ کبھی برہنہ نہ ہو گا اور جو اس دن برہنہ ہو اس کی پردہ پوشی کبھی نہ ہو گی۔ کوئی شخص دو چیزوں سے چھٹکارا نہیں پاسکتا: (۱)... موت کی سختی (۲)... قیامت میں ربِّ قہّار کی بارگاہ میں حاضری۔ مخلوق کی نگہبانی کے متعلق وہ فیصلہ فرما چکا جو اس نے چاہا، اس کا کوئی شریک نہیں۔

اُمتِ محمدیہ کی فضیلت:

﴿6896﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے اس اُمت کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ”ان کی عقلیں کم ہوں گی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس ان کے لئے کیا ہی اچھا ثواب ہے۔“ آپ کے حواریوں نے اس پر تعجب کرتے ہوئے عرض کی: ”اے رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام! یہ کس سبب سے ہو گا؟“ فرمایا: ”ان کی زبانوں پر وہ کلمہ جاری ہو گیا جو ان سے پہلی اُمتوں پر دشوار تھا یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللہُ۔“

حدیث بیان کرنے کا شوق:

﴿6897﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی

قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی جب کسی کو نہ پاتے کہ حدیث بیان کریں تو فُقَرا و غربا کے پاس تشریف لے جاتے اور انہیں حدیث بیان کرتے۔

﴿6898﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہَزان یزید بن سَمُرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ”جس مجلس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حلال و حرام کردہ اشیاء کے متعلق گفتگو کی جائے وہ ذکر کی محفل ہے۔“

﴿6899﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: مولا! بنی اسرائیل پر جب مصیبت و شدت طاری ہوئی تو کیا وجہ تھی کہ وہ یوں کہتے تھے ”اے ابراہیم، اسحاق اور یعقوب کے رب۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی فرمائی: ”ابراہیم نے کسی کو ترجیح نہ دی ہمیشہ میری طرف رجوع کیا، اسحاق نے اپنے دل میں میرے لئے اچھی بات سوچی اور یعقوب کو جب میں نے آزمائش میں مبتلا کیا تو اس نے میرے متعلق برا گمان نہ کیا حتّٰی کہ میں نے اس کی تکلیف دور کر دی۔

﴿6900﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام اپنی لغزشوں کو ہتھیلی پر محفوظ کر لیا کرتے تھے تاکہ انہیں نہ بھولیں پھر جب اپنی ہتھیلی کو دیکھتے تو اس پر اپنا ہاتھ مارتے۔

﴿6901﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو آواز آئی: ”اے داوٗد سر اُٹھاؤ۔“ آپ اس کے لئے باہر تشریف لائے اور زمین پر لیٹ گئے۔ جبریل عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور آپ کو زمین سے اس طرح اٹھایا جس طرح درخت سے گوند نکالی جاتی ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا ولید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا قیس بن زبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے سجدے میں جا کر اپنی پیشانی زمین پر رکھ دی تھی۔

حضرتِ سیِّدُنا ابنِ لَہِیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام سجدے میں یہ تسبیح پڑھ رہے تھے: ”سُبْحَانَكَ هٰذَا شَرَابِیْ دُمُوْعِیْ وَهٰذَا طَعَامِیْ رَمَادٌ بَیْنَ یَدَیَّ یعنی تیری ذات پاک ہے، میرا مشروب میرے آنسو ہیں اور میرا کھانا سامنے موجود خاک ہے۔“

اِبنِ ابونَجِیح کی روایت میں ہے کہ آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے یوں دعا کی: ''یَا رَبِّ اجْعَلْ خَطِیْئَتِیْ فِیْ کَفِّیْ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری خطاؤں کو میری ہتھیلی پر ظاہر فرمادے۔'' اس کے بعد جب بھی آپ کھانے پینے کے لئے اپنا ہاتھ بڑھاتے تو ہتھیلی دیکھ کر رونے لگتے اور جب پانی سے بھرا پیالہ پیش کیا جاتا، پینے کے لئے اسے اٹھاتے تو اس میں بھی اپنی لغزش نظر آجاتی پس پیالہ رکھ دیتے اور آپ کے آنسو جاری ہو جاتے۔

﴿6902﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن ابوسلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: بزرگوں کے مقابلے میں جوانوں سے حاجات طلب کرنا زیادہ آسان ہے۔ کیا تم دیکھتے نہیں حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام نے (اپنے بھائیوں سے) یہ ارشاد فرمایا:

لَا تَثْرِیْبَ عَلَیْكُمُ الْیَوْمَ ؕ یَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ (پ۱۳، یوسف: ۹۲)

ترجمۂ کنز الایمان: آج تم پر کچھ ملامت نہیں اللہ تمہیں معاف کرے۔

جبکہ حضرتِ سیِّدُنا یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے (ان سے) یہ ارشاد فرمایا:

سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ (پ۱۳، یوسف: ۹۸)

ترجمۂ کنز الایمان: جلد میں تمہاری بخشش اپنے رب سے چاہوں گا۔

کے بارے میں نہیں جانتے۔

لمحہ بھر کی ذلت سے زیادہ آسان:

﴿6903﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام یوں کہا کرتے تھے: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! 100 مرتبہ موت کا مزہ چکھنا میرے لئے لمحہ بھر کی ذلت سے زیادہ آسان ہے۔'' اور فرماتے تھے: ''نفس موت سے خوش ہوتا ہے، جب کسی نبی کی روح قبض کی جاتی ہے تو ان کا نفس موت سے خوش ہوتا ہے۔''

خوش قسمت مکڑیاں:

﴿6904﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ مکڑی نے دو مرتبہ بہت مبارک جال بُنا، ایک اُس وقت جب طالوت حضرت

سیِّدُنا داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو تلاش کررہا تھا اور دوسرا حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے لئے غار کے منہ پر جال بنا۔

﴿6905﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ میرے والد فرماتے ہیں: ”قیامت کے دن لوگوں کے سامنے لیا جانے والا حساب ضرور سخت ہوگا۔“

باعث ندامت مجلس:

﴿6906﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سلاَّم خالد بن سلاَّم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ توریت میں لکھا ہے: ”جس مجلس میں دینی بات نہ ہو وہ قیامت کے دن ندامت وحسرت کا باعث ہوگی۔“

﴿6907﴾... حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن ابو سلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: نیک شخص نئے کپڑے کے میلا ہونے سے بھی زیادہ جلدی عیب لگا دیا جاتا ہے۔

﴿6908﴾... حضرتِ سیِّدُنا قُدامہ بن ہَیْثَم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے پوچھا: ”ایک شخص پر میرا قرض ہے اور وہ مجھے دینے سے انکار کرتا ہے حالانکہ وہ مجھ پر گواہ قائم کرنے سے بھی عاجز ہے تو کیا میں اس کے مال سے لے سکتا ہوں۔ ارشاد فرمایا: اگر وہ تمہاری لونڈی کے ساتھ زبردستی کرے تو تمہیں معلوم ہی ہے کہ تم کیا کروگے (یعنی جب تم اِس صورت میں اپنا حق وصول کروگے تو قرض کی جگہ مقروض کے مال سے بھی اپنا حق وصول کرسکتے ہو)۔

زمین کا حصہ قیامت میں گواہ ہوگا:

﴿6909﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: بندہ زمین کے جس حصے پر سجدہ کرتا ہے کل بروزِ قیامت وہ حصہ اس کے لئے گواہی دے گا اور اس کی موت کے دن اس پر آنسو بہاتا ہے۔

﴿6910﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن ورد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے مجھ سے فرمایا: عرفہ کی شب اگر تنہائی اختیار کرنا ممکن ہو تو اختیار کرو۔

﴿6911﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ

سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ بد مذہب و بدعتی کو توبہ کی مہلت نہیں دیتا۔“

حقوقِ مسلمین:

﴿6912﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ میرے والد فرماتے ہیں: تین دن بعد اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کر لیا کرو اگر وہ بیمار ہو تو اس کی عیادت کرو، کسی کام میں مشغول ہو تو اس کی مدد کرو اور وہ بھول جائے تو اسے نصیحت کرو۔ کہا جاتا تھا کہ ایک میل چل کر مریض کی عیادت کرو، دو میل چل کر لوگوں کے درمیان صلح کرواؤ اور تین میل چل اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اپنے مسلمان بھائی کی زیارت (اور اس سے ملاقات) کرو۔

﴿6913﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حدیث قرآن ہی کے موافق ہوتی ہے۔

﴿6914﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک عورت تھی، اس کے بچے نے گندگی کی تو اس نے اسے روٹی کے ٹکڑے سے صاف کر کے اس ٹکڑے کو ایک جگہ رکھ دیا۔ ان کے قریب ایک نہر تھی جو بحکمِ الٰہی خشک پڑی تھی۔ وہ قحط کا شکار تھے۔ جب اس عورت کو بھوک لگی تو اس نے روٹی کے اسی ٹکرے کو اٹھا کر کھالیا۔ اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے وہ نہر جاری کر دی گئی۔

شوہر کا ادب:

﴿6915﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسیِّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ نے فرمایا: ”ہم عورتیں اپنے خاوندوں سے اسی طرح بات کرتی ہیں جس طرح لوگ اپنے حکمرانوں اور سرداروں کے سامنے گفتگو کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں نیک بنائے اور تم پر آسانی فرمائے۔“

جہنم کا سب سے ہولناک دروازہ:

﴿6916﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ

النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: بے شک جہنم کے سات دروازے ہیں، ان میں جو سب سے زیادہ ہولناک اور گرم ہوگا اس کی بو وہ زناکار پائے گا جو علم کے باوجود بدکاری میں مبتلا ہو۔

﴿6917﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعَبلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ہم فجر کی نماز کے بعد حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے پاس حاضر ہو جاتے پھر وہ وعظ و نصیحت فرماتے۔ ایک روز آپ موجود نہ تھے تو کسی مؤذن نے وعظ شروع کر دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن حیوہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اجنبی آواز سنی تو فرمایا: "یہ کون ہے؟" اس نے اپنے بارے میں بتایا تو آپ نے فرمایا: "خاموش ہو جاؤ، بھلائی کی بات ہم نیک لوگوں سے ہی سننا پسند کرتے ہیں۔

برکت اُٹھ چکی ہے:

﴿6918﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: جب سے میں نے دیکھا کہ پانی کے چشمے چھوٹے چھوٹے ہوگئے ہیں تو میں نے جان لیا کہ برکت اُٹھ چکی ہے۔

﴿6919﴾... حضرتِ سیِّدُنا رجاء بن ابوسلمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اس فرمانِ باری تعالیٰ:

حَسْبُكَ اللّٰهُ وَمَنِ اتَّبَعَكَ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۶۴﴾ ترجمۂ کنزالایمان: اللہ تمہیں کافی ہے اور یہ جتنے مسلمان تمہارے پیرو ہوئے۔

(پ۱۰، الانفال: ۶۴)

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور آپ کی اتباع کرنے والے تمام مؤمنین کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کافی ہے۔

بہترین عمل:

﴿6920﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میرے والد حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: میرا بہترین عمل باطنی ہے (یعنی روزہ) جو میرے علم کو بڑھاتا ہے۔

﴿6921﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

وَلَا یُبْدِیْنَ زِیْنَتَهُنَّ اِلَّا مَا ظَهَرَ مِنْهَا ترجمۂ کنزالایمان: اور اپنا بناؤ نہ دکھائیں مگر جتنا خود ہی ظاہر ہے۔ (پ۱۸، النور: ۳۱)

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: یعنی آنکھ اور چہرہ۔ (1)

شیطان کا سرمہ:

《6922》... حضرتِ سیّدُنا عثمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ میں نے اپنے والد حضرتِ سیّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کو فرماتے سنا: شیطان کا ایک سرمہ ہے جسے وہ لوگوں کے لگاتا ہے تو اس سے بندے کو ذکر سے غافل کر دیتا ہے۔

《6923》... حضرتِ سیّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے بیٹے بیان کرتے ہیں کہ میرے والد فرماتے ہیں: عالم کو چاہئے کہ اہلِ مجلس پر اپنی آواز کا رعب نہ جھاڑے کیونکہ علم کی مجالس ایک دوسرے کے لئے رغبت و سکون کا ذریعہ ہیں۔

صحابۂ کرام تین باتوں سے بچتے تھے:

《6924》... حضرتِ سیّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: صحابۂ کرام تین باتوں سے بچا کرتے تھے: (۱)... قسامت (2) پر قسم نہ اٹھاتے (۲)... ان

---

(1)... صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْھَادِی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: اَظہر (زیادہ ظاہر بات) یہ ہے کہ یہ حکم نماز کا ہے نہ نظر کا کیونکہ حرہ (آزاد عورت) کا تمام بدن عورت (چھپانے کی چیز) ہے شوہر اور محرم کے سوا اور کسی کے لیے اس کے کسی حصہ کا دیکھنا بے ضرورت جائز نہیں اور معالجہ وغیرہ کی ضرورت سے قدر ضرورت جائز ہے۔

(2)... مفسر شہیر حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد5، صفحہ 258** پر قسامت کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "قسامت کے لغوی معنے ہیں قسم کھانا یا قسم لینا مگر احناف کے نزدیک قسامت کے معنے شرعی یہ ہیں کہ کسی محلّہ میں کوئی مقتول پایا گیا قاتل کا پتہ نہیں چلتا تو مقتول کے ورثاء اس محلّہ کے پچاس آدمیوں سے قسم لیں ہر ایک یہ قسم کھائے کہ نہ ہم نے اسے قتل کیا ہے نہ ہم کو قاتل کا پتہ ہے، ان پچاس آدمیوں کے چننے میں مقتول کے ورثاء کو اختیار ہو گا کہ محلّہ میں سے جن سے چاہیں قسم لیں مگر آزاد عاقل بالغ مردوں سے قسم لیں، خیال رہے کہ قسامت کے بعد قصاص کسی پر واجب نہ ہو گا، بلکہ دیت واجب ہو گی خواہ مقتول کے وارث قتل عمد کا دعویٰ کریں یا قتل خطاء کا، نیز قسم صرف ملزمین پر ہو گی مقتول کے ورثاء پر نہ ہو گی۔

میں سے کسی کا تعلق حروری (یعنی خارجی) سے نہ تھا اور (۳)... کوئی تقدیر کو نہ جھٹلاتا تھا۔

پانچ باتوں کا ظہور:

﴿6925﴾... حضرتِ سیِّدُنا منصور بن غریب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عطاء خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں کہ پانچ کاموں کی وجہ سے پانچ باتیں ظاہر ہوں گی: (۱)... جب سود عام ہو گا تو زمین دھنسائی جائے گی اور زلزلوں کا ظہور ہو گا (۲)... حکمران ظلم کریں گے تو بارش نہ برسے گی (۳)... زنا عام ہو جائے گا تو مرنے والوں کی تعداد بڑھ جائے گی (۴)... زکوٰۃ ادا نہ کرنے کی وجہ سے مویشی مرنے لگیں گے اور (۵)... اہلِ ذمہ پر ظلم کیا جائے گا تو ان کی حکومت قائم ہو جائے گی۔

﴿6926﴾... حضرتِ سیِّدُنا نجم عطار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطا خراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان:

وَ اِمَّا تُعْرِضَنَّ عَنْهُمُ ابْتِغَآءَ رَحْمَةٍ مِّنْ رَّبِّكَ تَرْجُوْهَا (پ۱۵، بنیٓ اسرآئیل: ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر تو ان سے منہ پھیرے اپنے رب کی رحمت کے انتظار میں جس کی تجھے امید ہے۔

کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ والدین کے متعلق نازل نہیں ہوئی بلکہ اس وقت نازل ہوئی جب قبیلہ مُزَیْنَہ کے کچھ لوگ بارگاہِ رسالت میں حاضر ہوئے تاکہ جہاد کے لئے سواری طلب کریں تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "میرے پاس کوئی چیز نہیں جس پر تمہیں سوار کروں۔" یہ سن کر وہ غمزدہ ہو کر یوں واپس گئے کہ ان کی آنکھوں سے آنسو بہہ رہے تھے۔ مزید فرماتے ہیں: یہاں "رحمت" سے مرادمالِ فئے [1] ہے۔

اور اس فرمانِ باری تعالٰی:

وَ اِذِ اعْتَزَلْتُمُوْهُمْ وَ مَا يَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ (پ۱۵، الکھف: ۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور جب تم ان سے اور جو کچھ وہ اللہ کے سوا پوجتے ہیں سب سے الگ ہو جاؤ۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ایک قوم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کے ساتھ ساتھ دیگر معبودوں کی بھی عبادت کرتی تھی ان میں سے چند نوجوان باطل معبودوں سے علٰیحدہ ہو کر خالصتاً معبودِ حقیقی کی عبادت کرنے لگے۔

1... لڑائی کے بعد جو اُن (کفار) سے لیا جائے جیسے خراج اور جزیہ اس کو فئے کہتے ہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۹، ۲/ ۴۳۴)

روشن چہرے والے:

﴾6927﴿... حضرتِ سیِّدُنا مُعافیٰ بن عمران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وُجُوۡہٌ یَّوۡمَئِذٍ مُّسۡفِرَۃٌ ﴿ۙ۳۸﴾ (پ۳۰،عبس:۳۸) ترجمۂ کنزالایمان: کتنے منہ اس دن روشن ہوں گے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اطاعت وعبادت کرتے ہوئے طویل عرصہ راہِ خدا میں غبار آلود ہونے کی وجہ سے ان کے چہرے روشن ہوں گے۔

جنت کی کیاری میں:

﴾6928﴿... حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن ابو خلیفہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کے ساتھ مغرب کی نماز ادا کی، نماز سے فراغت کے بعد جب ہم لوٹنے لگے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے میرا ہاتھ پکڑ کر فرمایا: "مغرب وعشا کا یہ درمیانی وقت دیکھ رہے ہو، لوگ اس وقت سے غافل ہیں جبکہ یہ نمازِ اَوّابین (توبہ کرنے والوں کی نماز) کا وقت ہے۔ جس نے اس دوران نماز کی حالت میں قرآنِ پاک کی تلاوت کی گویا وہ جنت کی کیاری میں ہے۔

سَیِّدُنا عَطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سے حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ، حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن عامر، حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل، حضرتِ سیِّدُنا ابو رزین اور حضرتِ سیِّدُنا کعب بن عُجْرہ رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن سے احادیث روایت کی ہیں۔

کِبار تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیِّب، حضرتِ سیِّدُنا ابو اِدریس خَولانی، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُحَیْرِیز، حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری، حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یَعْمَر، حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن ابو رَباح، حضرتِ سیِّدُنا نافع، حضرتِ سیِّدُنا عِکرِمہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو عمران جَوْنی رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالٰی اور نُعَیْم بن ابو ہِنْد سے اَحادیث روایت کی ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا عطاء بن میسرہ خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کی ولادت 50 ہجری اور وصال 135 ہجری ہے۔

تدفین کے بعد کی دعا:

﴿6929﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صحابی کی تدفین سے فراغت کے بعد کچھ دیر ان کی قبر پر ٹھہرے اور یہ کلمات پڑھے: ''اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ اَللّٰھُمَّ نَزَلَ بِكَ وَاَنْتَ خَیْرُ مَنْزُوْلٍ بِہٖ جَافِ الْاَرْضَ عَنْ جَنْبِہٖ وَافْتَحْ اَبْوَابَ السَّمَاءِ لِرُوْحِہٖ وَاقْبَلْہُ مِنْكَ بِقُبُوْلٍ حَسَنٍ وَثَبِّتْ عِنْدَ الْمَسَائِلِ مَنْطِقَہٗ یعنی ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا، اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا بندہ تیری بارگاہ میں حاضر ہے اور تو بہترین مہمان نوازی فرمانے والا ہے، اس کی قبر کو کشادہ فرما، اس کی روح کے لئے آسمان کے دروازے کھول دے، اسے اچھی طرح قبول فرما اور سوالات کے وقت اسے ثابت قدم رکھ۔''[1]

﴿6930﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوا: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں نے گائے یا اونٹ ذبح کرنے کی نذر مانی ہے مگر میں اس پر قادر نہیں۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ''اس کی جگہ سات بکریاں ذبح کر لو۔''[2]

اسلام کی پانچ بنیادی چیزیں:

﴿6931﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبیّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دینِ اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی کو دوسری کے بغیر قبول نہیں فرماتا: (۱)... اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی معبود نہیں اور حضرت محمد (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے اور رسول ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں، جنت و دوزخ اور مرنے کے بعد دوبارہ زندہ کئے جانے پر ایمان لانا (۲)... پانچ نمازیں کہ یہ

---

1 ...مسند شامیین، عطاء الخراسانی عن انس بن مالک، ۳/ ۲۹۶، حدیث: ۲۳۱۲

2 ...مسند شامیین، عطاء الخراسانی عن انس بن مالک، ۳/ ۳۰۲، حدیث: ۲۳۲۹

دین کا ستون ہیں، نماز کے بغیر ایمان قبول نہیں (۳)...زکوٰۃ کہ یہ گناہوں کو دھوڈالتی ہے، زکوٰۃ ادا کئے بغیر ایمان اور نماز قبول نہیں (۴)...جس نے ان تینوں کو ادا کیا مگر رمضان کے روزے جان بوجھ کر چھوڑ دیئے تو اس کا ایمان، نماز اور زکوٰۃ قبول نہیں اور (۵)...جس نے ان چاروں کو ادا کیا مگر استطاعت کے باوجود حج نہ کیا، نہ مرتے وقت اس کی وصیت کی اور نہ ہی گھر والوں نے اس کی طرف سے حج کیا تو اس کا ایمان، نماز، زکوٰۃ اور روزے قبول نہیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرض کردہ احکام میں حج بھی شامل ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ ایک فرض کو ادا کرنے اور دوسرے کو ترک کرنے والے کے عمل کو قبول نہیں کرتا[1]۔[2]

فضیلتِ عثمانِ غنی:

﴿6932﴾...حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”لِکُلِّ نَبِیٍّ خَلِیْلٌ فِیْ اُمَّتِہٖ وَ اِنَّ خَلِیْلِیْ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّان یعنی ہر نبی کا اس کی اُمت میں خلیل ہوتا ہے میرے خلیل عثمان بن عفان ہیں[3]۔“[4]

راہِ خدا میں نیزہ بازی کی فضیلت:

﴿6933﴾...حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضور نبیِّ اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”مَنِ اعْتَقَلَ رُمْحًا فِیْ سَبِیْلِ اللہِ عَقَلَہُ اللہُ مِنَ الذُّنُوْبِ یَوْمَ الْقِیَامَۃ یعنی جس نے راہِ خدا میں نیزہ بازی کی اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اس کے گناہ معاف فرمادے گا۔“[5]

1... حافظ زینُ الدین ابنِ رجب حنبلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: قبول نہ فرمانے سے مراد یہ ہے کہ رب عَزَّوَجَلَّ کی رضا حاصل نہ ہوگی اور نہ ہی اس پر کامل ثواب ملے گا۔ (فتح الباری لابن رجب، ۴/ ۲۱۵، تحت الحدیث: ۵۲۷)

2... کنز العمال، کتاب الایمان والاسلام من قسم الافعال، الباب الاول، الفصل الثانی، ۱/ ۱۵۱، حدیث: ۱۳۷۶

3... یہ اِس روایت کے منافی نہیں کہ ”اگر میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی کو خلیل بناتا تو ابو بکر کو بناتا“ کیونکہ یہاں خلت سے مراد یا تو بھائی چارہ ہے یا پھر یہ مراد ہے کہ رب عَزَّوَجَلَّ کے علاوہ کسی کو خلیل بنانے کی مُمانَعت اَوَّلاً تھی پھر اجازت دے دی گئی۔ (فیض القدیر، ۵/ ۳۶۸، تحت الحدیث: ۷۳۳۱)

4... تاریخ بغداد، ۲/ ۳۱۹، الرقم: ۳۳۲۶، اسحاق بن نجیح الملطی

5... کنز العمال، کتاب الجہاد من قسم الاقوال، الباب الاول، ۴/ ۱۳۱، حدیث: ۱۰۶۲۶

﴿6934﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے رسالت کے ساتھ مبعوث فرمایا، میں نے دل تنگی کی شکایت کی، مجھے یقین تھا کہ لوگ مجھے جھٹلائیں گے تو میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھے متنبہ کیا کہ اگر میں نے پیغامِ رسالت نہ پہنچایا تو مجھ پر عتاب کیا جائے گا (اس نے میری حفاظت کا ذمہ لیا تو میرا سینہ کُھل گیا)۔[1]

باہم محبت کرنے والوں میں فساد کا ایک سبب:

مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: رضائے الٰہی کے لئے باہم محبت کرنے والے دو مسلمانوں کے درمیان فساد ان میں سے ایک کے گناہ کے سبب ہوتا ہے۔

﴿6935﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ غیب دان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”کفر مشرق کی جانب ہے[2]۔“[3]

خلفائے راشدین کی محبت:

﴿6936﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”ابوبکر، عُمَر، عثمان اور علی کی محبت صرف مسلمان کے دل میں ہی جمع ہوتی ہے۔“[4]

چوتھے مسلمان:

﴿6937﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ باہلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن عبسہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: اے عَمْرو! آپ کو ”چوتھا مسلمان“ کیوں کہا جاتا ہے؟ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اعلانِ اسلام سے پہلے ہی میرے دل میں اسلام داخل فرما دیا تھا کہ میں جاہلیت کے کاموں اور بُتوں کو باطل

---

1 ...مسند شامیین، عطاء عن ابی ھریرۃ، ۳/ ۳۱۴، حدیث: ۲۳۷۶

2 ... مشرق سے مراد یا تو ملک فارس ہے یا مدینہ منورہ کا شرقی علاقہ جہاں سے دجال نکلے گا یا اس سے مراد نجد کا علاقہ ہے کہ وہاں سے فرقہ وہابیہ پیدا ہوا۔ (مراۃ المناجیح، ۸/ ۵۷۷)

3 ...ترمذی، کتاب الفتن، باب ماجاء فی الدجال لا یدخل المدینۃ، ۴/ ۱۰۶، حدیث: ۲۲۵۰

4 ...تاریخ ابن عساکر، ۳۹/ ۱۲۶، حدیث: ۷۹۲۶، الرقم: ۴۶۱۹، عثمان بن عفان

سمجھتا تھا اور (حق کی آگاہی کے لئے) مختلف خبروں کے بارے میں معلومات کرتا رہتا اور قافلوں کے انتظار میں رہتا۔ ایک مرتبہ ایک قافلہ گزرا جو مکۂ مکرّمہ سے آرہا تھا۔ انہوں نے مجھے بتایا کہ مکہ میں قبیلہ قریش کا ایک شخص ہے جو خود کو کہتا ہے۔ چنانچہ میں مکۂ مکرّمہ آیا اور بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: آپ پر کون ایمان لایا؟ ارشاد فرمایا: ”ایک غلام اور ایک آزاد یعنی بلال حبشی اور ابو بکر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُمَا۔ میں نے عرض کی: مجھے بھی اسلام میں داخل کر لیجئے۔“ یوں میں نے اسلام قبول کیا اور اسی سبب سے ”چوتھا مسلمان“ کہلایا۔ پھر میں نے عرض کی: ”یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میں آپ کی خدمت میں رہوں یا اپنے گھر والوں کے پاس چلا جاؤں؟“ ارشاد فرمایا: ”گھر والوں کے پاس چلے جاؤ، جب ہمارے مدینہ منورہ ہجرت کی خبر ملے تب ہمارے پاس چلے آنا۔“ جب آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ منورہ تشریف لائے تو میں بھی آپ کی خدمت میں حاضر ہوا اور سلام عرض کیا آپ نے جواب دیا۔ پھر میں نے کچھ سوالات کئے جن میں سے ایک یہ تھا کہ کون سا غلام آزاد کرنا افضل ہے؟ ارشاد فرمایا: ”جو زیادہ قیمتی اور مالکوں کے نزدیک مُعَزز ہو۔“[1]

جنت کی خوشخبری:

﴿6938﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور رحمتِ عالَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جو مسجد میں داخل ہونے سے پہلے اپنے موزے یا جوتے نیچے سے دیکھ لے (کہ کہیں نجاست نہ لگی ہو) تو فرشتے کہتے ہیں: ”تم نے اچھا کیا اور تمہارے لئے پاکیزہ جنت ہے، سلامتی کے ساتھ داخل ہو جاؤ۔“[2]

﴿6939﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب بن عُجْرَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُسنِ اخلاق کے پیکر، محبوبِ ربِّ اکبر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لِلَّذِیْنَ اَحْسَنُوا الْحُسْنٰى وَ زِیَادَةٌؕ (پ۱۱، یونس: ۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: بھلائی والوں کے لئے بھلائی ہے اور اس سے بھی زائد۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: ”اَلْحُسْنٰى“ سے مراد جنت اور ”زِیَادَةٌ“ سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کا دیدار ہے۔[3]

1... تاریخ ابن عساکر، ۴۶/ ۲۵۷، الرقم: ۵۳۷۰، عمرو بن عنبسة، بتغیر

2... تاریخ ابن عساکر، ۳۶/ ۳۹۳، حدیث: ۷۳۷۹، الرقم: ۴۱۶۷، عبد الغفار بن عبد الوهاب ابن عادل الشیبانی

3... تفسیر طبری، پ۱۱، سورۂ یونس، تحت الآیة: ۲۶، ۶/ ۵۵۱، حدیث: ۱۷۶۴۶، ۱۷۶۴۸

قرض سے خلاصی کی دعا:

﴿6940﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے قرآنِ پاک کی آیتیں اور چند ایسی دعائیں سکھائیں جنہیں روئے زمین کا کوئی مصیبت زدہ، ضامن یا مقروض مسلمان پڑھے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے نجات عطا فرمائے گا اور اس کے لئے کشادگی پیدا فرمائے گا۔ ایک روز مجھے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہونے سے روک دیا گیا، میں نمازِ جمعہ میں شریک نہ ہو سکا تو آپ نے اِسْتِفْسار فرمایا: اے مُعاذ! نمازِ جمعہ سے تمہیں کس چیز نے روکا؟ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مجھ پر یُوحَنّا بن مارِیہ یہودی کا ایک اوقیہ سونا قرض ہے، وہ میرے دروازے پر تاک میں بیٹھا تھا، مجھے ڈر ہوا کہ وہ مجھے آپ سے روک دے گا اور میرے کام کے آڑے آئے گا۔[1] ارشاد فرمایا: کیا تم پسند کرتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں قرض سے چھٹکارا عطا فرمادے؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ ارشاد فرمایا: یہ کلمات پڑھو:

اَللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ٘ وَ تُعِزُّ مَنْ تَشَآءُ وَ تُذِلُّ مَنْ تَشَآءُؕ بِیَدِكَ الْخَیْرُؕ اِنَّكَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ﴿۲۶﴾ تُوْلِجُ الَّیْلَ فِی النَّهَارِ وَ تُوْلِجُ النَّهَارَ فِی الَّیْلِ٘ وَ تُخْرِجُ الْحَیَّ مِنَ الْمَیِّتِ وَ تُخْرِجُ الْمَیِّتَ مِنَ الْحَیِّ٘ وَ تَرْزُقُ مَنْ تَشَآءُ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۲۷﴾[2] رَحْمٰنَ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ وَ رَحِیْمَهُمَا تُعْطِیْ مِنْهُمَا مَا تَشَاءُ وَتَمْنَعُ مِنْهُمَا مَا تَشَاءُ اِقْضِ عَنِّی الدَّیْنَ

یعنی اے اللہ مُلک کے مالک تو جسے چاہے سلطنت دے اور جس سے چاہے سلطنت چھین لے اور جسے چاہے عزت دے اور جسے چاہے ذلت دے، ساری بھلائی تیرے ہی ہاتھ ہے بے شک تو سب کچھ کر سکتا ہے تو رات کا حصہ دن میں ڈالے اور دن کا حصہ رات میں ڈالے اور مُردہ سے زندہ نکالے اور زندہ سے مُردہ نکالے اور جسے چاہے بے گنتی دے۔ اے دنیا و آخرت میں سب سے زیادہ رحم فرمانے والے! دنیا و آخرت میں سے تو جو چاہے دے اور جو چاہے روک لے، مجھے قرض سے نجات عطا فرما۔

1... قرض خواہ کا خوف ہے اور یہ تنگ دست ہے تو اس صورت میں جماعت ترک کرنے پر کوئی گناہ نہیں۔ (ماخوذ از بہار شریعت، حصہ ۳، ۱/ ۵۸۴)

2... (پ۳، اٰل عمران: ۲۶، ۲۷)

اگر تم زمین بھر سونے کے مقروض بھی ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس سے بھی نجات عطا فرمادے گا۔[1]

70ہزار فرشتے دعا کرتے ہیں:

﴿6941﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابورزین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: کیاتم جانتے ہو کہ جب کوئی شخص اپنے گھر سے رضائے الٰہی کی خاطر مسلمان بھائی سے ملاقات کے لئے نکلتا ہے تو70ہزار فرشتے اس کے لئے دعا کرتے ہیں: "الٰہی! جس طرح اس نے تیرے لئے رشتہ جوڑا ہے تو بھی اِس سے اپنا رشتہ جوڑ۔" تو اگر تم یہ کرسکو تو ضرور کرو۔[2]

ایک روایت میں ہے: اے ابورزین! رضائے الٰہی کی خاطر اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرو کیونکہ جب بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے اپنے مسلمان بھائی سے ملاقات کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ 70ہزار فرشتے مقرر فرمادیتا ہے۔ اگر بندہ صبح کے وقت ملاقات کو جاتا ہے تو فرشتے شام تک اس کے لئے دعا کرتے رہتے ہیں اور اگر شام کو جاتا ہے تو صبح تک دعا کرتے رہتے ہیں۔ پس اگر تم اس کی قدرت رکھتے ہو تو ضرور ایسا کرو۔

حج وعمرہ ایک ساتھ کرنا:

﴿43-6942﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسیّب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروق اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے انہیں حج وعمرہ اکٹھے کرنے سے منع کرتے ہوئے[3] فرمایا: "عمرہ الگ کرو بلکہ حج کے مہینوں کے علاوہ کرو، یہ عمل تمہارے حج اور عمرہ دونوں کو خوب کامل بنادے گا۔" پھر فرمایا: "میں اس سے منع کررہا ہوں حالانکہ میں نے خود رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ حج وعمرہ اکٹھے ادا کئے ہیں۔ منع کرنے کی وجہ یہ ہے کہ دنیا کے کونوں سے آنے والا تھکاوٹ اور بکھرے بالوں کے ساتھ حج کے مہینوں میں عمرہ کرتا ہے، اسی تھکاوٹ اور بکھرے بالوں میں

1... مسند شامیین، عطاء عن معاذ بن جبل، ۳/ ۳۱۹، حدیث: ۲۳۹۸

2... شعب الایمان، کتاب فی مقاربۃ و موادۃ اھل الدین، فصل فی المصافحۃ... الخ، ۶/ ۴۹۲، حدیث: ۹۰۲۴

3... علامہ بدرُ الدین عَیْنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا یہ فرمان حجِ افراد کی ترغیب کے لئے تھا جو کہ کراہتِ تنزیہی پر محمول ہے بعد میں بلا کراہت حجِ تمتُّع کے جواز پر اجماع منعقد ہو گیا۔
(عمدۃ القاری، ۷/ ۹۵، تحت الحدیث: ۱۵۵۹)

عمرے کا تَلْبِیہ کہتا پھر بیتُ اللہ کا طواف کرتا اور بعد میں احرام کی قید سے آزاد ہو جاتا ہے، سلے ہوئے کپڑے پہنتا، خوشبو لگاتا اور اگر بیوی ساتھ ہو تو ہمبستری بھی کرتا ہے، جب تَرْوِیہ (آٹھ ذوالحجہ) کا دن آتا ہے تو حج کے لئے تلبیہ پڑھتا ہوا مِنیٰ کی طرف روانہ ہو جاتا ہے، اس وقت تھکاوٹ ہوتی ہے نہ بال بکھرے ہوتے ہیں، تلبیہ بھی فقط ایک دن پڑھتا ہے حالانکہ حج عمرے سے افضل ہے اور اگر ہم لوگوں کو اسی طرح چھوڑ دیں تو مکہ والے دورانِ حج لوگوں کی طرف دوڑیں گے کیونکہ اہل مکہ کے پاس مال مویشی ہیں نہ اناج، ان کا ذریعہ معاش تو یہاں آنے والوں سے ہے۔

داڑھی کا خلال سنت ہے:

﴿6944﴾... حضرتِ سَیِّدُنا سعید بن مُسَیّب رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں: میں نے دیکھا کہ حضرتِ سَیِّدُنا عثمانِ غنی رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه نے وضو کے دوران داڑھی کا خلال کیا اور فرمایا: رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم اسی طرح کیا کرتے تھے۔

﴿6945﴾... حضرتِ سَیِّدَتُنا خولہ بنْتِ حکیم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهَا بیان کرتی ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم! کیا مرد کی طرح عورت کو بھی اِحتِلام ہوتا ہے؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: "(ہاں) جب ایسا ہو تو غسل کرلو[1]۔"[2]

عرش کے سائے میں:

﴿6946﴾... حضرتِ سَیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سَیِّدُنا ابو ادریس خَولانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: میں حِمص کی ایک مسجد میں داخل ہوا اور ایک حلقے میں بیٹھ گیا جہاں لوگ حدیث

1... اِحتِلام یعنی سوتے سے اٹھا اور بدن یا کپڑے پر تری پائی اور اس تری کے مَنی یا مَذی (وہ سفید رقیق "پتلا" پانی جو ملاعبت "دل لگی" کے وقت نکلتا ہے) ہونے کا یقین یا احتمال ہو تو غُسل واجب ہے اگرچہ خواب یاد نہ ہو اور اگر یقین ہے کہ یہ نہ مَنی ہے نہ مَذی بلکہ پسینہ یا پیشاب یا وَدی (وہ سفید پانی جو پیشاب کے بعد نکلتا ہے) یا کچھ اور ہے تو اگرچہ اِحتِلام یاد ہو اور لذّتِ اِنزال خیال میں ہو غُسل واجب نہیں اور اگر مَنی نہ ہونے پر یقین کرتا ہے اور مَذی کا شک ہے تو اگر خواب میں اِحتِلام ہونا یاد نہیں تو غُسل نہیں ورنہ ہے۔ اگر اِحتِلام یاد ہے مگر اس کا کوئی اثر کپڑے وغیرہ پر نہیں غُسل واجب نہیں۔ (بہار شریعت، حصہ ۲، ۱/ ۳۲۱)

2... ترمذی، کتاب الطهارة، باب ما جاء فی المراة تری فی المنام، ۱/ ۱۷۱، حدیث: ۱۲۲

رسول بیان کررہے تھے۔ ان میں ایک نوجوان بھی تھا، جب وہ کچھ بیان کرتا تو تمام لوگ خاموش ہو جاتے۔ میں نے اس نوجوان سے کہا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے، مجھے کوئی حدیث سناؤ، خدا کی قسم! میں تم سے محبت کرتا ہوں۔“ اس نے کہا: ”میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظمت کی خاطر آپس میں محبت رکھنے والے اُس دن اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس کے عرش سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔“ میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے! تم کون ہو؟“ اس نے کہا: میں مُعاذ بن جَبَل ہوں۔ [1]

دل کی بات جان لی:

﴿6947﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن سَعدی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں قبیلے والوں کے ساتھ ایک وفد کی صورت میں بارگاہِ رسالت میں حاضری کے لئے نکلا۔ (جب وہاں پہنچے تو چونکہ) میں سب سے چھوٹا تھا لہٰذا قبیلے والے مجھے سواریوں کے پاس چھوڑ کر خود دربارِ رسالت میں حاضر ہوگئے اور جب فارغ ہوئے تو رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ”تم میں سے کوئی باقی ہے؟“ انہوں نے کہا: جی ہاں! ایک بچہ ہے جو سواریوں کی حفاظت پر مامور ہے۔ ارشاد فرمایا: ”اسے بلاؤ کیونکہ اس کی حاجت تم سب سے بہتر ہے؟“ قبیلے والے مجھے لے آئے، میں خدمتِ اقدس میں حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: تمہاری کیا حاجت ہے؟ میں نے عرض کی: مجھے بتایئے: کیا ہجرت کا سلسلہ ختم ہو چکا؟ ارشاد فرمایا: جب تک کافروں سے جہاد ہوتا رہے گا ہجرت باقی رہے گی۔

تین طرح کے پڑوسی:

﴿6948﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: پڑوسی تین طرح کے ہیں: (١)...وہ پڑوسی جس کا صرف ایک حق ہے، یہ سب سے کم حق والا پڑوسی ہے۔ (٢)...وہ پڑوسی جس کے دو حق ہیں اور (٣)...وہ پڑوسی جس کے تین حق ہیں اور یہ

---

[1]...مسند امام احمد، مسند الانصار، اخبار عبادۃ بن الصامت، ٨/ ٤٢١، حدیث: ٢٢٨٤٧

مسند شامیین، ابن جابر عن عطاء الخراسانی، ١/ ٣٦٢، حدیث: ٦٢٥

حق کے اعتبار سے سب سے افضل ہے۔ صرف ایک حق والا پڑوسی وہ کافر ہے جس سے کوئی رشتہ نہ ہو البتہ پڑوسی ہونے کی وجہ سے اس کا ایک حق ہے۔ دو حق والا پڑوسی وہ مسلمان ہے جس سے کوئی رشتہ نہ ہو لیکن اس کا ایک حق اسلام کی وجہ سے ہے اور دوسرا پڑوس کی وجہ سے۔ تین حق والا پڑوسی مسلمان رشتہ دار ہے جس کا ایک حق اسلام کی وجہ سے، دوسرا پڑوس اور تیسرا رشتہ داری کی وجہ سے ہے۔ پڑوسی کا ادنیٰ حق یہ ہے کہ تم گھر کی ہانڈی میں سے تھوڑا اسے بھی بھیج دو۔[1]

انصاف اور خواہشات کی صورتیں:

﴿6949﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو تَمِیْمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حُضور نَبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے عدل وانصاف کی صورتوں کے متعلق سوال کیا تو آپ نے ارشاد فرمایا: "انسان کا اپنی ذات سے انصاف کرنا، سلام عام کرنا، تنگدستی وخوشحالی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرنا حتّٰی کہ تجھے یہ پروانہ ہو کہ بُرا کہا جا رہا ہے یا تیری تعریف کی جارہی ہے۔" اور میں نے خواہشات کی صورتوں کے متعلق سوال کیا تو ارشاد فرمایا: "بخل کی اطاعت کرنا، نفسانی خواہش کی پیروی کرنا، انسان کا خود کو اچھا جاننا اور مصیبت کے وقت بے صبری اور خوشحالی میں شکر نہ کرنا۔"[2]

اسلام، ایمان اور احسان:

﴿6950﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت میں حاضر ہو کر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اسلام کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: "اسلام یہ ہے کہ تم نماز قائم کرو، زکوٰۃ دو اور بَیْتُ اللہ کا حج کرو۔" اس نے عرض کی: جب میں یہ کام کروں گا تو مسلمان شمار کیا جاؤں گا؟ ارشاد فرمایا: "ہاں۔" پھر عرض کی: ایمان کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: "اللہ عَزَّوَجَلَّ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں اور اس کے رسولوں پر ایمان لاؤ، موت کے بعد اُٹھائے جانے، جنت و دوزخ اور اچھی بُری تقدیر کو مانو۔" عرض کی: جب میں ایسا کروں گا تو مومن شمار کیا جاؤں گا؟ ارشاد فرمایا: "ہاں۔" پھر اس نے

1... مسند شامیین، عطاء عن الحسن بن ابی الحسن البصری، ۳/ ۳۵۶، حدیث: ۲۴۵۸

2... معرفة الصحابة لابی نعیم، باب التاء، ۴/ ۴۴۲، حدیث: ۶۷۵۰، الرقم: ۳۱۳۵، ابو تمیمة الھجیمی

عرض کی: ''احسان کیا ہے؟'' ارشاد فرمایا: ''اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت ایسے کرو گویا تم اُسے دیکھ رہے ہو، اگر یہ نہ کر سکو تو خیال کرو کہ وہ تو تمہیں دیکھ رہا ہے۔'' عرض کی: جب میں ایسا کروں گا تو محسن شمار کیا جاؤں گا؟ ارشاد فرمایا: ''ہاں۔'' پھر عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! قیامت کب آئے گی؟ ارشاد فرمایا: یہ عُلومِ خمسہ میں سے ہے، اس کا حقیقی علم اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ہے،(1) پھر یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت فرمائی:

اِنَّ اللّٰهَ عِنْدَهٗ عِلْمُ السَّاعَةِ ۚ وَ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ ۚ وَ یَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌ مَّا ذَا تَكْسِبُ غَدًا ؕ وَ مَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِیْمٌ خَبِیْرٌ ﴿۳۴﴾

(پ۲۱، لقمٰن: ۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک اللہ کے پاس ہے قیامت کا علم اور اُتارتا ہے مینہ اور جانتا ہے جو کچھ ماؤں کے پیٹ میں ہے اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کل کیا کمائے گی اور کوئی جان نہیں جانتی کہ کس زمین میں مرے گی بے شک اللہ جاننے والا بتانے والا ہے۔(2)

1... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد1، صفحہ 27 پر فرماتے ہیں: پانچ چیزیں رب تعالیٰ کے سوا کوئی نہیں جانتا قیامت کب ہو گی، بارش کب آوے گی، ماں کے پیٹ میں کیا ہے اور میں کل کیا کروں گا اور میں کہاں مروں گا۔ اس میں سورۂ لقمان کی آخری آیت کی طرف اشارہ ہے۔ اس آیت وحدیث کا مطلب یہ نہیں کہ اللہ نے کسی کو یہ علم دیئے بھی نہیں، کاتبِ تقدیر فرشتہ اور ملکُ الموت کو یہ علوم بخشے گئے ہمارے حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) نے بدر کی جنگ سے پہلے زمین پر خطوط کھینچ کر بتایا کہ کل یہاں فلاں فلاں کافر مارا جاویگا، بلکہ مطلب یہ ہے کہ یہ علوم خمسہ قیاس، تخمینہ، حساب سے معلوم نہیں ہوسکتے صرف وحیِ الٰہی سے ان کا پتہ لگ سکتا ہے۔

2... صدرالافاضل حضرت علامہ مولانا سیّد محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی ''تفسیر خزائن العرفان'' میں اس آیتِ مقدسہ کے تحت فرماتے ہیں: جس کو چاہے اپنے اولیا اور اپنے محبوبوں میں سے انہیں خبر دار کرے۔ اس آیت میں جن پانچ چیزوں کے علم کی خصوصیّت اللہ تبارک و تعالیٰ کے ساتھ بیان فرمائی گئی انہیں کی نسبت سورۂ جن میں ارشاد ہوا ''عٰلِمُ الْغَیْبِ فَلَا یُظْهِرُ عَلٰی غَیْبِهٖۤ اَحَدًا ﴿۲۶﴾ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰی مِنْ رَّسُوْلٍ'' (پ۲۹، الجن: ۲۶، ۲۷، ترجمۂ کنزالایمان: غیب کا جاننے والا تو اپنے غیب پر کسی کو مسلط نہیں کرتا سوائے اپنے پسندیدہ رسولوں کے۔) غرض یہ کہ بغیر اللہ تعالیٰ کے بتائے ان چیزوں کا علم کسی کو نہیں اور اللہ تعالیٰ اپنے محبوبوں میں سے جسے چاہے بتائے اور اپنے پسندیدہ رسولوں کو بتانے کی خبر خود اس نے سورۂ جن میں دی ہے خلاصہ یہ کہ عِلمِ غیب اللہ تعالیٰ کے ساتھ خاص ہے اور انبیاء و اولیاء کو غیب کا علم اللہ تعالیٰ کی تعلیم سے بطریقِ معجزہ و کرامت عطا ہوتا ہے، یہ اس اِختِصاص کے مُنافی نہیں اور کثیر آیتیں اور حدیثیں اس پر دلالت کرتی ہیں، بارش کا وقت اور حمل میں کیا ہے اور کل کو کیا کرے اور کہاں مرے گا ان اُمور کی خبریں بکثرت اولیاء و انبیاء نے دی ہیں اور قرآن ...

اورارشاد فرمایا: البتہ میں تمہیں قیامت کی کچھ نشانیاں بتادیتاہوں۔ لونڈی اپنے مالک کو جنے گی[1]، لوگ محلات میں فخر کریں گے اور محتاج لوگ جنہیں تن کا کپڑا نصیب نہ ہوگا سردار بنے پھریں گے۔"

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے (حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے) عرض کی: یہ کون لوگ ہوں گے؟ فرمایا: اہلِ عرب کے ادنیٰ لوگ ہوں گے۔

سوال کرنے والا چلا گیا تو مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "اسے میرے پاس لاؤ۔" ہم ڈھونڈنے گئے مگر ہمیں نظر نہ آیا تو ارشاد فرمایا: "وہ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام تھے جو لوگوں کو دین سکھانے آئے تھے۔"[2]

رضائے الٰہی کے لئے عمل کرنے کا انعام:

﴿6951﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُذَیْفہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے مرضِ وصال میں خدمت اقدس میں حاضر ہوا، آپ حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے سینے سے ٹیک لگائے تشریف فرما تھے۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! میرے ماں باپ آپ پر قربان! آپ کیسے ہیں؟ ارشاد فرمایا: بہت بہتر۔ پھر میں نے حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کہا: آپ کافی دیر سے موجود ہیں تھکاوٹ ہورہی ہوگی، مجھے اس سعادت سے مشرف ہونے کی اجازت دیجئے کہ حضور

......وحدیث سے ثابت ہیں۔ حضرت ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو فرشتوں نے حضرت اسحٰق عَلَیْہِ السَّلَام کے پیدا ہونے کی اور حضرت زکریا عَلَیْہِ السَّلَام کو حضرت یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے پیدا ہونے کی اور حضرت مریم (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا) کو حضرت عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے پیدا ہونے کی خبریں دیں تو ان فرشتوں کو بھی پہلے سے معلوم تھا کہ ان حملوں میں کیا ہے اور ان حضرات کو بھی جنہیں فرشتوں نے اطلاعیں دیں تھی اور ان سب کا جاننا قرآنِ کریم سے ثابت ہے تو آیت کے معنٰی قطعاً یہی ہیں کہ بغیر اللہ تعالٰی کے بتائے کوئی نہیں جانتا۔ اس کے یہ معنٰی لینا کہ اللہ تعالٰی کے بتانے سے بھی کوئی نہیں جانتا محض باطل اور صدہا آیات و احادیث کے خلاف ہے۔ (خازن، بیضاوی، احمدی، روح البیان وغیرہ)

[1]... یعنی اولاد نافرمان ہوگی، بیٹا ماں سے ایسا سلوک کرے گا جیسا کوئی لونڈی سے تو گویا ماں اپنے مالک کو جنے گی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۶)

[2]... مسلم، کتاب الایمان، باب بیان الایمان والاسلام... الخ، ص ۲۳، حدیث: ۹

مسند امام احمد، مسند الشامیین، حدیث ابی عامر الاشعری، ۶/ ۸۸، حدیث: ۱۷۱۲۶، عن ابی عامر الاشعری

صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مجھ سے ٹیک لگالیں۔ تو آپ نے ارشاد فرمایا: نہیں! یہی اس کے زیادہ حق دار ہیں، اے حذیفہ! تم قریب آؤ۔ میں قریب ہوا تو ارشاد فرمایا: ”اے حذیفہ! جس کا روزہ یا صدقہ رضائے الٰہی کے لئے ہوا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔“ میں نے عرض کی: اسے بیان کروں یا راز رکھوں۔ ارشاد فرمایا: بیان کرو۔[1]

ترکِ جہاد پر ذِلَّت ورُسوائی:

﴿6952﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب تم بَیْعِ عِیْنَہ[2] کروگے، گائے کی دُمیں پکڑے کاشتکاری میں پڑ جاؤ گے اور جہاد چھوڑ بیٹھو گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر ذِلَّت ورُسوائی مُسَلَّط فرمادے گا اور اس سے تمہیں نہیں

---

1 ...مسند شامیین، عطاء عن نعیم بن ابی ھند، ۳/ ۳۵۰، حدیث: ۲۴۴۹

2 ...دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1182 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت، جلد2، حصہ11، صفحہ 779 پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: بَیْعِ عِیْنَہ کی صورت یہ ہے ایک شخص نے دوسرے سے مثلاً دس روپے قرض مانگے اس نے کہا: میں قرض نہیں دوں گا، یہ البتہ کر سکتا ہوں کہ یہ چیز تمہارے ہاتھ بارہ روپے میں بیچتا ہوں، اگر تم چاہو خرید لو اسے بازار میں دس روپے کو بیع کر دینا (بیچ دینا) تمہیں دس روپے مل جائیں گے اور کام چل جائے گا اور اسی صورت سے بیع ہوئی۔ بائع (بیچنے والے) نے زیادہ نفع حاصل کرنے اور سود سے بچنے کا یہ حیلہ نکالا کہ دس کی چیز بارہ میں بیع کر دی اس کا کام چل گیا اور خاطر خواہ اس کو نفع مل گیا۔ بعض لوگوں نے اس کا یہ طریقہ بتایا ہے کہ تیسرے شخص کو اپنی بیع میں شامل کریں یعنی مُقْرِض (قرض دینے والے) نے قرض دار کے ہاتھ اس کو بارہ میں بیچا اور قبضہ دے دیا پھر قرض دار نے ثالث کے ہاتھ دس روپے میں بیچ کر قبضہ دے دیا اس نے مُقْرِض کے ہاتھ دس روپے میں بیچا اور قبضہ دے دیا اور دس روپے ثَمن کے مُقْرِض سے وصول کر کے قرض دار کو دے دیئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ قرض مانگنے والے کو دس روپے وصول ہو گئے مگر بارہ دینے پڑیں گے کیونکہ وہ چیز بارہ میں خریدی ہے۔

سیِّدی اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ”بَیْعِ عِیْنَہ“ کے متعلق فرماتے ہیں: بَیْعِ عِیْنَہ کو ہمارے اَئِمّۂ کرام نے کیا ٹھہرایا ہے، کیا ممنوع ہے، ناجائز، حرام، مکروہ تحریمی؟ حاشا ہرگز نہیں، یہ محض غلط و باطل ہے بلکہ (بَیْعِ عِیْنَہ) جائز، حلال، روا، درست۔ غایت درجہ اس میں اختلاف ہوا کہ خلافِ اولیٰ بھی ہے یا نہیں، ہمارے امام اعظم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم) بلا کراہت مانتے ہیں، امام ابو یوسف (رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ) خود ثواب و مستحب جانتے ہیں، امام محمد (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد) احتیاط کے لئے صرف خلاف اولیٰ ٹھہراتے۔ (فتاوی رضویہ، ۱۷/ ۵۴۷)

حضرتِ سیِّدُنا امام ابن ہمام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حدیث میں ممانعت سے مراد خلافِ اولیٰ ہے۔ (فتح القدیر، ۷/ ۲۱۲)

نکالے گا حتّٰی کہ تم اپنے دین کی طرف لوٹ آؤ۔"[1]

﴿6953﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُمَا بیان کرتے ہیں کہ شہزادیِ رسول، زوجۂ عثمانِ غنی حضرتِ سیِّدَتُنا رُقیّہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا کے وصال پر جب حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے تعزیت[2] کی گئی تو آپ نے ارشاد فرمایا: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، بیٹیوں کو (انتقال کے بعد) دفن کرنا والدین کے لئے عزت وشرف کا باعث بننے والی خصلتوں میں سے ہے۔[3]

تین آنکھوں پر جہنم کی آگ حرام ہے:

﴿6954﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہُ بیان کرتے ہیں: میں نے رسولِ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ تین آنکھوں پر جہنم کی آگ حرام ہے: (۱) ...وہ آنکھ جو خوفِ خدا سے روئے (۲)...وہ آنکھ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں کو نہ دیکھے اور (۳)...وہ آنکھ جو راہِ خدا میں پہرہ دے۔[4]

رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کے چار پسندیدہ کام:

﴿6955﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہَا بیان کرتی ہیں کہ میرے سرتاج، صاحبِ معراج صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو چار کام سب سے زیادہ پسند تھے، دو کا تعلق بدنی مجاہدے سے ہے اور دو کا مالی مجاہدے سے، بدنی مجاہدے والے اعمال نماز اور روزہ ہیں جبکہ مالی مجاہدے والے اعمال جہاد اور صدقہ ہیں۔[5]

---

1 ...ابو داود، کتاب الاجارۃ، باب فی النھی عن العینۃ، ۳/ ۳۷۸، حدیث: ۳۴۶۲

2 ...تعزیت کا طریقہ: تعزیت میں یہ کہے، اللہ تعالٰی میّت کی مغفرت فرمائے اور اس کو اپنی رحمت میں ڈھانکے اور تم کو صبر روزی کرے اور اس مصیبت پر ثواب عطا فرمائے۔ نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے ان لفظوں سے تعزیت فرمائی: لِلّٰہِ مَا اَخَذَ وَ اَعۡطٰی وَکُلُّ شَیۡءٍ عِنۡدَہٗ بِاَجَلٍ مُّسَمًّی. خدا ہی کا ہے جو اُس نے لیا دیا اور اُس کے نزدیک ہر چیز ایک میعاد مقرر کے ساتھ ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۴، ۱/ ۸۵۲)

نوٹ: تعزیت کے تفصیلی احکام جاننے کے لئے دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب "بہار شریعت، جلد 1، حصہ 4، صفحہ 852 تا 854" کا مطالعہ کیجئے۔

3 ...معجم کبیر، ۱۱/ ۳۹۰، حدیث: ۱۲۰۳۵

4 ...شرح السنۃ، کتاب الرقاق، باب الخوف من اللہ عزوجل، ۷/ ۳۷۰، حدیث: ۴۰۶۴، بھز بن حکیم عن ابیہ عن جدہ

5 ...مسند شامیین، عطاء عن ابی عمران الجونی، ۳/ ۳۵۹، حدیث: ۲۴۶۲

حضرت سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن

حضرتِ سیِّدُنا خالد بن معدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بھی شامی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بدنی مجاہدہ کرنے والے، روشن دل اور عقلِ سلیم کے مالک ہیں۔ آپ کا دل محبّتِ الٰہی میں گرفتار اور عقل اُسی کے جلوؤں میں گم رہتی اور خود قربِ الٰہی پانے کے لئے مجاہدے میں مشغول رہتے۔

عُلَمائے تصوف فرماتے: خالقِ حقیقی کے مشاہدے کے لئے مجاہدہ کرنے کا نام **تَصَوُّف** ہے۔

40ہزار تسبیح:

﴿6956﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَلَمہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن تلاوتِ قرآن کے علاوہ ایک دن میں 40ہزار تسبیح پڑھا کرتے تھے۔ وصال کے بعد جب انہیں غسل کے لئے تخت پر لٹایا گیا تو ان کی انگلیاں حرکت کر رہی تھیں گویا تسبیح پڑھ رہے ہیں۔

روزے کی حالت میں انتقال:

﴿6957﴾... حضرتِ سیِّدُنا حاتِم بن لَیث جَوہَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی اولاد میں سے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا انتقال روزے کی حالت میں ہوا۔

نفس کو بھوکا رکھنے پر دیدارِ باری تعالیٰ کی امید:

﴿6958﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں نے ایک آسمانی کتاب میں پڑھا ہے کہ نفس کو بھوکا رکھو اور اسے عار دلاؤ ممکن ہے کہ تمہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا دیدار نصیب ہو جائے۔[1]

1... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، ص516** پر فرماتے ہیں: دیدارِ الٰہی کے متعلق چند مسائلِ اِعتقادیہ یاد رکھو: (۱)... دنیا میں بندے **اللہ** تعالیٰ کو بصیرت یعنی نورِ قلبی سے دیکھتے ہیں اسے جانتے پہچانتے ہیں، آخرت میں اسے بَصارت یعنی نورِ نگاہ سے دیکھیں گے کہ وہاں بصارت میں بصیرت ہو گی (۲)... دنیا میں آنکھوں سے خدا تعالیٰ کا دیدار ممکن ہے مگر واقع نہیں اس لیے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے دیدار کی دعا کی، ناممکن کی دعا ناجائز ہے نبی ناجائز کام نہیں کرتے (۳)... حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے معراج میں **اللہ** تعالیٰ کا دیدار انہیں آنکھوں سے کیا اور خُوب اچھی...

رسولِ خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم و صحابہ سے عشق:

﴾6959﴿... حضرتِ سیِّدَتُنا عَبْدَہ بنْتِ خالد بن مَعدان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا اپنے والد ماجد کے متعلق بیان کرتی ہیں کہ آپ بہت کم آرام فرماتے، بستر پر بھی پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا نام لے کر اپنی محبت کا اظہار کرتے ہوئے کہتے: ''آپ لوگ ہی میرا سب کچھ ہیں، میرا دل آپ ہی کا مشتاق ہے اور میرا شوق بڑھ رہا ہے، مولیٰ! میری روح قبض فرما لے۔'' حتّٰی کہ آپ پر نیند غالب آجاتی۔

موت سے محبت:

﴾6960﴿... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عبد اللہ بن زُبیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک شخص کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن معدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا: میں ہرگز پسند نہیں کرتا کہ خشکی یا تری میں رہنے والا کوئی جانور میری موت کا فِدیہ بن جائے۔ اگر موت تک پہنچنا ممکن ہوتا تو وہی شخص مجھ پر سبقت کرپاتا جو طاقت میں مجھ سے زیادہ ہوتا۔

﴾6961﴿... حضرتِ سیِّدُنا اَحْوَص بن حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: خدا کی قسم! اگر موت کسی مکان میں ہوتی تو سب سے پہلے میں اس کی طرف سبقت کرتا۔

......طرح کیا، اس مسئلہ میں اختلاف ہے مگر صحیح یہ ہی ہے (۴)...جو شخص دعویٰ ولایت کرتے ہوئے کہے کہ میں نے خدا تعالیٰ کو آنکھوں سے دیکھا ہے یا دیکھتا ہوں وہ کافر ہے کہ اپنے کو وہ نبیوں سے افضل کہتا ہے (۵)... قیامت میں ہر مؤمن و کافر کو رب کا دیدار ہو گا مؤمن کو رحمت کی شان میں اور کافر کو غضب و قہر کی شان میں (۶)... قیامت کے بعد صرف مؤمنوں کو جنت میں دیدار الٰہی ہوا کرے گا کفار کو دوزخ میں نہ ہو گا ''اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ یَوْمَىٕذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ﴿۱۵﴾ (پ۳۰، المطففین: ۱۵، ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ اس دن اپنے رب کے دیدار سے محروم ہیں۔)'' (۷)... حق یہ ہے کہ جنت میں ہر مؤمن کو دیدار الٰہی ہوا کرے گا مرد ہوں یا جنتی عورتیں۔ عورتوں کے متعلق اختلاف ہے مگر حق یہ ہی ہے کہ انہیں بھی دیدار ہو گا (۸)... دنیا میں خواب میں دیدارِ الٰہی ہو سکتا ہے بلکہ ہوتا ہے، ہمارے امام اعظم (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم) نے ایک سو بار رب کو خواب میں دیکھا، امام احمد ابن حنبل (عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَوَّل) نے خواب میں دیکھا پوچھا الٰہی کون سی عبادت افضل ہے؟ فرمایا تلاوتِ قرآن، دوسری بار پھر دیکھا پوچھا الٰہی معنیٰ سمجھ کر تلاوت افضل ہے یا بغیر سمجھے بھی، فرمایا ہر طرح افضل ہے۔

مومن کی ادنیٰ اور کافر کی بہتر حالت:

﴿6962﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن معدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کی صاحبزادی بیان کرتی ہیں کہ میرے والد محترم فرماتے ہیں: مومن کی ادنیٰ حالت یہ ہے کہ وہ عمل کرتا ہے اور کافر کی بہتر حالت یہ ہے کہ وہ سویا رہے۔

﴿6963﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جب تک تمہارے لئے نیکی کا دروازہ کھلا ہوا ہے اس کی طرف جلدی کرو کیونکہ معلوم نہیں کب وہ دروازہ بند کر دیا جائے۔

سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ پڑھنے کی فضیلت:

﴿6964﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جب کوئی شخص "سُبْحَانَ اللہِ وَبِحَمْدِہٖ" کہتا ہے اور خود پسندی اور ریاکاری میں گرفتار نہیں ہوتا تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس تسبیح کو دو آنکھیں اور دو پَر عطا فرماتا ہے پھر وہ اُڑ جاتی ہے اور تسبیح کرنے والوں کے ساتھ تسبیح کرتی رہتی ہے۔

﴿6965﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بندہ جب "اَلْحَمْدُ لِلّٰہ" کہتا ہے تو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اسے اَجر و ثواب عطا فرماتا ہے اگرچہ وہ خوبصورت و نوجوان بیوی کے ساتھ ہَمبِستَری کے لئے بستر پر ہو۔

انگور کے ہر دانے پر ذِکْرُ اللہ:

﴿6966﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو جب انگور کا خوشہ پیش کیا جاتا تو آپ ایک ایک دانہ تناوُل فرماتے اور ہر دانے پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتے۔

بہترین اور بدترین مال:

﴿6967﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: "آنکھ مال ہے، جان مال ہے اور انسان کا بہترین مال وہ ہے جو اُسے نفع دے اور وہ اِس سے بھرپور فائدہ اٹھائے جبکہ بدترین مال وہ ہے جو تجھے نہ ملے اس کا حساب تجھ پر ہو مگر نفع کسی اور کے لئے۔"

مزید فرماتے ہیں: بُزرگانِ دین رَحِمَہُمُ اللہُ الْمُبِیْن تین وجہ سے تم پر سبقت لے گئے: (۱)... فَقر اُنہیں خوفزدہ

نہیں کرتا تھا (۲)... نمازی کے بارے میں شک نہیں کرتے تھے اور (۳)... جہاد میں بزدلی نہیں دکھاتے تھے۔

کھاتے ہوئے خاموش رہنے سے بہتر عمل:

﴿6968﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرمایا کرتے تھے: کھانا کھاتے ہوئے حمدِ الٰہی کرنا خاموش رہنے سے بہتر ہے۔

دین کی کامل سمجھ:

﴿6969﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: بندہ دین کی کامل سمجھ بوجھ اسی وقت حاصل کر سکتا ہے جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں لوگوں کو اونٹوں کی مثل (بڑا) سمجھے اور خود کو سب سے حقیر جانے۔

”خَطَران“ سے بچو:

﴿6970﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”خَطَران“ سے بچو کہ انسان کے ہاتھ پورے جسم کی نمائندگی کرتے ہیں۔ عرض کی گئی: ”خَطَران“ کیا ہے؟ فرمایا: اَکڑ کر چلتے ہوئے اپنے ہاتھ ہلانا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندے:

﴿6971﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرے پسندیدہ بندے وہ ہیں جو میری خاطر آپس میں محبت کرتے ہیں، ان کے دل مَساجد میں لگے رہتے ہیں اور وقتِ سحر اِسْتِغْفار کرتے ہیں۔ جب میں زمین والوں پر عذاب نازل کرنے کا ارادہ کرتا ہوں تو ان ہی لوگوں کی وجہ سے اُن سے پھیر دیتا ہوں۔

﴿6972﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جنتی جب جنت میں داخل ہوں گے تو کہیں گے: ”کیا ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا وعدہ نہ تھا کہ ہم جہنم سے گزریں گے؟“ فرشتے کہیں گے: ”ضرور وعدہ تھا مگر جب تم گزرے تو وہ ٹھنڈا تھا۔“

دل کی دو آنکھیں:

﴿6973-74﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ہر شخص کی چار آنکھیں ہوتی

ہیں، دو آنکھیں چہرے پر ہوتی ہیں جن کے ذریعے دنیاوی معاملات دیکھتا ہے جبکہ دو آنکھیں دل میں ہوتی ہیں جن کے ذریعے اُخروی معاملات کے نظارے ہوتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس کے دل کی دونوں آنکھیں کھول دیتا ہے جن کے ذریعے وہ ان چیزوں کو دیکھ لیتا ہے جن کے پوشیدہ رکھنے کا وعدہ کیا گیا ہے۔ پس وہ اِن کے ذریعے اُن چیزوں کو دیکھتا ہے جن کا غیب سے اُس کے ساتھ وعدہ کیا گیا ہے تو وہ غیب کے ذریعے غیب پر ایمان لاتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی کے ساتھ بھلائی کا ارادہ نہیں فرماتا تو اسے اس کے حال پر چھوڑ دیتا ہے۔ پھر یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿۲۴﴾ (پ۲۶، محمد: ۲۴) ترجمۂ کنزالایمان: یا بعضے دلوں پر اُن کے قفل لگے ہیں۔

شیطان کو خود سے دور کرنے کا وظیفہ:

﴿6975﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ہر انسان کے ساتھ ایک شیطان ہوتا ہے جو اس کی پیٹھ پر سوار ہوتا ہے، اپنی گردن انسان کی گردن سے مِلائے، اپنا منہ اس کے دل پر لگائے ہوئے ہوتا ہے۔ ایک روایت میں اتنا زائد ہے کہ انسان جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا ہے تو شیطان پیچھے ہٹ جاتا ہے اور جب غافل ہوتا ہے تو وسوسہ ڈالتا ہے۔

﴿6976﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عبد اللہ بنتِ خالد بن مَعدان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتی ہیں کہ میرے والدِ ماجد فرماتے ہیں: جو دعا کی قبولیت چاہے وہ سجدے کی حالت میں دعا کرے اور ہتھیلیاں آسمان کی جانب کرلے۔

﴿6977﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عبد اللہ بنتِ خالد بن مَعدان رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتی ہیں کہ میرے والد محترم فرماتے ہیں: دل مٹی سے بنایا گیا ہے، بے شک یہ سردیوں میں نرم پڑ جاتا ہے۔

﴿6978﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ فرماتا ہے: ”میں کسی دانا شخص کی بات قبول نہیں کرتا بلکہ اس کا ارادہ اور عمل قبول کرتا ہوں، اگر اس کا ارادہ اور عمل محبت و رضا کے لئے ہو تو اسے اپنی حمد اور تعظیم شمار کرتا ہوں اگرچہ وہ زبان سے کچھ نہ کہے۔“

ذکر میں مشغول رہنے والوں پر فضلِ الٰہی:

﴿6979﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا داوٗد عَلٰی نَبِیِّنَاوَ

عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: میرے ذکر میں مشغول رہنے والوں کو میں ان لوگوں سے بہتر عطا کرتا ہوں جو مجھ سے سوال کرتے ہیں۔

حق کی مخالفت مذمّت کا باعث ہے:

﴿6980﴾... حضرتِ سیِّدُنا بَحِیْر بن سَعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا: جو حق کی مخالفت کرکے تعریف کا خواہشمند ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس تعریف کو مَذمّت کی صورت میں اس پر لوٹاتا ہے اور جو حق کی موافقت کرتے ہوئے ملامت برداشت کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس ملامت کو اس کی تعریف کا ذریعہ بنا دیتا ہے۔

اپریل کی پہلی رات:

﴿6981﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نیسان (اپریل) کی پہلی رات کھیتوں پر تجلّی فرما کر فرماتا ہے: ضرور تیرے آخر کو پہلے کے ساتھ ملایا جائے گا۔

آگ اور برف کے جسم والا فرشتہ:

﴿6982﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا عبدہ بنتِ خالد بن مَعدان رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتی ہیں کہ میرے والد ماجد فرماتے ہیں: آسمان میں ایک فرشتہ ہے جس کا آدھا جسم آگ کا اور آدھا برف کا ہے۔ وہ کہتا ہے: ”سُبْحٰنَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ كَمَا اَلَّفْتَ بَيْنَ هٰذِهِ النَّارِ وَبَيْنَ هٰذَا الثَّلْجِ فَاَلِّفْ بَيْنَ قُلُوْبِ الْمُؤْمِنِيْنَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیری ذات پاک ہے، تو ہی تعریف کے لائق ہے، جس طرح تو نے اس آگ اور برف میں اُنسیت پیدا فرمائی اسی طرح مسلمانوں کے دلوں میں اُلفت پیدا فرما۔“ یہ فرشتہ یہی تسبیح پڑھتا رہتا ہے۔

﴿6983﴾... حضرتِ سیِّدُنا بَحِیْر بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کو فرماتے سنا: اَسلاف اسلامی ملک کی سرحد پر نگہبانی کو ہر چیز پر ترجیح دیتے تھے۔

”وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ“ کی تفسیر:

﴿6984﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن (اس آیتِ طیبہ ”وَلَدَیْنَا مَزِیْدٌ ﴿۳۵﴾ پ۲۶، ق: ۳۵، ترجمۂ کنزالایمان: اور ہمارے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔“ کی تفسیر میں) حضرتِ سیِّدُنا کثیر بن مُرَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا قول

بیان فرماتے ہیں: مزید نعمت سے یہ بھی ہے کہ اہلِ جنت کے پاس سے ایک بادل گزرے گا اور اُن سے کہے گا: تم جو چاہو گے میں تم پر برساؤں گا۔ چنانچہ کسی شے کی تمنا کرنے سے پہلے ہی وہ اُن پر برسا دی جائے گی۔

حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا کثیر بن مُرَّہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے یہ دکھایا تو میں بادل سے کہوں گا: ہم پر زیورات سے مُزَیَّن کنیزیں برسا۔

ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کا نیزہ:

﴿6985﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس ایک نیزہ ہے جس کی لمبائی مشرق سے مغرب تک ہے، جب دنیا میں کسی کی موت کا وقت آتا ہے تو یہ نیزہ اس کے سر پر مار کر فرماتے ہیں: اب تمہارے ذریعے مرنے والوں کی تعداد میں اضافہ ہو جائے گا۔

شیطان کس بستر پر سوتا ہے؟

﴿6986﴾... حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ عبد اللہ اور حضرتِ سیِّدَتُنا عَبْدَہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِما بیان کرتی ہیں کہ ہمارے والد گرامی حضرتِ سیِّدُنا خالد بن معدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جس بستر پر کوئی انسان سوتا نہ ہو اس پر شیطان سوتا ہے (لہٰذا بستر لپیٹ دیا کرو)۔

میری یاد کرو میں تمہارا چرچا کروں گا:

﴿6987﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: اے ابنِ آدم! اگر تو میرا ذکر آہستہ کرے گا تو میں بھی تیرا ذکر آہستہ کروں گا، اگر تو محفل میں میرا ذکر کرے گا تو میں اس سے بہتر محفل میں تیرا چرچا کروں گا، اگر تو غصے کے وقت مجھے یاد رکھے گا تو میں غضب کے وقت تجھے یاد رکھوں گا اور ہلاک ہونے والوں کے ساتھ تجھے ہلاک نہیں کروں گا۔

سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن سے مروی اَحادیث

حضرت خالد بن معدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے صحابۂ کرام میں سے حضرت مُعاذ بن جبل، حضرت عُبادہ بن صامِت، حضرت ابوعُبَیْدَہ بن جَرَّاح، حضرت ابوذر غفاری، حضرت مِقدام بن مَعدی کَرِب، حضرت ابواُمامہ،

حضرت ابوہُرَیرہ، حضرت اِبنِ عُمَر، حضرت اِبنِ عَمرو، حضرت امیر مُعاوِیہ، حضرت عبد اللہ بن بُسر، حضرت ثَوبان، حضرت وَاثِلہ بن اسقع اور حضرت عُتْبَہ بن عُبَید سُلَمِی عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کرتے ہیں۔ آپ کی زیادہ تر روایات تابعینِ عِظام میں حضرت جُبَیْر بن نُفَیْر، حضرت عبد الرحمٰن بن غَنْم، حضرت ابو بَحرِیَّہ، حضرت کَثِیر بن مُرَّہ، حضرت عبد الرحمٰن بن عَمرو سُلَمی، حضرت عَمرو بن اَسود اور حضرت رَبِیعہ جُرَشی رَحِمَہُمُ اللہُ سے ہیں۔

اپنی حاجتیں چھپاؤ:

﴿6988﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِسْتَعِیْنُوْا عَلٰی حَوَائِجِکُمْ بِالْکِتْمَانِ فَاِنَّ کُلَّ ذِیْ نِعْمَۃٍ مَّحْسُوْد یعنی اپنی حاجتیں چھپا کر ان پر مدد چاہو[1] کیونکہ ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے۔[2]

---

❶... حضرتِ سیِّدُنا علامہ محمد عبد الرؤف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی اس کا معنٰی بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اپنی حاجتیں لوگوں سے چھپاؤ اور انہیں پورا کرنے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد طلب کرو۔ حاجتیں چھپانے کی علت حدیثِ پاک کے اگلے جز میں بیان کی گئی "کیونکہ ہر نعمت والے سے حسد کیا جاتا ہے" یعنی اگر تم اپنی حاجتیں لوگوں پر ظاہر کرو گے تو وہ تم سے حسد کریں گے اور تمہاری برابری کرنے کی کوشش کریں گے۔ اس حدیث کا مقصد یہ ہے کہ نعمت مکمل حاصل ہونے کے بعد بیان کی جائے تاکہ لوگ حسد سے محفوظ رہیں۔ (فیض القدیر، ۱/ ۶۳۰، تحت الحدیث: ۹۸۵)

حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر محمد بن ابو اسحاق کَلاباذی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی اس حدیثِ پاک کے تحت فرماتے ہیں: اس کا ایک معنٰی یہ ہو سکتا ہے کہ اپنی حاجتیں چھپاؤ اور لوگوں میں ان کا چرچا نہ کرو کیونکہ اگر تم لوگوں میں بیان کرو گے تو اس کی وجہ سے بعض لوگ تم سے حسد کریں گے پھر تمہارے لئے اس نعمت کا پورا ہونا بھی ضروری نہیں ہوگا کیونکہ جب لوگ نعمت کی وجہ سے تم سے حسد کریں گے تو اسے پورا ہونے سے روک دیا جائے گا یا لوگ نعمت کی وجہ سے تم سے اس طرح حسد کریں گے کہ تم حاجت مند نہ ہونے کے باوجود اپنی حاجت ان پر ظاہر کرو گے تو وہ تمہاری تکلیف پر خوش ہوں گے۔ پس حاجت پوری ہونے اور کشادگی کی امید اللہ عَزَّوَجَلَّ سے رکھو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری حاجتیں پوری کرنے کو پسند فرماتا ہے جب تم اسی کی طرف جھکے رہو، اس کے فیصلے پر راضی رہو اور اپنی حاجتیں اور ضرورتیں چھپانے پر صبر کرو۔ حدیثِ پاک کا ایک معنٰی یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اپنی حاجتیں چھپانے کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ان کے پورا ہونے پر مدد طلب کرو جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: "اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ؕ" (پ۲، البقرۃ: ۱۵۳) "یعنی صبر اور نماز کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے مدد طلب کرو۔

(بحر الفوائد المشہور بمعانی الاخبار، ۱/ ۸۹ دار الکتب العلمیۃ بیروت)

❷... معجم کبیر، ۲۰/ ۹۴، حدیث: ۱۸۳

دولہا کو مُبارَک باد دینا سُنَّت ہے:

﴿6989﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک صحابی کے نکاح میں تشریف لے گئے اور یوں مبارک باد دی: "عَلَی الْخَیْرِ وَالْبَرَکَةِ وَالطَّائِرِ الْمَیْمُوْنِ وَالسَّعَةِ فِی الرِّزْقِ بَارَکَ اللہُ لَکُمْ یعنی تمہیں خیر و برکت، اچھی قسمت اور وُسعتِ رزق نصیب ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں اس میں برکت عطا فرمائے۔" پھر ارشاد فرمایا: دولہے کے پاس دف بجاؤ۔ تو ایک دف لا کر بجایا گیا۔[1] پھر پھل اور عمدہ قسم کی تازی کھجوروں کے تھال لا کر لوگوں کے سامنے رکھے گئے مگر انہوں نے کھانے سے ہاتھ روک لئے تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم لوگ لُوٹتے کیوں نہیں؟ عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! کیا آپ نے ہمیں لُوٹ مار سے منع نہیں فرمایا؟ ارشاد فرمایا: میں نے تمہیں لشکروں کی لوٹ مار سے منع کیا ہے شادی بیاہ میں نہیں۔ راوی فرماتے ہیں: آپ نے انہیں اجازت دی تو وہ لُوٹنے لگے۔[2]

سردیوں میں دل نرم پڑ جاتے ہیں:

﴿6990﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: انسانوں کے دل سردیوں میں نرم پڑ جاتے ہیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو مٹی سے پیدا فرمایا ہے اور مٹی سردیوں میں نرم پڑ جاتی ہے۔[3]

حضرتِ سیِّدُنا امام حافظ ابونُعَیم احمد بن عبد اللہ اَصْفَہَانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا امام شُعْبہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے اس حدیث کو مَرفُوع ذکر کرنے میں عَمْرو بن یحییٰ مُتَفَرِّد ہے جو کہ متروکُ الحدیث ہے۔ درست یہ ہے کہ یہ حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کا قول ہے۔

﴿6991﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے بارگاہِ رسالت

---

1 ...دف اور تاشہ، اعلانِ نکاح یا عید کی خوشی کے لیے بجانا جائز ہے مگر جھانجھ مطلقًا ناجائز۔ (مراۃ المناجیح، ۲/ ۳۵۹)

2 ...معجم کبیر، ۲۰/ ۹۷، حدیث: ۱۹۱، الفة بدله البرکة

3 ...فردوس الاخبار، ۲/ ۱۵۵، حدیث: ۴۶۱۸

میں اپنی وَحشت وتنہائی کی شکایت کی تو حضور نبی پاک، صاحبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اسے کبوتر کا جوڑا رکھنے کا حکم فرمایا۔[1]

انسانی دل کی مثال:

﴿6992﴾... اَمِیْنُ الْاُمَّہ حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبَیدہ بن جَرّاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قَلْبُ ابْنِ اٰدَمَ مِثْلُ الْعُصْفُوْرِ یَتَقَلَّبُ فِی الْیَوْمِ سَبْعَ مَرَّاتٍ یعنی انسانی دل کی مثال اس چڑیا کی سی ہے جو دن میں سات مرتبہ جگہ بدلتی ہے۔[2]

حضرتِ سیِّدُنا شیخ حافظ اَبُونُعَیم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے حضرتِ سیِّدُنا ابوعُبیدہ بن جَرّاح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ملاقات نہیں کی (یعنی یہ روایت مُرسلاً ہے)۔

کامیاب شخص:

﴿6993﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوذر غِفاری رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: وہ شخص کامیاب ہوگیا جس نے اپنے دل کو ایمان کے لئے خالص اور (باطنی بیماریوں سے) محفوظ کرلیا، اپنی زبان کو سچا اور نفس کو تقدیرِ الٰہی پر راضی کرلیا، اپنی فطرت کو درست رکھا، اپنے کان کو سننے والا اور آنکھ کو دیکھنے والا بنالیا۔ بے شک کان وہی سنتے ہیں اور آنکھ اسی سے سکون پاتی ہے جس کا دل ارادہ کرتا ہے اور وہ شخص کامیاب ہوگیا جس کے دل کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے محافظ بنادیا۔[3]

بہتر کمائی:

﴿6994﴾... حضرتِ سیِّدُنا مِقدام بن مَعْدِی کَرِب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: نبیوں کے سردار، دو عالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی انسان نے اپنے ہاتھوں کی کمائی سے بہتر کوئی

---

1 ...مسند شامیین، خالد عن عبادۃ بن الصامت، ۱/ ۲۳۹، حدیث: ۴۲۵

2 ...مستدرک حاکم، کتاب الرقاق، باب قلب ابن آدم مثل العصفور یتقلب، ۵/ ۴۳۷، حدیث: ۷۹۲۰

3 ...مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث ابی ذر الغفاری، ۸/ ۱۷، حدیث: ۲۱۳۶۸

کھانا نہیں کھایا، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام اپنے ہاتھوں سے کما کر کھاتے تھے۔[1]

اناج میں برکت:

﴿6995-96﴾... حضرتِ سیِّدُنا مِقدام بن مَعْدِی کَرِب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کِیْلُوْا طَعَامَکُمْ یُبَارَكْ لَکُمْ فِیْہِ یعنی اپنا اناج تول لیا کرو تمہیں اس میں برکت دی جائے گی۔[2]

کھانے کے بعد کی دعا:

﴿6997-98﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ باہلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حُضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب رات کا کھانا تناوُل فرما لیتے تو یوں دعا فرماتے: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کَثِیْرًا طَیِّبًا مُّبَارَکًا فِیْہِ غَیْرَ مَکْفِیٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًی عَنْہُ رَبَّنَا یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے ہے کثیر، پاکیزہ، بابرکت اور نہ ختم ہونے والی حمد جو چھوڑی جائے نہ اُس سے بے نیازی ہو، اے ہمارے ربّ!۔[3]

اسلام کی علامات:

﴿6999﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُرَیْرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: راستے کی علامات کی طرح اسلام کی بھی کچھ علامات ہیں مثلاً: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت کرنا، کسی کو اس کا شریک نہ ٹھہرانا، نماز قائم کرنا، زکوٰۃ دینا، بیتُ اللہ کا حج کرنا، رمضان کے روزے رکھنا، نیکی کا حکم دینا، بُرائی سے منع کرنا اور لوگوں کو سلام کرنا۔ اگر وہ تمہیں سلام کا جواب دیں تو فرشتے دونوں پر رحمت بھیجیں گے اور اگر جواب نہ دیں تو فرشتے تم پر رحمت بھیجیں گے اور اُن کے لئے عدمِ رحمت کی دعا کریں گے یا اُنہیں کچھ نہ کہیں گے۔ تمہارا اپنے گھر والوں کو سلام کرنا بھی اسلام کی علامات میں سے ہے۔ جس نے ان علامات میں سے کسی ایک کو چھوڑا اُس نے اسلام کا ایک حصہ چھوڑ دیا اور جس نے سب کو چھوڑ دیا اس نے اسلام کو چھوڑ دیا۔[4]

---

1. ...بخاری، کتاب البیوع، باب کسب الرجل وعملہ بیدہ، ۲/ ۱۱، حدیث: ۲۰۷۲
2. ...بخاری، کتاب البیوع، باب مایستحب من الکیل، ۲/ ۲۷، حدیث: ۲۱۲۸
3. ...بخاری، کتاب الاطعمۃ، باب مایقول اذا فرغ من طعامہ، ۳/ ۵۴۳، حدیث: ۵۴۵۸
4. ...مسند شامیین، خالد عن ابی ھریرۃ، ۱/ ۲۴۱، حدیث: ۴۲۹

بدھ، جمعرات اور جمعہ کا روزہ رکھنے کی فضیلت:

﴿7000﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَامَ الْاَرْبِعَاءَ وَالْخَمِيْسَ وَالْجُمُعَةَ كَانَ لَهٗ كَعِتْقِ رَقَبَةٍ یعنی جو بدھ، جمعرات اور جُمعہ کے دن روزہ رکھے تو یہ عمل اس کے لئے غلام آزاد کرنے کی طرح ہے۔[1]

بدمذہب کی تعظیم کی ممانعت:

﴿7001﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن بُسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ وَقَّرَ صَاحِبَ بِدْعَةٍ فَقَدْ اَعَانَ عَلٰى هَدْمِ الْاِسْلَامِ یعنی جس نے بدعتی کی تعظیم کی یقیناً اس نے اسلام ڈھانے پر مدد دی۔[2]

﴿7002﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن بُسر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، رحمتِ عالمیان صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ہفتہ کے دن فرض کے علاوہ کوئی روزہ نہ رکھو[3]۔ اگر تم میں سے کوئی انگور کی لکڑی یا درخت کی چھال کے سوا کچھ نہ پائے تو وہی چبالے[4]۔[5]

1... مسند شامیین، خالد عن عبد اللّٰہ بن عمرو، ۲/ ۱۷۵، حدیث: ۱۱۳۶

2... شعب الایمان، باب فی مباعدة الکفار... الخ، ۷/ ۶۱، حدیث: ۹۴۶۴، عن ابراھیم بن میسرة

3... مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰة المناجیح، جلد3، صفحہ 192 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی نفلی روزہ صرف ہفتہ کے دن نہ رکھو کیونکہ اس میں یہود سے مُشابہت ہے کہ وہ اگرچہ اس دن روزہ تو نہیں رکھتے مگر اس کی تعظیم بہت ہی کرتے ہیں، تمہارے اس روزے میں ان سے اِشْتِباہ ہوگا۔ جمہور عُلَماء کا قول یہ ہے کہ یہ مُمانَعت بھی تنزیہی ہے لہٰذا یہ حدیث ہفتہ کے دن کے روزے کی احادیث کے خلاف نہ ہو گی کہ وہ بیانِ جواز کے لیے ہیں اور یہ حدیث بیانِ اِسْتِحْباب کے لیے۔ اگر ہفتہ کے ساتھ اور دن کا بھی روزہ رکھ لیا جائے تو نہ مشابہت رہے گی نہ ممانعت۔ یہاں فرض سے مراد صرف شرعی فرض نہیں بلکہ بمعنیٰ ضروری ہے لہٰذا رمضان، قضائے رمضان، نذر، کفارہ، عاشورے، گیارھویں، بارھویں وغیرہ مُتَبَرَّک تاریخوں کے روزے اس دن میں رکھنا بلا کراہت جائز ہیں۔

4... امام ابو داود رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ حدیث منسوخ ہے۔ (ابو داود، ۲/ ۴۷۱، حدیث: ۲۴۲۱)

5... ابو داود، کتاب الصوم، باب النھی ان یخص یوم السبت بصوم، ۲/ ۴۷۱، حدیث: ۲۴۲۱، عبد اللّٰہ بن بسر عن اختہ

ابن ماجہ، کتاب الصیام، باب ماجاء فی صیام یوم السبت، ۲/ ۳۳۸، حدیث: ۱۷۲۶

دین کی سمجھ:

﴿7003﴾... حضرتِ سیّدُنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کو نہ تو کوئی دھوکا دے سکتا ہے، نہ اس پر غالب آسکتا ہے اور نہ ہی کوئی ایسی بات کہہ سکتا ہے جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کو علم نہ ہو۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے اور جسے دین کی سمجھ عطا نہ کی جائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کی کوئی پروا نہیں۔(1)

حضرتِ سیّدُنا شیخ حافظ ابو نُعیم اَصْفَہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: دین کی سمجھ حاصل کرنے والی روایت حضرتِ سیّدُنا امیر مُعاوِیہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے کئی حضرات نے روایت کی ہے مگر اس اضافے کے ساتھ کہ ”جسے دین کی سمجھ عطا نہ کی جائے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کی کوئی پروا نہیں“ حضرتِ سیّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔

﴿7004﴾... حضرتِ سیّدُنا عُتبہ بن عبد سُلَمی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ دوجہاں کے تاجور، سلطان بحر وبَر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر کوئی بندہ اپنی پیدائش کے دن سے رب تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے چہرے کے بَل گر جائے حتّٰی کہ اسے موت آجائے تو بھی قیامت کے دن وہ اپنی اس عبادت کو حقیر جانے گا۔(2)

جاہل عبادت گزار کی مثال:

﴿7005﴾... حضرتِ سیّدُنا واثِلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حُضور نبی اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْمُتَعَبِّدُ بِغَیْرِفِقْہٍ کَالْحِمَارِ فِی الطَّاحُوْنَۃِ یعنی بے علم عبادت کرنے والا چکی کے گرد گھومنے والے گدھے کی طرح ہے۔(3)

﴿7006﴾... حضرتِ سیّدُنا ثوبان رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب

---

1 ...مسند شامیین، خالد عن معاویۃ، ۱/ ۲۴۰، حدیث: ۴۲۸

2 ...مسند امام احمد، مسند الشامیین، ۶/ ۲۰۳، حدیث: ۱۷۶۶۶

3 ...کامل لابن عدی، ۸/ ۲۵۶، الرقم: ۱۹۵۹، نعیم بن حماد

کسی چیز کو دیکھ کر مُتَعَجِّب ہوتے تو ارشاد فرماتے: میرا رب اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے، میں اُس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں ٹھہراتا۔[1]

پہلی صف کی فضیلت:

﴿7007﴾... حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن ساریہ رَضِیَ اللہُ عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پہلی صف والوں کے لئے تین مرتبہ اور دوسری صف والوں کے لئے ایک مرتبہ دعائے رحمت فرمائی۔[2]

بدترین لوگ:

﴿7008﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم طواف میں مشغول تھے کہ میں نے حاضرِ خدمت ہو کر عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! بدترین لوگوں کے بارے میں ہماری راہنمائی فرمائیے؟ ارشاد فرمایا: "بھلائی کے متعلق سوال کیا کرو بُرائی کے متعلق سوال نہ کیا کرو، بدترین لوگ بُرے عُلَما ہیں۔"[3]

سوناجاگناسب عبادت:

﴿7009﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبَل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جہاد دو قسم کا ہے: (۱)...جو مجاہد اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا چاہے، امیرِ لشکر کی اطاعت کرے، اپنی پیاری چیز خرچ کرے، شریک مجاہدین کے ساتھ نرمی کرے اور فساد سے بچے تو اس کا سونا جاگنا سب ثواب ہے اور (۲)...جو غرور، دِکھاوے اور شہرت کے لئے لڑے، امیرِ لشکر کی نافرمانی کرے اور زمین پر فساد پھیلائے تو وہ پہلے جیسا بھی نہ لوٹے گا[4]۔[5]

1... الدعاء للطبرانی، باب الدعاء عند الکرب والشدائد، ۱/ ۳۱۴، حدیث: ۱۰۳۱

2... سنن کبری للنسائی، کتاب الامامۃ والجماعۃ، ذکر فضل الصف الاول علی الثانی، ۱/ ۲۸۹، حدیث: ۸۹۱

3... مسند بزار، مسند معاذ بن جبل، ۷/ ۹۳، حدیث: ۲۶۴۹

4... یعنی گنہگار ہو کر لوٹے گا کہ ان حرکتوں کے گناہ کا بوجھ سر پر ہو گا اور اس سفر وغیرہ کا ثواب کچھ بھی نہ ملے گا لہٰذا بجائے نیکی کمانے کے گناہ کما کر لائے گا۔ (مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۴۴۹)

5... ابو داود، کتاب الجھاد، باب فیمن یغزو ویلتمس الدنیا، ۳/ ۲۰، حدیث: ۲۵۱۵

جنتی بیوی کی پکار:

﴾7010﴿... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جَبل رَضِیَ اللہُ تعالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: دنیا میں جب کوئی عورت اپنے شوہر کو تکلیف دیتی ہے تو اس کی جنتی بیوی بڑی آنکھوں والی حور کہتی ہے: ”خدا تجھے غارت کرے! اسے تکلیف نہ دے کیونکہ یہ تیرے پاس مہمان ہے، عنقریب تجھے چھوڑ کر ہماری طرف آجائے گا۔“(1)

نصیحَتِ مصطفٰے:

﴾7011﴿... حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن ساریَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: ایک دن رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیں فجر کی نماز پڑھائی پھر اپنا چہرہ مُبارَک ہماری طرف کرکے نہایت عمدہ نصیحت فرمائی جسے سن کر آنسو جاری اور دل خوف زدہ ہوگئے۔ کسی نے عرض کی: ”یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لگتا ہے یہ اَلوداعی نصیحت ہے لہٰذا ہمیں کچھ وصیت فرمایئے۔“ ارشاد فرمایا: ”میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے اور امیر کی بات سننے اور اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں اگرچہ وہ حبشی غلام ہی ہو کیونکہ (میرے بعد) تم میں سے جو بھی اس دنیا میں رہے گا وہ بڑا اختلاف دیکھے گا لہٰذا تم میری سنت اور میرے ہدایت یافتہ خُلفائے راشدین کی سنت مضبوطی سے پکڑ لو اور بدعتوں سے دور رہو کیونکہ ہر (بُری) بدعت گمراہی ہے۔(2)

دجال کی صورت:

﴾7012﴿... حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: نبیوں کے سردار، دوعالَم کے مالک ومختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں دَجّال(3) کے متعلق بتاتا ہوں، مسیح دجال پست قد، ٹیڑھے پاؤں، گھونگھریالے بال والا اور اُلٹی آنکھ سے کانا ہے، وہ آنکھ اُبھری ہوئی ہے نہ دھنسی

1... ترمذی، کتاب الرضاع، باب: ۱۹، ۲/ ۳۹۲، حدیث: ۱۱۷۷

2... ابو داود، کتاب السنة، باب فی لزوم السنة، ۴/ ۲۶۷، حدیث: ۴۶۰۷

3... اس کے متعلق حاشیہ ماقبل روایت: 6759 کے تحت گزر چکا ہے۔

ہوئی۔ اگر تم پر اِشتِباہ ہو تو جان لو کہ تمہارا ربّ کانا نہیں اور تم اپنے رب کو جیتے جی دیکھ نہیں سکتے۔[1]

طاعون میں مرنے والا شہید ہے:

﴿7013﴾... حضرتِ سیِّدُنا عِرباض بن سارِیَہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حُضور انور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: شُہَدا اور اپنے بستر پر مرنے والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں طاعون کے سبب فوت ہونے والوں کے متعلق جھگڑیں گے۔ شہدا کہیں گے: "یہ ہمارے بھائی ہیں، یہ بھی ہماری طرح قتل ہوئے۔" اور بستر پر وفات پانے والے کہیں گے: "یہ ہمارے بھائی ہیں، یہ بھی ہماری طرح اپنے بستروں پر فوت ہوئے۔" اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے درمیان فیصلہ کرتے ہوئے فرمائے گا: "طاعون کے سبب مرنے والوں کے زخم دیکھو اگر ان کے زخم شُہَدا کے زخموں کی طرح ہوں تو یہ ان ہی میں سے ہیں۔" چنانچہ طاعون والوں کے زخم دیکھے جائیں گے تو وہ شُہَدا کے زخموں کے مشابہ ہوں گے لہٰذا انہیں شہدا کے ساتھ رکھا جائے گا۔[2]

حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد

حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بھی شامی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ وعظ کے لئے تیار رہتے، آخرت کے حوالے سے فکر مند رہتے، حُکمِ الٰہی کی بجا آوری میں سمجھ داری سے کام لیتے، خدمتِ خلق میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتے اور خوب فصیح و بلیغ وعظ و نصیحت فرماتے۔

کثرت سے عبادتِ الٰہی:

﴿7014﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد عبادت کے حوالے سے اتنے مشہور تھے کہ ایسا ہم نے ان کے علاوہ کسی کے بارے میں نہیں

1... ابو داود، اول کتاب الملاحم، باب ذکر خروج الدجال، ۴/ ۱۵۷، حدیث: ۴۳۲۰
سنن کبری للنسائی، کتاب النعوت، المعافاۃ والعقوبۃ، ۴/ ۴۱۹، حدیث: ۷۷۶۴

2... نسائی، کتاب الجھاد، مسالۃ الشھادۃ، ص ۵۱۵، حدیث: ۳۱۶۱

سنا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ صبح شام غسل کیا کرتے تھے۔

﴿7015﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد سے زیادہ عمدہ وعظ کرتے کسی کو نہیں سنا۔

سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کا حُسنِ سلوک:

﴿7016﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: قُسْطَنْطِیْنِیَّہ میں حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کا بیٹا فوت ہوگیا۔ ایک شخص آیا اور ان کے بیٹے پر 20 دینار قرض کا دعویٰ کرنے لگا۔ آپ نے اس سے کہا: تمہارے پاس کوئی گواہ ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے پوچھا: کوئی تحریری ثبوت ہے؟ اس نے کہا: نہیں۔ آپ نے کہا: تم قسم اُٹھاسکتے ہو؟ اس نے کہا: جی ہاں۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے گھر میں داخل ہوئے اور اسے مطلوبہ دینار دے کر فرمایا: اگر تم سچے ہو تو میں نے اپنے بیٹے کی طرف سے قرض ادا کیا اور اگر جھوٹے ہو تو یہ تم پر صدقہ ہے۔

مصر و شام میں شہرت:

﴿7017﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن مُبارَک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کا مصر و شام میں وہی مقام تھا جو حضرتِ سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا بصرہ میں تھا۔

﴿7018﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: ہائے حسرت کہ مجھے کوئی غم نہیں۔

گناہ نقصان کا باعث ہے مگر کس کے لئے؟

﴿7019﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: گناہ جب پوشیدہ ہو تو صرف گنہگار کو نقصان دیتا ہے اور جب ظاہر ہوجائے اور اس کا اِزالہ نہ کیا جائے تو دوسروں کو بھی نقصان پہنچاتا ہے۔

﴿7020﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن محمد ثَقَفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد دِمشق والوں کو واقعات بیان کیا کرتے تھے۔ ایک مرتبہ فرمانے لگے: مسلمان تو آپس میں بھائی ہیں تو باہم بغض رکھنے والوں کے ایمان کا کیا حال ہے؟

نیکیاں یاد رکھنا اور گناہ بھول جانا دھوکا ہے:

﴿7021﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: اپنی نیکیوں کو یاد رکھنا اور گناہوں کو بھول جانا دھوکا ہے۔

گناہ کے چھوٹا ہونے کو نہ دیکھو بلکہ...!

﴿7022﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: گناہ کے چھوٹے ہونے کی طرف نظر نہ کرو بلکہ یہ دیکھو کہ تم کس کی نافرمانی کر رہے ہو۔

﴿7023﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن مسلم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: بہت سے ہنستے مسکراتے لوگ خسارے میں ہیں اور بہت سے خسارے والوں کو خبر نہیں۔ خرابی ہے اس کے لئے جس کا ٹھکانا "وَیل" نامی دوزخ کا طبقہ ہے اور وہ کھاتے پیتے، ہنستے کھیلتے بے خبری میں زندگی گزار رہا ہے حالانکہ وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی جانب سے لکھی گئی تقدیر میں دوزخی لکھ دیا گیا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا عباس بن ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد کی روایت میں یہ الفاظ بھی ہیں: اے روح اور جسم! تم برباد ہو گئے، تمہیں تو رونا چاہئے اور رونے والیوں کو چاہئے کہ تم پر ہمیشہ روئیں۔

﴿7024﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: بہت سے ہنستے مسکراتے لوگ خسارے میں ہیں، وہ کھانے پینے اور ہنسنے میں مشغول ہیں حالانکہ وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی جانب سے لکھی گئی تقدیر میں جہنم کا ایندھن لکھ دیئے گئے ہیں۔

رب عَزَّ وَجَلَّ کی کرم نوازیاں:

﴿7025﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: بے شک تمہارا رب عَزَّ وَجَلَّ تمہیں عذاب دینے میں جلدی نہیں فرماتا، لغزش کو معاف فرماتا، توبہ

قبول فرماتا، اپنی بارگاہ میں آنے والے پر خاص توجہ فرماتا اور پیٹھ پھیرنے والے پر شفقت ومہربانی فرماتا ہے۔

﴿7026﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: میں نے ایسے لوگوں کا زمانہ بھی پایا ہے جو نیک اعمال یعنی نماز، روزہ، زکوٰۃ، بھلائی والے کام اور نیکی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے پر اُبھارتے تھے جبکہ آج لوگ ریاکاری پر ابھارتے ہیں۔

گناہ گار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے:

﴿7027﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: گناہ گار ہونے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہمیں دنیا سے بے رغبتی دلاتا ہے جبکہ ہم اس میں رغبت رکھتے ہیں۔

﴿7028﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: مجھے ایسے لوگوں کی صحبت نصیب ہوئی ہے جو مَقاصد کے معاملے میں شدت کرتے، ایک دوسرے سے مِزاح بھی کرتے اور جب رات ہوتی عبادت میں مصروف ہو جاتے۔

﴿7029﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: جب اعمال کم ہو جائیں گے تو آزمائش بڑھ جائے گی۔

افضل ذکر:

﴿7030﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: ذکر کی دو قسمیں ہیں: (۱)... زبان سے ذکر کرنا، یہ بہت اچھا عمل ہے اور (۲)... اس وقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کو یاد کرنا جب حلال وحرام کا مسئلہ پیش آئے، یہ ذکر افضل ہے۔

غَسّاق:

﴿7031﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: اگر "غَسّاق[1]" کا ایک ڈول زمین پر گرا دیا جائے تو زمین پر موجود ہر چیز فنا ہو جائے۔

1... غَسّاق بھی دوزخیوں کو پلایا جانے والا پانی ہے، یہ تمام دوزخیوں کی قے، خون، پیپ اور کچ لَہو کا مجموعہ ہے جو نالیوں...☜

﴿7032﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو "غَسّاق" کے متعلق فرماتے سنا: اگر اس کا ایک قطرہ زمین پر ٹپکا دیا جائے تو وہ ساری زمین میں بدبو پیدا کر دے۔

﴿7033-34﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: تم میں دنیا سے کنارہ کش رہنے والے در حقیقت اس میں رغبت رکھتے اور عبادت میں کوشش کرنے والے کوتاہی برتتے ہیں، تمہارے عُلَما میں جہالت پائی جاتی ہے اور جُہلا دھوکے کا شکار ہیں۔

﴿7035﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: تم سے ملاقات کرتے وقت جو بھائی تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں تمہارا حصہ یاد دلائے وہ تمہارے اس بھائی سے بہتر ہے جو ملاقات کے وقت تمہارے ہاتھ میں دینار رکھے۔

مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے:

﴿7036﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد نے ایک مرتبہ فرمایا: مجھ تک یہ روایت پہنچی ہے کہ مسلمان مسلمان کا آئینہ ہے تو کیا میرے کسی معاملے میں تمہیں شک ہو سکتا ہے؟

بارش برسنے لگی:

﴿7037﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد لوگوں کے ساتھ بارش کی دعا کے لئے نکلے[1]، آپ نے فرمایا: لوگو! کیا تم برائی کا

...... کے ذریعہ نیچے گرتا ہو گا اسے نیچے کے طبقے والے دوزخی پئیں گے، وہاں نیچے طبقے والے دوزخیوں کا عذاب بہت سخت ہو گا۔ خیال رہے غَسّاق وغیرہ صرف کافر دوزخیوں کو پلایا جائے گا کیونکہ مسلمان کے منہ میں اللہ رسول کا نام حضور کا کلمہ پڑھا جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۵۴۳، ملتقطا)

[1]... استسقاء کے معنی ہیں بارش یا سیرابی مانگنا۔ شریعت میں دعائے بارش کو استسقاء کہتے ہیں جو ضرورت کے وقت کی جائے۔ استسقاء کی تین صورتیں ہیں: صرف دعائے بارش کرنا، نوافل پڑھ کر دعا کرنا، باقاعدہ جنگل میں جا کر نماز باجماعت پڑھنا......☜

اقرار نہیں کرتے؟ لوگوں نے کہا: کیوں نہیں۔ پھر آپ نے یوں دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو فرماتا ہے کہ نیکی والوں پر مُواخذہ نہیں، ہم سب تیری بارگاہ میں برائی کا اقرار کرتے ہیں، ہمیں بخش دے اور ہم پر بارش برسا۔ تو بارش برسنے لگی۔

﴿7038﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: لوگو! اُن کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو جن کا اُس کے سوا کوئی مددگار نہیں۔

﴿7039﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں کو بخش دیتا ہے لیکن نامۂ اعمال سے اس وقت مٹائے گا جب بروزِ قیامت گناہ گار کو اس پر مطلع فرمادے گا اگرچہ اس نے توبہ کرلی ہو۔

اللہ بندے کے گمان کے مطابق فیصلہ فرماتا ہے:

﴿7040﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ دو شخصوں کو جہنم سے نکالنے کا حکم فرمائے گا تو انہیں زنجیروں اور بیڑیوں کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں پیش کیا جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ”تم نے اپنے ٹھکانے کو کیسا پایا؟“ وہ عرض کریں گے: بُرا ٹھکانا اور بُرا مقام۔ ”ارشاد فرمائے گا: ”یہ تمہارے کرتوتوں کا بدلہ ہے، میں تو ذرہ بھر ظلم نہیں کرتا۔“ دوبارہ انہیں جہنم میں ڈالنے کا حکم فرمائے گا۔ ایک زنجیروں اور بیڑیوں سمیت جلدی جلدی جائے گا جبکہ دوسرے کو لے جایا جائے گا تو وہ مُڑ مُڑ کر دیکھے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ان دونوں کو واپس لانے کا حکم فرمائے گا اور پہلے سے ارشاد فرمائے گا: ”تو اس قدر تیزی سے کیوں گیا حالانکہ تجھے جہنم کا مستحق قرار دیا گیا؟“ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! میں تیری نافرمانی کا وبال دیکھ چکا، دوبارہ کبھی تیری نافرمانی نہیں کروں گا۔“ دوسرے سے ارشاد فرمائے گا: ”تو مُڑ مُڑ کر کیوں دیکھ رہا تھا؟“ وہ عرض کرے گا: اے رب! میرا تیرے بارے میں یہ گمان نہیں تھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: تو کیا گمان تھا؟ عرض کرے گا: میرا

......بعد نماز خطبہ اور بعد خطبہ دعا مانگنا، چادر الٹی کرنا یہ تینوں طریقے حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے ثابت ہیں، یہ نماز تین دن تک پڑھی جائے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۲/ ۳۹۱)

گمان تھا کہ تُو جب کسی کو جہنم سے نکال دے تو اسے دوبارہ وہاں نہیں بھیجے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: بے شک میری ذات تیرے گمان کے مطابق ہے پھر ان دونوں کو جنت میں داخل کرنے کا حکم فرما دے گا۔

دردناک عذاب:

﴿7041﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: بروزِ قیامت جہنم سے کہا جائے گا: اے آگ! جلا، بھون، پکا، تکلیف دے مگر قتل نہ کر۔

﴿7042﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: کچھ لوگ عقل نہیں رکھتے اور کچھ یقین نہیں کرتے۔

فتنے سے بچنے کا طریقہ:

﴿7043﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ (پ۲۱، العنکبوت: ۵۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے بندو جو ایمان لائے بے شک میری زمین وسیع ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: میری زمین وسیع ہے، جب کہیں فتنہ برپا ہو تو کسی اور طرف ہجرت کر جاؤ۔

﴿7044﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

لِيُنْذِرَ يَوْمَ التَّلَاقِ ﴿۱۵﴾ (پ۲۴، المؤمن: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: کہ وہ ملنے کے دن سے ڈرائے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ”يَوْمَ التَّلَاقِ“ زمین اور آسمان والوں کے ملنے کا دن ہے۔

کافروں کی ذِلّت:

﴿46-7045﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَ لَوْ تَرٰۤى اِذْ فَزِعُوْا فَلَا فَوْتَ (پ۲۲، سبا:۵۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کسی طرح تو دیکھے جب وہ گھبراہٹ میں ڈالے جائیں گے پھر بچ کر نہ نکل سکیں گے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: کفار گھبراتے ہوئے چکر لگائیں گے مگر انہیں بھاگنے اور پناہ کی کوئی جگہ نہ ملے گی۔

ایک موقع پر اس کی تفسیر میں یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

یَقُوْلُ الْاِنْسَانُ یَوْمَىٕذٍ اَیْنَ الْمَفَرُّ ﴿۱۰﴾ (پ۲۹، القیمۃ:۱۰)

ترجمۂ کنزالایمان: اس دن آدمی کہے گا کدھر بھاگ کر جاؤں۔

﴿7047﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد جب کسی آیت کی تفسیر بیان کرتے تو فرماتے: قائل یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کیا ہی عظمت والا ہے۔

بڑے نقصان والا:

﴿7048﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: اگر تم کسی کو جھگڑالو، فسادی اور اپنی رائے پر خود پسندی کا شکار دیکھو تو (جان لو کہ) وہ بڑے نقصان میں ہے۔

تنہائی میں بھی گناہوں سے بچو:

﴿7049﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: لوگوں کے سامنے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ولی اور تنہائی میں اس کے نافرمان نہ بنو۔

اگر نماز گناہ سے نہ بچائے تو...!

﴿7050﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: "اگر کسی کی نماز اسے گناہ سے نہیں روکتی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی بڑھ جانے کا سبب بنتی ہے۔" بطورِ دلیل آپ نے یہ آیتِ مُبارَکہ تلاوت کی:

اِنَّ الصَّلٰوةَ تَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِؕ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک نماز منع کرتی ہے بے حیائی اور بُری بات سے۔ (پ۲۱، العنکبوت: ۴۵)

اسلام کبھی مٹ نہیں سکتا:

﴾7051﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: اسلام کے مٹ جانے کی افواہ پھیلانے والو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کبھی اسلام کو مٹنے نہیں دے گا۔

دل کا مُنْتَشِر ہونا کیا ہے؟

﴾7052﴿... حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه یوں دعا کیا کرتے تھے: ”اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ تَفْرِقَةِ الْقَلْبِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! دل مُنْتَشِر ہونے سے میں تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ کسی نے پوچھا: دل کا منتشر ہونا کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: اس لالچ میں پڑ جانا کہ میرے لئے ہر وادی میں مال رکھ دیا جائے۔

سیِّدُنا بلال عَلَيْهِ الرَّحْمَه کی دعا:

﴾7053﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابن جابر عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَحَد کو یوں دعا کرتے سنا: اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِكَ مِنْ زَيْغِ الْقُلُوْبِ وَمِنْ تَبِعَاتِ الذُّنُوْبِ وَمِنْ مُرْدِيَاتِ الْاَعْمَالِ وَمُضِلَّاتِ الْفِتَنِ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں دلوں کے ٹیڑھا ہونے، گناہوں میں مبتلا ہونے، اعمال رَد کئے جانے اور فتنوں کے سبب گمراہ ہونے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔

اعمال قبول نہ ہونے کے تین اسباب:

﴾7054﴿... حضرتِ سیِّدُنا سَقْر بن رُسْتُم دِمَشْقی عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْاَحَد فرماتے ہیں: تین چیزوں کی موجودگی میں اعمال قبول نہیں ہوتے: (۱)... شرک (۲)... کفر اور (۳)... رائے۔ کسی نے پوچھا: رائے سے کیا مراد ہے؟ فرمایا: کتابُ اللہ اور سنّتِ رسول کو چھوڑ کر اپنی رائے اور عقل کے مطابق عمل کرنا۔

ایک گھر سے دوسرے گھر:

﴿7055﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو دورانِ وعظ فرماتے سنا: اے ہمیشہ اور باقی رہنے والو! تم فنا ہونے کے لئے پیدا نہیں کئے گئے بلکہ ہمیشہ رہنے کے لئے پیدا کئے گئے ہو بس تم ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف مُنْتَقِل کئے جاؤ گے۔

ایک روایت میں اتنا زائد ہے: جس طرح تم باپ کی پیٹھ سے ماں کے رِحْم میں منتقل کئے جاتے ہو پھر رحم سے دنیا میں، دنیا سے قبر میں پھر قبر سے محشر اور محشر سے ہمیشہ کے لئے جنت یا دوزخ کی طرف منتقل کئے جاؤ گے۔

مومن و منافق میں فرق:

﴿57-7056﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی اور حضرتِ سیِّدُنا ضَحّاک بن عبد الرحمٰن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا بیان کرتے ہیں: ہم نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا کہ کوئی بندہ (کامل) مومن جیسی کوئی بات کرتا ہے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اور اس کے قول کو اس وقت تک نہیں چھوڑتا جب تک اس کے عمل کو نہیں دیکھ لیتا، اگر اس کا قول و عمل مومن کے قول و عمل کے مطابق ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس وقت تک اسے نہیں چھوڑتا جب تک اس کی پرہیزگاری کو نہ دیکھ لے، اگر اس کا قول، عمل اور پرہیزگاری مومن کے قول، عمل اور پرہیزگاری کے مثل ہو تو اسے اس وقت تک نہیں چھوڑتا جب تک یہ نہ دیکھ لے کہ اس کی نیت کیا ہے، پس اگر اس کی نیت دُرست ہوئی تو باقی سب کام بھی درست ہوں گے۔ بے شک مومن کے قول و عمل میں مُطابَقَت ہوتی ہے جبکہ منافق کے قول و فعل میں تضاد ہوتا ہے۔

دنیا دار کی حالت:

﴿7058﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضَحّاک بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا کہ کسی بندۂ خدا سے پوچھا گیا: کیا تم موت کو پسند کرتے ہو؟ تو اس نے جواب دیا: نہیں۔ وجہ پوچھی گئی تو کہا: ”میں مزید عمل کرنا چاہتا ہوں، ممکن ہے کہ آئندہ کچھ اچھے کام کروں۔“ اس نے نہ تو موت کو پسند کیا اور نہ ہی نیک اعمال بجالایا، رضائے الٰہی والے اعمال کو مُؤخّر کرنا اس کے نزدیک سب سے پسندیدہ کام بن گیا، اس نے یہ پسند ہی نہیں کیا کہ دنیا کا ساز و سامان اس سے کبھی دور ہو۔

باقی رہنے والی اور نفع بخش چیز میں غور کرو:

﴾7059﴿... حضرتِ سیِّدُنا ضحاک بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: اے دانش مندو! بے علم شخص کی اِقْتِدا نہ کرنا۔ اے عقل مندو! بے وقوفوں کی پیروی نہ کرنا۔ بصیرت والو! اندھوں کی اقتدا نہ کرنا۔ اے نکوکارو! مسکین اور جنہیں معرفت حاصل نہیں ان جیسے نہ بننا کہ انہیں تم سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا قرب حاصل نہیں اور نہ ہی وہ قبولیت کے زیادہ قریب ہیں۔ غور وفکر کرنے والا ایسی بات میں غور کرے جو اس کے لئے باقی رہنے والی اور نفع بخش ہو۔

رحمت کی امید اور عذاب کا ڈر:

مزید فرماتے ہیں: تمہیں جس کے سپرد کیا گیا ہے تم اس کے حق کو ضائع کرتے ہو اور تمہارے لئے جس چیز کی ذمہ داری لی گئی ہے اسے طلب کرتے ہو، یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مومن بندوں کی صفات نہیں ہیں۔ کیا عقل مند دنیا کے طالب ہوتے ہیں؟ تم اپنی پیدائش کے مقصد کو بھول گئے ہو۔ جس طرح اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کرکے تم رحمت کی امید رکھتے ہو اسی طرح اس کی نافرمانی کا اِرتِکاب کرنے پر اس کے عذاب کا خوف بھی رکھو۔

رب عَزَّوَجَلَّ کی عطائیں:

﴾7060﴿... حضرتِ سیِّدُنا ضحاک بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا کہ تمہارے گناہ کرتے رہنے کے باوجود تم پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی چار نوازِشات جاری ہیں: (۱)... اس کا رزق تمہیں مسلسل مل رہا ہے (۲)... اس کی رحمت کسی پر پوشیدہ نہیں (۳)... وہ تمہارے گناہوں پر پردہ ڈالے ہوئے ہے اور (۴)... وہ عذاب میں جلدی نہیں فرماتا۔ اس کے باوجود تم اتنی آسانی سے اپنے معبودِ حقیقی کی بارگاہ میں جرأت کرتے ہو، آج تم بات کرتے پھرتے ہو، عنقریب اللہ عَزَّوَجَلَّ کلام فرمائے گا اور تم خاموش ہوگے۔ تمہارے اَعمال دُھواں بن کر اُڑ جائیں گے، تمہارے منہ اس سے کالے ہو جائیں گے۔ اس دن سے ڈرو جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف پھروگے، ہر ایک کو اس کی کمائی کا پورا پورا بدلہ دیا جائے گا اور ظلم نہیں کیا جائے گا (یعنی نیکیاں گھٹائی جائیں گی نہ بدیاں بڑھائی جائیں گی)۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندو!

اگر تمہارے پچھلے گناہ بخش دیئے جائیں تو تم مستقبل کے کاموں میں مصروف ہو جاؤ گے، اگر تم اپنے علم کے مطابق عمل کرو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حقیقی بندے بن جاؤ گے۔

دنیا کی محبت بڑے شر میں مبتلا کر دے گی:

﴿7061﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضحّاک بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو دورانِ وعظ فرماتے سنا: اے بندگانِ خدا! اگر تم گناہوں سے محفوظ رہو، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی نہ کرو، عبادتِ الٰہی میں لگے رہو، اسے ادا کرنے میں خوب کوشش کرتے رہو لیکن دنیا کی محبت تمہیں ایک بڑے شر میں مبتلا کر دے گی مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو اس سے بچا کر تمہیں بخش دے۔

وہ دھوکے میں نہ رہے:

مزید فرماتے ہیں: اے رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے بندو! یاد رکھو کہ تم بہت کم مدت میں لمبی مدت کے لئے عمل کر رہے ہو، فنا ہونے والے گھر میں باقی رہنے والے گھر کے لئے عمل کر رہے ہو، تھکان اور غم کے گھر میں رہ کر دائمی گھر کے لئے تیاری کر رہے ہو، جس نے موت کی تیاری نہیں کی وہ دھوکے میں نہ رہے۔

تم کس گمان میں ہو؟

﴿7062﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضحاک بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: اے بندگانِ خدا! کیا تمہیں کسی نے خبر دے دی ہے کہ تمہارے کچھ اعمال قبول کر لئے گئے ہیں؟ یا تمہارے بعض گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں؟ یا تم یہ سمجھتے ہو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں بے کار بنایا اور تمہیں اس کی طرف پھرنا نہیں؟ بخدا! اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں دنیا میں جلد ثواب عطا فرما دے تو تم اس کے فرض کردہ تمام احکام کو چھوٹا سمجھو۔ کیا تم دنیا کو فانی سمجھنے کی وجہ سے عبادتِ الٰہی میں رغبت رکھتے ہو؟ اس جنت کی رغبت و حرص نہیں رکھتے جس کی صفت بیان کرتے ہوئے اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اُكُلُهَا دَآىٕمٌ وَّ ظِلُّهَاؕ-تِلْكَ عُقْبَى الَّذِیْنَ اتَّقَوْا ۖۗ وَّ عُقْبَى الْكٰفِرِیْنَ النَّارُ (۳۵) (پ۱۳، الرعد: ۳۵)

ترجمۂ کنز الایمان: اس کے میوے ہمیشہ اور اس کا سایہ ڈر والوں کا تو یہ انجام ہے اور کافروں کا انجام آگ۔

عمل سے پہلے نیت پر غور کرو:

﴿7063﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضَحَّاک بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد کو فرماتے سنا: اے رحمٰن عَزَّ وَجَلَّ کے بندو! بعض اوقات بندہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے فرض کردہ احکام میں سے صرف ایک پر عمل کرتا ہے، اس کے علاوہ بقیہ فرائض کو ضائع کر دیتا ہے، شیطان مسلسل اسے ان خواہشات اور دنیا کی زیب وزینت میں مبتلا رکھتا ہے یہاں تک کہ وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نافرمانیوں میں لگ جاتا ہے۔ پس تم کوئی بھی عمل کرنے سے پہلے نیت پر غور کرو، اگر رضائے الٰہی کے لئے ہو تو کر گزرو اور اگر غَیْرُ اللہ کے لئے ہو تو خود کو مشقت میں نہ ڈالو کہ اس میں تمہارے لئے کوئی ثواب نہیں کیونکہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ وہی عمل قبول فرماتا ہے جو خالصتاً اس کی رضا کے لئے کیا جائے۔ چنانچہ ارشاد ہوتا ہے: اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّیِّبُ وَ الْعَمَلُ الصَّالِحُ یَرْفَعُهٗؕ (1) اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے بندو! ہر شخص خواہ نیک ہو یا بد اسے رب تعالیٰ سے کوئی نہ کوئی حاجت ضرور ہوتی ہے، تم اللہ عَزَّ وَجَلَّ کا عہد، اس کا حکم اور وصیت ضائع کر رہے ہو تمہیں ڈرتے رہنا چاہئے تم یہ چاہتے ہو کہ ہر گھڑی اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نعمتیں تم پر برستی رہیں لیکن خود کو اس کے حق کی ادائیگی کے لئے تیار نہیں کرتے۔ تم اپنے اور رب عَزَّ وَجَلَّ کے درمیان معاملے میں انصاف نہیں کر رہے۔ اے بندگانِ خدا! اللہ عَزَّ وَجَلَّ سے ڈرو، اس کی نافرمانی سے بچو، اس کی خفیہ تدبیر سے خوف زدہ رہو، اس کی رحمت سے مایوس نہ ہو۔ خبردار! (کیا) تم اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نعمتوں کا بدلہ چکا سکتے ہو تو خود کو مشقت میں نہ ڈالو، کیا تم احکامِ الٰہی کی بجا آوری دنیا کے حصول کے لئے کرتے ہو؟ پس جس کی یہ نیت ہو تو بخدا! وہ تھوڑی چیز پر راضی ہو گیا کیونکہ تم نے آسان کام پر دنیاوی عمل سے مدد چاہی اور اس میں اپنے رب کی رضا نہ چاہی، جو تمہارے لئے باقی رہنے والا تھا اسے پھینک دیا حالانکہ اس کا تھوڑا حصہ بھی تمہارے لئے کافی تھا۔

کفر و گمراہی اور محتاجی سے پناہ کی دعا:

﴿7064﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: میرے والد ماجد نے حالتِ نزع میں مجھ سے فرمایا: اے بیٹے! اپنے بیٹوں کو بلاؤ۔ میں

(1)... ترجمۂ کنز الایمان: اُسی کی طرف چڑھتا ہے پاکیزہ کلام اور جو نیک کام ہے وہ اُسے بلند کرتا ہے۔ (پ۲۲، فاطر: ۱۰)

نے اپنی زوجہ کو حکم دیا تو اس نے بچوں کو سفید لباس پہنا کر بھیج دیا، جب حاضر خدمت ہو گئے تو والد محترم نے دعا کی: اَللّٰهُمَّ اِنِّيْ أُعِيْذُهُمْ مِنَ الْكُفْرِ وَضَلَالَةِ الْعَمَلِ وَمِنَ السِّبَاءِ وَالْفَقْرِ اِلٰى بَنِيْ اٰدَم یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں انہیں کفر، عملی گمراہی، قیدی بننے اور مخلوق کی محتاجی سے تیری پناہ میں دیتا ہوں۔

حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد کے والد گرامی بیان کرتے ہیں کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور یہی دعا کی۔[1]

اسلاف کرام اور غلاموں کی آزادی:

﴿7065﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: اسلافِ کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام غلام آزاد کرتے وقت کہا کرتے تھے: اِنْطَلِقْ تَحْتَ كَنَفِ اللهِ وَابْتَغِ الْخَيْرَ لِنَفْسِكَ فَاِنْ رَادَتْكَ رَادَةٌ مِّنَ الزَّمَانِ فَاِلَيَّ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حفاظت میں جاؤ، اپنے لئے خیر طلب کرو، اگر تمہیں زمانے کی کوئی مصیبت پہنچے تو میری طرف چلے آؤ۔

سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا بلال بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَحَد نے اپنے والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا سعد بن تمیم سکونی، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر اور حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم سے احادیث روایت کی ہیں۔

سب سے بہتر کون؟

﴿7066﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَعد بن تَمِیم سَکُونی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! لوگوں میں سب سے بہترین کون ہے؟ ارشاد فرمایا: سب سے بہترین میں اور میرے زمانے والے ہیں۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: پھر کون؟ ارشاد فرمایا: پھر وہ جو ان سے قریب ہوں۔ عرض کی: پھر کون؟ ارشاد فرمایا: پھر وہ جو ان سے قریب ہوں[2]۔ عرض کی: پھر

---

[1]... تاریخ ابن عساکر، ۲۰/ ۲۲۷، الرقم: ۲۴۱۲، ابو بلال سعد بن تمیم السکونی

[2]... یہاں پہلے قرن سے مراد صحابۂ کرام (عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان) ہیں دوسرے سے مراد تابعین تیسرے سے مراد تبع تابعین ہیں خیال رہے کہ زمانہ صحابہ حضور (صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی ظہورِ نبوت سے ایک سو بیس (120) سال تک رہا یعنی قریباً ۱۱۰ سو ہجری...

کون؟ ارشاد فرمایا: پھر ایسے لوگ ہوں گے جو قسم کھائیں گے حالانکہ ان سے قسم مانگی نہ جائے گی، گواہی دیں گے حالانکہ ان سے گواہی طلب نہ کی جائے گی، امانت دی جائے گی لیکن ادا نہیں کی جائے گی۔[1]

خلیفہ پر عائد ذمہ داریاں:

﴿7067﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد بن تمیم سکونی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ بارگاہِ رسالت میں عرض کی گئی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! آپ کے بعد خلیفہ پر کیا ذمہ داریاں ہوں گی؟ ارشاد فرمایا: میری طرح فیصلوں میں انصاف کرنا، تقسیم کاری میں انصاف کرنا، رشتے داروں سے قطع تعلق نہ کرنا تو جس نے ان کے خلاف کیا وہ مجھ سے نہیں اور میں اس سے نہیں۔[2]

بروزِ قیامت سب سے پہلا سوال:

﴿7068﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میری امت پر سب سے پہلے پانچ نمازیں فرض فرمائیں، میری امت کے اعمال میں سب سے پہلے پانچ نمازیں اٹھائی جائیں گی، سب سے پہلے پانچ نمازوں کے بارے میں ہی سوال کیا جائے گا۔[3]

عیب پوشی کی فضیلت:

﴿7069﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَنْ سَتَرَ عَوْرَۃً فَكَاَنَّمَا اَحْيَا مَوْءُوْدَةً یعنی جس نے کسی کے عیب کو چھپایا گویا اس نے زندہ دبائی ہوئی بچی کو زندہ کیا۔[4]

...... تک اور زمانہ تابعین ۱۰۰ھ سے ۱۷۰ھ ایک سو ستر تک اور زمانہ تبع تابعین ۱۷۰ھ سے ۲۲۰ھ دو سو بیس تک اس کے بعد مسلمانوں میں بڑے فتنے، تفرقہ بازیاں شروع ہوگئیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۳۳۹)

1... معجم کبیر، ۶/ ۴۴، حدیث: ۵۴۶۰

2... شعب الایمان، باب فی طاعۃ اولی الامر، فصل فی اوصاف الائمۃ، ۶/ ۱۰، حدیث: ۷۳۵۵

تاریخ ابن عساکر، ۳۵/ ۱۰۴، حدیث: ۷۱۱۳، الرقم: ۳۸۸۶، ابو ھشام عبد الرحمن بن عثمان

3... کنز العمال، کتاب الصلوۃ، الباب الاول، الفصل الاول، ۷/ ۱۱۲، حدیث: ۱۸۸۵۵

4... مسند شامیین، الوضین عن بلال بن سعد، ۱/ ۳۸۵، حدیث: ۶۶۹

حضرت سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رحمۃ اللہ تعالی علیہ

حضرتِ سیِّدُنا ابو یوسف یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پُر تاثیر فصیح و بلیغ وعظ و نصیحت فرمانے والے اور درست رائے و مشورہ دینے والے تھے۔

﴿7070﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جابر طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ہمارے پاس تشریف لائے اور مسجد میں آکر بے مثال وعظ و نصیحت فرمائی پھر پوچھا: کیا تم میں کوئی مریض ہے جس کی ہم عیادت کر سکیں؟ ہم نے کہا: حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیمار ہیں۔ چنانچہ ہم سب ان کی عیادت کے لئے گئے، آپ بستر پر لیٹے ہوئے تھے، حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایسی وعظ و نصیحت فرمائی کہ مسجد میں کی جانے والی وعظ و نصیحت کو ہم بھول گئے، جسے سن کر حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور فرمایا: ''واہ! بہت خوب! آپ نے تو وسیع و عریض سمندر کا جائزہ لیا اور اس سے بڑی نہر نکالی پھر اس پر بہت سے درخت لگائے، اگر آپ کے درخت پھل دار ہوئے تو آپ کھائیں گے اور کھلائیں گے اور اگر پھل دار نہ ہوئے تو ہر درخت کے پیچھے کلہاڑی ہوگی۔'' پھر آپ نے حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے پوچھا: پھر کیا ہوگا؟ حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اس درخت کو کاٹ دیا جائے گا۔ پوچھا: پھر کیا ہوگا؟ کہا: پھر اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: یہی اس کا انجام ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا عُتْبَہ بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں: مقامِ واسط میں حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری ملاقات ہوئی تو آپ نے فرمایا: میرے دل پر کبھی کسی کی نصیحت نے اتنا اثر نہیں کیا جتنا حضرتِ یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی نصیحت نے کیا۔

عُلَما کی شان:

﴿7071﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی خلیفہ ہشام کے پاس آئے تو حضرتِ سیِّدُنا امام مَکْحُول رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے ملاقات کے لئے گئے۔ ان سے پوچھا: یہاں کوئی ایسا شخص ہے جو ہمیں نیک اعمال پر اُبھارے؟ انہوں نے کہا: ہاں! حضرتِ یزید بن

میسرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ۔ آپ ان کے پاس گئے اور کہا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! ہمیں نیکی پر اُبھاریئے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: علما علم حاصل کرلیتے ہیں تو اس پر عمل کرتے ہیں، جب عمل کرتے ہیں تو مشغول ہو جاتے ہیں، مشغول ہو جاتے ہیں تو غائب ہو جاتے ہیں، غائب ہو جاتے ہیں تو انہیں تلاش کیا جاتا ہے، اگر تلاش کرلیا جائے تو کہیں اور چلے جاتے ہیں۔“ عرض کی: دوبارہ بیان کیجئے! آپ نے یہی الفاظ دہرا دیئے۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا عطاء خُراسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی تشریف لے گئے اور جاتے وقت خلیفہ ہشام سے ملاقات بھی نہیں کی۔

علم کسے سکھایا جائے؟

﴿7072﴾... حضرتِ سیِّدُنا راشد بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جو پوچھتا نہیں اس پر اپنا علم خرچ نہ کرو، جو موتی چنتا نہیں اس پر نچھاور نہ کرو اور جو تمہیں نقصان پہنچائے اس کے سامنے اپنی پونجی مت پھیلاؤ۔

اَسلاف کی دنیا سے نفرت:

﴿7073﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو راشد تَنُوخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اسلافِ کرام دُنیا کو دَنِیہ (یعنی گھٹیا) کہا کرتے تھے۔ اگر انہیں دنیا کا اس سے بھی بُرا نام ملتا تو وہی رکھ دیتے، اگر دنیا ان میں سے کسی کی طرف متوجہ ہوتی تو وہ کہتے: اے خنزیرنی! ہم سے دور ہو جا! ہمیں تیری کوئی حاجت نہیں! ہمیں اپنے پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی معرفت حاصل ہے۔

مسکین کا برتن اور بادشاہ کا تاج:

﴿7074﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُرَیح بن عُبَید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ”لالچ“ مسکین کے برتن اور بادشاہ کے تاج کے درمیان ہوتی ہے۔

﴿7075﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جابر طائی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: میں مویشی فروش بننا پسند نہیں کرتا، البتہ مویشی فروش بننا مجھے اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں کچھ نہ کچھ اناج جمع کر کے اسے مسلمانوں کو مہنگا بیچنے کا انتظار کروں۔

رونے کے سات اسباب:

﴿7076﴾... حضرتِ سیِّدُنا راشد بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: رونے کے سات اسباب ہیں: (۱)...خوشی (۲)... غم (۳)...خوف (۴)...تکلیف (۵)...ریاکاری (۶)... شُکرِ نعمت اور (۷)...خوفِ خدا کہ جس کا ایک قطرہ پہاڑوں کے برابر آگ کو بھی بجھا دیتا ہے۔

بندۂ مومن کو تکلیف دینے سے بچو:

﴿7077﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن مَعدان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مومن کی آگ (یعنی بددعا) سے بچو، کہیں وہ تمہیں جلا نہ ڈالے کیونکہ اگر وہ دن میں سات مرتبہ بھی لغزش کھائے تو اس کا ہاتھ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے دستِ قدرت میں ہوتا ہے جب چاہتا ہے اسے اٹھا لیتا ہے۔

بے ضرر نعمت اور بے ضرر مصیبت:

﴿7078﴾... حضرتِ سیِّدُنا راشد بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: وہ نعمت نقصان دہ نہیں جس پر شکر گزاری ہو، وہ مصیبت ضرر نہیں پہنچاتی جس پر صبر ہو اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی فرمانبرداری میں آزمائش کا سامنا اُس نعمت سے بہتر ہے جو اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی نافرمانی میں ملے۔

﴿7079﴾... حضرتِ سیِّدُنا محفوظ بن عَلقمہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہر وہ مہر جس میں رضائے الٰہی کے لئے کمی نہ کی جائے وہ رحمت و برکت سے خالی ہوتا ہے۔

100 صدیقین کے عمل کی مثل ثواب:

﴿7080﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن یحییٰ بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک فاسقہ و فاجرہ عورت ہزار فاسق و فاجر مردوں کے برابر ہے اور ایک نیک عورت کو 100 صِدِّیقِین کے عمل کی مثل ثواب دیا جاتا ہے۔

حمص کے حاکم کو نصیحت:

﴿7081﴾... حضرتِ سیِّدُنا صَفوان بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ یزید بن حُصَین سَکونی جب

حِمص کے حاکم بنے تو انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی طرف لکھا: اے ابو یوسف! مجھے تخت و سلطنت کی آزمائش میں ڈالا گیا ہے، آپ اس بارے میں کیا مشورہ دیتے ہیں؟ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً لکھا: اے امیر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا، جلد بازی سے بچنا، تحمل مزاجی سے کام لینا اور سکون تو قید رہنے میں ہے۔ کیا تمہیں معلوم ہے کہ بادشاہ سے کیا کہا جاتا ہے؟ اس سے کہا جاتا ہے: اے مُسَلَّط ہونے والے! تجھ میں شیطانی اثر (مثلاً غرور و تکبر) نہ آنے پائے کیونکہ تو مٹی سے پیدا کیا گیا ہے اور تجھے اسی میں لوٹنا ہے، جو تجھ سے پہلے تھا اس کا وارث تو بنا اور کل تیری جگہ کوئی اور وارث ہو گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ اور ناپسندیدہ بندے:

﴿7082﴾... حضرتِ سیِّدُنا زُہَیر بن عبد الرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ آسمانی کتابوں کے عالِم حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ زمین میں خیر خواہی کا جذبہ رکھنے والے، اپنے قدموں پر چل کر لوگوں کے پاس جانے والے، سحر کے وقت اِسْتِغْفار کرنے والے بندے مجھے سب سے زیادہ محبوب ہیں۔ جب میں اہلِ زمین کو عذاب دینے کا ارادہ کرتا ہوں تو ان کی وجہ سے عذاب روک لیتا ہوں اور سب سے ناپسندیدہ بندہ وہ ہے جو مسلمانوں کی بُری باتوں کی پیروی کرے مگر اچھی باتوں کی پیروی نہ کرے۔

اِطاعَتِ الٰہی میں جوانی گزارنے کی فضیلت:

﴿7083﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عدی حَوصی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ (نوجوان عابد پر فرشتوں کے سامنے فخر کرتے ہوئے) ارشاد فرماتا ہے: میری خاطر اپنی شہوت کو چھوڑنے اور میری رضا میں اپنی جوانی گزارنے والے نوجوان! تو میرے نزدیک میرے بعض فرشتوں کی طرح ہے۔

رضائے الٰہی مقصود نہ ہو تو عمل مردود ہے:

﴿7084﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جابر طائی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ایک حکیم نے حکمت پر مشتمل 360 صحیفے لکھ کر لوگوں میں تقسیم کروائے (لیکن رضائے الٰہی مقصود نہ تھی)، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی کے ذریعے اس تک پیغام پہنچایا کہ تو نے زمین کو نفاق سے بھر دیا ہے، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ تیرے نفاق میں سے کچھ بھی قبول نہیں فرمائے گا۔

کوئی بھی کام بغیر مشورہ نہ کرو:

﴿7085﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: جس نے مشورہ کئے بغیر کوئی کام کیا تو اس نے باطل چیز کا ارادہ کیا۔

سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی غذا:

﴿7086﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن زکریا عَلَیْہِمَا السَّلَام کی غذا ٹڈی اور درختوں کا اندرونی اور نرم وملائم حصہ تھی، اس کے باوجود خود کو مخاطب کر کے فرمایا کرتے تھے: اے یحییٰ! تم سے بڑھ کر نعمت میں کون ہو گا! تمہاری غذا ٹڈی اور درختوں کا اندرونی اور نرم وملائم حصہ ہے۔

نعمتوں کی قدر کرو:

﴿7087﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی قدر کرو، بخدا! جس قوم سے یہ روٹھی ہیں پھر لوٹ کر نہیں آئیں۔

کہیں تکبر پیدا نہ ہو جائے:

﴿7088﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو راشد تنوخی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنی اسرائیل کا ہر عالِم خواہ کم علم رکھتا ہو یا زیادہ اس خوف سے عصا لے کر چلتا تھا کہ کہیں چلنے میں تکبر پیدا نہ ہو جائے۔

راہِ خدا میں عمدہ چیز صدقہ کرو:

﴿7089﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُرَیح بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عام لوگوں اور مسکینوں کو فربہ بکریاں کھلاتے جبکہ گھر والوں کے لئے کمزور ولاغر بکری ذبح کرتے، گھر والوں نے پوچھا: آپ عام لوگوں اور مسکینوں کے لئے موٹی بکری ذبح کرتے اور ہمیں کمزور ولاغر بکری کھلاتے ہیں؟ تو آپ نے ارشاد فرمایا: اگر میں رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے بھلائی کو اپنے حقیر مال کے ذریعے تلاش کروں تو میرا مال کتنا بُرا کہلائے گا۔

جیسا کرو گے ویسا بھرو گے:

﴿7090﴾... حضرتِ سیِّدُنا راشد بن ابو راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم جس قدر عاجزی وانکساری اختیار کرو گے اسی قدر تمہارا رُتبہ بلند کیا جائے گا۔ تم جتنا کسی پر رحم کرو گے اتنا تم پر رحم کیا جائے گا اور جس قدر تم لوگوں کی حاجات پوری کرو گے اسی قدر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہاری حاجات پوری فرمائے گا۔

محبوبِ خُدا اور مخلوق کا نورِ نظر بننے کا نسخہ:

﴿7091﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُرَیح بن عُبَید رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام فرمایا کرتے تھے: اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پسندیدہ بندے اور لوگوں کے نورِ نظر بننا چاہتے ہو تو جو تم پر ظُلم کرے اسے معاف کر دو، جو تمہاری عیادت نہ کرے اس کی عیادت کرو، جو تمہیں بدلہ نہ دے اسے قرض دو اور جو تم پر احسان نہ کرے اس پر احسان کرو۔

کوئی تمہارے خلاف بھی دعا کر رہا ہے:

﴿7092﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن نجیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ اگر تم اپنے اوپر ظلم کرنے والے کے خلاف دعا کرتے رہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: کوئی تمہارے خلاف بھی دعا کر رہا ہے، چاہو تو میں دونوں کی دعا قبول کر لوں اور چاہو تو

دونوں کی دعا قیامت تک مؤخر کر کے تمہیں اپنی بارگاہ سے معافی دے دوں۔

سیِّدُنا عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی حواریوں کو نصیحت:

﴿7093﴾... حضرتِ سیِّدُنا راشد بن سعد عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام اپنے حواریوں سے فرماتے: اگر تم راہِ خدا میں کبوتر کی طرح نادان ہو سکتے ہو تو ہو جاؤ۔"

کہا جاتا ہے کہ کبوتری سے زیادہ کوئی نادان نہیں تم بآسانی گھونسلے سے اس کے بچے اٹھا کر ذبح کر لیتے ہو لیکن وہ پھر بھی وہیں انڈے دیتی ہے۔

رضائے الٰہی کے لئے آرام ترک کرنا:

﴿7094﴾... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عَمْرو رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام نے ایک مرتبہ بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے رب! تو نے مجھے مال واولاد کی صورت میں نعمتیں عطا فرمائیں، آج تک میں نے کسی پر ظلم نہیں کیا جس کی شکایت لے کر وہ میرے دروازے پر آیا ہو اور یہ بات تو جانتا ہے اور تو یہ بھی جانتا ہے کہ جب میرے لئے بستر بچھایا جاتا ہے تو میں اسے چھوڑ کر اپنے آپ سے کہتا ہوں: "تو بستر پر سونے کے لئے پیدا نہیں ہوا۔" اے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ! یہ سب میں صرف تیرا فضل پانے کے لئے کرتا ہوں۔

آزمائش پر حمدِ الٰہی:

﴿7095﴾... حضرتِ سیِّدُنا صَفْوان بن عَمْرو رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا ایوب عَلَیْہِ السَّلَام کو مال ودولت اور اہل وعیال کی جُدائی سے آزمایا تو اس وقت آپ کے پاس ذِکر اور حمدِ الٰہی سے بڑھ کر کوئی عمدہ چیز باقی نہ رہی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام یوں حمدِ الٰہی بجالائے: "اے تمام جہانوں کے ربّ! میں تیری حمد کرتا ہوں کہ تو نے مجھ پر احسان فرمایا، مجھے مال ودولت عطا فرمایا اور اولاد سے نوازا جن کی محبت میرے دل کے ہر گوشے میں داخل ہوگئی تھی پھر یہ

سب تو نے مجھ سے لے کر میرے دل کو ان کی فکروں سے آزاد کر دیا۔ اب میرے اور تیرے درمیان کوئی چیز حائل نہیں۔ وہ کون ہے کہ جسے تو مال و اولاد عطا کرے اور یہ اُسے تیری یاد سے غافل نہ کریں؟ تیرا جتنا مجھ پر احسان ہے اگر اسے میرا دشمن ابلیس جان جائے تو وہ مجھ پر حسد کرنے لگے۔" اس قول سے ابلیس کو سخت تکلیف پہنچی۔

سیِّدُنا ابن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کے چھ انمول فرامین:

﴿7096﴾...(۱)...جب کوئی شخص منہ پر تمہاری تعریف کرے تو اسے تسلیم نہ کرو بلکہ غصے کے ساتھ ناپسندیدگی کا اظہار کرو اور دعا کرو کہ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! جو کچھ لوگ میرے بارے میں کہتے ہیں اس پر میری پکڑ نہ فرما اور جو کچھ لوگ میرے بارے میں نہیں جانتے اس کی بخشش فرما۔(۲)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تم پر جو حق ہے پہلے اُسے پورا کرو اور جو تمہارے لئے مناسب نہیں وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے جاننے کی کوشش مت کرو۔(۳)...اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے دلوں میں اپنا خوف پیدا فرما، موت کا ذکر ہمارے دلوں میں راسخ فرما۔(۴)...اے لوگو! غور کرو کہ آج تم کہاں ہو اور کل کہاں ہو گے؟ آج تم گھروں میں باتیں کرتے ہو اور کل قبروں میں خاموش پڑے ہو گے، شکر گزار اور نیک لوگوں کے لئے خوشخبری ہے۔(۵)...اے غافلو! تم مردوں کو قبر میں اُتارتے ہو اور وہ کہتے جاتے ہیں: "ہلاکت ہو تمہاری، کل تم بھی ہماری طرح ہو گے۔"(۶)...اے نفس! تو نے دنیا میں جو دیکھا اور جو نہیں دیکھا وہ روحوں کی طرح ہے جو چلی جاتی ہے ہیں اور اپنا اثر نہیں چھوڑتیں یا کولھو کے بیل کی طرح ہے جو کہ ایک دائرہ کے گرد گھومتا رہتا ہے۔

گناہوں سے پاک صاف:

﴿7097﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: آدمی کو کوئی مرض لاحق ہوتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اس کی کوئی نیکی نہیں ہوتی، اللہ عَزَّوَجَلَّ اُسے اُس کے گزشتہ گناہ یاد دلاتا ہے تو (خوفِ خدا سے) اُس کی آنکھوں سے مکھی کے سر کے برابر آنسو بہہ نکلتا ہے۔ اب اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے زندہ رکھنا چاہتا ہے تو گناہوں سے پاک صاف کر دیتا ہے اور اگر موت دینا چاہتا ہے تو اسی حالت میں اُسے وفات دے دیتا ہے۔

ایک غافل دنیادار اور مال کا مکالمہ:

﴿7098﴾... حضرتِ سیِّدُنا شُرَیح بن عُبَید رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: گزشتہ زمانے میں ایک شخص نے مختلف قسم کا بہت سامال جمع کیا اور اس کی اولاد بھی کافی ہوئی پھر اس نے ایک محل تعمیر کیا جس کے دو مضبوط دروازے بنائے اور اپنے غلاموں میں سے کچھ کو ان پر نگہبان مقرر کیا۔ ایک بار گھر والوں کو جمع کر کے اِن کے لئے کھانا بنوایا، گھر والے کھانا کھا رہے تھے اور یہ ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پر رکھے تخت پر بیٹھا تھا۔ گھر والے کھا پی کر فارغ ہوئے تو خود کو مخاطب کر کے کہنے لگا: ”عیش کر تیرے لئے کافی کچھ مدتوں کے لئے جمع کر دیا گیا ہے۔“ ابھی اس کی گفتگو جاری ہی تھی کہ حضرتِ سیِّدُنا ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام ایک آدمی کی شکل میں گلے میں مسکینوں جیسا کشکول ڈالے اور دو بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس اس کی طرف متوجہ ہوئے اور اس کے دروزاے کو اتنی زور سے دستک دی کہ وہ شخص گھبرا گیا۔ اس کے غلام حضرتِ سیِّدُنا ملَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف بڑھے اور پوچھا: تم کون ہو اور کیوں آئے ہو؟ ملَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اپنے آقا کو میرے پاس بلاؤ۔ غلاموں نے کہا: ہمارا آقا اور تمہارے پاس آئے؟ ملَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: ہاں! اسے میرے پاس بلاؤ۔ اتنے میں ان کے آقا نے پیغام بھیجا کہ یہ دروازے پر کون ہے؟ غلاموں نے شکل وصورت بیان کی تو اس نے کہا: تم نے اسے بھگا کیوں نہ دیا؟ سب نے کہا: ہم نے کوشش کی تھی۔ وہ شخص اپنی جگہ ہی پر تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا ملَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے دوبارہ پہلے سے زیادہ زور سے دستک دی۔ غلام ملَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف لپکے اور کہا: تم پھر آگئے؟ فرمایا: ہاں! اپنے آقا کو بلاؤ اور اُسے کہو کہ موت کا فرشتہ آیا ہے۔ جب غلاموں نے یہ سنا تو ان پر رُعب طاری ہو گیا اور انہوں نے اپنے آقا کو ملَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کی باتیں جا کر بتائیں۔ اس نے کہا: تم ان سے نرمی سے بات کرو اور یہ پوچھو کیا میرے ساتھ کسی اور کو بھی موت دینی ہے؟ غلاموں نے حضرتِ سیِّدُنا ملَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جا کر اس کی خبر دی تو آپ آقا کے پاس چلے گئے اور اس سے فرمایا: اٹھ جا اور اپنے مال کے معاملے میں جو کرنا ہے کرلے کیونکہ میں یہاں سے تیری روح قبض کرنے کے بعد ہی جاؤں گا۔ اس نے مال ودولت کو سامنے رکھوایا اور دیکھ کر کہنے لگا: تجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی لعنت ہو، تو نے مجھے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت سے

غافل رکھا اور مجھے خلوت نشین ہونے سے روکے رکھا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مال کو قوتِ گویائی عطا فرمائی تو اس نے کہا: مجھے کیوں بُرا بھلا کہتا ہے؟ تُو تو لوگوں کی نظروں میں حقیر و کمتر تھا میری وجہ سے تجھے لوگوں میں عزت ملی۔ تو بادشاہوں کے پاس آتا جاتا تھا جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے کسی کام کے لئے داخل ہونا چاہتے ہیں تو داخل نہیں ہو پاتے، کیا تو بادشاہوں کی بیٹیوں کو پیغامِ نکاح بھیج کر ان سے نکاح نہ کرتا تھا؟ جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نیک بندے پیغامِ نکاح بھیجتے ہیں تو کوئی ان سے نکاح نہیں کرتا، کیا تو نے مجھے ناجائز کاموں میں خرچ نہیں کیا؟ حالانکہ میں نافرمان نہیں تھا، اگر تو مجھے راہِ خدا میں خرچ کرتا تو میں تیری نافرمانی نہیں کرتا، آج مجھ سے زیادہ تُو ملامت کا حق دار ہے۔ اے انسان! میں اور تو مٹی سے پیدا کئے گئے ہیں، کچھ انسان مال کو گناہوں میں خرچ کرتے ہیں اور کچھ نیکیوں میں۔ پھر سیِّدُنا مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے اس کی روح قبض کرلی۔ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: واقعہ تو ان دونوں کا ہے مگر اس میں ہر ایک کے لئے نصیحت ہے۔

﴿7099﴾... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عَمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تحریر میں پایا: جسم میں کس قدر زیادہ شہوت ہے اور یہ شہوت بھڑکی ہوئی آگ کی طرح ہے مگر پھر بھی پاکیزہ و بلند کردار لوگ اس سے بچ جاتے ہیں۔

غریب و مسکین عورت سے شادی:

﴿7100﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو راشد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک غریب و مسکین، صاحبِ اولاد بد اخلاق عورت سے شادی کی اور اس کی اولاد کا خرچہ بھی اُٹھایا۔

سائل کو خالی ہاتھ نہ لوٹاؤ:

﴿7101﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرمایا کرتے تھے: جس نے سائل کو خالی ہاتھ لوٹایا گویا اس نے اسے قتل کیا۔

قرض خواہ سے اچھے طریقے سے مطالبہ:

﴿7102﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حَرْب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو راشد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا: حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جسے قرض دیا تھا اس کے پاس

مجھے بھیجا۔ میں اس سے ملا تو اس نے کہا: ابو یوسف کو بھیجو تا کہ وہ خود اپنا حق لیں۔ میں نے حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مسجد سے بلایا تو آپ آکر گرجے کے ستون کے پاس بیٹھ گئے اور اپنے قرض خواہ سے کہا: مجھے میرا حق دو۔ قرض خواہ نے کہا: قاضی کو بلاؤ۔ آپ نے کہا: کیوں؟ اس نے کہا: میں آپ کا فیصلہ قاضی سے کروانا چاہتا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے میرا حق دو ورنہ چلے جاؤ۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو راشد رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے کہا: جناب! قاضی کو بلا لیجئے تا کہ آپ کو آپ کا حق مل جائے۔ فرمایا: اس بات کی کیا ضمانت ہے کہ قاضی مجھ سے ایسی کوئی بات نہیں کرے گا جو مجھے ناپسند ہو حالانکہ فیصلہ ہونے کے بعد اس پر راضی ہونے کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرما چکا: فَلَا وَ رَبِّكَ لَا یُؤْمِنُوْنَ حَتّٰى یُحَكِّمُوْكَ فِیْمَا شَجَرَ بَیْنَهُمْ ثُمَّ لَا یَجِدُوْا فِیْۤ اَنْفُسِهِمْ حَرَجًا مِّمَّا قَضَیْتَ وَ یُسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا﴿۶۵﴾ [1]۔

وصال سے قبل سب مال خیرات کر دیا:

﴿7103﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عباس بن ولید سے اپنے سرکاری وظیفے کو ختم کر کے ایک رجسٹر میں لکھ دینے کا مطالبہ کیا اور اپنی تمام ملکیت حتّٰی کہ رہائشی مکان بھی فروخت کر کے صدقہ کر دیا۔ پھر بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری بارگاہ میں کوئی عذر پیش نہیں کر سکتا، میری روح جلد قبض فرما لے۔“ حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن جابر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَافِر فرماتے ہیں: اس کے بعد وہ کچھ عرصہ ہی زندہ رہے پھر وصال فرما گئے۔

بلا عمل جنت میں داخل ہونے والے:

﴿7104﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن عدی بہرانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: تم بغیر اطاعت کے جنت میں داخل ہونے کا انکار کرتے ہو، میں ضرور جنت کا ایک حصہ اپنی اس مخلوق سے بھروں گا جنہوں نے دن رات میں کبھی کوئی عمل نہیں کیا ہو گا اور وہ مؤمنین کی اولاد ہو گی۔

---

[1]...ترجمۂ کنز الایمان: تو اے محبوب تمہارے رب کی قسم وہ مسلمان نہ ہوں گے جب تک اپنے آپس کے جھگڑے میں تمہیں حاکم نہ بنائیں پھر جو کچھ تم حکم فرما دو اپنے دلوں میں اس سے رُکاوٹ نہ پائیں اور جی سے مان لیں۔ (پ۵، النساء: ۶۵)

﴿7105﴾... حضرتِ سیِّدُنا صفوان بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب کوئی قوم شراب نوشی میں مبتلا کر دی جاتی ہے تو وہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی رحمت سے نکل جاتی ہے اور اللہ عَزَّ وَجَلَّ ان پر فضل و کرم نہیں فرماتا۔

سیِّدُنا یزید بن مَیْسَرَہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا یزید بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ دَرْداء صُغْرٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا سے احادیث روایت کرتے ہیں۔

﴿7106﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: مَا مِنْ شَیْءٍ اَثْقَلُ فِی الْمِیْزَانِ مِنْ خُلُقٍ حَسَنٍ یعنی میزانِ عمل میں حُسنِ اَخلاق سے بڑھ کر وزنی کوئی شے نہیں۔[1]

اُمَّتِ محمدیہ کی فضیلت:

﴿7107﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا: اے عیسٰی! میں تمہارے بعد ایسی اُمَّت پیدا کرنے والا ہوں، جنہیں پسندیدہ چیز ملے گی تو میری حمد کریں گے اور شکر بجالائیں گے اور اگر ناپسندیدہ چیز پہنچے گی تو طلبِ ثواب کی نیت سے صبر کریں گے حالانکہ ان میں حلم وعلم نہ ہوگا۔ حضرتِ عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے ربّ عَزَّ وَجَلَّ! حلم و علم کے بغیر ان میں یہ خوبی کیسے ہوگی؟ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: انہیں میں اپنے حلم و علم سے دوں گا[2]۔[3]

1... ترمذی، کتاب البر والصلة، باب ماجاء فی حسن الخلق، ٣/ ٤٠٤، حدیث: ٢٠١٠

2... (یعنی) قدرتی طور پر انہیں صبر و شکر نصیب ہوگا اور انہیں عِلمِ لَدُنِّی کی طرح علم و عقل بھی لَدُنِّی عطا فرمائی جائے گی۔ (مراٰۃ المناجیح، ٢/ ٥٢١، ملتقطاً)

3... مسند امام احمد، مسند القبائل، بقیة حدیث ابی الدرداء، ١٠/ ٤٣٠، حدیث: ٢٧٦١٥

حضرتِ سیِّدُنا اِبراھیم بن اَبُو عَبْلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعَبْلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ امانت دار اور قاریِ قرآن تھے، علم و قراءت میں عام مقبولیت رکھتے تھے، انتہائی فصیح و بلیغ پُر تاثیر وعظ ونصیحت کرنے والے تھے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو۔

﴿7108﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضَمْرَہ بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعَبْلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جب (اُموی خلیفہ) ولید بن عبد الملک ہمارے ہاں آیا تو مجھے وعظ کا حکم دیا۔ میں نے وعظ کیا تو حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے مجھ سے ملاقات کی اور کہا: اے ابراہیم! تم نے ایسی وعظ ونصیحت کی ہے جس نے دلوں پر اثر کیا۔

سات یا تین دن میں ختم قرآن:

﴿7109﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضَمْرَہ بن ربیعہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعَبْلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مجھے یہ بات بتائی کہ مجھ سے ولید بن عبد الملک نے پوچھا: تم کتنے دنوں میں قرآنِ پاک ختم کرتے ہو؟ میں نے اُنہیں بتایا تو انہوں نے (اپنے بارے میں) کہا: امیر المؤمنین اپنی مصروفیت کے باوجود سات یا تین دن میں ختم کرلیتے ہیں۔

﴿7110﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن ابوسَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ عَمْرو بن ولید نے کسی شخص سے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعَبْلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق پوچھا۔ اس نے آپ کے حالات بتائے تو عَمْرو بن ولید نے کہا: میں حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعبلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے زیادہ خوشگوار شخص کو نہیں جانتا۔

حکومتی عہدہ لینے سے انکار کردیا:

﴿7111﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعَبْلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہشام بن عبد الملک نے مجھے اپنے پاس بلوا کر کہا: اے ابراہیم! ہم تمہیں بچپن سے جانتے ہیں اور بڑی عُمر میں تمہیں آزما بھی چکے ہیں، تمہاری سیرت و معاملات سے خوش بھی ہیں۔ میں چاہتا ہوں کہ تمہیں اپنا مُقرَّب اور اپنے کاموں میں شریک بنالوں لہٰذا میں تمہیں مِصر کے خِراج پر مقرر کرتا ہوں۔ میں

نے کہا: اے خلیفہ! آپ کی رائے جو بھی ہے اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جزا ہی کافی ہے۔ جہاں تک میری بات ہے تو میں خراج وصول کرنا جانتا ہوں نہ اس کی طاقت رکھتا ہوں۔ یہ سن کر وہ غصے میں آگیا حتّٰی کہ اس کا جسم کانپنے لگا اور چونکہ وہ بھینگا تھا تو مجھے اپنی بھینگی آنکھوں سے گھورنے لگا اور مجھ سے کہا: تمہیں یہ پیشکش مجبوری یا خوشی ہر صورت قبول کرنی ہوگی۔ میں خاموش ہو گیا یہاں تک کہ جب اس کا غصہ ٹھنڈا ہو گیا تو میں نے کہا: اے خلیفہ! اگر اجازت ہو تو کچھ عرض کروں؟ اس نے اجازت دی تو میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا (پ۲۲، الاحزاب: ۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو اُنھوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا۔

تو جب ان کے انکار پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر غضب نہیں فرمایا تو پھر میرے انکار پر آپ کیوں ناراض ہو رہے ہیں۔ یہ سن کر وہ زور سے ہنسا اور کہا: اے ابراہیم! تم نے بڑی سمجھداری سے انکار کیا، ہم تم سے خوش ہیں اور ہم نے تمہیں مُعافی دی۔

چاندی کے پیالے عُلَما میں تقسیم:

﴿7112﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضَمرہ بن ربیعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابو عَبْلہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کو فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ولید بن عبد الملک پر رحم فرمائے! اب ولید جیسا خلیفہ کہاں ملے گا؟ ولید بن عبد الملک نے دِمَشق کے گرجا کو توڑ کر مسجد بنوائی، اللہ عَزَّوَجَلَّ ولید بن عبد الملک پر رحم فرمائے! اب ولید جیسا خلیفہ کہاں ملے گا؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ولید بن عبدُ الملک پر رحم فرمائے! اس نے ہند اور اُنْدُلُس کو فتح کیا۔ ولید بن عبد الملک مجھے چاندی کے پیالے دیا کرتا تھا کہ میں انہیں مسجدِ اقصیٰ کے عُلَما میں تقسیم کروں۔

﴿7113﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضَمرہ بن ربیعہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابو عَبْلہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: ولید بن عبد الملک میرے پاس بَیْتُ الْمَقْدِس والوں کے لئے چاندی کے پیالے بھیجا کرتا اور میں اِنہیں تقسیم کرتا۔

﴿7114﴾... حضرتِ سیِّدُنا بَقِیَّہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابو عَبْلہ رَحْمَةُ اللهِ

تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے گھر والے بیمار ہوئے تو حضرتِ سیِّدَتُنا اُمِّ دَرداء (صُغریٰ) رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا میرے لئے کھانا بناتی تھیں، جب گھر والے تندرست ہو گئے تو فرمایا: ہم تمہارے لئے اس لئے کھانا بناتے تھے کہ تمہارے گھر والے بیمار تھے، اب تندرست ہو چکے ہیں لہٰذا اب حاجت نہیں۔

سیِّدُنا ابراھیم بن ابو عَبلہ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے مروی احادیث

حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعبلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کا زمانہ پایا۔ حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا ابواُبَیّ عبد اللہ بن اُمِّ حَرام اَنصاری، حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن اَسْقَع، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن بُسر اور حضرتِ سیِّدُنا ابواُمامہ کی زیارت کا شرف حاصل کیا اور حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامِت، حضرتِ سیِّدُنا عُتبہ بن غَزوان، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔

اعضائے وضو کو تین بار دھونا سنت ہے:

﴿7115﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعَبلہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: آپ کس طرح وضو کرتے ہیں؟ فرمایا: تم میرے وضو کے متعلق پوچھ رہے ہو یہ نہیں پوچھ رہے کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کس طرح وضو فرماتے تھے؟ میں نے کہا: بتایئے۔ حضرتِ سیِّدُنا اَنس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: میں نے رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اعضائے وضو تین بار دھوتے دیکھا اور فرمایا: میرے رب عَزَّوَجَلَّ نے مجھے اسی طرح وضو کرنے کا حکم ارشاد فرمایا ہے۔[1]

کون سا نکاح بابرکت ہے؟

﴿7116﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: جو کسی عورت سے اس کی عزت کے سبب نکاح کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی ذِلّت میں زیادتی کرے گا اور جو کسی عورت سے اس کی دولت کی وجہ سے نکاح کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی محتاجی ہی بڑھائے گا اور جو کسی عورت سے اس کے حسب و نسب کے باعث نکاح کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی کمینگی بڑھا

[1]... معجم صغیر، ۱/ ۳۲، حدیث: ۶۷

دے گا اور جو کسی عورت سے اس لئے نکاح کرے تا کہ نگاہ کی حفاظت اور پاک دامنی حاصل ہو یا صِلَہ رحمی کر سکے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس مرد کے لئے اُس عورت میں اور عورت کے لئے اس مرد میں برکت دے گا۔[1]

﴿7117﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابو عَبْلَہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو اُبَیّ عبد اللہ بن اُمِّ حَرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو نئے کپڑے پہنے دیکھا۔

روٹی کی عزت کرو:

﴿7118﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اُبَیّ عبد اللہ بن اُمِّ حَرام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب، حبیبِ لبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَکْرِمُوا الْخُبْزَ فَاِنَّ اللہَ سَخَّرَ لَہٗ بَرَکَاتِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْض یعنی روٹی کا اِحترام کرو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے لئے آسمانوں وزمین کی برکتیں مُسَخَّر کیں۔[2]

سحری میں برکت ہے:

﴿7119﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اُمامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یوں دعا کرتے سنا: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری اُمَّت کی سحری میں برکت پیدا فرما۔“ اور فرمایا: ”سحری کھاؤ اگرچہ پانی کا ایک گھونٹ ہو، اگرچہ کھجور کا ٹکڑا ہو، اگرچہ منقّٰے کے چند دانے ہوں کیونکہ فرشتے تمہارے لئے رحمت کی دعا کرتے ہیں۔“[3]

﴿7120﴾... حضرتِ سیِّدُنا واثِلہ بن اَسْقَع رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تم میں سے ہر ایک اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھا گمان رکھتے ہوئے ہی مرے۔[4]

سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی تین مقبول دعائیں:

﴿7121﴾... حضرتِ سیِّدُنا رافع بن عُمَیْر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم

---

1 ...معجم اوسط، ۲/ ۱۸، حدیث: ۲۳۴۲

2 ...مسند شامیین، ابراھیم بن ابی عبلة عن ابی، ۱/ ۳۲، حدیث: ۱۵

3 ...مسند شامیین، ابراھیم بن ابی عبلة عن ابی، ۱/ ۳۲، حدیث: ۱۶

4 ...مسلم، کتاب الجنة وصفة نعیمھا واھلھا، باب الامر بحسن الظن باللہ تعالی، ص۱۵۳۸، حدیث: ۲۸۷۷

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم ارشاد فرمایا: زمین میں میرا گھر بناؤ۔ حضرتِ داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے مسجد کی تعمیر سے پہلے اپنا گھر بنایا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے داوٗد! تم نے میرے گھر سے پہلے اپنے لئے گھر تعمیر کرلیا؟ آپ نے عرض کی: اے رب عَزَّوَجَلَّ! تو نے ہی کہا ہے: جو بادشاہ بنا اُس نے خود کو ترجیح دی۔ اس کے بعد حضرتِ داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے مسجد کی تعمیر شروع کردی، جب دیواریں پوری ہوگئیں تو اس کا تہائی حصہ گر گیا۔ آپ نے بارگاہِ الٰہی میں اس کے متعلق عرض کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی فرمائی: تم میرا گھر نہیں بناسکتے۔ عرض کی: اے رب عَزَّوَجَلَّ! کیوں؟ ارشاد فرمایا: تمہارے ہاتھوں خون بہا ہے۔ عرض کی: کیا یہ سب تیری رضا و محبت کی خاطر نہیں تھا؟ ارشاد فرمایا: ضرور تھا لیکن وہ میرے بندے تھے اور میں اُن پر رحم کرتا ہوں۔ حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام یہ سن کر غمگین ہوئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی فرمائی: غمگین مت ہو، میں عنقریب مسجد کی تعمیر تمہارے بیٹے سلیمان سے کرواؤں گا۔ چنانچہ جب حضرت داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے وصالِ ظاہری فرمایا تو حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے مسجد کی تعمیر شروع کردی۔ جب مسجد کی تعمیر مکمل ہوگئی تو آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے قربانی کے طور پر بہت سے جانور ذبح کئے پھر بنی اسرائیل کو جمع کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے وحی فرمائی: میری عبادت کے لئے گھر تعمیر کرنے پر تمہاری خوشی میں دیکھ رہا ہوں، لہٰذا تم جو مانگو گے تمہیں دیا جائے گا۔ عرض کی: میں تجھ سے تین چیزیں مانگتا ہوں: (۱)...ایسا فیصلہ جو تیرے فیصلے کے مطابق ہو (۲)...ایسی بادشاہت جو میرے بعد کسی کو نہ ملے اور (۳)...جو خالص نماز کی نیت سے اس مسجد میں آئے وہ گناہوں سے ایسا پاک ہوجائے جیسا اس دن تھا جس دن پیدا ہوا تھا۔ رسولِ کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ان میں سے دو چیزیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں عطا فرمادیں اور مجھے اُمید ہے کہ تیسری بھی عطا کردی گئی ہے[1]۔[2]

قیامت کی ایک نشانی:

﴾7122﴿... حضرتِ سیِّدُنا عوف بن مالک اَشْجَعی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم

[1]...اس حدیث کی سند میں ایک راوی محمد بن ایوب بن سُوَید مُتَّہِمٌ بِالْوَضْع ہے۔ سیِّدُنا امام ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی "مِیْزَانُ الْاِعْتِدَال" میں اس روایت کو محمد بن ایوب رملی کی موضوعات سے ذکر کرتے ہیں۔ (میزان الاعتدال، ۱/ ۴۵۷)

[2]...معجم کبیر، ۵/ ۲۴، حدیث: ۴۴۷۷

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (قربِ قیامت کا تذکرہ کرتے ہوئے) ارشاد فرمایا: یہ وہ وقت ہو گا جب لوگوں سے علم اٹھالیا جائے گا۔ حضرتِ سیِّدُنازِیاد بن لَبِید اَنصاری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم! علم کیسے اٹھالیا جائے گا؟ حالانکہ ہمارے درمیان قرآنِ کریم موجود ہے جسے ہم سیکھتے ہیں اور اپنے بچوں کو سکھاتے ہیں اور ہماری اولاد اپنے بچوں کو سکھائے گی۔ ارشاد فرمایا: اے اِبنِ لَبِید! میں تو تمہیں مدینے کے سمجھدار لوگوں میں گمان کرتا تھا، کیا یہود و نصاریٰ کے پاس توریت و انجیل نہیں تھیں؟ کیا وہ گمراہ ہونے سے بچے؟

حضرتِ سیِّدُنا جُبیر بن نُفَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک بار میری ملاقات حضرتِ سیِّدُنا شدّاد بن اوس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ہوئی، میں نے انہیں یہی حدیث سنائی تو فرمانے لگے: حضرت عوف بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے تمہیں یہ نہیں بتایا کہ علم کیسے اٹھالیا جائے گا؟ میں نے نفی میں جواب دیا تو فرمایا: عُلَما کی وفات کے ذریعے علم اُٹھالیا جائے گا اور سب سے پہلے خشوع اُٹھایا جائے گا حتّٰی کہ تم کسی کو خشوع و خضوع والا نہ پاؤ گے۔[1]

شہرت لغزش کا مقام ہے:

﴿7123﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمران بن حُصَین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: کسی شخص کے گناہ میں پڑنے کے لئے اتنا ہی کافی ہے کہ اس کی طرف انگلیوں سے اشارہ کیا جائے۔ صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اگرچہ وہ نیک ہو؟ ارشاد فرمایا: اگرچہ وہ نیک ہو کیونکہ یہ لغزش کا مقام ہے مگر یہ کہ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ محفوظ رکھے[2] اور اگر وہ بُرا ہو تو یہ اس کے لئے بُرا ہی ہے۔[3]

1... مسند امام احمد، مسند الانصار، حدیث عوف بن مالک الاشجعی، ۹/ ۲۶۰، حدیث: ۲۴۰۴۵

تاریخ ابن عساکر، ۶۵/ ۲۲۰، حدیث: ۱۳۲۴۹، الرقم: ۸۲۸۸، ابو شجرۃ یزید بن شجرۃ الرھاوی

2... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ القَوِی **مراۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 136** پر اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں: دنیاوی کمالات دولت، صحت، طاقت میں یوں ہی دینی کمالات علم، عبادت، ریاضت میں مشہور ہونا عوام کے لیے خطرناک ہی ہے کہ اس سے عموماً دل میں غرور تکبر پیدا ہو جاتے ہیں اس سے گمنامی اچھی چیز ہے۔ بعض بندے ایسے بھی ہیں کہ وہ شہرت سے متکبر نہیں ہوتے وہ سمجھتے ہیں کہ نیک نامی و بدنامی اللہ (عَزَّوَجَلَّ) کے قبضہ میں ہے اور لوگوں کا کوئی اعتبار نہیں، انہیں زندہ باد اور مردہ باد کے نعرے لگاتے دیر نہیں لگتی۔

3... شعب الایمان، باب فی اخلاص العمل للہ، ۵/ ۳۶۷، حدیث: ۶۹۷۹

﴿7124﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَنَس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ جب پیارے آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مدینہ منورہ تشریف لائے تو صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان میں سب سے زیادہ سیاہ وسفید بالوں والے حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تھے تو آپ نے بالوں کو مہندی اور وَسمہ سے خضاب کیا۔[1]

تقدیر پر ایمان:

﴿7125﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبادہ بن صامت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے بیٹے سے کہا: اے بیٹے! تم ایمان کی حقیقت تک ہر گز نہیں پہنچ سکتے جب تک یہ نہ جان لو کہ جو تمہیں پہنچا وہ تم سے رُکنے والا نہ تھا اور جو تمہیں نہیں ملا وہ تمہیں پہنچنے والا نہ تھا۔ میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سب سے پہلے قلم کو پیدا فرمایا[2] پھر اسے لکھنے کا حکم فرمایا۔ قلم نے عرض کی: کیا لکھوں؟ ارشاد فرمایا: "قیامت تک جو چیزیں ہوں گی سب کی تقدیریں لکھ۔" اے میرے بیٹے! میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ بھی فرماتے سنا: جو اس کے سوا کسی اور عقیدے پر مَرا اُس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔[3]

لقمۂ حرام کی نحوست:

﴿7126﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ باذنِ پروردگار دوعالَم کے مالک و مختار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے کسی ظالم کی مدد کی تاکہ وہ اپنے باطل کے ذریعے حق کو دور کرے تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے رَسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ذِمّہ سے بَری ہے۔ جس نے سود کا ایک درہم کھایا وہ 33 بار زنا کرنے والے کی طرح ہے اور جس کا گوشت حرام سے پلا وہ جہنم کی آگ کا زیادہ حق دار ہے۔[4]

---

❶... حضرت ابو بکر صدیق (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) نے پکا لال رنگ کا خضاب کیا جو مہندی اور تھوڑے وَسمہ سے حاصل ہوتا ہے اتنا وَسمہ شامل نہ کیا کہ سیاہ ہو جاوے کہ سیاہ خضاب مطلقًا (ہر طرح سے) ممنوع ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۶/ ۱۸۵)

❷... اولیّت اضافی ہے یعنی عرش، پانی، ہوا اور لوحِ محفوظ کی پیدائش کے بعد جو چیز سب سے پہلے پیدا ہوئی وہ قلم ہے۔ مرقاۃ میں اس جگہ ہے کہ سب سے پہلے نورِ محمدی پیدا ہوا، وہاں اولیّتِ حقیقیہ مراد ہے۔ (مراۃ المناجیح، ۱/ ۱۰۳)

❸... ابو داود، کتاب السنة، باب الدليل على زيادة الايمان ونقصانه، ۴/ ۲۹۸، حدیث: ۴۷۰۰

❹... معجم اوسط، ۲/ ۱۸۰، حدیث: ۲۹۴۴

اِستخارہ کی تعلیم:

﴿7127﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر اور حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْھُما بیان کرتے ہیں کہ ہم اِستخارے کا طریقہ اس طرح سیکھتے تھے جیسے ہم میں سے کوئی قرآن کی سورت سیکھتا تھا۔(اور دعائے استخارہ یوں کیا کرتے تھے:) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْتَخِیْرُكَ وَاَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ فَاِنَّكَ تَقْدِرُ وَلَا اَقْدِرُ وَتَعْلَمُ وَلَا اَعْلَمُ وَاَنْتَ عَلَّامُ الْغُیُوْبِ اَللّٰھُمَّ مَا قَضَیْتَ عَلَیَّ مِنْ قَضَاءٍ فَاجْعَلْ عَاقِبَتَهٗ اِلٰی خَیْرٍ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے خیر طلب کرتا ہوں اور تیری قدرت کے وسیلے سے تجھ سے قدرت مانگتا ہوں۔ بے شک تو قدرت والا ہے اور میں قدرت والا نہیں اور تو سب کچھ جانتا ہے میں نہیں جانتا اور تو غیبوں کا جاننے والا ہے۔ الٰہی! تو نے میری تقدیر میں جو کچھ لکھا ہے اسے اچھے انجام کی طرف پھیر دے۔

تیر اندازی چھوڑ دینا:

﴿7128﴾... حضرتِ سیِّدُنا سالم بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے تیر اندازی سیکھنے کے بعد چھوڑ دی تو یہ اس کے حق میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے ایک نعمت تھی جسے اس نے چھوڑ دیا[1]۔[2]

﴿7129﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیتِ مقدسہ:

اِصْبِرُوْا وَ صَابِرُوْا وَ رَابِطُوْا ۟ قف (پ۴، اٰل عمران: ۲۰۰)

ترجمۂ کنز الایمان: صبر کرو اور صبر میں دشمنوں سے آگے رہو اور سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو۔

کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: پنج وقتہ نماز کے پابند رہو، تلوار کے ذریعے دشمنوں سے لڑتے وقت صبر میں آگے رہو اور راہِ خدا میں سرحد پر اسلامی ملک کی نگہبانی کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔

1... ایسا شخص نعمت کی ناقدری اور ناشکری کا مرتکب ہونے کے سبب گناہ گار ہوگا۔(ماخوذ از مراٰۃ المناجیح، ۵/ ۴۷۳)

2... ابو داود، کتاب الجهاد، باب فی الرمی، ۳/ ۱۹، حدیث: ۲۵۱۳، عن اعقبة بن عامر

زُہد و قناعت کی تعلیم:

﴿7130﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے جسمانی صحت اور قلبی سکون کے ساتھ صبح کی اور اس کے پاس دن بھر کی خوراک ہو تو گویا اس کے لئے ساری دنیا جمع کر دی گئی۔ (پھر حضرت سراقہ بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے ارشاد فرمایا:) اے اِبنِ جُعْشُم! دنیا سے تمہارے لئے یہی کافی ہے جو تمہاری بھوک مٹائے اور تمہارا ستر چھپائے۔ اگر تمہارا گھر تمہیں چھپائے تو روٹی کا ٹکڑا اور گھڑے کا پانی کافی ہے، اس کے علاوہ جو کچھ ہو گا اس کا حساب دینا ہے۔[1]

﴿7131﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابو دَرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: تم نے اپنے زمانے میں جو اپنے کام بدلے ہیں جن سے تم بے خبر نہیں اگر وہ اچھے ہوں تب تو واہ واہ اور بُرے ہوں تو ہائے افسوس۔ میں نے یہ بات تمہارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے۔[2]

نمازِ فجر پڑھنے والا امانِ الٰہی میں ہے:

﴿7132﴾... حضرتِ سَیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ صحابیِ رسول حضرتِ سَیِّدُنا جُنْدَب بَجَلی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بصرہ تشریف لائے، کچھ دن قیام فرمایا، جب واپس جانے لگے تو میں 500 مردوں کے ساتھ انہیں رُخصت کرنے آیا۔ جب مقامِ ''حِصْنُ الْمُکَاتَب'' تک پہنچے تو لوگوں نے عرض کی: ہمیں کوئی ایسی حدیث سنائیے جو آپ نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہو۔ فرمایا: ہاں! میں نے سرورِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سنا: ''فجر کی نماز ادا کرنے والا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی امان میں ہوتا ہے لہٰذا تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذِمّہ نہ توڑو وہ تم سے اپنی اَمان کے بارے میں کچھ مُواخَذہ نہ فرمائے گا[3] اور ایسا ہرگز نہ ہو کہ تم میں سے کوئی جنت میں داخل ہونے کے قریب ہو اور اس کے اور جنت کے درمیان کسی مسلمان کا ظلماً

---

1 ...مسند شامیین، ابراھیم بن ابی عبلۃ عن ام الدرداء، ۱/ ۳۶، حدیث: ۲۲

2 ...مسند شامیین، ابراہیم بن ابی عبلہ عن ام درداء، ۱/ ۳۸، حدیث: ۲۶

3 ...مسلم، کتاب المساجد، باب فضل صلاۃ العشاء والصبح فی جماعۃ، ص ۳۲۹، حدیث: ۶۵۷

مسند امام احمد، مسند عبد اللہ بن عمر، ۲/ ۴۴۵، حدیث: ۵۹۰۵

بہایا گیا مٹھی بھر خون آڑے آجائے۔“[1]

حضرتِ سیِّدُنا جُنْدُب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: میں نے یہ بات اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے اور میں کہتا ہوں: میرے علم کے مطابق قبر میں سب سے پہلے انسان کا پیٹ بدبودار ہوتا ہے لہٰذا تم اپنے پیٹ میں پاکیزہ چیز ہی داخل کرو۔

حضرتِ سیِّدُنا یونس بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ

حضرتِ سیِّدُنا یُونُس بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی شامی تابعین کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو قید کی حالت میں شہید کیا گیا۔

شہادت کی تمنا پوری ہوئی:

﴿7133﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہَیْثَم بن عمران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا یونُس بن مَیْسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی مجلس میں بیٹھا کرتا تھا، آپ نابینا تھے، میں آپ کو یہ دعا کرتے سنتا: ”اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنَا الشَّھَادَۃَ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے شہادت نصیب فرما۔“ چنانچہ 132ہجری میں جب (عباسی سپہ سالار) عبد اللہ بن علی نے دِمَشْق پر غلبہ حاصل کیا تو آپ کو شہید کر دیا گیا۔

اساتذہ چلے گئے:

﴿7134﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مہاجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یُونُس بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو فرماتے سنا کہ میرے بھائی کہاں ہیں؟ میرے دوست کہاں ہیں؟ اساتذہ چلے گئے، شاگرد رہ گئے، دینے والے رُخصت ہوگئے، مانگنے والے بچ گئے۔

حکمت کیسے حاصل ہو؟

﴿7135﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یُونُس بن مَیْسَرہ

[1] ...بخاری، کتاب الاحکام، باب من شاق شق اللّٰہ علیہ، ۴/ ۴۵۶، حدیث: ۷۱۵۲، مفھومًا

رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حکمت کہتی ہے کہ اے ابنِ آدم! تُو مجھے تلاش کرتا ہے حالانکہ تُو مجھے دو باتوں کے ذریعے حاصل کر سکتا ہے: (۱)...خیر کی جو بات تجھے معلوم ہے اس پر عمل کر اور (۲)...بُرائی کی جو بات تجھے معلوم ہے اسے ترک کر۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شانِ رحیمی:

﴿7136﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یُونُس بن مَیسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: لوحِ محفوظ میں (ربّ عَزَّوَجَلَّ کا یہ فرمان) تحریر ہے: میں اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں اور میں رحمٰن اور رحیم ہوں۔ میں معاف کرتا اور رحم کرتا ہوں اور میری رحمت میرے غضب پر حاوی اور میرا عفو و درگزر سزا پر سبقت رکھتا ہے۔ جو شریعت کے 330 راستوں میں سے کسی ایک راستے سے بھی آئے میں اُسے اپنی جنت میں داخلے کی اجازت دیتا ہوں۔

﴿7137﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا یونُس بن مَیْسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بوقتِ وصال یہ شعر پڑھتے سنا:

ذَهَبَ الرِّجَالُ الصَّالِحُوْنَ وَأُخِّرَتْ نَتْنُ الرِّجَالِ لِذَا الزَّمَانُ الْمُنْتَن

ترجمہ: یعنی نیک لوگ چلے گئے اور بدبودار رہ گئے اسی وجہ سے زمانہ بدبودار ہو گیا۔

قبر والوں سے کلام:

﴿7138﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن واقد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد حضرتِ سیِّدُنا یونُس بن مَیسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ آپ ایک مرتبہ جمعہ کے دن صبح سویرے دِمَشق کے قبرستان سے گزر رہے تھے کہ کسی کو یہ کہتے سنا: یہ یونُس بن مَیسرہ ہیں جو صبح سویرے آئے ہیں، تم لوگ حج کرتے ہو، ہر مہینے عُمرہ کرتے ہو، روزانہ پانچ نمازیں پڑھتے ہو، تم عمل کرتے ہو مگر جانتے نہیں جبکہ ہم جانتے ہیں مگر عمل نہیں کر سکتے۔ حضرتِ سیِّدُنا یونُس بن مَیسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ متوجہ ہوئے اور سلام کیا لیکن کسی نے جواب نہیں دیا تو آپ نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! میں نے تمہاری باتیں سنیں اور تمہیں سلام کیا مگر تم نے جواب نہ دیا۔ قبر والوں نے کہا: ہم نے تمہاری باتیں سنیں البتہ سلام کا جواب نیکی ہے اور ہماری نیکیوں اور برائیوں کے درمیان اب آڑ ہے۔

سیِّدُنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام اور قارون کی ملاقات:

﴿7139﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونُس بن مَیسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا یُونُس عَلَیْہِ السَّلَام اور قارون کی ملاقات ہوئی۔ یہ وہی قارون ہے جسے زمین میں دھنسایا گیا تھا جبکہ حضرتِ سیِّدُنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام کو سمندر کی گہرائی میں داخل کیا گیا تھا۔ قارون نے حضرتِ سیِّدُنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام سے کہا: اے یونُس! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں توبہ کرو پہلے قدم میں ہی تم اِسے پالو گے۔ آپ نے فرمایا: تم نے کیوں نہ کی؟ اس نے کہا: میں نے اپنے چچازاد کی بارگاہ میں توبہ کی تھی۔

شیطان کا مکر و فریب:

﴿7140﴾... حضرتِ سیِّدُنا یونُس بن مَیسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: شیطان دنیا کے ساتھ ہے اور اس کا فریب مال کے ذریعے ہے۔ شیطان خواہشِ نفسانی کے وقت اسے مُزَیَّن اور شہوت کے وقت اس کی تکمیل کرتا ہے۔

سیِّدُنا یُونُس بن مَیسَرہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی احادیث

آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کئی صحابۂ کرام سے احادیث روایت کی ہیں۔ چند کے اسمائے مُبارَکہ یہ ہیں: حضرت امیر مُعاوِیہ، حضرت عبد اللہ بن عَمْرو، حضرت واثِلہ بن اَسقع اور حضرت عبد اللہ بن بُسر رَضِیَ اللہُ عَنْہُم۔ تابعین کرام میں سے حضرت اُمِّ دَرْدَاء (صُغْرٰی) اور حضرت ابو ادریس خَولانی رَحِمَہُمُ اللہ سے روایات لی ہیں۔

بھلائی اور بُرائی:

﴿7141﴾... حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ بن سفیان رَضِیَ اللہُ عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَلْخَیْرُ عَادَۃٌ وَّالشَّرُّ لَجَاجَۃٌ یعنی بھلائی فطری عمل ہے جبکہ بُرائی ہٹ دھرمی ہے۔ (1)

نورانی کُتَبہ:

﴿7142﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عَمْرو رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب،

---

(1)... ابن ماجہ، المقدمۃ، باب فضل العلماء والحث علی طلب العلم، ۱/ ۱۴۴، حدیث: ۲۲۱

حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: میں نے (خواب میں) دیکھا کہ ایک کتبہ میرے تکیے کے نیچے سے نکلا میں اسے دیکھنے لگا، وہ ایک نور تھا جو ملک شام کی جانب بلند ہو رہا تھا۔[1]

میت کے لئے دعا:

﴿7143﴾... حضرتِ سیِّدُنا واثلہ بن اَسقع رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو (میت کے لئے یوں) دعا کرتے سنا: اَللّٰھُمَّ اِنَّ فُلَانَ ابْنَ فُلَانٍ فِیْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جَوَارِكَ فَقِهٖ فِتْنَةَ الْقَبْرِ وَعَذَابَ النَّارِ اَنْتَ اَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَقِّ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لَهٗ وَارْحَمْهُ اِنَّكَ اَنْتَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْم یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! فلاں بن فلاں تیرے ذمہ اور پناہ میں ہے تُو اسے عذابِ قبر اور عذابِ جہنَّم سے بچا، تو ہی وفا اور حق والا ہے۔ الٰہی! اسے بخش دے اور اس پر رحم فرما، بے شک تو بخشنے والا مہربان ہے۔[2]

"کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ" کی تفسیر:

﴿7144﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو درداء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیتِ مقدسہ:

كُلَّ يَوْمٍ هُوَ فِيْ شَاْنٍ ﴿۲۹﴾ (پ۲۷، الرحمٰن: ۲۹) ترجمۂ کنز الایمان: اُسے ہر دن ایک کام ہے۔

کی تفسیر میں ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان یہ ہے کہ گناہوں کو معاف فرماتا، مصیبتوں کو دور کرتا، کسی قوم کو بلندی عطا فرماتا اور کسی کو رُسوا کرتا ہے۔[3]

﴿7145﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور پُرنور، شافِعِ یومُ النُّشور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بتوں کی پوجا سے ممانعت کے بعد میرے رب نے مجھے سب سے پہلے جس چیز سے منع کرنے کا حکم فرمایا وہ شراب نوشی اور لوگوں سے جھگڑا کرنا ہے۔[4]

---

1 ...مسند شامیین، سعید عن یونس بن میسرة بن حلبس، ۱/ ۱۷۹، حدیث: ۳۰۸

2 ...ابن ماجہ، کتاب الجنائز، باب ماجاء فی الدعاء فی الصلاة علی الجنائز ة، ۲/ ۲۱۸، حدیث: ۱۴۹۹

3 ...بخاری، کتاب التفسیر، باب سورة الرحمٰن، ۳/ ۳۴۳۰، قول مجاهد

4 ...معجم کبیر، ۲۰/ ۸۳، حدیث: ۱۵۷

فضائلِ قُرآن بزبانِ مصطفٰے:

﴿7146﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُعاذ بن جبل رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیعِ اُمَّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک دن فتنوں اور ان کی سختی وشدت کا ذکر کیا تو حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم نے عرض کی: یا رسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! اِن سے بچنے کا راستہ کیا ہے؟ ارشاد فرمایا: قرآنِ کریم جس میں تمہارے اگلوں اور پچھلوں کی خبریں ہیں اور یہ تمہارے درمیان قولِ فیصل ہے۔ جو ظالم اسے چھوڑ دے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے تباہ وبرباد کر دے گا اور جو ہدایت کے لئے (اسلام کے سوا) دوسری راہ اختیار کرے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے گمراہ کر دے گا۔ قرآن کریم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مضبوط رسی، حکمت والا ذکر اور سیدھی راہ ہے۔ یہی وہ کلام ہے کہ جب اسے جنات نے سنا تو پکار اٹھے:

اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۙ﴿۱﴾ یَّهْدِیْۤ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ ؕ (پ۲۹، الجن: ۱، ۲)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے ایک عجیب قرآن سنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے۔

قرآن ہی وہ کلام ہے جس سے دوسری زبانیں مُشْتَبَہ نہیں ہوتیں [1] اور یہی وہ کلام ہے جسے بار بار پڑھنے سے دل اُکتاہٹ کا شکار نہیں ہوتا۔[2]

مسلمان کی عیادت کی فضیلت:

﴿7147﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو دَرْداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جب کوئی شخص اپنے بھائی کی عیادت کے لئے جاتا ہے تو کمر تک رحمتِ الٰہی میں ڈوبا ہوتا ہے اور جب مریض کے پاس ٹھیک طرح سے بیٹھ جاتا ہے تو اسے رحمت ڈھانپ لیتی ہے۔[3]

1... قرآن مجید کی عبارت دوسرے کلاموں سے ایسی ممتاز ہے کہ دوسرا عربی کلام خواہ کتنا ہی فصیح وبلیغ ہو اس سے خلط نہیں ہو سکتا۔ مخلوق کا کلام خالق کے کلام سے مشتبہ نہیں ہو سکتا یا اس جملہ کے معنٰی یہ ہیں کہ یہ کلام مسلمانوں کی زبان پر گراں نہیں پڑتا۔ آسانی سے پڑھ لیا جاتا ہے بلکہ حفظ کر لیا جاتا ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۳/ ۲۴۰)

2... ترمذی، کتاب فضائل القرآن، باب ماجاء فی فضل القرآن، ۴/ ۴۱۴، حدیث: ۲۹۱۵ ...... معجم کبیر، ۲۰/ ۸۴، حدیث: ۱۶۰

3... مسند ابی یعلٰی، ثابت البنانی عن انس، ۳/ ۲۱۷، حدیث: ۳۴۱۶

حضرت سَیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْعَزِیْز

ہمارے آقا و مولا حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْعَزِیْز بھی شامی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه پاکباز، گناہوں سے بچنے والے، بہت فکر مند اور مُتَحرِّک رہنے والے تھے۔

آپ کی خصوصیات:

حضرتِ سَیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْعَزِیْز اپنے وقت میں امتِ محمدیہ کے واحد و یکتا صاحب فضل ہستی تھے اور عدل وانصاف میں اُموی خاندان کی سب سے ممتاز شخصیت کے حامل تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه پاک دامن، عبادت گزار، گناہوں سے باز رہنے اور خوف و وَرَع والے تھے۔ اُخْرَوی زندگی نے آپ کو فانی دنیا سے بے نیاز کر رکھا تھا اور عدل وانصاف قائم کرنے میں آپ ملامت کرنے والوں کی ملامت کی پروا نہیں کرتے تھے۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه رعایا کے لئے امن وامان کا باعث اور مخالفین کے لئے دلیل وبُرہان تھے۔ آپ کی گفتگو کا انداز عالمانہ اور سمجھانے کا انداز حکیمانہ تھا۔

عُلَمائے تصوف فرماتے ہیں: قربِ خداوندی کے حصول کے لئے آگے بڑھنے، بلند رُتبہ پانے کے لئے عُیُوب سے دور رہنے اور گھٹیا کو چھوڑ کر عُمدہ کی طرف بڑھنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

بنو اُمَیَّہ میں عمدہ کردار کے حامل:

﴿7148﴾... حضرتِ سَیِّدُنا امام محمد باقر عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَافِر سے حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْعَزِیْز کے بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: کیا تم نہیں جانتے کہ ہر قوم میں عمدہ کردار کا حامل ایک شخص ہوتا ہے بنو اُمیہ کے وہ شخص عُمَر بن عبد العزیز ہیں جو بروزِ قیامت ایک جماعت کی صورت میں اٹھائے جائیں گے۔

﴿7149﴾... حضرتِ سَیِّدُنا نافع رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سَیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا کو اکثر یہ فرماتے سنتا: اے کاش! میں یہ جان لوں اولادِ عُمَر میں سے وہ کون سا شخص ہے جس کے چہرے پر ایک نشان ہوگا جو زمین کو عدل سے بھر دے گا۔

﴿7150﴾... حضرتِ سَیِّدُنا وہب بن مُنَبِّہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْه فرماتے ہیں: اگر اس اُمَّت کا (اس وقت) کوئی مہدی ہوتا تو وہ امیر المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْعَزِیْز ہوتے۔

سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام کی بشارت:

﴾7151﴿... حضرتِ سیِّدُنا رَباح بن عُبَیْدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز ایک بوڑھے شخص کو اپنے ہاتھ کا سہارا دیئے نماز کے لئے نکلے۔ میں نے دل میں کہا: یہ بوڑھے میاں سخت مِزاج معلوم ہوتے ہیں۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نماز سے فارغ ہوئے تو میں آپ کے پاس گیا اور عرض کی: اے امیر المؤمنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کا بھلا کرے! وہ بوڑھے میاں کون تھے جو آپ کے ہاتھ کا سہارا لئے ہوئے تھے؟ فرمایا: اے رَباح! کیا تم نے انہیں دیکھ لیا؟ میں نے عرض کی: جی ہاں۔ فرمایا: مجھے تم نیک شخص معلوم ہوتے ہو وہ میرے بھائی حضرتِ سیِّدُنا خضر عَلَیْہِ السَّلَام تھے جو مجھے یہ بتانے آئے تھے کہ عنقریب اس اُمَّت کی باگ ڈور میرے سپرد کر دی جائے گی اور میں اس امت میں عادِلانہ و مُنْصِفانہ نظام نافذ کروں گا۔

عقیدت مند راہب:

﴾7152﴿... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن فَضالہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا ایک جزیرے میں کسی راہب کے ہاں اس کے عبادت خانے میں ٹھہرے۔ اُس راہب کو وہاں رہتے ہوئے ایک عرصہ گزر چکا تھا اور اُسے آسمانی کُتُب کا عالِم کہا جاتا تھا۔ راہب کو پہلے کبھی نہیں دیکھا گیا کہ وہ کسی کے پاس گیا ہو مگر جب حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر بن عبد العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو دیکھا تو ان کے پاس آیا اور کہا: کیا تمہیں معلوم ہے کہ میں تمہارے پاس کیوں آیا ہوں؟ آپ نے فرمایا: نہیں۔ راہب نے کہا: تمہارے والد کی وجہ سے۔ بے شک ہم نے عادِل حکمرانوں میں سے انہیں حُرمت والے مہینوں میں رجب کی جگہ پایا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن فَضالہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا ایوب بن سُوید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: تین پے در پے مہینوں یعنی ذُوالْقَعْدَہ، ذُوالْحِجَّہ، مُحَرَّمُ الْحَرَام سے مراد حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر اور حضرتِ سیِّدُنا عثمان رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُم ہیں جبکہ رجب ان مہینوں سے منفرد (الگ) ہے جس سے مراد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز ہیں۔

بھیڑیئے اور بکریاں ایک ساتھ:

﴾7153﴿... جَسْر نامی قَصّاب کا بیان ہے کہ میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے دورِ خلافت

میں دودھ دوہتا تھا۔ ایک بار میں کسی چرواہے کے پاس سے گزرا جس کے ریوڑ میں تقریباً 30 بھیڑیئے تھے چونکہ میں نے پہلے کبھی بھیڑیئے دیکھے نہیں تھے تو میں سمجھا کہ یہ کتے ہیں، میں نے چرواہے سے پوچھا: اتنے کتوں کا آپ کیا کریں گے؟ چرواہے نے کہا: بیٹا! یہ کتے نہیں بلکہ بھیڑیئے ہیں۔ میں نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! بکری کے ریوڑ میں بھیڑیا ہو اور ریوڑ کو نقصان نہ پہنچائے یہ کیسے ممکن ہے؟ چرواہے نے کہا: بیٹا! جب سر درست ہو تو پورا جسم نقصان سے محفوظ رہتا ہے۔ یہ واقعہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے دورِ خلافت کا ہے۔

﴿7154﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو جب خلیفہ بنایا گیا تو چرواہوں نے کہا: یہ نیک شخص کون ہے جو لوگوں پر مُقرّر ہوا ہے؟ ان سے پوچھا گیا: تمہیں ان کے نیک ہونے کا علم کیسے ہوا؟ انہوں نے کہا: یہ انصاف پسند حاکم جب سے لوگوں پر مقرر ہوا ہے بھیڑیوں نے ہماری بکریوں کا پیچھا چھوڑ دیا ہے۔

﴿7155﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن اَعْیَن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے دورِ خلافت میں کَرمان کے علاقے میں بکریاں چرایا کرتا تھا۔ بکریاں بھیڑیوں کے ساتھ چر رہی ہوتیں۔ ایک رات کسی بھیڑیئے نے بکری پر حملہ کر دیا تو میں نے کہا: میرے خیال میں اس نیک شخص کا وصال ہو گیا۔

حضرتِ سیِّدُنا حَمّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: مجھے حضرتِ موسیٰ بن اعین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یا کسی اور نے بتایا کہ انہوں نے جب حساب لگایا تو یہ وہی رات تھی جس میں حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کا وصال ہوا تھا۔

ایک خُراسانی کی بیعت:

﴿7156﴾... ولید بن ہِشام کا بیان ہے: ہمیں خبر ملی کہ خُراسان کے ایک شخص نے خواب میں کسی کو یہ کہتے سنا کہ "جب مروان کے خاندان کا پیشانی پر زخم والا شخص خلیفہ بنے تو تم جا کر اس کے ہاتھ پر بیعت کرنا کیونکہ وہ انصاف پسند خلیفہ ہو گا۔" لہٰذا جب بھی کوئی خلیفہ بنتا میں اس کے بارے میں پوچھا کرتا حتّٰی کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز خلیفہ بن گئے تو وہ شخص تین بار میرے خواب میں آیا اور آخری مرتبہ

میرے خواب میں آیا تو مجھے ڈرا دھمکا کر کہا تو میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی طرف روانہ ہوا اور ان کی خدمت میں حاضر ہو کر سارا واقعہ بیان کیا۔ آپ نے مجھ سے پوچھا: تمہارا نام کیا ہے؟ کہاں کے رہنے والے ہو؟ تمہارا گھر کہاں ہے؟ میں نے صرف اتنا کہا: میں خُراسان کا رہنے والا ہوں۔ پوچھا: جہاں تم رہتے ہو وہاں کا گورنر کون ہے؟ تمہارے وہاں دوست اور دشمن کون ہیں؟ انہوں نے مجھ سے نرمی سے پوچھا پھر میرے نہ بتانے پر انہوں نے مجھے چار ماہ اپنے ہاں روکے رکھا۔ میں نے آپ کے غلام حضرتِ سیِّدُنا مُزاحِم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے عرض کی تو اس نے کہا: امیر المؤمنین نے تمہارا فیصلہ لکھ دیا ہے۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے کچھ عرصے بعد مجھے بلا کر فرمایا: میں نے تمہارا فیصلہ کر دیا ہے کیونکہ ہم نے تمہارے بارے میں مکمل تحقیقات کروائی ہیں جو تم نے اپنے دوستوں اور دشمنوں کے متعلق چھپائی تھیں۔ آؤ! مجھ سے اطاعت وفرمانبرداری اور عدل وانصاف پر بیعت کرو اگر تم نے ان سب پر عمل چھوڑا تو بیعت ٹوٹ جائے گی۔ یہ سن کر میں نے بیعت کر لی۔ آپ نے فرمایا: تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہے؟ میں نے کہا: نہیں، میں مال دار ہوں میں تو صرف بیعت کے لئے آیا تھا۔ پھر میں نے رخصت کی اجازت چاہی اور لوٹ آیا۔

خوفِ خدا:

﴿7157﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اَعْیَن رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا خالد بن یزید بن مُعاویہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہمراہ بیتُ المقدس کے صحن میں تھا کہ اچانک ایک نوجوان نے آکر انہیں سلام کیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اس کی طرف متوجہ ہوئے تو اس نے پوچھا: کیا ہم پر کوئی نگران ہے؟ میں نے فوراً کہا: ہاں تم دونوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے سنتا دیکھتا نگران مُقَرَّر ہے۔ یہ سُن کر اس نوجوان کے آنسو بہہ پڑے وہ حضرتِ سیِّدُنا خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے ہاتھ چھڑا کر چلا گیا۔ میں نے حضرتِ سیِّدُنا خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے پوچھا: یہ کون تھا؟ انہوں نے تعجب سے کہا: کیا تم اسے نہیں جانتے؟ یہ امیر المؤمنین کے بھائی عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز ہیں۔ اگر تمہاری عُمَر دراز ہوئی تو تم اسے ہدایت یافتہ امام دیکھو گے۔

خلافت سے پہلے خلیفہ ہونے کی خبر:

﴿7158﴾... حضرتِ سیِّدُنا حبیب بن ہند اَسلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن

مُسَیّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہم سے مقامِ عَرَفات میں فرمایا: (زیادہ محبوب) خُلَفا تین ہیں۔ میں نے پوچھا: کون کون؟ فرمایا: حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق اور عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم۔ میں نے کہا: دو کو تو میں جانتا ہوں مگر یہ تیسرے عُمَر کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: اگر تمہاری عُمر دراز ہوئی تو انہیں دیکھو گے اور اگر انتقال کر گئے تو وہ تمہارے بعد ہوں گے۔

ہدایت یافتہ امام:

﴿7159﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سیرین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن سے انگوری شیرہ کے متعلق پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا: ہدایت یافتہ امام یعنی حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اس کے استعمال سے منع فرمایا ہے۔

﴿7160﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے علاوہ کوئی مہدی ہوتا تو وہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز ہوتے۔[1]

زاہد تو سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ الرَّحْمَہ ہیں:

﴿7161﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: لوگ مالک بن دینار کو زاہد کہتے ہیں۔ سنو! زاہد تو حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز ہیں کہ جن کے پاس دنیا چل کر آئی مگر انہوں نے اسے ٹھکرا دیا۔

﴿7162﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو یونُس بن ابو شبیب عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز (خلافت سے قبل) طواف کر رہے تھے، میں بھی ان کے ساتھ تھا۔ ان کے اِزار باندھنے کی جگہ پیٹ کی سَلْوَٹوں میں غائب تھی (یعنی کافی صحت مند تھے)، جب خلیفہ بنے تو (اتنے کمزور ہو گئے کہ) میں ان کی پسلیاں چھوئے بغیر گِن سکتا تھا۔

---

[1]... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: لَا مَھْدِیَ اِلَّا عِیْسٰی (یعنی حضرت عیسٰی بن مریم عَلَیْہِمَا السَّلَام کے سوا مہدی کوئی نہیں) نہایت ہی ضعیف بلکہ موضوع حدیث (روایت) ہے اور اگر وہ حدیث ہے، صحیح بھی ہو تب بھی وہاں مہدی سے مراد ہدایت یافتہ معصوم (سیِّدُنا عیسٰی عَلَیْہِ السَّلَام) ہے نہ کہ امام مہدی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۷/ ۲۷۴، ملتقطاً)

خلیفۂ راشد کی آمدنی:

﴿7163﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: خلیفہ ابو جعفر نے مجھ سے پوچھا: خلیفہ بننے سے قبل تمہارے والد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی آمدنی کتنی تھی؟ میں نے کہا: 40 ہزار دینار۔ پوچھا: وصال کے وقت آمدنی کتنی تھی؟ میں نے کہا: 400 دینار اور اگر وہ مزید کچھ دن رہتے تو اس سے بھی کم ہو جاتی۔

﴿7164﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہِشام بن یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد العزیز بن عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: خلیفہ ابو جعفر نے مجھے بلوایا اور پوچھا: تمہارے والد کو جب خلافت کی ذمہ داری سونپی گئی تو ان کی آمدنی کتنی تھی؟ میں نے کہا: 50 ہزار دینار۔ پوچھا: وصال کے وقت کتنی تھی؟ میں نے کہا: کمی کرتے رہے حتّٰی کہ 200 دینار ہو گئی تھی، اگر مزید کچھ دن رہتے تو اور کم ہو جاتی[1]۔

زاہدانہ زندگی:

﴿7165﴾... مَسْلَمہ بن عبد الملک کہتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی عیادت کے لئے گیا تو انہیں میلی قمیص زیبِ تن کئے دیکھ کر (اپنی بہن) فاطمہ بنتِ عبد الملک سے کہا: اے فاطمہ! امیر المؤمنین کی قمیص دھو دو۔ بہن نے کہا: اِنْ شَآءَ اللہ میں دھو دوں گی۔ جب دوبارہ حاضر ہوا تو آپ اسی میلی قمیص میں تھے۔ میں نے فاطمہ سے کہا: کیا میں نے تمہیں امیر المؤمنین کی قمیص دھونے کا نہیں کہا تھا؟ لوگ ان کی عیادت کے لئے آتے ہیں۔ میری بہن نے جواب دیا: بخدا! ان کے پاس اس کے علاوہ کوئی اور قمیص نہیں ہے (جسے پہن لیں)۔

﴿7166﴾... مَسْلَمہ بن عبد الملک کہتے ہیں: جس دن امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کا انتقال ہوا اُس روز میں ان کے پاس گیا۔ میری بہن فاطمہ بنتِ عبد الملک ان کے سرہانے بیٹھی تھی، وہ مجھے دیکھ کر وہاں سے اٹھی اور ان کے پاؤں کے پاس بیٹھ گئی، میں ان کے سرہانے بیٹھ گیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی

1... ایک روایت میں 400 اور ایک میں 200 کا ذکر ہے اس میں تو اتفاق ہے کہ حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز آمدنی مین کمی کرتے رہے لیکن مقدار میں اختلاف ہے دونوں میں سے ایک درست ہے۔

عَلَیْہ میلی قمیص پہنے ہوئے تھے جس کا گریبان بھی پھٹ چکا تھا میں نے فاطمہ سے کہا: اگر تم ان کی قمیص تبدیل کر دو تو اچھا ہے۔ وہ خاموش رہی، میں نے دوبارہ کہا حتّٰی کہ جب غصے میں کہا تو فاطمہ کہنے لگی: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ان کے پاس اس کے سوا کوئی اور قمیص نہیں ہے۔

﴿7167﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمارہ بن ابو حفصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی عیادت کے لئے حاضر ہوا اس وقت آپ ایک قمیص پہنے ہوئے تھے جو میلی تھی اور اس کا گریبان بھی پھٹا ہوا تھا۔ مَسْلَمہ بن عبد الملک ان کے پاس آئے اور اپنی بہن اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجہ فاطمہ بنتِ عبد الملک سے کہنے لگے: میرے پاس ان کی کوئی قمیص لاؤ تاکہ ہم انہیں پہنائیں کیونکہ لوگ ان کے پاس عیادت کے لئے آرہے ہیں۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: اے مسلمہ! انہیں چھوڑ دو، جو کپڑے تم دیکھ رہے ہو کوئی صبح یا شام امیر المؤمنین پر ان کے سوا دوسرے کپڑوں میں نہیں گزرتی۔

بغیر عوض قبر کی جگہ بھی قبول نہ کی:

﴿7168﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُلَیمان بن داوٗد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: خزانچی پر تہمت مت لگانا کیونکہ میں نے صرف 21 دینار چھوڑے ہیں جس میں دیرِ سَمْعان میں رہنے والے لوگوں کے گھروں کا کرایہ، زمین میں موجود ان کی کھیتی اور قبر کی قیمت شامل ہے کیونکہ میں جانتا ہوں کہ وہ اس جگہ کو اپنے لئے استعمال نہیں کریں گے۔

﴿7169﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے غلام ابو اُمَیَّہ خَصِی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے مجھے دو دینار دیئے اور دیرِ سَمْعان والوں کی طرف یہ پیغام دے کر بھیجا کہ اگر تم مجھے میری قبر کی جگہ بیچتے ہو تو ٹھیک ہے ورنہ میں کسی اور سے رابطہ کروں۔ انہوں نے جواب دیا: اگر ہمیں اُن کا کسی اور سے رابطہ کرنا پسند ہوتا تو ہم یہ دینار قبول نہ کرتے۔

خلیفۂ وقت کی خوراک:

اسی غلام کا بیان ہے کہ ایک بار میں امیر المؤمنین کے ساتھ حمّام گیا انہوں نے اپنے ہاتھ سے اپنا جسم ملا اور

زائد بالوں کی صفائی کی۔ ایک بار میں امیر المؤمنین کی اہلیہ کے پاس گیا تو انہوں نے (روزانہ کی طرح) مجھے کھانے میں مسور کی دال دی۔ میں نے کہا: روز مسور کی دال کیوں؟ انہوں نے فرمایا: بیٹا! تمہارے آقا امیر المؤمنین کی بھی یہی خوراک ہے۔

انگور کھانے کی خواہش:

﴿7170﴾... حضرتِ سیِّدُنا عون بن مُعْتَمِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز اپنی زوجہ کے پاس آئے اور فرمایا اے فاطمہ! میں انگور خریدنا چاہتا ہوں کیا تمہارے پاس ایک درہم ہے؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ پوچھا: "نُمِیَّہ"[1] ہے؟ کہا: نہیں۔ پھر کہنے لگیں: آپ امیر المؤمنین ہیں، کیا آپ ایک درہم یا نُمِیَّہ کے بھی مالک نہیں ہیں کہ انگور خرید سکیں؟ فرمایا: ہمارا انگور نہ کھانا بروزِ قیامت جہنمی طوق پہننے سے کہیں زیادہ آسان ہے۔

﴿7171﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُقبہ بن نافع قُرَشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا سے پوچھا: کیا آپ مجھے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے بارے میں کچھ بتائیں گی؟ انہوں نے فرمایا: جب سے وہ خلیفہ بنے مجھے نہیں یاد کہ انہوں نے کبھی جنابت یا اِحتِلام کی وجہ سے غسل کیا ہو حتّٰی کہ وصال فرما گئے۔

باندیوں کو اختیار دے دیا:

﴿7172﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے غلام حضرتِ سیِّدُنا سَہل بن صَدَقہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ مجھے امیر المؤمنین کے گھر کے ایک خاص فرد نے یہ بتایا کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو خلافت کی ذمہ داری سونپی گئی تو لوگوں نے گھر کے اندر سے بلند آواز سے رونے کی آوازیں سنیں۔ دریافت کرنے پر معلوم ہوا کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنی باندیوں کو اختیار دیا ہے اور کہا ہے: "مجھے ایسا معاملہ سپرد کر دیا گیا ہے جس نے مجھے تم سے بے پروا کر دیا ہے لہٰذا جو آزاد ہونا چاہتی ہے میں اسے آزاد کرتا ہوں اور جو میرے ساتھ رہنا چاہتی ہے وہ میرے ساتھ رہ

---

[1]... رانگ یا تانبے سے بنا ہوا قدیم سکہ جو درہم کے چھٹے حصہ کے برابر ہوتا ہے۔

سکتی ہے البتہ میں اس کے ہر حق سے بَری ہوں۔" اس لئے وہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ سے نااُمید ہو کر رو رہی ہیں۔

اہلیہ کو اختیار دے دیا:

﴾7173﴿... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: میں اور حضرتِ سیِّدُنا ابن ابو زَکَرِیَّا رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے دروازے کے پاس موجود تھے کہ ہم نے گھر سے رونے کی آواز سنی۔ ہم نے وجہ پوچھی تو پتا چلا کہ امیر المؤمنین نے اپنی اہلیہ کو ساتھ رہنے یا والد کے گھر چلے جانے کا اختیار دیا ہے اور کہا ہے: ذمہ داریوں نے مجھے عورتوں کی طرف سے بے پروا کر دیا ہے۔ ان باتوں کی وجہ سے ان کی اہلیہ رونے لگیں اور اہلیہ کو روتا دیکھ کر باندیاں بھی رونے لگیں۔

رات بھر خوفِ خُدا سے گریہ وزاری:

﴾7174﴿... حضرتِ سیِّدُنا مُغیرہ بن حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں: حضرت فاطمہ بنتِ عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے مجھ سے کہا: اے مغیرہ! ایسے لوگ تو ہو سکتے ہیں جو امیر المؤمنین سے زیادہ نماز روزے والے ہوں لیکن میں نے ان سے زیادہ خوفِ خدا رکھنے والا کوئی نہیں دیکھا۔ جب وہ گھر میں داخل ہوتے ہیں تو جائے نماز پر آجاتے ہیں اور نیند کے غَلَبہ تک روتے اور دعا کرتے رہتے ہیں اور جب بیدار ہوتے ہیں تو پھر روتے ہوئے دعا میں مشغول ہو جاتے، ساری رات یوں ہی گزار دیتے ہیں۔

﴾7175﴿... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن ابو سائب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے چہرے سے زیادہ کسی کے چہرے پر خوفِ خدا یا خشوع و خضوع کے آثار نہیں دیکھے۔

جانور کے حق کا خیال:

﴾7176﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان ثَقَفِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کا ایک غلام تھا جو خچر پر مزدوری کر کے روزانہ ایک درہم مزدوری لاتا تھا۔ ایک دن دو درہم لے کر آیا تو امیر المؤمنین نے پوچھا: یہ کہاں سے؟ اس نے کہا: آج منڈی اچھی تھی۔ آپ نے فرمایا: منڈی اچھی

نہیں تھی بلکہ تم نے خچر کو تھکا دیا ہے، چلو اب اسے تین دن آرام دو۔

کنیز سے حُسنِ سلوک:

﴿7177﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز کی اہلیہ کی ایک کنیز تھی جسے انہوں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز کی خدمت میں پیش کر کے کہا: میں جانتی ہوں کہ یہ آپ کو پسند ہے لہٰذا میں اسے آپ کو تحفے میں دیتی ہوں، آپ اپنی ضرورت اس سے پوری کیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے کنیز! بیٹھو، بخدا! تمہیں پانے سے زیادہ مجھے دنیا کی کوئی چیز پسند نہیں، تم مجھے اپنے بارے میں بتاؤ اور اپنے قیدی بننے کا واقعہ بھی بتاؤ۔ اس نے کہا: میرا تعلُّق بَرْبَر قبیلے سے ہے۔ میرے والد ایک جرم کرنے کے بعد عبدُ الملک بن مروان کی طرف سے افریقہ پر مقرر گورنر موسیٰ بن نُصَیر سے بھاگ گئے۔ موسیٰ بن نُصَیر نے مجھے گرفتار کر کے عبدُ الملک کو تحفۃً دے دیا، اس نے مجھے اپنی بیٹی فاطمہ کو تحفے میں دے دیا اور انہوں نے مجھے آپ کے حوالے کر دیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز نے فرمایا: بخدا! قریب تھا کہ ہم رُسوا ہو جاتے۔ پھر آپ نے اس کنیز کو ضرورت کا سامان دے کر اس کے گھر والوں کے پاس بھیج دیا۔

بہترین میانہ روی اور بہترین معافی:

﴿7178﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن سُوَید رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز نے ہمیں جمعہ پڑھایا پھر تشریف فرما ہوئے۔ آپ نے ایسی قمیص پہن رکھی تھی جس کے گریبان پر آگے اور پیچھے پیوند لگے ہوئے تھے۔ ایک شخص نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے آپ کو بہت کچھ عطا کیا ہے، آپ اچھا لباس کیوں نہیں پہنتے؟ آپ نے کچھ دیر سر جھکائے رکھا پھر سر اٹھا کر فرمایا: بہترین مِیانہ روی مال داری کی حالت میں ہوتی ہے اور بہترین مُعافی وہ ہے جو بدلہ لینے پر قادر ہونے کے باوُجود ہو۔

خلیفۂ وقت کی بیٹی کا لباس:

﴿7179﴾... حضرتِ سیِّدُنا قُربان بن دَبیق رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز خدمت میں حاضر تھا کہ قریب سے آپ کی امینہ نامی بچی گزری تو آپ نے اسے

اٰمین اٰمین کہہ کرپکارامگراس نے جواب نہ دیاتو آپ نے کسی کو بھیج کر اُسے بلوایااور پوچھا: تم بلانے پر کیوں نہیں آئی؟ بیٹی نے جواب دیا: میں ایسالباس پہنے ہوئے نہیں تھی کہ آپ کے پاس آتی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مُزاحِم سے کہا: دیکھو! جس بستر کو ہم نے اُدھیڑا تھااس میں سے ایک قمیص کا کپڑا کاٹ کر اِسے دے دو۔ حضرتِ سیِّدُنامزاحم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ایک ٹکڑا کاٹ کر دے دیا۔ ایک شخص نے بچی کی پھوپھی اُمُّ الْبَنِیْن کے پاس جاکر کہا: آپ کے پاس بہت کچھ ہے جبکہ آپ کی بھتیجی کے پاس عمدہ لباس نہیں ہے۔ چنانچہ اس نے اپنی بھتیجی کو کپڑوں کی ایک الماری بھیجی اور کہا: عُمر سے کچھ نہ مانگنا۔

قبر کی پکار:

﴿7180﴾... حضرتِ سیِّدُناعبداللہ بن عَیَّاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز ایک جنازے کے ساتھ گئے تو لوگ آگے بڑھ گئے اور آپ پیچھے رہ گئے۔ لوگ جنازہ رکھ کر آپ کا انتظار کرنے لگے جب آپ پہنچے تو کسی نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ تو میت کے ولی ہیں، آپ جنازہ کو اور ہمیں چھوڑ کر کہاں رہ گئے تھے؟ فرمایا: ہاں! ابھی ایک قَبْر نے مجھے پکار کر کہا: اے عُمَر بن عبد العزیز! مجھ سے کیوں نہیں پوچھتے کہ میں اپنے اندر آنے والوں کے ساتھ کیا برتاؤ کرتی ہوں؟ میں نے اُس سے کہا: مجھے ضَرور بتا۔ وہ کہنے لگی: میں اس کا کفن پھاڑ کر جِسْم کے ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالتی ہوں، اس کا خون چوس کر گوشت کھا جاتی ہوں۔ کیاتم مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ میں اس کے جوڑوں کے ساتھ کیا کرتی ہوں؟ میں نے کہا: ضَرور بتا۔ کہنے لگی: میں ہتھیلیوں کو کلائیوں سے، کلائیوں کو بازوؤں سے، بازوؤں کو کاندھوں سے، سرینوں کو رانوں سے، رانوں کو گھٹنوں سے، گُھٹنوں کو پِنڈلیوں سے اور پِنڈلیوں کو قدموں سے جُدا کر دیتی ہوں۔ اتنا کہنے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رونے لگے پھر فرمایا: سنو! اِس دنیا کی عُمر بہت تھوڑی ہے جو گناہ گار اس دنیا میں عزت والا ہے آخِرت میں ذلیل ورسوا ہوگا، جو مال دار ہے آخرت میں فقیر ہوگا، اس کا جوان بوڑھا ہو جائے گا اور زندہ مر جائے گا، لہٰذا دنیا کا تمہاری طرف آنا تمہیں دھوکے میں نہ ڈالے کیونکہ تم جانتے ہو یہ بہت جلد رُخصت ہونے والی ہے۔ دھوکے میں پڑنے والا وہی ہے جو اس سے دھوکا کھائے۔ کہاں گئے اس میں بسنے والے؟ جنہوں نے شہر آباد کئے، نہریں نکالیں اور درخت اُگائے

مگر اس میں بہت تھوڑا عرصہ رہ پائے۔ انہیں صحت وتندرستی نے دھوکے میں ڈالا اور چستی نے مغرور بنایا تو گناہوں میں پڑ گئے۔ بخدا! اُس مال کے سبب ان پر حسرت کی جاتی ہے جو انہوں نے بڑی کنجوسی کے بعد حاصل کیا اور اس کے جمع کرنے کی وجہ سے ان سے حسد کیا جاتا ہے۔ سوچو! مٹی اور ریت نے ان کے جسموں کے ساتھ کیا کِیا؟ قبر کے کیڑوں نے ان کی ہڈیوں اور جوڑوں کا کیا حال کر دیا؟ یہ دُنیا میں خوشحالی اور چین میں رہتے، نرم وملائم بستروں پر سوتے، نوکر چاکر ان کی خدمت کرتے، گھر والے ان کی عزت اور پڑوسی ان کی حمایت کرتے تھے۔ اگر تم انہیں پکار سکو تو گزرتے ہوئے ضرور پکارنا اور اگر انہیں بلا سکو تو ضرور بلانا۔ ان مردوں کے لشکر کے پاس سے تم گزرو تو جن گھروں میں یہ عیش وعشرت سے رہا کرتے تھے ان کے ارد گرد کو بھی دیکھو۔ ان کے مالداروں سے پوچھو: تمہارے پاس کتنا مال بچا ہے؟ ان کے فقیروں سے پوچھو: تمہارا فقر کتنا باقی ہے؟ ان سے ان کی زبانوں کے متعلق پوچھو جن سے وہ باتیں کیا کرتے تھے، ان کی آنکھوں کے بارے میں پوچھو جن سے بدنگاہی کیا کرتے تھے۔ ان سے پوچھو کہ پتلی جلد، خوبصورت چہرے، نرم ونازک بدن کے ساتھ کیڑوں نے کیا سلوک کیا؟ کیڑوں نے ان کے رنگ اُڑا دیئے، گوشت کھا گئے، چہرے خاک آلود کر دیئے، خوبصورتی کو ختم کر دیا، ریڑھ کی ہڈی توڑ کر جسم کے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے اور جوڑوں کو ریزہ ریزہ کر دیا۔ ان سے پوچھو تمہارے خیمے اور عورتیں کہاں گئیں؟ خدمت گار کہاں گئے؟ غلام کہاں گئے؟ جمع پونجی اور خزانے کہاں گئے؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! انہوں نے قبر کے لئے کچھ تیاری نہیں کی، کوئی سہارا بھی نہیں بنایا، نیکی کا پودا بھی نہیں لگایا، سکونِ قبر کے لئے کچھ نہیں بھیجا۔ کیا اب وہ تنہائی اور ویرانوں میں نہیں پڑے ہوئے؟ کیا اب ان کے لئے دن اور رات برابر نہیں؟ کیا اب وہ تاریکی میں نہیں ہیں؟ ہاں! اب ان کے اور ان کے عمل کے درمیان رُکاوٹ کر دی گئی اور عزیز واَقْرِبا سے ان کی جُدائی ہو گئی ہے۔ کتنے ہی خوشحال مَردوں اور عورتوں کی حالت بدل گئی، ان کے چہرے گل سڑ گئے، ان کے جسم گردنوں سے جدا ہو گئے، ان کے جوڑ الگ الگ ہو گئے، ان کی آنکھیں رُخساروں پر بہہ پڑیں، منہ خون اور پیپ سے بھر گئے، ان کے جسموں میں حشرات الارض (کیڑے مکوڑے) پھرنے لگے، اعضا بکھر کر جدا ہو گئے، بخدا! کچھ ہی عرصے میں ان کی ہڈیاں بوسیدہ ہو گئیں، باغات چھوٹ گئے، کشادگی کے بعد وہ تنگی میں جا پڑے، ان کی بیواؤں نے

دوسرے نکاح کر لئے، اَولاد گلیوں میں دربدر رہے، رشتہ داروں نے ان کے مکانات و میراث بانٹ لئے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ان میں کچھ خوش نصیب وہ ہیں جن کی قبروں میں وُسعت، رونق اور تازگی ہے اور وہ قبروں میں مزے لوٹ رہے ہیں۔ اے کل قبر کے مکین ہونے والے شخص! تجھے دنیا کی کس چیز نے دھوکے میں رکھا؟ کیا تو یہ سمجھتا ہے کہ ہمیشہ رہے گا یا یہ دنیا تیرے لئے باقی رہے گی؟ تیرا وسیع گھر اور تیری جاری کردہ نہر کہاں گئی؟ تیرے پکے ہوئے پھل کہاں گئے؟ تیرے باریک کپڑے، خوشبو اور دھونی کہاں ہیں؟ تیرے گرمی سردی کے کپڑے کیا ہوئے؟ کیا تو نے مرنے والے کو نہیں دیکھا کہ جب اسے موت آتی ہے تو وہ خود پر سے گھبراہٹ دور نہیں کر سکتا، پسینے سے شرابور رہتا ہے، پیاس سے بِلْبِلاتا اور موت کی سختی و تکلیف سے پہلو بدلتا ہے۔ ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ سے حکم آ گیا ہے، تقدیر کا اٹل فیصلہ ہو چکا ہے اور وہ اَمر آ چکا ہے جس سے تو نہیں بچ سکتا۔

(پھر اپنے آپ سے کہنے لگے) افسوس صد افسوس! اے باپ، بھائی اور بیٹے کی آنکھیں بند کر کے انہیں غسل دینے والے! اے میت کو کفن دینے اور اسے اٹھانے والے! اے قبر میں اکیلا چھوڑ کر لوٹ جانے والے! کاش! تو جان لیتا کہ تُو کھردُری زمین پر کس حال میں ہو گا؟ کاش! تو جان لیتا کہ تیرا کون سا گال پہلے سڑے گا؟ اے مہلکات میں پڑے رہنے والے! تو (عنقریب) مُردوں میں جا بسے گا۔ کاش! تجھے معلوم ہوتا کہ دنیا سے جاتے وقت ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام تجھ سے کس حال میں ملیں گے؟ اور میرے رب کا کیا پیغام لائیں گے۔ پھر یہ اشعار کہے:

تُسَرُّ بِمَا یَفْنٰی وَ تُشْغَلُ بِالصِّبَا   کَمَا غُرَّ بِاللَّذَّاتِ فِی النَّوْمِ حَالِمُ

نَهَارُكَ یَا مَغْرُوْرُ سَهْوٌ وَّ غَفْلَةٌ   وَ لَیْلُكَ نَوْمٌ وَالرَّدٰی لَكَ لَازِمُ

وَ تَعْمَلُ فِیْمَا سَوْفَ تَكْرَهُ غِبَّهٗ   كَذٰلِكَ فِی الدُّنْیَا تَعِیْشُ الْبَهَائِمُ

ترجمہ: (۱)... تم فانی چیزوں پر خوش اور کھیل تماشوں میں ایسے مصروف ہو جیسے سونے والے کو خواب کی لذت نے دھوکے میں رکھا۔

(۲)... اے دھوکے میں مبتلا شخص! تیرا دن بھول اور غفلت میں گزرتا جبکہ رات سونے میں گزرتی ہے پس تیری ہلاکت لازمی ہے۔

(۳)... تو اس چیز میں پڑا ہوا ہے جس کے ختم ہونے کو تو ناپسند جانتا ہے ایسی زندگی تو دنیا میں چوپائے بھی جیتے ہیں۔

یہ اشعار کہنے کے بعد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز وہاں سے چلے آئے اور اس کے ایک ہفتے بعد آپ کا انتقال ہو گیا۔

قبر میں مردے کا حال:

﴿7181﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسد بن زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے ساتھ ایک جنازے میں شریک ہوئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ تدفین کے بعد اپنے چھوٹے خچر پر سوار ہو کر ایک قبر کے پاس گئے اور اس کے پاس اپنی چھڑی گاڑ کر فرمایا: اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَاصَاحِبَ الْقَبْرِ یعنی اے قبر والے تم پر سلامتی ہو۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: مجھے پیچھے سے آواز آئی: وَعَلَیْكَ السَّلَامُ یَاعُمَرَ بْنَ عَبْدِ الْعَزِیْز عَمَّ تَسْاَلُ یعنی اے عُمَر بن عبدُ العزیز! آپ پر سلامتی ہو، آپ کیا پوچھنا چاہتے ہیں؟ میں نے کہا: تیرے مکین کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا: بدن تو میرے ہی پاس ہے لیکن روح بارگاہِ الٰہی میں بھیج دی گئی ہے، میں مزید اس کے حال سے واقف نہیں۔ میں نے کہا: میں تیرے مکین کے بارے میں پوچھنا چاہتا ہوں۔ اس نے کہا: میں اس کی آنکھیں نکال دیتی، پتلیاں نگل جاتی، کفن پھاڑ دیتی اور بدن کھا جاتی ہوں۔ اسی طرح اس نے مختلف چیزوں کا ذکر کیا اور نصیحت آموز اشعار بھی کہے۔

بوسیدہ نہ ہونے والا کفن:

﴿7182﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو قُرَّہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز بنو مروان کے کسی فرد کے جنازے میں گئے اور نمازِ جنازہ کے بعد لوگوں کو رُکنے کا کہا تو وہ رُک گئے پھر آپ نے اپنے گھوڑے کو ایڑ لگائی تو وہ قبروں کے درمیان سے چلتے ہوئے لوگوں کی نظروں سے اوجھل ہو گیا۔ لوگ کافی دیر آپ کا انتظار کرتے رہے حتّٰی کہ آپ کے واپس نہ آنے کا گمان ہونے لگا۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ واپس تشریف لائے تو آنکھیں سرخ اور رگیں پھولی ہوئی تھیں۔ لوگوں نے پوچھا: اے امیر المؤمنین! آپ نے بہت دیر لگا دی؟ فرمایا: میں اپنے عزیز و اقربا یعنی آباء و اجداد کی قبروں پر گیا تھا اور میں نے انہیں سلام کیا تو انہوں نے جواب نہ دیا، جب واپس مُڑا تو پیچھے سے قبر کی مٹی نے آواز دے کر کہا: اے عُمَر! مجھ سے نہیں پوچھو گے کہ تمہارے قرابت داروں کا کیا حال ہوا؟ میں نے کہا: کیا حال ہوا؟ اس

نے کہا: میں نے ان کے کفن پھاڑ دیئے، بدن کھالئے اور آنکھیں نکال لیں۔ اس جیسی دیگر باتیں کہیں۔ جب میں واپس آنے لگا تو مٹی نے مجھے پیچھے سے پکار کر کہا: اے عُمَر! تم ایسے کفن کی تیاری کرو جو بوسیدہ نہ ہو۔ میں نے کہا: بوسیدہ نہ ہونے والا کفن کیا ہے؟ اس نے کہا: خوفِ خدا اور نیک اعمال۔

﴿7183﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے ایک بار یہ اشعار کہے:

اَنَا مَیِّتٌ وَّ عَزَّ مَنْ لَّا یَمُوْتُ قَدْ تَیَقَّنْتُ اَنَّنِیْ سَاَمُوْتُ

لَیْسَ مُلْكٌ یُّزِیْلُهُ الْمَوْتُ مُلْكًا اِنَّمَا الْمُلْكُ مُلْكُ مَنْ لَّا یَمُوْتُ

ترجمہ:(۱)... مجھے موت آ کر رہے گی اور جسے موت نہیں آتی وہ سب پر غالب ذات ہے، مجھے یقین ہے کہ میں عنقریب مر جاؤں گا۔ (۲)...بادشاہت وہ نہیں ہے جسے موت ختم کر دے بادشاہت تو اس کی ہے جسے موت نہیں۔

دنیاوی لذت کو ختم کرنے والی:

﴿7184﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُفَضَّل بن یونُس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: اس موت نے دنیا والوں کی زندگی بے کیف کر دی اور وہ جو چین اور آسودگی کی زندگی بسر کر رہے تھے موت کے فرشتے نے آ کر ان کا سارا چین و راحت ختم کر دیا۔ جو موت سے نہیں ڈرتا اس کے لئے ہلاکت و حسرت ہے اور جو خوشحالی میں بھی موت کو یاد کرتا ہے وہ اپنے لئے ایسی بھلائی جمع کر رہا ہے جسے وہ دنیا اور اہلِ دنیا کو چھوڑنے کے بعد پائے گا۔ یہ فرمانے کے بعد آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے حتّٰی کہ تشریف لے گئے۔

﴿7185﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن نوح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے اپنے گھر کے کسی فرد کو مکتوب بھیجا: اگر تمہیں دن اور رات میں موت کو یاد کرنے کا شعور حاصل ہو جائے تو تمہیں ہر فانی چیز سے نفرت اور ہر باقی چیز سے محبت ہو جائے گی۔ وَالسَّلَام

موت کی یاد:

﴿87-7186﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَسماء بن عُبَید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عَنْبَسہ بن

سعید بن عاص رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِیْز کے پاس آکر کہا: اے امیر المؤمنین! آپ سے پہلے خُلَفا ہمیں خصوصی وظائف دیا کرتے تھے مگر آپ نہیں دیتے اور میرے ساتھ گھر والے ہیں اور جائیداد بھی ہے تو کیا آپ مجھے یہ کہتے ہیں کہ میں اپنی جاگیر میں چلا جاؤں اور گھر والوں کی بہتری کے لئے کام کرنے لگ جاؤں۔ آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: ”تم میں وہ شخص ہمیں زیادہ پسند ہے جو اپنی محنت کے سبب ہمیں بے نیاز کردے۔“ حضرتِ سیِّدُنا ابو عَنْبَسہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه آپ کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے، ابھی دروازے تک ہی پہنچے تھے کہ آپ نے انہیں آواز دی وہ واپس آئے تو آپ نے کہا: ”موت کو کثرت سے یاد کیا کرو کیونکہ اگر تم تنگی میں ہوئے تو موت کی یاد زندگی کو تم پر وسیع کردے گی اور اگر فراخی میں ہوئے تو موت کی یاد اسے تم پر تنگ کردے گی۔“

موت کا نشانہ:

﴿7188﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَعْوَنہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِیْز نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تم ایسے ہَدَف ہو جس پر موت کا نشانہ ہے، تمہیں ایک نعمت دی جاتی ہے تو ایک جُدا ہو جاتی ہے، وہ کون سا لُقمہ ہے جس میں اَٹکن نہیں اور کون سا گھونٹ ہے جس میں اُچُّھو نہ لگے۔ گزشتہ دن مقبول گواہ ہے جو تمہیں تکلیف دے کر اور تمہارے سامنے اپنی حکمت چھوڑ کر چلا گیا جبکہ آج کا دن رُخصت ہونے والے محبوب کی طرح ہے جو جلد روانہ ہو رہا ہے اور کل جو ہونا ہے وہ ہو کر رہے گا۔ وہ مطلوب کہاں بھاگ سکتا ہے جو ایسے طالب کے قابو میں ہو جو مطلوب سے زیادہ قوی اور طاقتور ہو۔ تم اس مسافر کی طرح ہو جو دوسرے گھر مُنْتَقِل ہونے کے لئے اپنی سواریوں کی گرہیں کھول رہا ہے۔ تم تو شاخیں ہو جڑیں جا چکی ہیں اور جڑوں کے جانے کے بعد شاخوں کو کیسی بقا؟

موت آکر رہے گی:

﴿7189-90﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ الله بن عُبَیْر عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِیْز نے ہمیں ملک شام کے مقامِ طین پر بَرسرِ منبر خطبہ دیا اور حمد و ثناء کے بعد تین باتیں کہیں: (۱)... اے لوگو! پوشیدہ حالت درست کرو تمہاری ظاہری حالت بھی درست ہو جائے گی (۲)... آخرت

کے لئے عمل کرو دنیا تمہیں کافی ہو جائے گی اور (۳)...جان لو! ایسا کوئی شخص نہیں جس کے آباءواَجداد میں سے کوئی ایسا ہو جسے موت نے اپنی آغوش میں نہ لیا ہو۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

نصیحت بھری تعزیت:

﴿7191﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عُبَیْدُ اللہ بن عبدُ اللہ بن عُتبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کے بیٹے کی موت پر تعزیت نامے میں حمد وصلٰوۃ کے بعد لکھا: ہم دنیا میں رہنے والے آخرت کے باشندے ہیں، مرنے والے ہیں اور مرنے والوں ہی کی اولاد ہیں۔ کتنے تعجب کی بات ہے کہ مرنے والا مرنے والے کے بارے میں مرنے والے سے تعزیت کرتا ہے۔

﴿7192﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد کوفی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے خطبہ دیتے ہوئے حمد وثنا کے بعد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مخلوق پیدا فرمائی اور انہیں موت دی پھر انہیں دوبارہ اٹھائے گا، کچھ لوگ جنت میں اور کچھ دوزخ میں جائیں گے۔ بخدا! اگر ہم اس کی تصدیق کریں تو (عمل نہ کرنے کے سبب) بیوقوف قرار پائیں گے اور اگر جھٹلائیں تو ہلاک ہو جائیں گے۔ یہ کہہ کر آپ منبر سے نیچے تشریف لے آئے۔

آخری خطبہ:

﴿7193﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مُفَضَّل تَمِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے بر سرِ منبر اپنے آخری خطبہ میں حمد وثنا کے بعد فرمایا: جو تمہارے ہاتھ میں ہے وہ مُردوں کا مال ہے اور جس طرح وفات شدہ لوگ مال چھوڑ گئے بقیہ بھی اسی طرح چھوڑ جائیں گے۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ تم ہر روز صبح وشام کسی نہ کسی کا جنازہ بارگاہِ خداوندی میں لے جاتے ہو اور اُسے زمین کے گڑھے میں دفن کر دیتے ہو جہاں بچھونا ہوتا ہے نہ تکیہ۔ مال اور عزیز واقربا بھی اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں، مٹی اس کا ٹھکانا جبکہ اسے حساب وکتاب کا سامنا ہوتا ہے۔ جو کچھ اُس نے آگے بھیجا ہوتا ہے اِس کی اُسے محتاجی ہوتی ہے اور جو چھوڑ گیا وہ اس کے کسی کام کا نہیں ہوتا۔ بخدا! میں یہ باتیں تم سے کہہ رہا ہوں اور میں تم سب سے زیادہ اپنے نفس کو پہچانتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن مُفَضَّل تَمِیْمِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: یہ کہہ

کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے کپڑے کا دامن آنکھوں پر رکھا اور رونے لگے پھر منبر سے اُتر آئے۔ اس کے بعد پھر وصال فرمانے تک آپ خطبہ کے لئے تشریف نہیں لائے۔

نصیحت بھرا مکتوب:

﴿7194﴾... حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ایک شخص کو خط لکھا (جس کا مضمون کچھ یوں تھا): میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے، جتنا ہو سکے اپنے مال واسباب کے ساتھ آخرت کی طرف تیزی سے چلنے کی وصیت کرتا ہوں۔ بخدا! گویا تم نے شب وروز کی تبدیلی کے سبب موت اور مابعدِ موت کو دیکھ لیا ہے کہ کیسے یہ تبدیلی موت کی طرف لئے جا رہی اور عُمُر گھٹا رہی ہے۔ اس نے ہر چیز کو فنا اور ہر زمانے کو پُرانا کر دیا اور یہ زندہ لوگوں کے ساتھ بھی وہی کچھ کرنے والی ہے جو اس نے فوت شدہ لوگوں کے ساتھ کیا۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اپنے بُرے اَعمال کی مُعافی طلب کرتے اور نصیحت کرنے میں کوتاہی ہو جانے پر اس کی ناراضی سے پناہ مانگتے ہیں۔

﴿7195﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَعْوَنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے بیٹے عبدُ الملک کا انتقال ہوا تو آپ اُس کی تعریف کرنے لگے۔ مَسلمہ بن عبدُ الملک نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اگر وہ زندہ ہوتے تو کیا آپ انہیں جانشین مقرر کرتے؟ فرمایا: نہیں۔ مَسلمہ نے کہا: آپ ایسا کیوں نہیں کرتے حالانکہ آپ تو ان کی تعریف کر رہے ہیں؟ فرمایا: مجھے ڈر ہے کہ اگر میں ایسا کروں تو میری آنکھوں میں اس کے لئے وہ چیز مُزَیَّن کر دی جائے جو والد کی آنکھ میں اولاد کے لئے کر دی جاتی ہے۔

آخرت کے عذاب کا ڈر:

﴿7196﴾... حضرتِ سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بنو مروان حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے دروازے پر جمع تھے، اسی دوران آپ کے بیٹے عبدُ الملک آئے اور اندر داخل ہونے لگے، بنو مروان نے ان سے کہا: آپ ہمارے لئے اجازت طلب کریں یا ہمارا پیغام امیر المؤمنین تک پہنچا دیں۔ آپ کے بیٹے نے کہا: بتایئے؟ انہوں نے کہا: پہلے کے خُلَفا ہمیں تحفے دیا کرتے اور ہمارے مرتبے کو پہچانتے تھے، تمہارے والد صاحب نے ہمیں ان سے محروم کر رکھا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ نے اندر جا کر اپنے والدِ ماجد کو بنو مروان کا پیغام دیا تو آپ نے فرمایا: ان سے جا کر کہو کہ میرے والد نے یہ کہا ہے کہ "اگر میں اپنے رب کی نافرمانی کروں تو مجھے آخرت کے عذاب کا ڈر ہے۔"

﴿7197﴾... ایک اَزدی شخص نے حضرتِ سیِّدُنا غَسَّان بن مُفَضَّل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے کسی نے عرض کی: مجھے نصیحت کیجئے۔ ارشاد فرمایا: میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے اور اُس کو اپنی ذات پر ترجیح دینے کی نصیحت کرتا ہوں کہ اس سے تمہاری مشقت کم ہو جائے گی اور اللہ تعالیٰ کی اچھی مدد تمہارے شاملِ حال ہو گی۔

تقوٰی اختیار کرنے والے کم ہیں:

﴿7198﴾... حمزہ جزری کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ایک شخص کو خط لکھا: میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں جس کے بغیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کچھ قبول نہیں کرتا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ پرہیزگاروں پر رحم کرتا اور انہیں ثواب عطا فرماتا ہے۔ تقوٰی کی نصیحت کرنے والے تو بہت ہیں مگر اس پر عمل کرنے والے کم ہیں۔

گورنر کو نصیحت بھرا مکتوب:

﴿7199﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَدی بن عَدی کِنْدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ایک گورنر کو خط لکھا: تم یہ سمجھو کہ گویا لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو چکے ہیں اب اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں ان کے اعمال کی خبر دے رہا ہے تاکہ بُرائی کرنے والوں کو ان کے کئے کا بدلہ دے اور نیکی کرنے والوں کو نہایت اچھا صلہ عطا فرمائے۔ اس کے حکم میں کوئی ردوبدل نہیں کر سکتا اور نہ ہی کوئی اس کے اَمر میں جھگڑا کر سکتا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بندوں سے اپنے جس حق کی حفاظت کا وعدہ لیا اور اس کے بارے میں انہیں جو حکم دیا ہے اس سے کوئی پیچھے نہیں ہٹ سکتا۔ میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی وصیت کر رہا ہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ عزت و نعمت کے شکر پر اُبھار رہا ہوں کیونکہ شکر نعمتِ الٰہیہ کو بڑھاتا ہے اور ناشکری نعمت کو ختم کرتی ہے۔ موت کو کثرت سے یاد کرو جس کے بارے میں معلوم نہیں کہ کب آجائے اور جس سے چھٹکارا ممکن ہے نہ اس سے کوئی بچ سکتا ہے۔ قیامت اور اس کی ہولناکی کو بھی

کثرت سے یاد کرو پھر دنیا میں ملنے والی نعمت کے معاملے میں خوفزدہ رہو کیونکہ جسے دنیاوی نعمتوں کا خوف اور ڈر نہ ہو تو عنقریب یہ حالت اسے غفلت کا شکار کر دے گی۔ دنیا میں تمہیں جس چیز کا حکم دیا گیا ہے اس کے بارے میں اپنے عمل پر بار بار نظر کرو پھر عمل بجالاؤ کہ یہ بات تمہیں دنیا میں مشغول ہونے سے پھیر دے گی۔ جب تک تم علم کو جہل پر ترجیح نہ دو اُسے حاصل نہیں کر سکتے اور باطل کو چھوڑے بغیر حق کو نہیں پا سکتے۔ ہم اپنے اور تمہارے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھی مدد کا سوال کرتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی رحمت سے ہماری اور تمہاری برائیوں کو اچھی طرح دور فرمائے۔

رات بھر قبر کے متعلق سوچتے رہے:

﴿7200﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو سریع شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے ہم نشیں سے فرمایا: اے ابو فلاں! میں رات بھر غور و فکر کرتا رہا۔ اس نے پوچھا: اے امیر المؤمنین! کس چیز کے بارے میں؟ فرمایا: قبر اور اہل قبر کے بارے میں کیونکہ اگر تم مردے کو تین دن کے بعد قبر میں دیکھ لو تو طویل عرصہ اس کے ساتھ مانوس رہنے کے باوُجود تمہیں اس کے قریب جانے سے وَحشت آنے لگے اور اگر تم اس کے گھر (یعنی قبر) کو دیکھو تو اس میں کیڑے مکوڑے پھر رہے ہیں، پیپ بہہ رہی ہے، کیڑے اس کے بدن کو کھا رہے ہیں اور بدبو آ رہی ہے جبکہ صاف ستھرا اور خوشبودار کفن بوسیدہ ہو چکا ہے۔ یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سسکیاں لے کر رونے لگے اور روتے روتے بے ہوش ہو گئے۔ آپ کی یہ حالت دیکھ کر آپ کی اہلیہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے کہا: اے مُزَاحِم! اس ہم نشیں کو رُخصت کر دو۔ جب سے امیر المؤمنین خلیفہ بنے ہیں موت کے خوف نے ان کی زندگی بے کیف کر دی ہے، کاش! یہ خلیفہ نہ بنتے۔ وہ ہم نشیں رخصت ہوا تو حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا آئیں اور روتے ہوئے آپ کے چہرے پر پانی چھڑکنے لگیں، جب آپ کو ہوش آیا تو زوجہ کو روتے دیکھ کر پوچھا: کیوں رو رہی ہو؟ انہوں نے عرض کی: امیر المؤمنین! آپ کی یہ حالت دیکھ کر مجھے وہ حالت یاد آ گئی جب آپ مرنے کے بعد دنیا چھوڑ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس چلے جائیں گے اور ہم سے جُدا ہو جائیں گے، اِس خیال نے مجھے رُلا دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے فاطمہ! تم نے بر محل بات کی۔ پھر آپ (بے ہوش ہو کر) گرنے لگے تو حضرتِ

سیِّدَتُنا فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے تھام لیا اور عرض کی: امیر المؤمنین! آپ پر میرے ماں باپ قربان! ہم آپ کے بارے میں اپنے دل کی کیفیات کی پوری ترجمانی نہیں کرسکتے۔ آپ اسی بے ہوشی کی حالت میں رہے حتّٰی کہ نماز کا وقت ہوگیا، حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا آپ کے چہرے پر پانی چھڑکتے ہوئے پکار کر کہنے لگیں: اے امیر المؤمنین! نماز کا وقت ہوگیا تو آپ گھبرا کر اُٹھ کھڑے ہوئے۔

سب گھر والے رونے لگے:

﴿7201﴾... مَسْلَمہ بن عبدُ الملک کے غلام عبدُ السلام کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز رونے لگے تو ان کی زوجہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بھی رونے لگیں، انہیں دیکھ کر گھر کے دیگر افراد بھی رونے لگے مگر انہیں معلوم نہ تھا کہ وہ کیوں رو رہے ہیں؟ آنسو تَھَمے تو حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے عرض کی: امیر المؤمنین! آپ پر میرے ماں باپ قربان۔ آپ کیوں روئے؟ فرمایا: فاطمہ! مجھے لوگوں کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہونا یاد آگیا جس کے بعد کوئی جنت میں جائے گا اور کوئی دوزخ میں۔ یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے چیخ ماری اور بے ہوش گئے۔

آباء واجداد کی قبریں دیکھ کر رونے لگے:

﴿7202﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَیْمُون بن مِہْران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے ساتھ قبرستان گیا، آپ (اپنے آباء واجداد کی) قبریں دیکھ کر رونے لگے پھر مجھ سے مخاطب ہو کر فرمانے لگے: اے ابوایوب! یہ میرے باپ دادا کی قبریں ہیں، ایسا لگتا ہے کہ یہ کبھی دنیا والوں کے عیش وعشرت میں شریک ہی نہیں ہوئے۔ کیا تم انہیں بے بس نہیں دیکھتے؟ یہ عبرت ناک سزاؤں کا سامنا کرچکے، ان پر مصیبتیں اور سخت ہوگئیں، ان کے جسموں میں کیڑے مکوڑوں نے ڈیرے ڈال دیئے۔ پھر آپ روتے روتے بے ہوش ہوگئے، طبیعت سنبھلی تو مجھ سے فرمانے لگے: مجھے یہاں سے لے چلو بخدا! میں کسی ایک کو بھی نہیں جانتا جو ان قبر والوں سے زیادہ مزے میں ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب سے محفوظ بھی ہوچکا ہو۔

دریاؤں نے رُخ بدل لیا:

﴿7203﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن حُسَیْن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز ایک رات روتے ہوئے بیدار ہوئے تو ان سے پوچھا گیا: امیر المؤمنین! کیا ہوا؟ فرمایا: میں نے اپنے پاس ایک بوڑھے شخص کو کھڑا پایا، اس نے یہ اشعار کہے:

اِذَا مَا اَتَتْكَ الْاَرْبَعُوْنَ فَعِنْدَهَا فَاخْشَ الْاِلٰهَ وَكُنْ لِّلْمَوْتِ حَذَّارَا

ترجمہ: جب تم 40 برس کے ہو جاؤ تو اس وقت بس خدا کا خوف کرتے اور موت سے ڈرتے رہو۔

حضرتِ سیِّدُنا سُفیان بن حسین رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز وفات پا گئے تو دریاؤں نے بھی اپنا رخ بدل لیا۔

امیر المؤمنین کا حِلْم:

﴿7204﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوْزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے ایک شخص کو کسی حکومتی عہدے پر مُقَرَّر کرنا چاہا اس کے انکار کرنے پر آپ نے اس سے فرمایا: میں نے تمہارے لئے اس عہدے کا عزم کر رکھا ہے۔ اس نے کہا: میں نے عہدہ نہ لینے کا عزم کر رکھا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: نافرمانی نہ کرو۔ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا (پ۲۲، الاحزاب: ۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انھوں نے اس کے اٹھانے سے انکار کیا۔

تو کیا یہ انکار ان کی طرف سے نافرمانی تھی؟ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے معاف فرما دیا۔

مساوات کا نظام:

﴿7205﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوْزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے عُمَر بن ولید کی طرف ایک مکتوب بھیجا جس میں یہ تحریر تھا: تمہارے والد نے تمہارے لئے پورا خُمس (مالِ غنیمت کا پانچواں حصہ) مقرر کیا تھا، تمہیں تمہارے والد کا اتنا ہی حصہ ملے گا جتنا ایک عام مسلمان کو ملتا ہے نیز اس خُمس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ، رسول صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، رشتے داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کا بھی حصہ ہے تو بروزِ قیامت تمہارے والد سے حق لینے والے کتنے ہوں گے اور وہ شخص کیسے

نجات پاسکے گا جس سے حق وصول کرنے والے بہت ہوں؟ تمہارا گانے باجے کے آلات ظاہر کرنا اسلام میں بدعت ہے۔ میں نے ارادہ کرلیا ہے کہ تمہارے پاس کسی ایسے شخص کو بھیجوں جو تمہارے کاندھوں سے لٹکنے والے (خلافِ سنت) بُرے بالوں کو کاٹ ڈالے۔

حضرتِ سیِّدُنا امام اَوْزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز ہر روز اپنے ذاتی مال سے ایک درہم مسلمانوں کے غلے میں ملاتے پھر کھانا تناوُل فرماتے۔

سَلَف کی رائے کے مخالف رائے قبول نہیں:

﴿7206﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوْزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: کسی کی وہ رائے قبول کرو جو سَلَف کی رائے کے مُوافق ہو، اگر ان کے خلاف کوئی رائے ہو تو وہ قبول نہ کرو کیونکہ وہ تم سے زیادہ بہتر اور زیادہ علم رکھتے تھے۔

﴿7207﴾... (الف) حضرتِ سیِّدُنا ابو عُمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے حجاج بن یوسف کے اُن اَحکامات کو تبدیل کرنے کا حکم دیا جو عُلَمائے دین کے اَحکامات کے خلاف تھے۔

بنو اُمَیَّہ کے خصوصی وظائف روک دیئے:

﴿7207﴾... (ب) حضرتِ سیِّدُنا امام اَوْزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے بنو اُمَیَّہ کو دیئے جانے والے خصوصی وظائف کا سلسلہ روک دیا اور انہیں اپنے گھروں میں جانے کا حکم دیا تو حضرتِ عنبسہ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد نے اس بارے میں آواز اٹھائی اور کہا: اے امیر المؤمنین! ہم آپ کے رشتے دار ہیں۔ آپ نے فرمایا: میرے اور تمہارے مال میں ہرگز اضافہ نہ ہوگا اور سلطنت کے مال میں تمہارا اتنا ہی حق ہے جتنا مقام "بَرْکُ الْغِمَاد" کے کنارے پر رہنے والے عام آدمی کا ہے جسے اپنا حق لینے سے سفر کی دوری کے سوا کوئی چیز مانع نہیں۔ خدا کی قسم! میں دیکھ رہا ہوں کہ اگر معاملات نہ سنبھلے حتّٰی کہ دیگر لوگ بھی تمہاری طرح سوچنے لگے تو ضرور ان پر عذابِ الٰہی آئے گا اور ایسا ہو بھی چکا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا امام اَوْزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نماز کے بعد لوگوں کو وعظ کرنے والے شخص کے پاس بیٹھتے اور اس کی دعا میں شریک ہوتے۔

﴿7208﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمْرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس حضرتِ سیِّدُنا اُسامہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی (ضَعِیْفُ العُمر) صاحبزادی اپنی خادمہ کا ہاتھ پکڑے ہوئے تشریف لائیں۔ آپ کھڑے ہوئے اور ان کی طرف بڑھے پھر چادر پر سے ان کے ہاتھ کو پکڑا اور انہیں لاکر اپنی مَسْنَد پر بٹھایا اور خود ان کے سامنے بیٹھ گئے اور ان کی ضرورتوں کو پورا فرمایا۔

چوری ڈکیتی والا شہر امن کا گہوارہ:

﴿7209﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے موصل شہر کا گورنر بنایا، میں وہاں گیا اور میں نے دیکھا کہ چوری ڈکیتی کی وارداتیں تمام شہروں سے زیادہ وہاں ہیں۔ میں نے امیر المؤمنین کو خط لکھ کر شہر کی حالت بتائی اور پوچھا: کیا میں لوگوں کو شک کی بنا پر گرفتار کروں اور الزام کی بنا پر سزا دوں یا گواہوں کی بنا پر یہ سب کروں اور لوگوں میں رائج طریقہ اختیار کروں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواباً لکھا کہ گواہوں کی بنا پر فیصلہ کرو اور سنت کے مطابق عمل کرو کیونکہ اگر حق ان کی اصلاح نہ کرے تو جان لینا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بھی ان کی اصلاح منظور نہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی کہتے ہیں: میں نے امیر المؤمنین کی نصیحت پر عمل کیا چنانچہ جب موصل سے ذمہ داری پوری کرکے آنے لگا تو یہ ایک پُرامن شہر بن چکا تھا، چوری ڈکیتی نہ ہونے کے برابر تھی۔

گھر والوں کی محبوب ترین چیز:

﴿7210﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت جَعْوَنہ بن حارِث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَارِث حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس آئے تو امیر المؤمنین نے ان سے کہا: جَعْوَنہ! میں تجھ سے محبت رکھتا ہوں لہٰذا تو اس بات سے بچ کہ میں تجھ سے نفرت کروں۔ کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے گھر والوں کو تمہاری کیا چیز محبوب ہے؟ عرض کی: جی ہاں! انہیں میری بہتری محبوب ہے۔ فرمایا: نہیں بلکہ وہ تمہاری سرداری کو پسند کرتے، تمہارے پیچھے کھاتے ہیں اور اس کا بوجھ تمہاری پیٹھ پر رکھتے ہیں لہٰذا تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور انہیں پاکیزہ کھانا کھلاؤ۔

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ غسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی مزید بیان کرتے ہیں کہ ہم نے ایک رات امیر المؤمنین

کے ساتھ سفر کیا، آپ اپنے سر سے ٹانکوں والی سفید ٹوپی اُتار کر فرمانے لگے: تمہارے خیال میں یہ کتنے درہم کی ہو گی؟ ہم نے عرض کی: ایک درہم کی۔ فرمایا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں اسے (یعنی بیت المال میں سے اتنی مقدار بھی زائد لینا میں اپنے لئے) حلال نہیں سمجھتا۔

مسور کی دال دل کو نرم کرتی ہے:

﴿7211﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَیمون بن مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے مجھ سے فرمایا: میمون! مجھے کوئی حدیث سناؤ۔ میں نے حدیث سنائی تو آپ خوب روئے۔ میں نے کہا: امیر المؤمنین! اگر مجھے معلوم ہوتا کہ آپ اتنا روئیں گے تو اس سے نرم حدیث سناتا۔ آپ نے فرمایا: اے مَیمون! میں مسور کی دال کھاتا ہوں اور مجھے معلوم ہے کہ یہ دل کو نرم کرتی، خوب آنسو بہاتی اور جسم میں عاجزی پیدا کرتی ہے۔ پھر انہوں نے مجھے پکارا تو میں نے عرض کی: امیر المؤمنین! میمون بن مہران حاضر ہے۔ فرمانے لگے: اے میمون! میں تمہیں ایک وصیت کرتا ہوں اسے یاد کرلو: غیر محرم عورت کے ساتھ تنہائی اختیار کرنے سے بچتے رہنا اگرچہ تمہارا نفس اسے قرآن سکھانے کے لئے کہے۔

خلیفۂ وقت کو نصیحت:

﴿7212﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ سُلَیمان بن عبدُالملک حج کرنے گیا تو اس کے ساتھ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بھی تھے، جب یہ لوگ عُسفان کی گھاٹی پر پہنچے تو سلیمان نے اپنے لشکر کی طرف دیکھا اور اس کے حجروں اور خیموں کو دیکھ کر خوش ہونے لگا اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے کہنے لگا: اے عُمَر! تمہیں یہ سب دیکھ کر کیسا لگ رہا ہے؟ آپ نے فرمایا: اے خلیفہ! میں دیکھ رہا ہوں کہ دنیا دنیا کو کھا رہی ہے آپ سے اس کا سوال اور مُواخَذہ ہو گا۔ اسی دوران ایک کوّا سلیمان بن عبدُالملک کے خیمے سے چونچ میں کوئی ٹکڑا لے کر اُڑا۔ سلیمان نے پوچھا: اے عُمَر! تمہارے خیال میں اس کوے نے کیا کہا ہو گا؟ آپ نے فرمایا: شاید یہ کہا ہو گا کہ ٹکڑا کہاں سے آیا اور کیسے نکلا۔ سلیمان بن عبدُالملک نے کہا: اے عُمَر! تم انوکھی بات کرتے ہو۔ آپ نے کہا: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو اس سے بھی انوکھی بات بتاؤں؟ خلیفہ نے کہا: بتاؤ۔ آپ نے فرمایا: جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پہچان کر اس

کی نافرمانی کرے، شیطان کو جان کر اس کی پیروی کرے اور دنیا اور دنیا والوں کے ساتھ اس کی ناپائیداری دیکھ لے پھر بھی دنیا پر مطمئن رہے۔ سلیمان بن عبد الملک نے کہا: اے عُمَر! تمہاری ان باتوں نے ہماری دنیا اجیرن کردی ہے پھر خلیفہ نے اپنی سواری کو ایڑ لگائی اور آگے چلا آیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِیْز بھی آگے بڑھے حتّٰی کہ جب اُترے تو اپنی سواری کی لگام تھام لی، آپ کا سامان پیچھے رہ گیا تھا اور آپ نے دیکھا کہ لوگوں نے اپنا جو سامان آگے بھیجا تھا اس کی طرف دوڑ رہے ہیں تو آپ کے آنسو بہنے لگے۔ خلیفہ نے پوچھا: کیوں رو رہے ہو؟ آپ نے فرمایا: قیامت کا دن بھی اسی طرح ہو گا کہ جس نے جو چیز آگے بھیجی ہو گی اس کی طرف بڑھے گا اور جس نے کچھ نہ بھیجا ہو گا وہ خالی ہاتھ ہی بڑھتا رہے گا۔

رشتہ داروں کو نصیحت:

﴿7213﴾... حَجّاج بن عَنْبَسَہ بن سَعِید کہتے ہیں: ایک بار بنو مروان نے اکٹھے ہو کر مشورہ کیا کہ ہم امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِیْز کے پاس جا کر انہیں اپنی جانب مائل کرتے اور انہیں اپنی رشتہ داری کا احساس دلاتے ہیں۔ چنانچہ وہ حاضر ہو گئے، ان میں سے ایک شخص نے کوئی مَزاحِیہ بات کی تو آپ نے اس کی طرف دیکھا، اتنے میں ایک اور شخص نے بھی کوئی مزاحیہ بات کہہ دی۔ یہ دیکھ کر آپ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه نے فرمایا: تم گھٹیا اور رَنْجِش پیدا کرنے والی باتیں کرنے کے لئے جمع ہوئے ہو؟ جب تم گفتگو کے لئے جمع ہی ہوئے ہو تو قرآن مجید کے متعلق بات کرو، مزید بات کرنا چاہو تو سنّتِ رسول کی بات کرو اور اس سے بھی آگے بڑھو تو تمہیں چاہئے کہ حدیث کے معانی و مَطالِب میں غور کرو۔

اپنے خاندان کا مُحاسَبہ:

﴿7214﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُوَیْرِیہ بن اَسماء رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه کہتے ہیں: ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِیْز نے اپنے دربان سے کہا: آج میرے پاس بنو مروان کے علاوہ کوئی بھی نہ آئے۔ چنانچہ جب بنو مروان ان کے پاس جمع ہوئے تو آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا: اے بنو مروان! تمہیں مال و دولت اور عزت و اکرام سے نوازا گیا ہے، میرا خیال ہے کہ اس امت کا آدھا یا تہائی مال تمہارے قبضے میں ہے۔ یہ سن کر بنو مروان خاموش رہے۔ آپ نے فرمایا: جواب کیوں نہیں دیتے ہو؟ ان میں سے ایک شخص

نے کہا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ہم یہ مال واپس نہیں کریں گے حتّٰی کہ ہمارے جسموں سے سر جُدا کر دیئے جائیں، ہم اپنے آباء واجداد کی ناشکری اور اولاد کو محتاج نہیں کریں گے۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: بخدا! اگر ایسا نہ ہوتا کہ تم اُنہیں کو میرے خلاف مدد گار بنالو گے جن کے لئے میں یہ حق طلب کر رہا ہوں تو میں تمہیں ضرور رُسوا کر دیتا، تم یہاں سے نکل جاؤ۔

گزشتہ خُلَفا کے ظلم وجبر کی مذمَّت:

﴿7215﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے بنواُمَیَّہ کے گزشتہ خُلَفا کے عدل وانصاف اور ظلم وجبر کا ذکر کیا تو ہِشام بن عبدُالملک کہنے لگا: بخدا! ہم تو اپنے باپ داداؤں کی بُرائی کریں گے نہ اپنی قوم میں اپنی عزت گھٹائیں گے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس سے بڑھ کر بُرائی کون سی ہو گی جسے قرآن نے بُرا کہا ہے۔

جانور پر رحم:

﴿7216﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عثمان ثَقَفِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کا ایک غلام تھا جو خچر پر مزدوری کرکے روزانہ ایک درہم مزدوری لاتا تھا۔ ایک دن وہ دو درہم لے کر آیا تو امیرالمؤمنین نے پوچھا: یہ کہاں سے؟ اس نے کہا: آج منڈی اچھی تھی۔ آپ نے فرمایا: منڈی اچھی نہیں تھی بلکہ تم نے خچر کو تھکا دیا ہے، چلو اب اسے تین دن آرام دو۔

مظلوموں کے مدد گار:

﴿7217﴾... حضرتِ سیِّدُنا نَوفَل بن ابوفُرات رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بنواُمَیَّہ کے افراد فاطمہ بنتِ مروان کو لینے کے لئے محل کے دروازے پر جایا کرتے تھے، جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز خلیفہ بنے تو آپ نے فرمایا: میرے علاوہ انہیں کوئی لینے نہیں جائے گا۔ چنانچہ آپ ان کی سواری کو اپنے خیمے کے دروازے تک لائے پھر انہیں وہاں اُتارا اور ان کے لئے دو تکیے لگائے اس طرح کہ ایک کو دوسرے پر رکھا پھر ان سے خوش طبعی کرنے لگے حالانکہ یہ آپ کے مزاج کے خلاف تھا، آپ نے کہا: پھوپھی جان! کیا آپ نے دروازے پر دربان نہیں دیکھے؟ انہوں نے جواب دیا: دیکھے ہیں اور یہ دربان تم سے بہتر لوگوں کے

پاس کئی مرتبہ دیکھ چکی ہوں۔ جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کا غصہ دیکھا جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہا تھا تو خود بھی خوش طبعی چھوڑ کر سنجیدہ ہوگئے اور ان سے کہنے لگے: پھوپھی جان! جب رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دنیا سے پردہ فرمایا تو لوگوں کو ایک بہتی نہر پر چھوڑا پھر اس نہر کا مُنتَظِم ایسا شخص ہوا جس نے اس میں کچھ کمی نہ کی پھر بعد میں آنے والے ایک شخص نے اپنی سیرابی کے لئے اس سے چھوٹی نہر نکالی پھر لوگ اپنی سیرابی کے لئے اس سے چھوٹی چھوٹی نہریں نکالتے رہے حتّٰی کہ اس بڑی نہر کو ایسا خشک کر ڈالا کہ اس میں ایک قطرہ بھی نہیں رہا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر اس نے مجھے زندگی دی تو میں ان سب چھوٹی نہروں کو کھود کھود کر دوبارہ اس پہلی نہر کی طرف پھیر دوں گا۔ پھوپھی جان نے کہا: کیا ایسا کرنے پر لوگ تمہارے پاس سابقہ خُلَفا کو بُرا نہیں کہتے؟ آپ نے فرمایا: کون انہیں بُرا کہے گا؟ میں تو بس اتنا کرتا ہوں کہ کوئی شخص میرے سامنے اپنے اوپر ہونے والے ظلم کو بیان کرتا ہے تو میں ظلم کرنے والوں سے اسے اس کا حق دِلوا دیتا ہوں۔

دیہاتیوں کی زمین واپس دلادی:

﴿7218﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن موسٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ چند دیہاتیوں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس بنو مروان کے کچھ لوگوں کے خلاف ایک ایسی زمین کے بارے میں مقدمہ کیا جسے انہوں نے آباد کیا تھا اور ولید بن عبدُ الملک نے وہ زمین غصب کرکے اپنے خاندان کے بعض افراد کو دے دی تھی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فیصلہ کرتے ہوئے کہا: رسولِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تمام شہر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ملکیت ہیں، تمام لوگ اسی کے بندے ہیں، جس نے کسی غیر آباد زمین کو آباد کیا وہ اسی کی ملک ہے۔“[1] چنانچہ آپ نے وہ زمین دیہاتیوں کو واپس دلا دی۔

﴿7219﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایاس بن مُعاوِیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو اس ماہر کاریگر سے تشبیہ دیتا ہوں جو آلات یعنی مددگاروں کے بغیر کام کرلیتا ہے۔

بعد کے خلیفہ کو وصیت:

﴿7220﴾... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز

---

[1] ...دارقطنی، کتاب فی الاقضیۃ والاحکام، فی المرأۃ تقتل اذا ارتدت، ۴/ ۲۵۶، حدیث: ۴۴۶۰، عن عائشۃ رضی اللہ عنہا

نے اپنے بعد نامزد ہونے والے خلیفہ کو خط لکھا: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم یہ خط امیر المؤمنین عُمَر بن عبدُ العزیز کی جانب سے یزید بن عبدُ الملک کی طرف ہے:

سَلَامٌ عَلَیۡكَ! میں تمہارے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں اما بعد! بیماری کی تکلیف نے مجھے وفات کے قریب کر دیا ہے اور میں جانتا ہوں کہ مجھ سے اُمورِ خلافت کے متعلق پوچھا جائے گا، دنیا اور آخرت کا مالک اس بارے میں میرا احتساب فرمائے گا اور میں اس سے اپنا کوئی عمل چھپا نہ سکوں گا کیونکہ وہ ارشاد فرماتا ہے:

فَلَنَقُصَّنَّ عَلَیۡهِمۡ بِعِلۡمٍ وَّمَا كُنَّا غَآىٕبِیۡنَ ﴿۷﴾ ترجمۂ کنزالایمان: تو ضرور ہم ان کو بتادیں گے اپنے علم سے اور ہم کچھ غائب نہ تھے۔ (پ۸، الاعراف: ۷)

اگر وہ رحیم مجھ سے راضی ہوا تو میں کامیاب ہو جاؤں گا اور لمبی رُسوائی سے نجات پا جاؤں گا۔ ہائے افسوس! اگر وہ ناراض ہوا تو بُرے ٹھکانے کی وجہ سے میرے نفس کی خرابی ہے، میں خدائے وحدہ لاشریک کی بارگاہ میں عرض کرتا ہوں کہ مجھے اپنی رحمت سے عذابِ جہنَّم سے دور فرما، اپنی رضا اور جنت بطورِ انعام عطا فرما۔ میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اور رعایا کے حقوق کے معاملے میں ڈرتے رہنے کی وصیت کرتا ہوں کہ تم بھی میرے بعد کم عرصہ ہی دنیا میں رہو گے پھر لطیف وخبیر ذات سے جاملو گے۔ وَالسَّلَام

﴿7221﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد الرحمٰن بن یزید بن جابر عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللّٰهِ الۡغَافِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللّٰهِ الۡعَزِیۡز نے مَرضِ وِصال میں یزید بن عبدُ الملک کی طرف سابقہ مضمون جیسا خط لکھا مزید اس میں یہ الفاظ بھی تھے: "میں خلافت کی وجہ سے اِنتہائی فکر مند ہوں، معلوم نہیں مجھے کن کن آزمائشوں کا سامنا ہو گا، اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بخش دیا تو یہ اسی درگزر فرمانے والی رحیم ذات کی شان ہے لیکن اگر اُس نے میرے گناہ پر میری پکڑ فرمائی تو ہائے افسوس! میرے اَنجام پر۔"

خیانت کرنے والوں کے قتل سے اِجتناب:

﴿7222﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن مُرادنیہ رَحۡمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیۡه کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ اللّٰهِ الۡعَزِیۡز نے (کوفہ کے گورنر) حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الحمید بن عبدُ الرحمٰن عَلَیۡهِ رَحۡمَةُ الرَّحۡمٰن کی طرف خط لکھا

جس کا مضمون یہ تھا: "تمہارا خط موصول ہوا، تم نے اپنی طرف کے بعض حکومتی افسران کی خیانت کا ذکر کیا ہے اور خیانت کا مال بھی ان کے پاس ہے اور اب تم مجھ سے اُن کے بارے میں کھلی چھوٹ چاہتے ہو۔ مجھے تم پر تعجب ہے کہ مخلوق کو سزا دینے کے مُعاملے میں مجھ سے مشورہ طلب کرتے ہو گویا میں تمہارے لئے ڈھال ہوں اور میری رضا تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی سے بچالے گی۔ میرا جوابی خط جب تمہیں موصول ہو تو تم ان لوگوں سے پوچھ گچھ کرنا اور جو کسی چیز کا اقرار کرلے اس سے وہ چیز لے لینا اور جو انکار کرے اسے حلف (قسم) لینے کے بعد چھوڑ دینا۔ میری عمر کی قسم[1]! وہ خیانت کے ساتھ بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہو جائیں مجھے یہ منظور ہے مگر یہ منظور نہیں کہ میں ان کے قتل کا الزام لے کر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہوؤں۔ وَالسَّلَام

بیٹے کو نصیحت:

﴾7223﴿... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے کاتب حضرتِ سیِّدُنا لیث بن ابورُقَیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو جس سال خلافت ملی اسی سال آپ نے مدینہ شریف میں موجود اپنے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: امابعد! میری ذات کے بعد میری وصیت و نصیحت کے سب سے زیادہ حق دار تم ہو اور میری طرف سے اس کی ذمہ داری لینے اور حفاظت کرنے کے زیادہ حق دار بھی تم ہی ہو۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے لئے ہیں جس نے ہم پر اپنے لطف و کرم سے بہت احسان فرمایا کہ جس سے ہمارا اَمرِ خلافت اچھا اور تشہیر کرنے کا مُعاملہ مکمل ہوا اور وہی بڑھتی ہوئی نعمتوں کا پورا کرنے والا ہے۔ اس کا شکر ادا کرنے کی طاقت ہم اسی سے مانگتے ہیں اور تم اپنے والد اور خود پر کئے گئے فضلِ خداوندی کو یاد کرو پھر ان کاموں میں میری مدد کرو جو میری طاقت سے باہر ہیں اور ان کاموں میں بھی جن کے بارے میں تم سمجھتے ہو کہ اس خلافت کی وجہ سے میں اُنہیں نہیں کرسکتا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے عطا فرمائی ہے اور تمہیں بھی اس میں حصہ عطا فرمایا ہے۔ تم اپنا اور اپنی

---

[1]... "لَعُمْرِی" (یعنی میری عُمر کی قسم) قسم شرعی نہیں، وہ تو صرف خدا کے نام کی ہوتی ہے، بلکہ قسم لغوی ہے جیسے ربّ تعالٰی فرماتا ہے: وَالتِّیْنِ وَالزَّیْتُوْنِ ﴿۱﴾ (پ۳۰، التین: ۱) انجیر اور زیتون کی قسم۔ لہٰذا یہ اس حدیث کے خلاف نہیں جس میں ارشاد ہوا کہ غیر خدا کی قسم نہ کھاؤ۔ (مرآۃ المناجیح، ۴/ ۳۳۷)

جوانی وصحت کا خیال رکھنا اور اگر تم اس بات پر قدرت رکھتے ہو کہ تمہاری زبان اکثر وبیشتر حمد وثنا کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر میں مشغول رہے تو ایسا ضرور کرنا کیونکہ تمہارے لئے سب سے اچھی بات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد اور ذکر ہے اور تمہارے لئے سب سے بہتر چیز جس کے ساتھ تم بُری بات کو دفع کرو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد اور ذکر ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ نعمت کے معاملے میں ہرگز دھوکے میں نہ پڑنا کہیں ایسا نہ ہو کہ اس کی وجہ سے تم اپنے باپ کی وہ تعریف بیان کرو جو اس میں نہ ہو۔ یاد رکھو! تمہارا باپ اپنے بھائیوں کے درمیان اپنے والد کے نزدیک ایسا تھا کہ اس پر بڑوں کو فضیلت دی جاتی تھی اور چھوٹوں کو اس سے زیادہ شفقت دی جاتی تھی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے کہ اس نے مجھے والد کی جانب سے اچھا نسب عطا فرمایا جس پر میں راضی ہوں۔ تمہاری اور تمہارے دیگر بھائیوں کی پیدائش سے پہلے میں اپنے کثیر الاَولاد بھائیوں کو یقینی طور پر خود سے افضل جانتا تھا۔ میں جس گھر میں ہوں اس سے میں تمہیں نہیں نکالوں گا۔ پس جو جنت میں رغبت رکھتا اور جہنم سے بھاگتا تھا اسے آج بھی اسی حالت پر رہنا چاہیے۔ توبہ قبول ہے اور گناہوں کی مغفرت ممکن ہے اس سے پہلے کہ موت آجائے، عمل کا وقت ختم ہو جائے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ جن واِنس کو اُس جگہ بدلہ دیدے جہاں فدیہ لیا جائے گا نہ عُذر قبول ہو گا بلکہ ایسی جگہ مخفی اُمور ظاہر ہو جائیں گے، سفارش باطل ہو جائے گی اور لوگ اپنے اعمال کا بدلہ لے کر الگ الگ راہ ہو کر اپنی منزلوں کی طرف چل پڑیں گے۔ جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی اس دن اس کے لئے خوشخبری ہے اور جس نے نافرمانی کی اس کے لئے ہلاکت ہے۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں مال کی آزمائش میں ڈالے تو میانہ روی اختیار کرنا، اس کے لئے عاجزی اختیار کرنا، مال میں اس کا حق ادا کرتے رہنا اور مالداری وخوشحالی میں وہ بات کہنا جو ایک نیک بندے نے کہی:

هٰذَا مِنْ فَضْلِ رَبِّیْ ﱎ لِیَبْلُوَنِیْۤ ءَاَشْكُرُ اَمْ اَكْفُرُ ؕ (پ۱۹، النمل: ۴۰)

ترجمۂ کنز الایمان: یہ میرے رب کے فضل سے ہے تاکہ مجھے آزمائے کہ میں شکر کرتا ہوں یا ناشکری۔

بڑے بول اور خود پسندی سے بچتے رہنا اور اس خیال سے بھی بچنا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں جو عطا کیا ہے وہ تمہاری عظمت وکرامت اور لوگوں پر فضیلت کے سبب عطا کیا ہے۔ اگر تم نے ایسا سوچا تو ناشکرے ٹھہرو گے اور (آخرت میں) محتاجوں میں شامل ہو جاؤ گے اور تمہارا شمار ان لوگوں میں ہو گا جنہوں نے مال کی وجہ سے

سرکشی کی اور دنیا ہی میں اپنی نعمتوں سے نفع اُٹھایا۔ دیکھو! میں تمہیں سمجھا رہا ہوں حالانکہ میں خود بہت غفلت کا شکار ہوں اور اپنے بہت سے مُعاملات میں کمزور ہوں لیکن آدمی اگر اپنی اِصلاح اور اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی عبادت میں خود کو کامل بنانے میں لگ جائے اور اس انتظار میں اپنے بھائی کو وعظ ونصیحت کرنا چھوڑ دے تو ایسا کرنے سے لوگ نیکی سے دور ہو جائیں گے، نیکی کی دعوت دینے اور برائی سے منع کرنے کا دروازہ بند ہو جائے گا، لوگ حرام کو حلال سمجھنے لگیں گے اور زمین میں وعظ ونصیحت کرنے والے کم ہو جائیں گے۔

فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ رَبِّ الْاَرْضِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝۳۶ وَ لَهُ الْكِبْرِیَآءُ فِی السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ ۪ وَ هُوَ الْعَزِیْزُ الْحَكِیْمُ ۝۳۷ (پ۲۵، الجاثیة:۳٦)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اللہ ہی کے لئے سب خوبیاں ہیں آسمانوں کا رب اور زمین کا رب اور سارے جہان کا رب اور اسی کے لیے آسمانوں اور زمین میں بڑائی ہے اور وہی عزّت و حکمت والا ہے۔

﴿7224﴾... حضرتِ سیِّدُنا ثَوبہ عَنْبَری عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ صالح بن عبدُالرحمٰن نے مجھے سلیمان بن عبدُالملک کے پاس بھیجا۔ میں گیا تو وہاں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِیْز بھی موجود تھے، میں نے ان سے کہا: اگر صالح سے کوئی کام ہے تو بتایئے؟ انہوں نے فرمایا: اس سے کہنا کہ جو چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک تمہارے لئے باقی ہے اسے مضبوطی سے تھام لو کیونکہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک باقی ہے وہ لوگوں کے نزدیک بھی باقی ہے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک باقی نہیں وہ لوگوں کے نزدیک بھی باقی نہیں۔

انوکھی نصیحت آموز گفتگو:

﴿7225﴾... مَسْلَمہ بن عبدُالملک کہتے ہیں: میں نمازِ فجر کے بعد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِیْز کے پاس ایک کمرے میں آیا جہاں آپ فجر کے بعد تنہا رہتے تھے اور وہاں کوئی آتا نہیں تھا۔ اچانک ایک کنیز صَیحانی کھجوروں سے بھرا تھال لئے آئی جو آپ کو بہت پسند تھیں۔ آپ نے اس میں سے ایک مٹھی کھجوریں اُٹھائیں اور مجھ سے فرمایا: مَسْلَمہ! اگر کوئی شخص اتنی مقدار میں کھجوریں کھائے پھر پانی پی لے کہ کھجور کھا کر پانی پینا مفید ہے تو کیا یہ رات تک اُس کے لئے کافی ہوں گی؟ میں نے لاعلمی کا اظہار کیا تو انہوں نے کچھ اور اٹھائیں اور پوچھا: کیا اتنی کافی ہیں؟ میں نے کہا: جی ہاں، امیر المومنین! یہ مقدار اس شخص کے لئے کافی ہو گی اور اسے اس

بات کی پروا نہیں ہو گی کہ اس نے اس کے علاوہ کچھ نہیں کھایا۔اس کے بعد آپ نے فرمایا:پھر ہم کیوں خود کو جہنَّم کی آگ میں ڈالتے ہیں؟ مسلمہ کہتے ہیں: جتنی نصیحت مجھے اس بات سے ملی اتنی کسی اور سے نہیں ملی۔

حَجّاج کو بُرا بھلا کہنے سے روک دیا:

﴿7226﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَباح بن عُبَیدہ رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه کا بیان ہے کہ میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیۡهِ رَحۡمَۃُ اللهِ الۡعَزِیۡز کی خدمت میں حاضر تھا،اسی دوران حَجّاج بن یوسف کا ذکر ہوا،میں نے اس کے بارے میں بدزبانی کی اور اُسے بُرا بھلا کہا تو آپ نے فرمایا:اے رَباح! اس بدزبانی کو چھوڑ دو کیونکہ میں نے سنا ہے کہ ایک آدمی پر کسی حق تلفی کے سبب ظلم ہوتا ہے پھر وہ ظالِم کو بُرا بھلا کہتا اور اس کی عیب جوئی کرتا رہتا ہے اور اس کے ذریعے اپنا حق پورا کر لیتا ہے حتّٰی کہ پھر اس پر ظالِم کا حق ثابت ہو جاتا ہے۔

مسلمان سے حُسنِ ظن رکھو:

﴿7227﴾... حضرتِ سیِّدُنا وُہَیب بن وَرْد رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیۡهِ رَحۡمَۃُ اللهِ الۡعَزِیۡز نے فرمایا:جب تک غالب گمان نہ ہو اپنے دوست سے حُسنِ ظن قائم رکھو۔

﴿7228﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن حَفْص رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه بیان کرتے ہیں:مجھے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ العزیز بن عُمَر رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه نے بتایا کہ میرے والدِ ماجد نے مجھے نصیحت کرتے ہوئے کہا:بیٹا!جب تم کسی مسلمان سے کچھ سنو تو اسے اُس وقت تک برائی پر محمول نہ کرو جب تک اچھائی پر محمول کرنا ممکن ہو۔

﴿7229﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن عَیَّاش رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیۡهِ رَحۡمَۃُ اللهِ الۡعَزِیۡز کے ایک گورنر نے آپ کی طرف یہ لکھا کہ "آپ نے بیتُ المال کو تنگ کر دیا ہے یا اس جیسی کوئی بات لکھی۔" آپ نے (طنزاً) جواب میں لکھا:"اچھا! بیتُ المال میں جو کچھ ہے لوگوں میں تقسیم کر دو اور (جب اس میں کچھ نہ بچے تو) اسے کُوڑے کَرکَٹ سے بھر دو۔"

موت کی یاد سے متعلق نصیحت:

﴿7230﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابو حبیبہ رَحۡمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیۡه کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز

عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِيْز نے اپنے ایک گورنر کو یہ لکھا: امابعد! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے اوراس کی اطاعت کرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اولیا خوفِ خدا ہی کے ذریعے اس کی ناراضی سے بچے، اسی کے سبب انہیں ولایت کا تاج عطا ہوا، اسی کی برکت سے انہیں انبیائے کرام عَلَيْهِمُ السَّلَام کی رفاقت ملی، اسی کے سبب ان کے چہرے روشن ہوئے اور اسی کے ذریعے انہوں نے اپنے خالق کی معرفت حاصل کی۔ خوفِ خدا ہی دنیاوی فتنوں سے بچنے اور اُخروی مصیبتوں سے نکلنے کا ذریعہ ہے، اللہ تعالیٰ گزرے ہوئے لوگوں کی جن باتوں سے راضی ہوا بعد والوں سے بھی وہی قبول فرمائے گا، گزرے ہوئے لوگوں کے حالات و معاملات میں بعد والوں کے لئے عبرت ہے، خدا کا قانون سب کے لئے برابر اور ایک ہے۔ جلدی کرو اس سے پہلے کہ تمہاری سانسیں اکھڑنے لگیں اور تمہیں موت آجائے جیسے تم سے پہلے والوں کو آئی۔ تم نے لوگوں کو مرتے دیکھا، انہیں جُدا ہوتے دیکھا، تم نے یہ بھی دیکھا ہے کہ کس طرح موت توبہ کرنے والے کو توبہ کرنے، امید والے کو اس کی امید ملنے اور حکومت چاہنے والے کو حکومت ملنے سے پہلے ہی آجاتی ہے۔ واقعی! موت دنیا سے بے رغبتی اختیار کرنے اور آخرت کی رغبت دلانے میں بہت بڑی نصیحت ہے۔ ہم موت اور اس کے بعد کے شر سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ مانگتے، اس سے اچھی موت اور مرنے کے بعد بھلائی کا سوال کرتے ہیں۔ تم دنیاوی سامان کی طَلَب میں کسی ایسے قول و فعل کو ہرگز اختیار نہ کرنا جس کے بارے میں تمہیں خوف ہو کہ وہ تمہاری آخرت برباد اور تمہارے دین پر عیب لگادے گا اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کو تم سے ناراض کردے گا۔ اس بات پر یقین رکھنا کہ جتنا رزق تقدیر میں لکھا ہے مل کر رہے گا اور جتنی مدت دنیا میں رہنا ہے تم پوری کروگے جس میں تمہاری طاقت و قوت کی وجہ سے زیادتی اور کمزوری کی وجہ سے کمی نہیں ہوگی۔ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں غریبی عطا کرے تب بھی سوال کرنے سے بچو اور ربّ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے پر سر جھکالو اور اپنے لئے دنیاوی نعمتوں کے بجائے اسلام کی دولت کو غنیمت جانو جس میں کمزوری نہیں اور اسلام میں فانی دنیا کے سونے چاندی سے اِعراض ہے۔

یاد رکھو! رضائے الٰہی اور جنت کی تلاش میں رہنے والے شخص کو دنیا میں پہنچنے والی مصیبت و غربت نقصان نہیں پہنچا سکتی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ناراضی اور جہنم میں لے جانے والے کام کرنے والے کو ملنے والی دنیاوی نعمت اور سکون کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکتا۔ جنتی لوگوں کو کسی بھی ناپسندیدہ چیز کا سامنا نہ ہوگا جسے وہ دنیا

میں سہتے تھے اور جہنمی لوگ وہ لذت نہ پاسکیں گے جس سے وہ دنیا میں لطف اندوز ہوتے تھے۔ دنیا کی ہر چیز گویا کالعدم ہے اور تم صبح وشام مُردے کو بارگاہِ خداوندی میں لے کر جاتے ہو جس کی مراد ختم اور زندگی کی مدت پوری ہو چکی ہوتی ہے پھر تم اسے زمین کے گڑھے میں دفن کر دیتے ہو جہاں بچھونا ہوتا ہے نہ تکیہ۔ اس کے دوست اَحباب اور دنیاوی سامان اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ مٹی اس کا ٹھکانا جبکہ حساب وکتاب کا اسے سامنا ہوتا ہے اور اپنے عمل کے بدلے وہ گروی ہوتا ہے۔ جو کچھ اُس نے آگے بھیجا ہوتا ہے اِس کی اُسے محتاجی ہوتی ہے اور جو چھوڑ گیا وہ اس کے کسی کام کا نہیں ہوتا، لہٰذا تم موت آنے اور دنیا چھوڑنے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تمہیں نصیحت کر رہا ہوں حالانکہ تم میں سب سے زیادہ گناہ گار میں ہوں۔ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے گناہوں کی بخشش چاہتا اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

دربان کیسا ہو؟

﴿7231﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سلیمان بن عبدُ الملک کو خارجیوں کے قتل سے منع کرتے اور انہیں قید کرنے کا مشورہ دیتے تھے حتّٰی کہ وہ توبہ کرلیں۔ ایک بار سلیمان بن عبدُ الملک کے پاس کسی خارجی کو قتل کے لئے لایا گیا۔ سلیمان نے اسے دیکھتے ہی کہا: اسے میری نظر سے دور کر دو۔ اُس خارجی نے کہا: اے فاسق اِبنِ فاسق! اللہ عَزَّوَجَلَّ تجھے ذلیل ورُسوا کرے۔ سلیمان نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو بلوا کر خارجی سے کہا: تم نے کیا کہا؟ اس نے کہا: میں نے تجھے فاسق بن فاسق کہا۔ سلیمان نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے کہا: اے ابو حَفْص! تم اس کے بارے میں کیا کہتے ہو؟ آپ خاموش رہے تو سلیمان نے کہا: میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ تم کیا کہتے ہو؟ آپ نے کہا: میری رائے یہ ہے کہ جس طرح اس نے آپ کو اور آپ کے والد کو بُرا بھلا کہا آپ بھی اسے کہہ لیں۔ سلیمان نے کہا: بس اتنا؟ اس کے بعد سلیمان نے اس کے قتل کا حکم جاری کیا تو اسے قتل کر دیا گیا پھر سلیمان چلا گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نکلنے لگے تو سلیمان کے دربان خالد بن رَیَّان سے سامنا ہوا، اس نے کہا: اے ابو حَفْص خدا کی قسم! آپ کی رائے سن کر میں یہ توقُّع کر رہا تھا کہ خلیفہ مجھے آپ کے قتل کا حکم دے گا۔ آپ نے پوچھا: تو کیا تم اس حکم پر عمل

کرتے؟اس نے کہا: بخدا!میں ضرور عمل کرتا۔ پھر جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز خلیفہ بنے تو خالد بن رَیَّان نے آکر دربانی کے فرائض انجام دینا چاہے، اس سے قبل وہ عبدُ الملک اور ولید کا دربان رہ چکا تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اسے دیکھا اور کہا: خالد تلوار نیچے رکھ دو۔ پھر اس کے خلاف یہ دعا کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے خالد بن رَیَّان کو تیری خاطر عہدے سے ہٹایا ہے تو اسے کبھی بھی عہدے پر فائز نہ فرمانا۔“ پھر دیگر دربانوں کو دیکھا اور حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مُہاجر اَنصاری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَارِی کو بلوا کر فرمایا: اے عَمْرو! تم جانتے ہو کہ میرے اور تمہارے درمیان اسلام کے سوا اور کوئی رشتہ نہیں ہے تاہم میں نے تمہیں کثرت سے تلاوتِ قرآن کرتے اور تمہیں لوگوں سے چھپ کر نماز پڑھتے دیکھا ہے اور تم نماز اچھے طریقے سے پڑھتے ہو لہٰذا یہ تلوار سنبھالو اور میرے دربان بن جاؤ۔

مظلوم کی دادرسی:

﴿7232﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز حِمص کے بازار میں تھے، ایک شخص دو قِطری چادریں اوڑھے آیا اور کہنے لگا: امیر المؤمنین! کیا آپ نے یہ اجازت دے رکھی ہے کہ کوئی بھی مظلوم آپ کے پاس آجائے؟ فرمایا: ہاں۔ اس نے کہا: میں مظلوم ہوں، میں بہت دور سے آپ کی خدمت میں حاضر ہوا ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: تمہارے گھر والے کہاں ہیں؟ اس نے کہا: وہ عَدَن کے دور دراز علاقے میں ہیں۔ فرمایا: بخدا! تمہارے گھر والے عمر کے گھر سے بھی بہت دور ہیں۔ یہ کہہ کر آپ اسی جگہ اپنی سواری سے اترے اور اُس سے پوچھا: تم پر کیا ظلم ہوا؟ اس نے کہا: میری ایک جائیداد ہے جسے ایک غاصب نے چھین کر اس پر قبضہ جمالیا ہے۔ آپ نے فوراً (یمن کے گورنر) حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد کو خط لکھا اور حکم دیا کہ گواہوں کی روشنی میں اس کی بات سنی جائے اور حق ثابت ہو جانے پر جائیداد واپس دلوائی جائے اور خط پر مہر بھی لگادی۔ جب وہ شخص جانے لگا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے فرمایا: ٹھہرو! تم ہمارے پاس بہت دور سے آئے ہو، یہ بتاؤ سفر پر کتنا خرچہ آیا ہے؟ اور تمہارے کپڑے بھی پھٹ گئے ہیں۔ اس نے سب کا حساب لگایا جو تقریباً 11 دینار بنے۔ آپ نے اسے 11 دینار عطا کئے۔

حق کے حامی:

﴿7233﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مالک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سلیمان بن عبدُ الملک کے پاس رہتے تھے۔ایک دن آپ نے ایک عورت کے حق کے بارے میں سلیمان سے کہا: آپ اِس عورت کو اس کا حق کیوں نہیں دیتے۔

﴿7234﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن عبدُ الملک اَیْلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سلیمان بن عبدُ الملک کے پاس آئے۔ سلیمان کا بیٹا ایوب بھی وہاں موجود تھا جو کہ اس وقت ولی عہد تھا اور سلیمان نے اسے اپنا جانشین مقرر کیا تھا۔اسی دوران ایک شخص آیا اور خلیفہ کے خاندان کی کسی عورت کا حصّۂ وراثت طلب کرنے لگا۔ سلیمان بن عبدُ الملک نے کہا: میرا نہیں خیال کہ زمین و جائیداد میں عورتوں کا کوئی حق ہے۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے کہا: سُبْحٰنَ اللہ! قرآن کا حکم کہاں گیا؟ سلیمان نے کہا: بیٹا! جاؤ عبدُ الملک بن مروان کی دستاویز لے کر آؤ جس میں اس نے اس بارے میں لکھا ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے کہا: ایسا لگ رہا ہے گویا تم قرآنِ پاک منگوا رہے ہو۔ ایوب نے کہا: بخدا! خلیفہ کے پاس کوئی اس طرح کی بات کر ہی رہا ہوتا ہے اور اسے پتا بھی نہیں چلتا کہ اس کا سر تن سے جُدا کر دیا جاتا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے مخاطب کر کے فرمایا: جب خلافت تمہارے اور تم جیسے لوگوں کے ہاتھ میں ہوگی تو کسی شخص کے گردن کٹنے سے اتنا نقصان نہیں ہو گا جتنا تمہارے مَسْنَدِ خِلافت پر بیٹھنے سے عام لوگوں کو ہو گا۔ سلیمان نے اپنے بیٹے سے کہا: خاموش! ابو حَفْص سے تم اس طرح بات کرتے ہو؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اے خلیفہ! بخدا! اگر یہ ہمارے ساتھ جہالت کا برتاؤ کرے گا تو ہم بھی اسے برداشت نہیں کریں گے۔

﴿7235﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو اسماعیل بن حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم کہتے ہیں: بنو مروان کے بعض لوگوں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس مکتوب بھیجا جسے پڑھ کر آپ نے سخت ناراضی کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: بخدا! اگر مجھے قتل کا اختیار ہوتا تو میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رِضا کے لئے بنو مروان کو قتل کر دیتا۔ جب بنو مروان کو یہ خبر ملی تو وہ خاموش ہو گئے کیونکہ وہ آپ کی اِسْتِقامت سے واقف تھے کہ آپ جس

کام کا ارادہ کر لیتے ہیں اسے کر گزرتے ہیں۔

حکمت عملی سے کام:

﴿7236﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُوَیْرِیَہ بن اَسماء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْخَالِق نے اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے عرض کی: اس امرِ خلافت میں فوراً انصاف کے تقاضے پر عمل کرنے میں آپ کو کون سی چیز مانع ہے؟ خدا عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! مجھے اس بات کی پروا نہیں کہ اس کی وجہ سے مجھے اور آپ کو ہانڈیوں میں اُبالا جائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں لوگوں کو دُشواری جھیلنے کا عادی بنا رہا ہوں، اگر اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے مجھے زندہ رکھا تو میں اسے کر گزروں گا اور اگر جلدی موت آگئی تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ میری نیت سے باخبر ہے۔ اگر میں اچانک ان لوگوں کے ساتھ ایسا معاملہ کروں جو تم کہہ رہے ہو تو لوگ میرے خلاف تلوار اٹھالیں گے اور ایسے نفع میں کوئی خیر نہیں جو صرف تلوار سے حاصل ہو۔

امیر المؤمنین کی خلیفہ کے بیٹے سے خیر خواہی:

﴿7237﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن علی بن مُقَدَّم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ سلیمان بن عبدُ الملک کے بیٹے نے حضرتِ سیِّدُنا مُزاحِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے کہا: مجھے امیر المؤمنین سے کوئی کام ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا مزاحم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے لئے اجازت طلب کی، اجازت ملنے پر اُس نے اندر آکر کہا: امیر المؤمنین! آپ نے میری زمین وجائیداد کیوں ضبط کی ہے؟ فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی پناہ! میں کسی کی ایسی زمین ضبط کروں جس میں اس کا اسلامی حق ثابت ہو۔ یہ سُن کر اس نے آستین سے دستاویز نکال کر دکھائی۔ آپ نے اسے پڑھنے کے بعد فرمایا: یہ زمین کس کی تھی؟ اس نے کہا: حجاج بن یوسف فاسق کی۔ فرمایا: پھر تو وہ اس کا زیادہ حق دار تھا۔ اس نے کہا: یہ زمین بیتُ المال کے پیسوں کی تھی۔ فرمایا: پھر تو مسلمان اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین! مجھے میری دستاویز واپس دیجئے؟ فرمایا: اگر تم خود اس کو نہ لاتے تو میں اس کو تم سے طلب نہ کرتا مگر اب جبکہ تم اسے لے آئے ہو تو میں تمہیں کوئی غلط کام نہیں کرنے دوں گا۔ یہ سن کر سلیمان کا بیٹا رونے لگا تو حضرتِ سیِّدُنا مُزاحِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: امیر المؤمنین! سلیمان کا یہ بیٹا سب کا پیارا اور ہر دل عزیز ہے، آپ اس کے ساتھ ایسا کیوں کر رہے ہیں؟ فرمایا: اے مُزاحِم! تجھ پر افسوس ہے۔ کیا زمین

میری خواہش ہے جو میں اسے حیلے سے طلب کروں گا؟ بے شک میں سلیمان کے بیٹے کے لئے دل میں اتنی ہی محبت پاتا ہوں جتنی اپنی اولاد کے لئے۔

بااثر افراد کی سفارش ٹھکرادی:

﴿7238﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی اولاد میں سے کسی کا بیان ہے کہ ہشام بن عبد الملک نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس آکر کہا: امیر المؤمنین! میں آپ کے پاس اپنی قوم کا قاصِد بن کر آیا ہوں اور ان کے دل کی بات آپ تک پہنچانا چاہتا ہوں، ان کا کہنا ہے کہ آپ اپنی حکومت میں نئے سرے سے ضرور کام کیجئے لیکن گزشتہ حکمرانوں کے فیصلوں کو برقرار رکھئے کیونکہ ان کا کیا اُنہی کے سر ہوگا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بتاؤ، اگر مجھے ایک معاملہ کے حل کے لئے دو دستاویز دی جائیں ایک حضرتِ سیِّدُنا امیر مُعاویہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی ہو جبکہ دوسری عبدُ الملِک کی تو میں کس کے مطابق فیصلہ کروں گا؟ اس نے کہا: پہلی والی دستاویز پر عمل کریں کہ میں اس کے برابر کسی کو نہیں سمجھتا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں کتابُ اللہ کو سب سے مُقَدَّم پاتا ہوں اور میرے ماتحتوں میں سے جو بھی میرے یا مجھ سے اگلے خُلَفا کے بارے میں کوئی مُعاملہ میرے پاس لاتا ہے تو میں اُسے قرآنِ کریم پر پیش کرتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا سعید بن خالد بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے عرض کی: امیر المؤمنین! آپ حکومت کے مُعاملے کو اپنی رائے کے مطابق حق وانصاف کے ساتھ چلاتے رہئے لیکن گزشتہ حکمرانوں کے اچھے بُرے کاموں کو ان کے حال پر چھوڑ دیجئے اور اتنا ہی آپ کے لئے کافی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے کہا: تمہیں اس خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم جس کی طرف تمہیں مَر کر لوٹنا ہے! بتاؤ، اگر ایک شخص چھوٹے بڑے بچے چھوڑ کر مرجائے اور بڑے چھوٹوں کو دَبا کر ان کا مال کھاجائیں پھر چھوٹے تم سے مدد چاہیں تو تم کیا فیصلہ کروگے؟ اس نے کہا: میں ان کے حقوق پورے پورے دلاؤں گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں نے گزشتہ کئی حکمرانوں کو طاقت اور حکمرانی کے سبب لوگوں کے حق مارتے دیکھا اور ان کے مُتَّبِعِین بھی اسی میں لگے رہے اور جب میں خلیفہ ہوا تو لوگوں نے مجھ سے دادرسی چاہی اور میرے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں رہا کہ میں کمزوروں کو طاقتوروں اور لاچاروں کو باحَیثیت لوگوں سے حقوق واپس دلاؤں۔ یہ سُن کر حضرتِ سیِّدُنا سعید بن خالد

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ امیر المؤمنین کو توفیق دے۔

اِحیائے سُنَّت کا عزم:

﴿7239﴾... حضرتِ سیِّدُنا شعیب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے کسی مُحدِّث نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر ہوئے، مَسْلَمہ بن عبدُ الملک بھی وہاں موجود تھا، عرض کی: مجھے اکیلے میں آپ سے کچھ کام ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے بیٹے سے کہا: کوئی راز کی بات ہے کہ تمہارے چچا مَسْلَمہ بھی موجود نہ رہیں؟ عرض کی: جی ہاں۔ یہ سُن کر مَسْلَمہ چلے گئے تو بیٹے نے آپ کے سامنے بیٹھ کر عرض کی: امیر المؤمنین! کل بروزِ قیامت آپ اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو کیا جواب دیں گے جب وہ آپ سے پوچھے گا کہ اے عُمَر! تم نے ایک بدعت دیکھی مگر مٹانے کی کوشش نہیں کی یا ایک سنت دیکھی مگر اسے جاری نہیں کیا؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے پوچھا: اے بیٹے! اس بات پر تمہیں رعایا نے اُبھارا ہے یا تم خود کہہ رہے ہو؟ عرض کی: بخدا! یہ میری ذاتی رائے ہے کیونکہ مجھے معلوم ہے کہ آپ جواب دِہ ہیں لہٰذا آپ اس کا کیا جواب دیتے ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: بیٹا! اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے اور تمہیں جزائے خیر عطا کرے، بخدا! مجھے امید ہے کہ تم نیکی کے مُعاملے میں میرے مددگار ہو گے۔ اے لختِ جگر! تمہاری قوم نے اس امرِ خلافت کو مضبوط و مُستَحکم بنانے کے لئے بے شمار ظلم و زیادتیاں کی ہیں اور جب میں ان سے جبراً قبضہ کی ہوئی جائیدادوں کی واپسی کے لئے جھگڑتا ہوں تو مجھے ایسی پھوٹ اور بگاڑ کا خدشہ لگا رہتا ہے جس سے خون خرابہ کی نوبت آ جائے۔ بخدا! میرے نزدیک دنیا کا فنا ہو جانا میرے سبب کسی کا ایک قطرہ خون بہانے سے زیادہ آسان ہے۔ کیا تم اس پر راضی نہیں کہ تمہارے والد کی زندگی میں وہ دن بھی آئے جس میں وہ بدعت کو مٹائے اور سنت کو زندہ کرے حتّٰی کہ ہمارے اور ہماری قوم کے مابین اللہ تعالیٰ حق کے ساتھ فیصلہ فرما دے اور وہی بہتر فیصلہ فرمانے والا ہے۔

اَہلیہ کا زیور بیت المال میں:

﴿7240﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی اہلیہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے زیور میں ان کے والد کا دیا ہوا ایک نایاب قیمتی پتھر تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ

رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ان سے کہا: دو باتوں میں سے کسی ایک بات کو اختیار کر لو یا تو اپنا زیور بیتُ المال میں جمع کروا دو یا مجھ سے علیحدہ ہو جاؤ کیونکہ مجھے تمہارے ساتھ اس زیور کی موجودگی میں ایک مکان میں رہنا پسند نہیں۔ انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! میں اس پر اور اس جیسے کئی زیورات پر آپ کو ترجیح دیتی ہوں۔ یہ سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے زیور کو بیتُ المال میں رکھنے کا حکم دیا اور آپ کے وصال کے بعد جب یزید بن عبدُالملک خلیفہ بنا تو اس نے (اپنی بہن) فاطمہ بنتِ عبدُالملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کو اُن کا زیور واپس لوٹانا چاہا مگر انہوں نے یہ کہہ کر لینے سے انکار فرما دیا کہ "مجھے اس کی خواہش نہیں اور یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جو چیز میں امیر المؤمنین کی زندگی میں خوشی سے بیتُ المال میں جمع کراؤں اور ان کی وفات کے بعد واپس لے لوں؟ بخدا! ایسا نہیں ہو سکتا۔" یہ دیکھ کر یزید بن عبدُالملک نے اسے اپنے اہل و عیال میں تقسیم کر دیا۔

محبّتِ رسول:

﴿7241﴾... حضرتِ سیِّدُنا احمد بن عبد اللہ بن یونُس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے: میں نے اپنے ایک استاد صاحب کو فرماتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس کسی مُحَرِّر کو لکھنے کے لئے لایا گیا، محرر خود تو مسلمان تھا مگر اس کا باپ عیسائی یا کسی اور مذہب سے تعلق رکھتا تھا۔ امیر المؤمنین نے لانے والے سے کہا: تم مہاجرین کی اولاد میں سے کسی کو کیوں نہیں لائے۔ محرر نے کہا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والد کا کفر[1] تو آپ کے لئے مُضِر ثابت نہیں ہوا۔ آپ نے فرمایا: تو نے اِن کو مثال بنایا؟ اب تو تُو کبھی میرے سامنے نہیں لکھ سکتا۔

---

[1]... یہ قول بے ادب کاتب کا ہے جبکہ اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والدین مومن ہیں۔ رسولِ پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشاد ہے: "میں ہمیشہ پاک مردوں کی پشتوں سے پاک بیبیوں کے پیٹوں میں منتقل ہوتا رہا۔" (دلائل النبوۃ لابی نعیم، الفصل الثانی، ص۲۸، حدیث: ۱۵) اس حدیث کو اعلیٰ حضرت امام اہلسنّت مولانا شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن **"فتاوی رضویہ" جلد30، صفحہ 270** پر نقل کرنے کے بعد ارشاد فرماتے ہیں: "تو ضرور ہے کہ حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم کے آبائے کرام طاہرین و امہاتِ کرام طاہرات سب اہل ایمان و توحید ہوں کہ بنصِّ قرآنِ عظیم کسی کافر و کافرہ کے لیے کرم و طہارت سے حصہ نہیں۔" **صفحہ 299** پر موجود کلام کا خلاصہ یہ ہے: "کثیر اکابر عُلَما کا مذہب یہی کہ حضورِ اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے والدین کریمین مسلمان ہیں اور آخرت میں ان کی نجات کا فیصلہ ہو چکا ہے۔"

سیرتِ فاروقی اپنانے کا عزم:

﴿43-7242﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسٰی بن عُقْبہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا سالِم بن عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ کو امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ایک خط لکھا جس کا مضمون یہ تھا: ”یہ خط اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے امیر المؤمنین عُمَر کی جانب سے سالِم بن عبد اللہ کی طرف ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم! میں تمہارے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خلافت کی ذِمَّہ داری میرے کاندھوں پر ڈالی ہے اور میرے مشورے اور طلب کے بغیر ہی اُمورِ خلافت میرے سپرد کر دیئے گئے، بس تقدیرِ الٰہی سے مجھے خلافت کی ذمہ داری ملی ہے۔ میں اُمورِ خلافت میں اسی کریم ذات سے مدد طلب کرتا ہوں جس نے میرے کاندھوں پر یہ ذمہ داری ڈالی ہے اور اُس سے یہ سُوال کرتا ہوں کہ وہ رعایا کو میری اطاعت وفرمانبرداری اور اچھی مُعاوَنَت کی توفیق بخشے اور مجھے اِن پر شفقت ونرمی اور عدل کی توفیق مرحمت فرمائے۔ جب آپ کے پاس میری یہ تحریر پہنچے تو مجھے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن خَطَّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے خطوط، ان کی سیرت اور مسلمانوں اور ذِمّیوں کے بارے میں ان کے کئے ہوئے فیصلوں کی تفصیل بھیج دیجئے اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے توفیق دی تو میں ان کی سیرت اور انداز کی پیروی کروں گا۔ وَالسَّلَام

حضرتِ سیِّدُنا سالِم بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کی طرف جوابی خط روانہ فرمایا جس کا مضمون یہ تھا: ”بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یہ خط سالِم بن عبد اللہ کی جانب سے امیر المؤمنین عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی طرف ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم! میں تمہارے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ بے شک جب اس نے چاہا دنیا کو پیدا فرما دیا اور اس نے دنیا کی بہت قلیل مدت رکھی گویا اس کی ابتدا اور انتہا دن کی ایک ساعت ہے۔ مزید یہ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس دنیا اور اس میں موجود تمام مخلوقات کی فنا کا فیصلہ بھی فرما دیا۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

كُلُّ شَیْءٍ هَالِكٌ اِلَّا وَجْهَهٗ ؕ لَهُ الْحُكْمُ ترجمۂ کنزالایمان: ہر چیز فانی ہے سوا اس کی ذات کے اسی کا

وَ اِلَیۡہِ تُرۡجَعُوۡنَ ﴿۸۸﴾ (پ۲۰، القصص:۸۸) حکم ہے اور اسی کی طرف پھر جاؤ گے۔

بلاشبہ دنیاوالے دنیا کی کسی چیز پر ذاتی قدرت نہیں رکھتے حتّٰی کہ وہ اس دنیا کو چھوڑ دیں گے اور یہ ان کو چھوڑ دے گی اور یہ بات سمجھانے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے قرآنِ کریم نازل فرمایا، انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کو مبعوث فرمایا، قرآنِ کریم میں جزاوسزا کو بیان فرمایا، مثالیں اور دیگر مفید باتیں بیان کیں اور اپنے دین کی وضاحت اس میں بیان فرمادی، اسی میں حلال وحرام کو بیان کیا اور بہترین انداز میں قوموں کے قصے اور واقعات بھی اس میں بیان فرمائے۔ اگلوں اور پچھلوں کے لئے اپنا ایک ہی دین مُقَرَّر کیا اور اپنی کتابوں میں کوئی فرق رکھا نہ اپنے رسولوں میں کوئی اختلاف رکھا۔ کوئی ایسے معاملے کی وجہ سے بد بخت نہیں ہوتا جس کے سبب دوسرا خوش بخت ہو گیا اور نہ کوئی اُس معاملے کی وجہ سے خوش بخت ہوتا ہے جس کے سبب کوئی دوسرا بد بخت ہو گیا۔ اے عُمَر بن عبدُالعزیز! آج تم خود کو ایک عام انسان شمار کیوں نہیں کرو گے، تمہیں بھی اتنا ہی کھانا پینا اور لباس کافی ہے جتنا کہ ایک عام آدمی کو کافی ہے، تم اپنے زائد مال کو اپنے اور اُس رب کے درمیان ذخیرہ کرلو جس کا تم ہمیشہ شکر ادا کرتے ہو۔ تمہیں ایک بڑی ذمہ داری ملی ہے جس میں اللہ ربّ العِزت کے سوا کوئی تمہارا مددگار نہیں۔ وہی ہے جس نے تمہارے اور مخلوق کے درمیان وُسعت رکھی کہ اگر تم خود کو اور اپنے گھر والوں کو فائدہ پہنچا سکو تو پہنچالو اور اگر خود کو اور اپنے گھر والوں کو خسارے سے بچا سکو تو بچالو اور برائی سے بچنے کی توفیق اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے۔ جو لوگ تم سے پہلے گزرے انہوں نے جو کرنا تھا وہ کر کے چلے گئے، انہوں نے طرح طرح سے حق کو مٹایا اور قِسم قِسم کے باطل کو پھیلایا پھر بعد میں پیدا ہونے والے لوگ اسی ماحول میں پلے بڑھے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ یہی دُرُست راہ ہے۔ انہوں نے لوگوں سے نرمی کا برتاؤ نہ رکھا بلکہ ان پر پریشانیوں کے دروازے کھولے رکھے۔ اگر آپ ان پر آسانیاں پیدا کرنے پر قادر ہو گئے ہیں تو جب بھی ان کے لئے کوئی آسانی کی راہ نکالیں گے اس کی وجہ سے آپ پر مصیبت کا ایک باب بند ہو جائے گا۔ کسی گورنر کو اُس کے منصب سے ہٹانے کے لئے تمہارا یہ قول رکاوٹ نہ بنے کہ میرے پاس ایسا کوئی نہیں جس کے کام سے میں مطمئن ہو سکوں کیونکہ جب تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے کسی کو ہٹاؤ گے اور اسی کے لئے کام کرو گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں ایسے لوگ عطا فرمائے گا جو اس کی مدد

پر بھروسا کرنے والے ہوں گے۔ بے شک مددِ الٰہی بندے کی نیت کے مطابق ہوتی ہے، بندے کی نیت کامل ہوگی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مدد بھی کامل ہوگی اور اگر نیت میں کمی ہوگی تو اسی قدر مددِ الٰہی میں بھی کمی ہوگی۔ اگر تم بروزِ قیامت بارگاہِ الٰہی میں اس حال میں آنے کی طاقت رکھتے ہو کہ تمہارے خلاف کوئی ظلم کا دعویدار نہ ہو اور تم سے پہلے والے حکمران تمہارے پیروکاروں کی کمی کے باوجود تم پر رشک کرتے ہوں اور تم ان کے پیروکاروں کی کثرت کے باوُجود بھی ان پر رشک نہ کر رہے ہو تو ایسا ہی کرنا۔ بے شک بُرائی سے بچنے کی طاقت اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی طرف سے ہے۔ تم سے پہلے گزرے لوگوں نے اپنی آنکھوں سے موت کو دیکھ لیا اور جس سے یہ راہِ فرار اختیار کرتے تھے اسی موت نے انہیں دبوچ لیا۔ ان کے پیٹ جو بھرتے ہی نہیں تھے پھٹ گئے، ان کی آنکھیں جو دُنیاوی لذتوں سے کبھی سیر نہ ہوتی تھیں بہہ نکلیں اور ان کی گردنیں جو نرم و گُداز بستروں پر تکیوں کی عادی تھیں مٹی میں مل گئیں۔ ان کے جسم مٹی کے ٹیلوں کے نیچے زمین کے اندر گل سڑ گئے، اگر انہیں بہت ساری خوشبوئیں لگا کر کسی غریب و مسکین کے قریب رکھ دیا جائے تو وہ بھی ان کی بدبو سے اذیت محسوس کرے اور اتنی خوشبوئیں مَلنے کا کوئی فائدہ نہ ہو۔ ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے مال ہیں اور ہم کو اسی کی طرف پھرنا ہے۔

اے عُمَر! واقعی تمہیں اس امت کا بہت بڑا اور پُرخطر مُعاملہ درپیش ہے، جہاں تک اَہْلِ عراق کا تعلق ہے ان کا درجہ تمہارے یہاں اس شخص کی طرح ہونا چاہئے جس کے آپ محتاج ہوں نہ اس سے بے پروا۔ بے شک ان پر ظالِم حکمران مُسَلَّط رہے جنہوں نے مال بٹورا اور خون بہایا۔ تم جسے بھی اپنا نائب بناؤ گے کیا اسے اس بات کا اختیار دے دو گے کہ وہ لوگوں سے ظالمانہ ٹیکس وصول کرے، تَعَصُّب و ظلم سے کام لے، مسلمانوں کو مہنگا بیچنے کے لئے ذخیرہ اندوزی کرے اور ناحق خون بہائے؟

اے عُمَر! اس مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا اور یاد رکھنا کہ اگر اس معاملے میں جَری ہوئے تو بروزِ قیامت تمہیں ذلیل ورُسوا کر کے لایا جائے گا اور اگر تم نے میری بات پر اچھی طرح عمل کیا تو تم اس سے روحانی وجسمانی راحت محسوس کرو گے۔

تم نے مجھے امیر المؤمنین حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن خَطَّاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے لکھے ہوئے خطوط، ان کی سیرت، مسلمانوں اور ذِمّیوں کے بارے میں ان کے کئے گئے فیصلوں کو بھیجنے کا کہا ہے۔ یاد رکھو! امیر المؤمنین حضرتِ

سیّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا کام تمہارے زمانے سے بہت مختلف تھا، اگر تم ان کے نقشِ قدم پر چلو تو مجھے امید ہے کہ اللہ ربُّ العزت تمہیں بھی خُلفا میں ان جیسا بلند رُتبہ عطا فرمائے گا۔ تم اس طرح کہو جیسے حضرت سیّدُنا شعیب عَلَیْہِ السَّلَام کا مقولہ ہے:

وَمَاۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اُخَالِفَکُمۡ اِلٰی مَاۤ اَنۡہٰکُمۡ عَنۡہُ ؕ اِنۡ اُرِیۡدُ اِلَّا الۡاِصۡلَاحَ مَا اسۡتَطَعۡتُ ؕ وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡۤ اِلَّا بِاللّٰہِ ؕ عَلَیۡہِ تَوَکَّلۡتُ وَاِلَیۡہِ اُنِیۡبُ ﴿۸۸﴾ (پ۱۲، ھود:۸۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اور میں نہیں چاہتا ہوں کہ جس بات سے تمہیں منع کرتا ہوں آپ اس کا خِلاف کرنے لگوں میں تو جہاں تک بنے سنوارنا ہی چاہتا ہوں اور میری توفیق اللہ ہی کی طرف سے ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور اسی کی طرف رجوع ہوتا ہوں۔

وَالسَّلَام عَلَیْکُم۔

ایک روایت میں یہ ہے: حضرتِ سیّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے حضرتِ سیّدُنا سالِم بن عبد اللہ بن عُمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُم کو خط لکھا کہ ”مجھے امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عُمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی کچھ تحریریں بھیج دیجئے۔“ چنانچہ آپ نے لکھا: ”اے عُمر! اُن بادشاہوں کو یاد کرو جن کی آنکھیں پھٹ چکی ہیں اور اسی طرح کی کچھ باتیں مختصراً لکھ بھیجیں۔“

گورنر کوفہ کو نصیحت بھرا خط:

﴿7244﴾... حضرتِ سیّدُنا داوٗد بن سلیمان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے گورنرِ کوفہ حضرتِ سیّدُنا عبدُ الحمید عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد کو یہ لکھا: بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ یہ خط اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے امیر المؤمنین عُمر کی جانب سے عبدُ الحمید بن عبدُ الرحمٰن کی طرف ہے:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم! میں تمہارے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ کوفہ میں رہنے والوں کو اَحکامِ الٰہی کے سلسلے میں سخت زیادتی اور ظلم وستم میں مبتلا کیا گیا اور نااہل گورنروں نے ان پر بہت سے بُرے طریقے جاری کئے۔ بے شک دین کی تقویت عَدل واِحسان پر منحصر ہے اور تمہارے لئے اس سے بہتر اور اہم کوئی چیز نہیں ہوسکتی کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کو اپناؤ کہ اس میں کوئی گناہ نہیں۔ یہ

میرا حکم ہے کہ تم ان کی زمینوں کو آباد کرو، نہ تو بنجر زمین کو آباد زمین پر اور نہ ہی آباد زمین کو بنجر پر ترجیح دو۔ میں نے تمہیں اس چیز کا حاکم بنایا ہے جس کا مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حاکم بنایا ہے۔

اہلِ خُناصِرہ کو نصیحت بھرا خطاب:

﴿7245﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن بکر بن حبیب عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْمُجِیْب بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے مجھے بتایا کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے خُناصِرہ کے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! تمہیں بے کار پیدا نہیں کیا گیا اور نہ تمہیں آزاد چھوڑا گیا۔ بے شک تمہارے حساب وکتاب کا ایک وقت مقرر ہے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے درمیان فیصلہ فرمائے گا۔ رحمتِ الٰہی ہر چیز کو گھیرے ہوئے ہے جو رحمت سے دور ہوا وہ ناکام ونامراد اور اس جنت سے محروم ہوا جس کے اِحاطے میں آسمان وزمین آجائیں۔ یاد رکھو! کل بروزِ قیامت اَمان اسی کے لئے ہوگا جو خوفِ خدا رکھنے والا ہوگا، جس نے فانی کو باقی کے عوض، قلیل (دنیاوی سازوسامان) کو کثیر (اُخروی نعمتوں) کے بدلے اور خوف کو امن کے بدلے بیچ دیا۔ کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں کہ تمہارے آباء واجداد دنیا سے جاچکے اور تمہاری جگہ بھی تمہاری اولاد آجائے گی اور یہ سلسلہ چلتا رہے گا حتّٰی کہ تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف لوٹا دیا جائے گا۔

خلیفۂ وقت کی عاجزی:

﴿7246﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُفَضَّل بن یونُس رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے پوچھا: اے امیر المؤمنین! آپ نے صبح کیسی کی؟ فرمایا: اس حال میں کہ سُست، پیٹ بھرا، خطاؤں میں لت پت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے امیدیں لگائے ہوئے ہوں۔

﴿7247﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْقَوِی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنا ہاتھ پیٹ پر مارتے ہوئے فرمایا: میرا پیٹ ربّ تعالٰی کی عبادت میں سستی کرتا، گناہوں اور خطاؤں میں مشغول رہتا ہے، نیک اعمال کئے بغیر اللہ عَزَّوَجَلَّ سے نیکوکاروں کے درجات کی تمنا کرتا ہے۔

﴿49-7248﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن دینار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: تم ہمیشگی کے لئے پیدا کئے گئے ہو بس تمہیں ایک گھر سے دوسرے گھر کی طرف

منتقل ہوتا ہے۔

غافل دل کی دعا قبول نہیں ہوتی:

﴿7250﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن ولید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز ایک ایسے شخص کے پاس سے گزرے جو کنکر ہاتھ میں لئے کھیلتے ہوئے یہ دعا کر رہا تھا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حورِ عین سے میرا نکاح کر دے۔ آپ نے اس کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: تمہارے دعا کرنے کا انداز کتنا بُرا ہے، تم کنکر پھینک کر اِخلاص وللّٰہیت کے ساتھ دعا کیوں نہیں کرتے۔

دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے:

﴿7251﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: جو نصیحت دل سے نکلے وہی فائدہ دیتی ہے۔

﴿7252﴾... حضرتِ سیِّدُنا بِشر بن مُعاذ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ قریش کے ایک مُعَمَّر شخص سے نقل کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: اے چھپ کر گناہ کرنے والو! یاد رکھو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں ایک رسوا کرنے والا سوال ہونا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

فَوَرَبِّكَ لَنَسْـَٔلَنَّهُمْ اَجْمَعِیْنَ ﴿۹۲﴾ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ﴿۹۳﴾ (پ۱۴، الحجر: ۹۲-۹۳)

ترجمۂ کنز الایمان: تو تمہارے رب کی قسم ہم ضرور ان سب سے پوچھیں گے جو کچھ وہ کرتے تھے۔

خلیفہ سلیمان کو نصیحت:

﴿54-7253﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ سلیمان بن عبدُ الملک اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اکٹھے حج کیا۔ خلیفہ جب طائف کی جانب روانہ ہونے لگا تو اسے شدید گرج وچمک کا سامنا کرنا پڑا یہ دیکھ کر وہ گھبرا گیا اور اس نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے کہا: اے ابو حفص! تم دیکھ رہے ہو یہ کیا ہو رہا؟ آپ نے فرمایا: یہ تو رحمت برسنے کا وقت ہے سوچو اس وقت کیا حال ہو گا جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کا عذاب نازل ہو گا۔

﴿7255﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز اور خلیفہ سلیمان بن عبدُ الملک میدانِ عرفات میں تھے کہ اچانک زبردست گرج کے ساتھ بجلی چمکی جسے دیکھ سلیمان بن عبدُ الملک گھبرا گیا، اس نے آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو مسکراتے دیکھا تو کہا: اے عُمَر! تم مسکرا رہے ہو؟ کیا تم نے یہ آواز نہیں سنی؟ آپ نے فرمایا: اے خلیفہ! یہ رحمتِ الٰہی کے نزول کا وقت ہے جس سے آپ گھبرا گئے ہیں، ذرا سوچئے! اگر آپ پر اس کا عذاب نازل ہوا تو کیا حال ہو گا؟

﴿7256﴾... حضرتِ سیِّدُنا عفّان بن راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَاحِد سے مروی روایت میں ہے کہ جب سلیمان بن عبدُ الملک نے گرج چمک سنی تو گھبرا کر سواری سے چمٹ گیا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: اے خلیفہ! یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رحمت برسنے کا وقت ہے، ذرا سوچئے! اگر آپ پر اس کا عذاب نازل ہوا تو اس وقت آپ کا کیا حال ہو گا؟ سلیمان نے لوگوں کی طرف دیکھ کر پوچھا: یہ اتنے سارے لوگ کون ہیں؟ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے خلیفہ! یہ سب آپ کے خصم (مخالف) ہیں۔ سلیمان نے کہا: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں ان کی آزمائش میں مبتلا کرے۔

ہر فرد کا حق ادا کرنے کی خواہش:

﴿7257﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ذَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز سلیمان بن عبدُ الملک کے جنازے سے واپس آئے تو غلام نے پوچھا: آقا! آپ غمگین لگ رہے ہیں؟ فرمایا: جس آزمائش کا مجھے سامنا ہے اس میں غمگین ہی ہونا ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ مشرق سے مغرب تک اُمّتِ محمدیہ کے ہر فرد کا حق ادا کر دوں، انہیں مجھے خط لکھنے اور مجھ سے کچھ طلب کرنے کی بھی ضرورت پیش نہ آئے۔

﴿7258﴾... حضرتِ سیِّدُنا نَضر بن عَرَبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس گیا تو آپ کو دونوں گھٹنے کھڑے کر کے ہاتھوں اور ٹھوڑی کو ان پر رکھے بیٹھے دیکھا گویا ایسا لگ رہا تھا کہ انہیں اس امت کی ناقابلِ برداشت تکلیف ہے۔

ایک فاقہ کش کی دادرسی:

﴿7259﴾... حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عُبَیدَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے پہلی بار جو سب سے عجیب بات دیکھی گئی وہ یہ تھی کہ آپ ایک جنازے میں تشریف لائے تو ایک چادر لاکر آپ کے لئے بچھائی گئی جو گزشتہ خُلَفا کے لئے جنازوں کے موقع پر ان کے بیٹھنے کے لئے بچھائی جاتی تھی، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے پاؤں سے ہٹاکر نظر انداز کر دیا اور زمین پر بیٹھ گئے۔ لوگ کہنے لگے: حضرت! یہ کیا؟ اتنے میں ایک شخص آیا اور آپ کے سامنے کھڑے ہو کر عرض کرنے لگا: میں بہت حاجت مند اور فاقہ کَش ہوں، کل بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ سے میری اس حالت کے بارے میں پوچھے گا۔ اس وقت آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے ہاتھوں میں ایک تلوار تھی جس سے سہارا لئے ہوئے تھے۔ آپ نے اسے کہا: اپنی بات دہراؤ۔ اس نے اپنی بات دہرائی تو آپ اس قدر روئے کہ آنسو تلوار پر بہنے لگے پھر پوچھا: تمہارے اَہل و عیال کی تعداد کتنی ہے؟ اس نے کہا: ہم پانچ اَفراد ہیں، میں، میری بیوی اور تین بچے۔ آپ نے فرمایا: تمہارے لئے 10 دینار وظیفہ مُقَرّر ہے البتہ ابھی ہم تمہیں 500 دینار دیتے ہیں جس میں 200 میری جیب سے اور 300 بیتُ المال سے ہیں، تم اس پر اِکتفا کرتے رہنا یہاں تک کہ تمہیں تمہارا وظیفہ ملے۔

ایک یا آدھے دن کی بُری صحبت:

﴿7260﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَعْوَنہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ایک شخص کو گورنر بنایا، جب انہیں خبر ملی کہ یہ حجاج بن یوسُف کے دور میں بھی گورنر رہ چکا ہے تو اسے عہدے سے ہٹا دیا۔ وہ معزول گورنر آپ کی بارگاہ میں آیا اور یہ عُذر پیش کرنے لگا کہ میں نے حجاج کے دور میں بہت قلیل مدت گورنری کی ہے۔ آپ نے فرمایا: ایک یا آدھے دن کی بُری صحبت بھی تمہارے لئے بہت ہے۔

بے وقوفی اور ہلاکت:

﴿7261﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عاصم عَبَّادانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اگر تم آخرت پر ایمان رکھو تو (اُخروی عمل نہ کرنے کے سبب) بے وقوف کہلاؤ گے اور اگر جھٹلاؤ گے تو ہلاک ہو جاؤ گے۔

گفتگو بھی اعمال کا حصہ ہے:

﴿7262﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: جو یہ نہیں جانتا کہ اس کی گفتگو بھی اعمال کا حصہ ہے تو اس کے گناہ بڑھتے چلے جاتے ہیں۔

﴿7263﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہشام بن عبدُ اللہ بن عکرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: میں نے جس حق بات کا ارادہ کیا لوگوں نے اس میں میرا ساتھ اس وقت تک نہ دیا جب تک کہ میں نے انہیں کوئی دنیاوی چیز نہ دی۔

کامیاب شخص:

﴿7264﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: جو شخص جھگڑا، غصہ اور طَمَع سے محفوظ رہا وہ کامیاب رہا۔

﴿7265﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مَعْمَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے (بصرہ کے گورنر) حضرتِ سیِّدُنا عدی بن اَرْطَاۃ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو یہ خط لکھا: عُمان پر سعد بن مسعود کو حاکم مقرر کرنا تمہاری وہ غلطی ہے جس کا اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے فیصلہ فرما چکا ہے اور تقدیر میں لکھ دیا ہے کہ تمہیں اس میں مبتلا کیا جائے گا۔

شاہِ روم کا رنج و غم:

﴿7266﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مَعْبَد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے رومی قیدیوں کو مسلمان قیدیوں کے فدیہ میں آزادی دے کر روم بھیجا۔ میں (وہاں پہنچ کر) جب بھی شاہِ روم کے پاس جانا چاہتا کوئی نہ کوئی رومی رئیس اس کے پاس آجاتا، میں پھر واپس لوٹ آتا۔ ایک دن میں اس تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا، اندر داخل ہوا تو بادشاہ کو رنج و غم کی حالت میں زمین پر بیٹھے دیکھ کر پوچھا: بادشاہ کو کیا ہوا؟ کہا: تمہیں نہیں معلوم کہ کیا ہوا ہے؟ میں نے کہا: کیا ہوا ہے؟ کہا: ایک نیک شخص کی وفات ہو گئی ہے۔ میں نے پوچھا: کون؟ کہا: عُمَر بن عبدُ العزیز۔ پھر کہا: میں یہ سمجھتا ہوں کہ حضرتِ سیِّدُنا عیسٰی رُوْحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے بعد اگر کوئی مُردے زندہ کرتا تو وہ عُمَر بن عبدُ العزیز ہوتے۔ مجھے اُس راہب کی حالت پر کوئی تعجب نہیں جس نے اپنے دروازے کو بند کر کے دنیا کو چھوڑ دیا اور عبادت میں مشغول ہو گیا

بلکہ مجھے اس شخص کی حالت پر تعجب ہے جس کے قدموں کے نیچے دنیا تھی اور اُس نے اسے پامال کر کے راہبانہ زندگی اختیار کی۔

سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کا تقوٰی:

﴿7267﴾... حضرتِ سیِّدُنا حکیم بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز کے پاس موجود تھا کہ آپ نے غلام کو گوشت کے ٹکڑے بھوننے کے لئے دیئے۔ وہ جلد ہی بھون کر لے آیا تو آپ نے پوچھا: تم نے اتنی جلدی کیسے بھون لئے ؟ اس نے کہا: میں نے اسے باورچی خانے کی آگ میں بھونا ہے۔ وہ باورچی خانہ چونکہ بیتُ المال کا تھا جہاں مسلمانوں کے لئے صبح وشام کا کھانا بنتا تھا لہٰذا آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے غلام سے فرمایا: بیٹا! یہ تم کھالو کیونکہ یہ تمہارا رزق ہے، میرا نہیں۔

اُونی جُبّہ اور طوق پہنے مناجات:

﴿7268﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن زید بن اَسلَم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَکْرَم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس ایک ٹوکری تھی جس میں آپ اُونی جُبّہ اور طوق رکھتے تھے اور آپ کے لئے گھر کے اندر ایک مخصوص کمرہ تھا جہاں آپ نماز پڑھا کرتے تھے، آپ کے علاوہ اس کمرے میں کوئی داخل نہیں ہوتا تھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ رات کے آخری حصے میں ٹوکری سے جُبّہ نکال کر پہن لیتے اور طَوق گردن میں ڈال لیتے اور بارگاہ خداوندی میں مناجات وگریہ وزاری میں مشغول رہتے، طلوعِ فجر تک یہ سلسلہ جاری رہتا پھر جبہ اور طوق اسی ٹوکری میں رکھ دیتے۔

نصیحت آمیز خطبہ:

﴿7269﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے ایک صاحبزادے کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: ہر سفر کے لئے زادِ راہ ضروری ہے لہٰذا تم دنیا سے آخرت کی طرف سفر کے لئے تقوٰی کو زادِ راہ بناؤ اور اس شخص کی طرح ہو جاؤ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تیار کئے ہوئے ثواب و عذاب کو دیکھ چکا ہے کہ ثواب میں رغبت رکھو اور عذاب سے ڈرو اور ہر گز لمبی امیدیں نہ

باندھو ورنہ تمہارے دل سخت ہو جائیں گے اور تم شیطان کے فرمانبردار بن جاؤ گے۔ بخدا! جسے یہ معلوم نہ ہو کہ وہ شام کے بعد صبح یا صبح کے بعد شام کرے گا یا نہیں تو وہ لمبی امیدوں میں مبتلا نہیں ہو سکتا کیونکہ کبھی موت ان دو وقتوں کے درمیان بھی آجاتی ہے اور میں اور تم ایسے کئی لوگوں کو دیکھ چکے جو دنیا کے دھوکے میں مبتلا ہوئے۔ یاد رکھو! آنکھیں صرف اس شخص کی ٹھنڈی ہوں گی جسے عذابِ الٰہی سے بچ جانے پر یقین ہو گا اور وہی خوش ہو گا جو قیامت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہے گا۔ وہ شخص کیسے خوش ہو سکتا ہے جو ایک زخم کا علاج نہ کر سکا کہ دوسرا الگ گیا۔ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتا ہوں ایسی بات سے کہ تمہیں اس کا حکم دوں جس سے خود کو نہ روک سکوں کہ یوں میرا سودا خسارے والا اور میرا دھوکا عیاں ہو جائے گا پھر میری محتاجی اس دن نمایاں ہو گی جس دن مالداری اور محتاجی دونوں ظاہر ہوں گے اور میزان رکھے جائیں گے۔ تم لوگ ایسے معاملے میں پھنس چکے ہو کہ اگر انہیں ستاروں کے جُھرمٹ میں رکھا جاتا تو وہ بکھر جاتے اور اگر پہاڑوں پر پیش کیا جاتا تو وہ پگھل جاتے اور اگر زمین پر پھیلایا جاتا تو وہ پھٹ جاتی۔ کیا تم نہیں جانتے کہ جنت اور دوزخ کے علاوہ کوئی تیسری جگہ نہیں ہے اور تم ان دونوں میں سے کسی ایک کی جانب جاؤ گے۔

دنیا خوشی کم اور غم زیادہ دیتی ہے:

﴿7270﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن محمد مکی عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُالعزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِیْز نے خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: دنیا ہمیشہ رہنے کی جگہ نہیں ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کا فنا ہونا لکھ دیا ہے اور اس کے مکینوں کا یہاں سے روانہ ہونا مُقَدَّر فرما دیا ہے۔ کتنی ہی مضبوط آبادیاں تھوڑے عرصے میں برباد ہو جاتی ہیں اور کتنے ہی خوش حال لوگ یہاں سے کوچ کر جاتے ہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم کرے! دنیا سے جو بھی اچھا سامانِ سفر میسر آئے ساتھ لے لو اور زادِ راہ اکٹھا کر لو، بے شک بہترین زادِ راہ تقویٰ ہے۔ دنیا ایک سائے کی طرح ہے جو مسلسل پیچھے ہٹ رہا ہوتا ہے جبکہ انسان اُسے اپنی آنکھوں کی ٹھنڈک سمجھتے ہوئے اُس کے پیچھے بھاگتا ہے کہ اچانک تقدیرِ الٰہی سے موت کا پروانہ جاری ہوتا اور موت سامنے آکر کھڑی ہو جاتی ہے اور یوں اس کا عیش و عشرت اور ساز و سامان چھین کر اُس کے وُرَثا کے سپُرد کر دیا جاتا ہے۔ یاد رکھو! دنیا اتنی خوشی نہیں دیتی جتنا نقصان پہنچاتی ہے، بے شک وہ خوشی کم اور غم زیادہ دیتی ہے۔

بے خوف خلیفہ:

﴿7271﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَرْطَاہ بن مُنْذِر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں عرض کی گئی: آپ محافظ رکھ لیں اور کھانے پینے کے مُعاملے میں احتیاط برتیں کیونکہ گزشتہ خُلَفا بھی ایسا ہی کرتے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرے علم کے مطابق اگر میں قیامت کے علاوہ کسی اور چیز کا خوف رکھوں تو مجھے خوف سے امن نہ دے۔

﴿7272﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مُہاجِر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: اگر تم مجھے حق سے پھرتے دیکھو تو میرا گریبان پکڑ کر جھنجوڑ دینا اور کہنا: عُمَر! یہ کیا کر رہے ہو۔

حاجیوں کے نام خط:

﴿7273﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَعْوَنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے حاجیوں کو خط لکھا: امابعد! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو گواہ بناتا ہوں اور اس محترم مہینے، محترم شہر اور یومِ حج کے موقع پر اس کے حضور برأت کا اظہار کرتا ہوں۔ میں تم پر ظلم و زیادتی کرنے والوں کے ظلم و زیادتی سے بَری ہوں کہ میں اس کا حکم دوں یا اس پر راضی ہوں یا اس کا قصد کروں، البتہ یہ ممکن ہے کہ مجھ سے بھول ہو جائے یا بے ارادہ کوئی مُعاملہ مجھ سے پوشیدہ رہ جائے مگر مجھے امید ہے کہ جب میری کوشش اور خیر خواہی کو جان لیا جائے گا تو اس مُعاملے میں مجھ سے درگزر کرکے مُعاف کر دیا جائے گا۔ خبردار! میرے پیچھے کسی پر ظلم کی اجازت نہیں، میں ہر مظلوم سے ظلم دور کرنے کا ذریعہ ہوں۔ میرے گورنر اگر حق سے اِعراض کریں اور قرآن و سنت پر عمل نہ کریں تو تم پر ان کی اطاعت واجب نہیں اور میں نے ان کا معاملہ تمہیں سونپ دیا اور جب تک وہ حق کی طرف رجوع نہ کریں وہ قابلِ مَذمَّت ہیں۔ خبردار! دولت تمہارے مالداروں کے اردگرد نہ رہے، محصول میں فقرا پر کسی کو ترجیح نہ دی جائے۔ سنو! کوئی شخص ایسا کام کر دے جس کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دین کے کسی خاص یا عام معاملے کو بہتر فرمائے تو اسے اُس کی بھلائی کی نیت کے مطابق اور حسبِ مَشَقَّت 200 سے 300 دینار دیئے جائیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ایسے شخص پر رحم فرمائے جسے وہ سفر

شاق نہیں گزرتا جس کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے بعد والوں کے لئے حق کو زندہ فرماتا ہے۔ اگر مجھے اس بات کی فکر نہ ہوتی کہ میں تمہیں مناسکِ حج سے غافل کروں گا تو میں تمہارے لئے اُن اُمور کا فرمان جاری کرتا جن سے اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے لئے حق کو زندہ فرماتا اور تم سے باطل کو مٹاتا۔ اسی کے شایانِ شان ہے کہ تم اس کے سوا کسی کی تعریف نہ کرو اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے میرے نفس کے حوالے کر دیتا تو میں بھی دیگر حکمرانوں کی طرح ہوتا۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ

نعمت کے مقابلے میں شکرِ نعمت افضل ہے:

﴿7274﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ کسی گورنر نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو خط لکھا: ''اے امیر المؤمنین! میں ایسے علاقے میں ہوں جہاں کثیر نعمتیں ہیں حتّٰی کہ میرے آنے سے پہلے جو لوگ یہاں موجود ہیں میں اُن پر مہربانی کرتے ہوئے دُگنا شکر ادا کرتا ہوں۔'' آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جواب لکھا: میں تمہارے بارے میں یہی گمان رکھتا ہوں کہ تم اپنی حالت سے زیادہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مَعْرِفَت رکھتے ہو۔ بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے پر انعام فرماتا ہے اور وہ بندہ اس نعمت کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کرتا ہے تو یہ شکرِ نعمت اس ملنے والی نعمت سے افضل ہوتا ہے اور تم اس بات کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نازل کردہ کتاب سے جان سکتے ہو جیسا کہ ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

وَ لَقَدْ اٰتَیْنَا دَاوٗدَ وَ سُلَیْمٰنَ عِلْمًاۚ وَ قَالَا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ فَضَّلَنَا عَلٰى كَثِیْرٍ مِّنْ عِبَادِهِ الْمُؤْمِنِیْنَ ﴿۱۵﴾ (پ۱۹، النمل: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور بے شک ہم نے داؤد اور سلیمان کو بڑا علم عطا فرمایا اور دونوں نے کہا سب خوبیاں اللہ کو جس نے ہمیں اپنے بہت سے ایمان والے بندوں پر فضیلت بخشی۔

کون سی نعمت اس سے بڑھ کر ہے جو حضرتِ سیِّدُنا داود اور حضرتِ سیِّدُنا سلیمان عَلَیْہِمَا السَّلَام کو عطا کی گئی؟ اور ارشاد فرماتا ہے:

وَ سِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ اِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًاؕ حَتّٰۤى اِذَا جَآءُوْهَا وَ فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا وَ قَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَیْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا

ترجمۂ کنزالایمان: اور جو اپنے رب سے ڈرتے تھے اُن کی سواریاں گروہ گروہ جنّت کی طرف چلائی جائیں گی یہاں تک کہ جب وہاں پہنچیں گے اور اس کے دروازے کھلے ہوں

خٰلِدِیْنَ(۷۳) وَ قَالُوا الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَهٗ وَ اَوْرَثَنَا الْاَرْضَ نَتَبَوَّاُ مِنَ الْجَنَّةِ حَیْثُ نَشَآءُۚ فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ(۷۴) وَ تَرَى الْمَلٰٓىٕكَةَ حَآفِّیْنَ مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ یُسَبِّحُوْنَ بِحَمْدِ رَبِّهِمْۚ وَ قُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ وَ قِیْلَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ۠(۷۵)

(پ۲۴، الزمر: ۷۳تا۷۵)

گے اور اس کے داروغہ ان سے کہیں گے سلام تم پر تم خوب رہے تو جنّت میں جاؤ ہمیشہ رہنے اور وہ کہیں گے سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنا وعدہ ہم سے سچا کیا اور ہمیں اس زمین کا وارث کیا کہ ہم جنت میں رہیں جہاں چاہیں تو کیا ہی اچھا ثواب کامیوں کا اور تم فرشتوں کو دیکھو گے عرش کے آس پاس حلقہ کئے اپنے رب کی تعریف کے ساتھ اس کی پاکی بولتے اور لوگوں میں سچّا فیصلہ فرمادیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ سب خوبیاں اللہ کو جو سارے جہان کا رب۔

کون سی نعمت دخولِ جنت سے افضل ہو سکتی ہے؟

شہد کی قیمت بیت المال میں جمع کرادی:

﴿7275﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز ڈاک خانے کا اِستعمال صرف مسلمانوں کی ضرورت والے کاموں میں کرتے تھے۔ آپ نے اپنے ایک گورنر کو خط لکھا: میرے لئے شہد خرید و مگر اس کے لئے وقف کی کوئی شے استعمال نہ کرنا۔ گورنر نے وہ شہد ڈاک خانے کی سواری کے ذریعے بھجوایا، جب شہد پہنچا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے پوچھا: گورنر نے یہ شہد کس پر بھجوایا ہے؟ لوگوں نے کہا: ڈاک کی سواری کے ذریعہ آیا ہے۔ آپ نے اسے بیچنے کا حکم دیا اور اس کی قیمت بیتُ المال میں جمع کرادی اور گورنر سے کہا: تم نے ہم پر اپنا شہد خراب کر دیا۔

﴿7276﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن ابو صَلت رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس حکومتی کوئلے سے گرم کیا ہوا پانی لایا گیا تو آپ نے ناپسند جانا اور اس سے وُضو نہ فرمایا۔

حکومتی عملے کو تحائف سے منع فرمادیا:

﴿7277﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو سیب اور پھل بطورِ تحفہ بھیجے گئے لیکن آپ نے واپس لوٹا دیئے اور فرمایا: میرے علم میں

یہ بات ہر گز نہیں آنی چاہیئے کہ تم نے میرے عملے میں سے کسی کو بھی تحفہ دیا ہے۔ کسی نے پوچھا: کیا رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تحفہ قبول نہ فرماتے تھے؟ فرمایا: ضرور قبول فرماتے تھے وہ ان کے لئے تحفہ تھا جب کہ ہمارے اور بعد والوں کے لئے رشوت ہے۔

سیب کھانے کی خواہش:

﴾7278﴿... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مُہاجِر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو سیب کھانے کی خواہش ہوئی تو کہنے لگے: کاش! ہمارے پاس سیب ہوتا جو کہ عمدہ پھل ہے۔ یہ سن کر ان کے گھر کا ایک فرد نکلا اور ان کے لئے ایک سیب ہدیۃً بھیج دیا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے سیب کو دیکھ کر لانے والے سے کہا: یہ کتنا اچھا ہے! اور اس کی خوشبو کتنی پیاری ہے! اے لڑکے! یہ واپس لے جاؤ اور بھیجنے والے کو میرا سلام دے کر کہنا: جیسے تم چاہتے تھے تمہارا ہدیہ مجھ تک پہنچ چکا۔ حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن مُہاجِر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر بیان کرتے ہیں: میں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! جس نے یہ ہدیہ بھیجا وہ آپ کے چچا کا بیٹا اور آپ کے گھر کا فرد ہے اور حُضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم بھی ہدیہ کی چیز تناوُل فرماتے البتہ صَدَقہ تناوُل نہ فرماتے تھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: حُضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو دیا جانے والا ہدیہ بلاشبہ ہدیہ تھا لیکن یہ ہمارے لئے رشوت ہے۔

حاجت روا خلیفہ:

﴾7279﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن بَکْر سَہْمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: مجھے کسی نے خبر دی کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے خُناصِرہ کے لوگوں سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! جب بھی مجھے معلوم ہوا کہ تم میں سے کسی کو کوئی حاجت ہے تو میں نے اس کی حاجت پوری کرنے کی بھرپور کوشش کی یونہی جب بھی تم میں سے کسی کو ایسی چیز کی ضرورت پڑی جو ہمارے پاس موجود تھی تو میں نے یہ آرزو کی کہ اس کی ابتدا مجھ سے اور میرے قریبی رشتہ داروں سے ہو حتّٰی کہ ہمارا اور عام لوگوں کا جینا ایک جیسا ہو جائے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میں اس کے علاوہ کسی اور چیز یعنی عیش و عشرت کا ارادہ کرتا تو اپنی زبان کو جھکائے رکھتا اور عیش و عشرت کے اسباب مجھے خوب معلوم ہیں لیکن جو میں کر رہا ہوں وہی اللہ

عَزَّوَجَلَّ کا فیصلہ، قرآن کا حکم اور انصاف کا راستہ ہے جو اس معاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کا حکم دیتا اور اس کی نافرمانی سے منع کرتا ہے پھر آپ چادر کے دامن کو اپنے چہرے پر رکھ کر روتے رہے حتّٰی کہ آپ پر غشی طاری ہو گئی اور آپ کے ارد گرد لوگ بھی رونے لگے پھر منبر سے اتر آئے، یہ وہ خطبہ تھا جس کے بعد آپ نے خطبہ نہیں دیا حتّٰی کہ آپ کا انتقال ہو گیا، آپ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہو۔

نصیحت آموز آخری خطبہ:

﴿7280﴾... حضرتِ سیِّدُنا یعقوب بن عبدُ الرحمٰن عَلَیْهِ رَحْمَةُ الْمَنَّان اپنے والد ماجد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِیْز نے اپنے آخری خطبہ میں حمد و ثنا کے بعد فرمایا: اے لوگو! تمہیں نہ بے کار پیدا کیا گیا ہے نہ آزاد چھوڑا گیا ہے، تمہارے لئے وعدے کا دن مُقرَّر ہے جس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہارے درمیان فیصلے کے لئے تمہیں جمع کرے گا اور وہی شخص نامراد اور بدبخت ہو گا جو رحمتِ الٰہی سے اور اس جنت سے محروم رہا جس کی چوڑائی میں سب زمین و آسمان آجائیں۔ کیا تم نہیں جانتے کہ کل بروزِ قیامت امان اسی کے لئے ہو گی جس نے دنیا میں خوف خدا رکھا اور تقویٰ اختیار کیا اور وہی شخص امن میں ہو گا جس نے فانی کے بدلے باقی کو اور دنیا کے بدلے آخرت کو اختیار کیا اور امن کے بدلے خوف کو اپنایا۔ کیا تمہیں یہ بات معلوم نہیں کہ تمہارے پاس مُردوں کا مال ہے جو عنقریب تمہاری موت کے بعد تمہارے بعد والوں کا ہو جائے گا یہ سلسلہ یونہی چلتا رہے گا حتّٰی کہ تم سب اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤ گے۔ تم صبح و شام کسی نہ کسی کا جنازہ لے کر جاتے ہو جس کا وقت اور زندگی کی مدت پوری ہو چکی ہوتی ہے پھر تم اسے زمین کے گھڑے میں دفن کر دیتے ہو جہاں بچھونا ہوتا ہے نہ تکیہ۔ اس کے دوست اَحباب اور دنیاوی سامان اس کا ساتھ چھوڑ دیتے ہیں۔ مٹی اس کا ٹھکانا جبکہ حساب و کتاب کا اسے سامنا ہوتا ہے اور اپنے عمل کے بدلے وہ گروی ہوتا ہے۔ جو کچھ اُس نے آگے بھیجا ہوتا ہے اُسے اِس کی محتاجی ہوتی ہے اور جو چھوڑ گیا وہ اس کے کسی کام کا نہیں ہوتا، لہٰذا تم موت آنے اور دنیا چھوڑنے سے پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو۔ بخدا! میں تمہیں نصیحت کر رہا ہوں حالانکہ میں تم میں سب سے زیادہ گناہ گار ہوں۔ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے گناہوں کی بخشش چاہتا اور اس کی بارگاہ میں توبہ کرتا ہوں۔

اے لوگو! جب بھی مجھے یہ معلوم ہوا کہ تم میں سے کسی کو کوئی حاجت ہے جو ہمارے پاس موجود ہے تو

میں آرزو کرتا کہ اس کی ابتدا مجھ سے اور میرے خاص لوگوں سے ہو حتّٰی کہ ہمارا اور عام لوگوں کا جینا ایک جیسا ہو جائے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر میں اس کے علاوہ کسی اور چیز یعنی عیش و عشرت کا ارادہ کرتا تو اپنی زبان کو جھکائے رکھتا اور عیش و عشرت کے اسباب مجھے خوب معلوم ہیں لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کتاب بھیج دی اور انصاف کا راستہ بتادیا جو اس مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کا حکم دیتا اور اس کی نافرمانی سے منع کرتا ہے پھر آپ چادر کے دامن کو اپنے چہرے پر رکھ کر روتے رہے حتّٰی کہ آپ پر غشی طاری ہو گئی اور آپ کے اردگرد موجود لوگ بھی رونے لگے۔

مخلوق کی اطاعت میں خدا کی نافرمانی جائز نہیں:

﴿7281﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن یزید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے خطبہ دیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان کے لائق حمد و ثنا کرنے کے بعد فرمایا: بے شک اللہ تعالٰی اپنے نبی حضرتِ سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے بعد کوئی نبی نہیں بھیجے گا اور ان پر جو کتاب نازل فرمائی اس کے بعد کوئی کتاب نازل نہیں فرمائے گا۔ یاد رکھو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو کچھ ہمارے نبی حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل فرمایا ہے وہ قیامت تک حق و سچ ہے۔ سن لو! میں بدعتی نہیں بلکہ سنت کا پیروکار ہوں اور میں تم سے بہتر نہیں ہوں لیکن مجھ پر تم سے بڑا بوجھ ہے۔ سنو! (خلیفہ کی) اطاعت و فرمانبرداری ہر مسلمان پر اس وقت تک واجب ہے جب تک وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کا حکم نہ دے اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کا حکم کرے تو مخلوق کی اطاعت کے لئے خالق کی نافرمانی جائز نہیں۔ پھر تین بار خود کو مخاطب کر کے فرمایا: خبردار! کیا تم نے نہیں سنا۔

گناہوں پر ڈٹے رہنا ہلاکت ہے:

﴿7282﴾... حضرتِ سیِّدُنا رجا بن حَیْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے خطبہ دیتے وقت فرمایا: اے لوگو! جو گناہ کر بیٹھے وہ بارگاہِ خداوندی میں توبہ و اِسْتِغْفار کرے اور اگر دوبارہ گناہ سرزد ہو جائے پھر توبہ واستغفار کرے اور اگر پھر گناہ ہو جائے تو پھر توبہ و اِسْتِغْفار کرے کیونکہ گناہ انسان کے گلے میں طوق بنادیئے جاتے ہیں اور مکمل ہلاکت گناہوں پر ڈٹے رہنا ہے۔

﴿7283﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ابو ولید عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کمزوری کے باوجود جمعہ کے دن نکلے اور جس طرح خطبہ دیتے تھے اسی طرح خطبہ دیتے ہوئے کہا: اے لوگو! تم میں سے جو بھی نیکی کرے وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے اور جو گناہ کرے وہ بارگاہِ الٰہی میں توبہ کرے۔ لوگوں پر وہ اعمال بجالانا ضروری ہیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے ذِمّہ لازم اور فرض کئے ہیں۔

طلبِ رزق میں میانہ روی:

﴿7284﴾... حضرتِ سیِّدُنا عدی بن فَضْل رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو یہ خطبہ دیتے ہوئے سنا: اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور رزق کی طلب میں میانہ روی اختیار کرو کہ اگر تمہارا رزق پہاڑ کی چوٹی یا زمین کے اندر بھی ہو گا تو بھی تم تک پہنچ جائے گا۔

سب سے افضل عبادت:

﴿7285﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن زید بن جُدعان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو مقامِ خُناصِرہ میں خطبہ دیتے ہوئے یہ فرماتے سنا: سنو! فرائض کی ادائیگی اور حرام چیزوں سے بچنا سب سے افضل عبادت ہے۔

﴿7286﴾... حضرتِ سیِّدُنا بَحدَل شامی قُدِّسَ سِرُّہُ السَّامِی بیان کرتے ہیں: میرے والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے دوست تھے، انہوں نے مجھے بتایا کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو منبر پر یہ آیت تلاوت کرتے سنا:

وَ نَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ فَلَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْــٴًـاؕ-وَ اِنْ كَانَ مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ اَتَیْنَا بِهَاؕ-وَ كَفٰى بِنَا حٰسِبِیْنَ(۴۷) (پ۱۷، الانبیآء: ۴۷)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ہم عدل کی ترازوئیں رکھیں گے قیامت کے دن تو کسی جان پر کچھ ظلم نہ ہو گا اور اگر کوئی چیز رائی کے دانہ کے برابر ہو تو ہم اسے لے آئیں گے اور ہم کافی ہیں حساب کو۔

اس کے بعد وہ (غشی کے سبب) ایک طرف جُھک گئے اور گرنے کے قریب ہو گئے۔

پیوند دار قمیص:

﴿7287﴾... اَزْہَر نامی شخص کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو مقامِ خُناصِرہ میں لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے دیکھا، آپ پیوند دار قمیص زیبِ تن کئے ہوئے تھے۔

ہر شے کا کفارہ:

﴿7288﴾... حضرتِ سیِّدُنا سلاّم بن مسکین عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن کا بیان ہے: میں نے اپنے کسی دوست کو یہ کہتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز منبر پر تشریف فرما ہوئے اور خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! خوفِ خدا اختیار کرو کیونکہ یہ ہر شے کا کفارہ ہے اور خوفِ خدا کا کوئی نعمَ البدل نہیں۔ اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، اس کے فرمانبرداروں کی پیروی کرو اور نافرمانوں کی پیروی سے اجتناب کرو۔

غریب، یتیم اور بیواؤں کا ہمدرد خلیفہ:

﴿7289﴾... زید نامی شخص کا بیان ہے کہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو عید کے دن سواری پر آتے دیکھا پھر آپ اور آپ کے ساتھی سواری سے نیچے اترے اور پیدل چلتے ہوئے آگے بڑھے۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے سفید اُونی جُبّہ، یمنی شلوار اور سادہ موزے پہن رکھے تھے اور موٹا شامی عمامہ باندھا ہوا تھا۔ آپ منبر پر جلوہ افروز ہوئے اور آپ کے پاس چاندی سے مُلَمّع کی ہوئی چھڑی رکھی گئی، آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کی اور قرآن کریم کی کچھ آیات تلاوت کیں پھر فرمایا: اے لوگو! میں نے اس دل کو ایسا پایا جس کا بیان لفظوں میں نہیں ہو سکتا۔ میری زندگی کی قسم[1]! اور اپنی عُمُر کی قسم پوری کرنا مجھ پر لازم ہے، میری خواہش یہ ہے کہ جتنے بھی مال دار لوگ ہیں وہ اپنے اضافی مال کی طرف نظر کریں اور اسے فقیروں، مسکینوں، یتیموں اور بیواؤں پر بھی خرچ کریں۔ میں یہ کام اپنے اور اپنے گھر والوں سے شروع کرتا ہوں پھر اس کے بعد لوگ کریں، جب منبر سے اترنے لگے تو آخری بات یہ فرمائی کہ اگر سنت کو قائم کرنے اور بدعت کو مٹانے کا جذبہ نہ ہوتا تو میں گھڑی بھر بھی زندہ رہنے کی پروا نہ کرتا۔

1... اس پر حاشیہ ماقبل روایت: 7222 کے تحت گزر چکا ہے۔

میدانِ عرفات کا خطبہ:

﴿7290﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے میدانِ عرفات میں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: تم بہت سارے وُفُود ہو، قُرب وجوار اور دور دراز سے یہاں آئے ہو۔ تمہاری سواریاں تھک چکی ہیں اور تمہارا توشہ ختم ہو گیا ہے، آج اس شخص کو سبقت کرنے والا شمار نہیں کیا جائے گا جس کا اونٹ یا گھوڑا سبقت کر جائے بلکہ آج وہ شخص سبقت لے جائے گا جس کی اللہ عَزَّوَجَلَّ مغفرت فرمائے گا۔

حضرتِ سیِّدُنا حماد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد کی روایت میں اتنا زائد ہے کہ کسی نے پوچھا: میں نمازِ مغرب کہاں ادا کروں؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جس وادی یا میدان میں مغرب کا وقت ہو جائے وہیں ادا کر لینا[1]۔

عرفہ کے دن لوگوں کے لئے دعا:

﴿7291﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے اپنے ایک اُستاد صاحب کو بیان کرتے سنا کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے عَرَفہ کے دن منبر پر اپنے ہاتھ سے لوگوں کی طرف اشارہ کرتے ہوئے یہ دعا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان میں سے جو نکوکار ہیں ان کی نیکیوں میں اضافہ فرما اور جو گناہ گار ہیں انہیں توبہ کی توفیق عطا فرما اور ان کے گزشتہ گناہوں کو اپنی رحمت کے صَدْقے مٹا۔

﴿7292﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو یہ خطبہ دیتے سنا: کسی انسان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نعمت سے نوازتا پھر اس سے وہ نعمت واپس لے لیتا ہے اور اس کے بدلے اسے صبر عطا کرتا ہے تو وہ صبر اس کے حق میں اس نعمت سے اچھا ہوتا ہے جو اس سے لے لی گئی۔ پھر آپ نے یہ آیتِ مبارکہ تلاوت فرمائی:

---

[1]... احناف کے نزدیک: مغرب یا عشا عرفات میں پڑھنا مکروہ ہے۔ عرفات سے نکل کر مزدلفہ پہنچتے پہنچتے شفق ڈوب جائے گی مغرب کا وقت نکل جائے گا، لہٰذا امال واسباب اتارنے سے پہلے مغرب وعشا پڑھی جائے اور اگر وقت مغرب کا باقی بھی رہے جب بھی ابھی مغرب ہر گز نہ پڑھی جائے، نہ عرفات میں نہ راہ میں کہ اس دن یہاں نمازِ مغرب وقتِ مغرب میں پڑھنا گناہ ہے اور اگر پڑھ لی تو عشا کے وقت پھر پڑھنی ہو گی۔ (بہار شریعت، حصہ ۶، ۱/ ۱۱۲۸، ۱۱۳۲، ملخصًا)

اِنَّمَا یُوَفَّى الصّٰبِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ ﴿۱۰﴾ (پ۲۳، الزمر: ۱۰) ترجمۂ کنز الایمان: صابروں ہی کو ان کا ثواب بھرپور دیا جائے گا بے گنتی۔

باطن سنوارو ظاہر بھی سنور جائے گا:

﴿7293﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَیْزار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے ملکِ شام میں مٹی کے منبر پر کھڑے ہو کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کے بعد ہمیں خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! اپنا باطن ٹھیک کر لو تمہارا ظاہر بھی درست ہو جائے گا اور آخرت کے کاموں میں لگ جاؤ تمہارے دُنیاوی مُعاملات بھی حل ہو جائیں گے۔

سب کے سب عذاب کے حق دار:

﴿7294﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ عام لوگوں کے گناہوں کے سبب خاص لوگوں کو عذاب میں مبتلا نہیں کرتا لیکن جب عَلانیہ گناہ کیا جائے (اور قدرت کے باوجود کوئی منع نہ کرے) تو سب کے سب عذاب کے حق دار ہو جاتے ہیں۔

﴿7295﴾... حضرتِ سیِّدُنا حاجب بن خُلَیف بُرجُمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے دورِ خلافت میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا آپ لوگوں سے خطاب فرما رہے تھے، میں نے آپ کو یہ فرماتے سنا: بے شک رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم (اور حضرت سیِّدُنا عثمانِ غنی و حضرت سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی) رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُم نے جو طریقہ جاری فرمایا وہی دین ہے، ہم اسی کو اختیار کرتے ہیں، یہی ہماری اِنتہا ہے اور اس کے علاوہ جو کچھ بھی ہے اسے ہم مُؤَخَّر رکھتے ہیں۔

رحمتِ خداوندی کی طلب:

﴿7296﴾... حضرتِ سیِّدُنا غالِب قَطّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے دعا مانگتے ہوئے بارگاہِ الٰہی میں یوں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں اگرچہ اس بات کا اہل نہیں ہوں کہ تیری رحمت کا مستحق بنوں مگر تیری رحمت تو مجھ تک پہنچ سکتی ہے اور تیری رحمت ہر شے کو گھیرے ہوئے ہے اور میں بھی ایک شے ہوں تو اے سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے! مجھے بھی اپنی رحمت میں شامل فرما۔ اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تو نے ایک قوم پیدا فرمائی جس نے تیرے اَحکام کی پیروی کی اور جن کاموں کے لئے تو نے انہیں پیدا کیا تھا وہ اس پر عمل پیرا رہی۔ اے سب سے بڑھ کر رحم فرمانے والے! تیری اطاعت سے قبل بھی وہ تیری رحمت میں تھے۔

خلیفہ بننے کے بعد پہلی بات:

﴿7297﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَرِیْم بیان کرتے ہیں کہ جس دن حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو خلیفہ بنایا گیا تو پہلی بات جو بر سر منبر میں نے آپ سے سنی وہ یہ تھی: اے لوگو! میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے تنہائی یا لوگوں کے سامنے کبھی بھی خلافت کا سوال نہیں کیا اور تم میں سے جو مجھے ناپسند کرتا ہے اس کا مُعاملہ اسی کے حوالے ہے پھر ایک انصاری شخص نے کھڑے ہو کر آپ سے بیعت لی اور دیگر لوگ بھی بیعت لینے لگے۔

بے ہوشی میں قیامت کا منظر:

﴿7298﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حازِم خُناصِری اَسَدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے دورِ خلافت میں جُمُعَہ کے روز دِمَشق آیا، لوگ اُس وقت نمازِ جمعہ کے لئے جا رہے تھے، میں نے سوچا کہ اگر مطلوبہ مقام کی طرف سفر جاری رکھوں گا تو نماز چھوٹ جائے گی، لہٰذا میں پہلے نماز ادا کر لوں، یہ سوچ کر میں نماز کے لئے چلا اور مسجد کے دروازے کے پاس آ کر اپنے اونٹ کو بٹھایا اور اسے باندھ کر مسجد میں داخل ہو گیا۔ امیر المؤمنین لکڑی کے منبر پر خطاب فرما رہے تھے، جب انہوں نے مجھے دیکھا تو پہچان لیا اور مجھے آواز دی: "ابو حازم! میری طرف آؤ۔" جب لوگوں نے انہیں مجھے آواز لگاتے دیکھا تو میرے لئے جگہ چھوڑ دی اور میں محراب کے قریب ہو گیا۔ امیر المؤمنین منبر سے نیچے اترے لوگوں کو نماز پڑھائی پھر میری طرف مُتَوَجِّہ ہو کر پوچھا: ابو حازم! تم ہمارے شہر میں کب آئے؟ میں نے کہا: تھوڑی

دیر پہلے ہی پہنچا ہوں اور میرا اونٹ مسجد کے دروازے پر بندھا ہوا ہے۔ گفتگو کے دوران میں نے انہیں پہچان لیا اور پوچھا: آپ عُمَر بن عبدُ العزیز ہیں؟ فرمایا: ہاں۔ میں نے پوچھا: بخدا! جب آپ خُناصِرہ میں عبدُ الملک بن مروان کی طرف سے گورنر تھے تو اس وقت آپ کا چہرہ تروتازہ، لباس صاف ستھرا اور سواری عمدہ تھی۔ آپ کا کھانا انتہائی لذیذ اور آپ کے پہرے دار انتہائی سخت تھے، اب جبکہ آپ امیر المؤمنین ہیں تو کس چیز نے آپ کی حالت بدل ڈالی؟ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے ابو حازِم! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دیتا ہوں تم ہمیں وہ حدیث سناؤ جو تم نے خُناصِرہ میں سنائی تھی۔ میں نے کہا: ضرور۔ چنانچہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی حدیث سنائی کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تمہارے سامنے ایک ایسی دشوار گزار گھاٹی ہے جس سے صرف کمزور اور ناتواں لوگ ہی گزر سکیں گے۔"[1]

یہ سن کر امیر المؤمنین بلند آواز سے رونے لگے حتّٰی کہ ان کی ہچکیاں بلند ہو گئیں اور مجھ سے کہا: اے ابو حازم! کیا تم مجھے ایسی ملامت کرو گے کہ میں اس گھاٹی کے لئے خود کو کمزور کر لوں تا کہ اس کے سبب میں نجات پا سکوں کیونکہ میرا نہیں خیال کہ میں نجات پا سکوں گا۔ اتنا کہنے کے بعد پھر آپ پر بے ہوشی طاری ہونے لگی اور آپ دوبارہ بلند آواز سے رونے لگے حتّٰی کہ ہچکیوں کی آواز آنے لگی پھر اچانک کھلکھلا کر ہنسنے لگے۔ لوگ یہ کیفیت دیکھ کر آپس میں گفتگو کرنے لگے تو میں نے کہا: خاموش ہو جاؤ اور اپنی جگہوں پر بیٹھے رہو امیر المؤمنین کو ایک عظیم معاملہ پیش آیا ہے۔ پھر جب آپ کو بے ہوشی سے اِفاقہ ہوا تو لوگ آپ کی گفتگو سننے کے لئے بے تاب ہو گئے۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! ہم نے آپ کو بڑی عجیب حالت میں دیکھا۔ آپ نے پوچھا: کیا تم لوگوں نے میری حالت دیکھی؟ میں نے کہا: جی ہاں۔ فرمایا: جب میں تم سے گفتگو کرتے کرتے بے ہوش ہو گیا تو میں نے دیکھا کہ قیامت قائم ہو چکی ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مخلوق کو جمع فرمایا ہے اور یہ دیکھا کہ لوگوں کی 120 صفیں ہیں جن میں 80 صفیں اُمَّتِ محمدیہ کی اور باقی اُمّتوں کے مُوَحِّدِین کی 40 صفیں ہیں۔ اسی دوران کرسی رکھ دی گئی، میزان نَصب کر دیا گیا اور اَعمال نامے کھول دیئے گئے پھر کسی منادی نے نِدا دی: عبدُ اللہ بن ابو قحافہ (یعنی حضرت ابو بکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْہ) کہاں ہیں؟ تو ایک بڑی عُمر

---

[1]... مسند بزار، حدیث ابی درداء، ۱۰/ ۵۴، حدیث ۴۱۱۸

کے دراز قد شخص ظاہر ہوئے جو بالوں پر مہندی اور وَسْمہ کا خضاب کئے ہوئے تھے۔ فرشتوں نے انہیں سہارا دے کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر کر دیا، ان سے آسان حساب لیا گیا پھر انہیں جنت میں جانے کا حکم دیا گیا۔ اس کے بعد پکارا گیا: عُمَر بن خطاب کہاں ہیں؟ تو ایک عُمْر رسیدہ اور دراز قد شخص جو مہندی کا خضاب کئے ہوئے تھے ظاہر ہوئے اور زانو کے بل کھڑے ہو گئے۔ فرشتوں نے انہیں سہارا دے کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر کر دیا اور ان سے بھی آسان حساب و کتاب ہوا پھر انہیں بھی جنت میں جانے کا حکم دیا گیا۔ پھر ندا کی گئی: عثمان بن عَفّان کہاں ہیں؟ تو ایک ضعیفُ العمر زرد رنگ کی داڑھی والے ظاہر ہوئے جنہیں فرشتوں نے سہارا دے کر بارگاہِ خداوندی میں پیش کر دیا، ان سے بھی آسان حساب و کتاب ہوا اور انہیں بھی جنت میں جانے کا حکم دیا گیا۔ پھر ندا دی: علی بن ابو طالب کہاں ہے؟ ایک دراز قد اور فربہ جسم جن کے داڑھی اور سر کے بال سفید اور پنڈلیاں پتلی تھیں ظاہر ہوئے۔ فرشتوں نے انہیں بھی سہارہ دے کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر کر دیا اور ان سے بھی آسان حساب و کتاب ہوا پھر انہیں بھی جنت میں جانے کا حکم دیا گیا۔ میں نے جب اس مُعاملے کو اپنے قریب آتا دیکھا تو اپنی فکر میں ڈوب گیا کیونکہ مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ جو شخص حضرتِ سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے بعد آئے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ساتھ کیا مُعاملہ فرمائے گا؟ اتنے میں مُنادی نے ندا دی: عُمَر بن عبد العزیز کہاں ہیں؟ میں تین دفعہ کھڑا ہوا مگر منہ کے بل گر گیا پھر دو فرشتے آئے اور مجھے پکڑ کر بارگاہِ خداوندی میں حاضر کر دیا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ سے چھوٹی بڑی ہر چیز اور میرے تمام فیصلوں کے متعلق پُوچھ گچھ فرمائی حتّٰی کہ مجھے ایسا لگنے لگا کہ میں نجات نہیں پا سکوں گا پھر اللہ تعالٰی نے مجھ پر اپنا فضل فرمایا اور مجھے اپنی رحمت سے مُعاف فرما کر جنت میں جانے کا حکم دیا۔ میں اپنے ساتھ مُقَرَّر دو فرشتوں کے ہمراہ جا رہا تھا، میرا گزر راکھ پر پڑے ایک مُردار شخص پر ہوا۔ میں نے (ملائکہ سے) پوچھا: یہ مردار کون ہے؟ انہوں نے جواب دیا: آپ خود اس کے قریب جا کر پوچھ لیجئے یہ آپ کو جواب دے گا۔ میں نے اپنے پاؤں سے اسے ٹھوکر مار کر پوچھا: تم کون ہو؟ وہ کہنے لگا: تم کون ہو؟ میں نے اپنا نام بتایا تو اس نے پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے اور تمہارے ساتھیوں کے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ میں نے کہا: چاروں خُلَفائے راشدین رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کو دائیں جانب والوں کے ساتھ جنت میں جانے کا حکم دیا گیا اور حضرتِ

سیِّدُنا علیُ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کے بعد جو خُلَفا تھے ان کے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا یہ مجھے نہیں معلوم۔ اس نے پوچھا: تمہارا کیا بنا؟ میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھ پر اپنا فضل فرمایا اور مجھے اپنی رحمت سے معاف فرما کر دائیں جانب والوں کے ساتھ جنت میں جانے کا حکم دیا۔

یہ سُن کر اس نے تین مرتبہ کہا: جیسا میں تھا میرا انجام بھی ویسا ہی ہوا۔ میں نے اپنا سوال دُہراتے ہوئے پوچھا: تم کون ہو؟ جواب ملا: میں حجاج بن یوسف ثَقَفِی ہوں۔ میں نے تین باراُس سے کہا: کیا تم حجاج ہی ہو؟ اور پوچھا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے ساتھ کیا معاملہ فرمایا؟ اس نے کہا: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں پیش کیا گیا تو میں نے اسے سخت عذاب دینے والا اور اپنے نافرمانوں سے سختی کے ساتھ بدلہ لینے والا پایا اور مجھے میرے ہر مقتول کے بدلے میں اسی طرح قتل کیا گیا اور اب اس مقام پر میں اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں اسی چیز کا انتظار کر رہا ہوں جس کا تمام کَلِمہ گو انتظار کر رہے ہیں اب پتا نہیں مجھے جنت میں جانے کا حکم ہوتا ہے یا جہنَّم میں جانے کا۔

حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز سے یہ خواب سننے کے بعد میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے عہد کر لیا کہ آئندہ اس اُمَّت کے کسی بھی (مسلمان) شخص کو قطعی جہنمی نہیں کہوں گا۔

خلافت سے پہلے اور بعد کا حال:

ایک روایت میں ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں مقام خُناصِرہ میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی بارگاہ میں حاضر ہوا جبکہ آپ امیر المؤمنین تھے، آپ نے مجھے دیکھا تو پہچان لیا لیکن میں آپ کو نہ پہچان سکا۔ آپ نے مجھ سے فرمایا: اے ابو حازم! میرے قریب آؤ۔ جب میں آپ کے قریب آیا تو میں نے آپ کو پہچان لیا اور میں نے کہا: آپ ہی امیر المؤمنین ہیں؟ فرمایا: جی ہاں۔ میں نے عرض کی: آپ ہی مدینہ مُنوَّرہ میں سلیمان بن عبدُالملک کی طرف سے ہم پر گورنر تھے، اس وقت آپ کی سواری عمدہ، لباس صاف ستھرا، چہرہ روشن وچمک دار، کھانا انتہائی لذیذ، محل عالی شان تھا اور آپ بڑی گفتگو کرنے والے تھے، اب جبکہ آپ امیر المؤمنین ہیں تو یہ تبدیلی کیسی؟ فرمایا: مجھے وہ حدیث سناؤ

جو تم نے مدینہ منورہ میں مجھے سنائی تھی۔ میں نے عرض کی: جی ضرور۔ چنانچہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی حدیث سنائی کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تمہارے سامنے ایک ایسی دشوار گزار گھاٹی ہے جس سے صرف کمزور اور ناتواں لوگ ہی گزر سکیں گے۔“[1] یہ سن کر آپ دیر تک روتے رہے۔

ہر جمعہ ایک ہی خطبہ:

﴿7299﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن علاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو ہر جمعہ میں ایک ہی خطبہ پڑھتے سنا اور آپ ان سات کَلِمات سے خطبہ شروع فرماتے: ”اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ نَحْمَدُہٗ وَنَسْتَعِیْنُہٗ وَنَسْتَغْفِرُہٗ وَنَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَیِّئَاتِ اَعْمَالِنَا مَنْ یَّھْدِہِ اللّٰہُ فَلَا مُضِلَّ لَہٗ وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰہُ فَلَا ھَادِیَ لَہٗ وَاَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَحْدَہٗ لَا شَرِیْکَ لَہٗ وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُہٗ وَرَسُوْلُہٗ مَنْ یُّطِعِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ رَشَدَ وَمَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہٗ فَقَدْ غَوٰی“[2] اس کے بعد اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی وصیت اور دیگر باتیں بیان کرتے اور خطبے کا اختتام ان آیات پر کرتے:

یٰعِبَادِیَ الَّذِیْنَ اَسْرَفُوْا عَلٰۤی اَنْفُسِهِمْ لَا تَقْنَطُوْا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ یَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِیْعًا ؕ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ﴿۵۳﴾ وَ اَنِیْبُوْۤا اِلٰى رَبِّكُمْ وَ اَسْلِمُوْا لَهٗ مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ ثُمَّ لَا

ترجمۂ کنز الایمان: اے میرے وہ بندو جنھوں نے اپنی جانوں پر زیادتی کی۔ اللہ کی رحمت سے ناامید نہ ہو بے شک اللہ سب گناہ بخش دیتا ہے بے شک وہی بخشنے والا مہربان ہے اور اپنے رب کی طرف رجوع لاؤ اور اس کے حضور

[1]... مسند بزار، حدیث ابی درداء، ۱۰/ ۵۴، حدیث ۴۱۱۸

[2]... ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، ہم اسی کی حمد کرتے، اسی سے مدد مانگتے، اسی سے مغفرت طلب کرتے، نفسانی شرارتوں اور بُرے اعمال سے اس کی پناہ لیتے ہیں۔ جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہدایت دے اسے کوئی گمراہ نہیں کر سکتا اور جسے وہ گمراہ کر دے اسے کوئی راہ دکھانے والا نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، وہ یکتا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں اور میں گواہی دیتا ہوں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے خاص بندے اور رسول ہیں۔ جس نے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اطاعت کی وہ ہدایت پا گیا اور جس نے اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی نافرمانی کی وہ گمراہ ہو گیا۔

تُنْصَرُوْنَ ﴿۵۴﴾ وَ اتَّبِعُوْۤا اَحْسَنَ مَاۤ اُنْزِلَ اِلَیْكُمْ مِّنْ رَّبِّكُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَكُمُ الْعَذَابُ بَغْتَةً وَّ اَنْتُمْ لَا تَشْعُرُوْنَ ﴿۵۵﴾ اَنْ تَقُوْلَ نَفْسٌ یّٰحَسْرَتٰى عَلٰى مَا فَرَّطْتُّ فِیْ جَنْۢبِ اللّٰهِ وَ اِنْ كُنْتُ لَمِنَ السّٰخِرِیْنَ ﴿۵۶﴾ اَوْ تَقُوْلَ لَوْ اَنَّ اللّٰهَ هَدٰىنِیْ لَكُنْتُ مِنَ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۵۷﴾ اَوْ تَقُوْلَ حِیْنَ تَرَى الْعَذَابَ لَوْ اَنَّ لِیْ كَرَّةً فَاَكُوْنَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿۵۸﴾ بَلٰى قَدْ جَآءَتْكَ اٰیٰتِیْ فَكَذَّبْتَ بِهَا وَ اسْتَكْبَرْتَ وَ كُنْتَ مِنَ الْكٰفِرِیْنَ ﴿۵۹﴾ وَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ تَرَى الَّذِیْنَ كَذَبُوْا عَلَى اللّٰهِ وُجُوْهُهُمْ مُّسْوَدَّةٌؕ اَلَیْسَ فِیْ جَهَنَّمَ مَثْوًى لِّلْمُتَكَبِّرِیْنَ ﴿۶۰﴾ وَ یُنَجِّی اللّٰهُ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا بِمَفَازَتِهِمْ٘ لَا یَمَسُّهُمُ السُّوْٓءُ وَ لَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ﴿۶۱﴾ اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ٘ وَّ هُوَ عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ وَّكِیْلٌ ﴿۶۲﴾ لَهٗ مَقَالِیْدُ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِؕ وَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِ اللّٰهِ اُولٰٓىٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ﴿۶۳﴾

(پ۲۴، الزمر: ۵۳تا۶۳)

گردن رکھو قبل اس کے کہ تم پر عذاب آئے پھر تمہاری مدد نہ ہو اور اس کی پیروی کرو جو اچھی سے اچھی تمہارے رب سے تمہاری طرف اُتاری گئی قبل اس کے کہ عذاب تم پر اچانک آجائے اور تمہیں خبر نہ ہو کہ کہیں کوئی جان یہ نہ کہے کہ ہائے افسوس ان تقصیروں پر جو میں نے اللہ کے بارے میں کیں اور بے شک میں ہنسی بنایا کرتا تھا یا کہے اگر اللہ مجھے راہ دکھاتا تو میں ڈر والوں میں ہوتا یا کہے جب عذاب دیکھے کسی طرح مجھے واپسی ملے کہ میں نیکیاں کروں ہاں کیوں نہیں بے شک تیرے پاس میری آیتیں آئیں تو تُو نے انھیں جھٹلایا اور تکبر کیا اور تو کافر تھا اور قیامت کے دن تم دیکھو گے اُنھیں جنھوں نے اللہ پر جھوٹ باندھا کہ اُن کے منہ کالے ہیں کیا مغرور کا ٹھکانا جہنّم میں نہیں اور اللہ بچائے گا پرہیز گاروں کو اُن کی نجات کی جگہ نہ انھیں عذاب چھوئے اور نہ اُنھیں غم ہو اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے اور وہ ہر چیز کا مختار ہے اسی کے لیے ہیں آسمانوں اور زمین کی کنجیاں اور جنھوں نے اللہ کی آیتوں کا انکار کیا وہی نقصان میں ہیں۔

حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن علاء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مزید فرماتے ہیں: آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ یہ آیاتِ مبارکہ پڑھنا ترک نہ فرماتے اور میں آپ کے سامنے ہی بیٹھتا تھا۔

عید کا خطبہ:

﴿7300﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن ابو عاتکہ رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے عیدُ الفطر کے خطبہ میں فرمایا: کیا تم جانتے ہو آج کے دن کس لئے جمع ہوئے؟ تم نے 30دن روزے رکھے اور 30 راتیں (تراویح میں) قیام کیا، اب اپنے رب عَزَّوَجَلَّ سے سوال کرنے نکلے ہو تاکہ وہ تمہارے اعمال قبول فرمائے۔

موت جیسا کوئی رنج و غم نہیں:

﴿7301﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو سبز کپڑوں میں لوگوں سے خطاب کرتے دیکھا، آپ نے موت کا ذکر کیا اور فرمایا: یہ ایسی شدید ہے کہ کوئی چیز اتنی شدید نہیں اور اس جیسا کوئی رنج و غم نہیں۔

سپہ سالار کو نصیحت:

﴿7302﴾... ایک قریشی کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے ایک سپہ سالار کو یہ وصیت کی: تم پر لازم ہے کہ ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو کیونکہ یہ سب سے بہتر توشہ، سب سے عُمدہ تدبیر اور سب سے بڑی قُوت ہے۔ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے لئے دشمن سے بچنے کا جس قَدَر اِہتمام کرتے ہو اس سے کہیں بڑھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی سے بچنے کا اِہتمام کرو کیونکہ میرے نزدیک گناہ دشمن کی سازِشوں سے زیادہ خوفناک ہیں۔ ہم دشمنوں کے گناہوں کے سبب ان سے عداوت رکھتے اور ان کے خلاف مدد کا سوال کرتے ہیں اور اگر ایسی بات نہ ہوتی تو ہم ان پر جرأت نہیں کر سکتے تھے کیونکہ ہماری تعداد اور قوت ان جیسی نہیں۔ یاد رکھو! ہم نہ تو اپنے غصے کی وجہ سے ان پر فتحیاب ہوتے ہیں اور نہ ہی اپنی طاقت سے ان پر غلبہ پاتے ہیں۔ سنو! دشمن کے مقابلے میں گناہوں سے زیادہ ڈرنا اور ان کے مقابلے میں گناہوں پر زیادہ نظر رکھنا۔ یہ بات ہمیشہ پیشِ نظر رکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے تم پر فِرِشتے مقرر ہیں جو تمہارے سفر و حَضَر کے معاملات کو جانتے ہیں لہٰذا ان سے حیا کرو اور ان کی اچھی صحبت کا حق ادا کرو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کر کے انہیں ایذا مت دو۔ تمہارا گمان ہے کہ تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں نکلے ہوئے ہو تو یہ نہ کہو کہ "ہمارے دشمن ہم سے بدتر ہیں اور ہم خواہ کتنے ہی گناہ گار کیوں نہ ہوں وہ ہم پر مُسلَّط نہیں ہو سکتے۔" کیونکہ بہت سی قَومیں ایسی گزری ہیں جن کے گناہوں کی وجہ سے ان سے زیادہ بُرے لوگ ان پر مُسلَّط کر دیئے گئے۔ نفس پر غَلَبہ پانے کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اسی طرح مدد

مانگو جس طرح دشمنوں پر غلبہ حاصل کرنے لئے مدد مانگتے ہو۔ ہم بھی تمہارے اوراپنے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کرتے ہیں۔ سفر جہاد میں اپنے ساتھیوں سے نرمی سے پیش آؤ، انہیں سفر میں ایسی مشقت میں نہ ڈالو کہ تھک جائیں اور نہ اتنا ٹھہراؤ کہ نرمی کا شکار ہوجائیں۔ سفر ایسا ہو کہ ان کی اور ان کے ہتھیار بند گھوڑوں کی طاقت و قوت میں کمی نہ آئے کیونکہ تم ایسے دشمن کی جانب رواں ہو کہ وہ اور اس کے ہتھیار بند گھوڑے مقیم اور تازہ دم ہیں۔ اگر تم نے اپنے جسم اور ہتھیار بند گھوڑوں کو آرام نہ دیا تو یہ عمل تمہارے دشمن کو ان کے مقیم اور تازہ دم ہونے کی وجہ سے طاقتور بنانے کے مُتَرادِف ہوگا اور مدد کرنے والی ذات اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہے۔ ہر جُمعہ کے دن ورات اپنے ساتھیوں کو آرام کے لئے ٹھہراؤ تاکہ ان کے جسم اور سواریاں راحت پائیں اور وہ اپنے اَسلحہ و سامان وغیرہ اتار کر رکھ سکیں۔ صُلح والی بستی سے ہٹ کر پڑاؤ ڈالنا اور خرید و فروخت یا کسی اور حاجت سے بھی تمہارا کوئی ساتھی ان بستیوں میں نہ جائے مگر جس پر تمہیں اعتماد ہو اور اس کی جان وایمان کا خطرہ نہ ہو۔ کوئی بھی صلح والی بستی میں ظلم نہ کرے اور نہ کسی گناہ کا اِرتکاب کرے۔ بستی کے کسی بھی شخص کو ناحق کسی مصیبت میں مت ڈالنا کیونکہ وہ حرمت والے ذِمّی ہیں اور تم ان سے کئے گئے معاہدے کو پورا کرنے کے اسی طرح پابند ہو جس طرح وہ عہدہ ذمہ کو پورا کرنے کے پابند ہیں لہٰذا تم حربیوں کے خلاف ذمیوں پر ظلم کرتے ہوئے مدد نہ چاہو۔ تم ایسے عربی جاسوس مقرر کرو جن کے اِخلاص پر تمہیں اعتماد ہو کیونکہ جھوٹے شخص کی خبر تمہیں فائدہ نہیں دے گی اگرچہ بعض مُعاملات میں وہ سچ بولتا ہو اور دھوکا دہی کرنے والا شخص تمہارے خلاف تو جاسوس ہوسکتا ہے مگر تمہارے حق میں جاسوس نہیں ہوسکتا۔

سزا کے معاملے میں احتیاط کی نصیحت:

﴿7303﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے کسی گورنر کو یہ خط لکھا: کسی کو اس کے ساتھیوں کی موجودگی میں یا اس پر غصے کی وجہ سے سزا نہ دو اور اپنے گھر والوں کو بقدرِ گناہ ہی سزا دو اگرچہ ایک ہی کوڑا کیوں نہ ہو۔

﴿7304﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے کسی گورنر کو لکھا: ”لشکر کی سب سے کمزور سواری پر سوار ہونا جس کی رفتار تیز نہ ہو۔“

بُرے لوگوں سے احتیاط کی نصیحت:

﴾7305﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے یمن میں مقرر اپنے گورنر حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد کو خط لکھا کہ فُلاں قبیلے والے جو تم سے پہلے یہاں صاحب اِقتدار تھے ان پر نظر رکھو، انہیں خود سے دور رکھنا اور انہیں اپنے کسی کام میں شریک نہ کرنا کیونکہ وہ اپنے دور میں بہت بُرے لوگ تھے۔

﴾7306﴿... حضرتِ سیِّدُنا امام ابنِ شہاب زُہری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد نے اپنے کسی گورنر کو لکھا: جن لوگوں پر تمہیں حاکم بنایا گیا ہے ان کے بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عذاب میں تاخیر کے سبب اُس سے بے خوف نہ رہو کیونکہ سزا دینے میں جلدی وہ کرتا ہے جسے فنا ہونے کا خوف ہو۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہِ وَبَرَکَاتُہ

زلزلے کے بارے میں نصیحت:

﴾7307﴿... حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن بُرقان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ہمیں خط لکھا: "زلزلہ ایک ایسی چیز ہے جس کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ لوگوں پر عتاب فرماتا ہے اور میں نے دیگر شہر والوں کو لکھا ہے کہ وہ فُلاں دن اور فلاں وقت شہر سے (اِستغفار کے لئے) نکلیں لہٰذا تم بھی شہر سے نکلو اور تم میں سے جو صَدَقہ کرنے کی اِستطاعت رکھتا ہے تو وہ کرے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ تَزَكّٰى ﴿۱۴﴾ وَ ذَكَرَ اسْمَ رَبِّهٖ فَصَلّٰى ﴿۱۵﴾ (پ۳۰، الأعلٰی: ۱۴، ۱۵)

ترجمۂ کنز الایمان: بے شک مراد کو پہنچا جو ستھرا ہوا اور اپنے رب کا نام لے کر نماز پڑھی۔

اور بارگاہِ الٰہی میں عرض کرو جیسا کہ ابو البشر حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی:

رَبَّنَا ظَلَمْنَاۤ اَنْفُسَنَا ٚ وَ اِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَ تَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۲۳﴾ (پ۸، الاعراف: ۲۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اے رب ہمارے ہم نے اپنا آپ بُرا کیا تو اگر تُو ہمیں نہ بخشے اور ہم پر رحم نہ کرے تو ہم ضرور نقصان والوں میں ہوئے۔

اور جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی:

وَ اِلَّا تَغْفِرْ لِیْ وَ تَرْحَمْنِیْۤ اَكُنْ مِّنَ الْخٰسِرِیْنَ ﴿۴۷﴾ (پ۱۲،ھود:۴۷)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر تو مجھے نہ بخشے اور رحم نہ کرے تو میں زیاں کار (نقصان اُٹھانے والا) ہو جاؤں۔

اور جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی:

رَبِّ اِنِّیْ ظَلَمْتُ نَفْسِیْ فَاغْفِرْ لِیْ (پ۲۰،القصص:۱۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اے میرے رب میں نے اپنی جان پر زیادتی کی تو مجھے بخش دے۔

اور جیسا کہ حضرتِ سیِّدُنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی:

لَاۤ اِلٰهَ اِلَّاۤ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ ﳓ اِنِّیْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِیْنَ ﴿۸۷﴾ۚ (پ۱۷،الانبیآء:۸۷)

ترجمۂ کنزالایمان: کوئی معبود نہیں سوا تیرے پاکی ہے تجھ کو بے شک مجھ سے بے جا ہوا۔

عدل وانصاف سے شہر کی مرمَّت:

﴿7308﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں کہ کسی گورنر نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو لکھا: ہمارا شہر خستہ حال ہو چکا ہے، امیر المؤمنین اگر بہتر سمجھیں تو کچھ رقم مُہیا کر دیں تاکہ اس کی تعمیر ومَرمت ہو سکے۔ آپ نے جواباً لکھا: تم نے اپنے خط میں شہر کی خرابی کے حوالے سے جو بات کی ہے وہ میں سمجھ چکا اور جب تم میرا یہ خط پڑھو تو فوراً شہر کو عَدل وانصاف سے قلعہ بند کرو اور اس کے راستوں کو ظُلم سے پاک کرو، یہی اس کی مرمَّت ہے۔وَالسَّلَام

نصیحت آموز جوابی مکتوب:

﴿7309﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو خط لکھا جس میں سلام کے بعد فرمایا: خود کو ان لوگوں میں سے آخری تصور کیجئے جنہیں موت نے آلیا اور وہ مردہ شمار ہو چکے۔ آپ نے جواباً لکھا: آپ خود کو یوں خیال کیجئے گویا کہ آپ دنیا میں تھے ہی نہیں بلکہ ہمیشہ سے آخرت میں ہیں۔

﴿7310﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَعْمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے گورنر بصرہ عَدِی بن اَرْطَاۃ کو خط لکھا کہ تمہارا سیاہ عمامہ باندھنے، عُلَما کی صحبت اختیار کرنے اور

پشت پر شملہ لٹکانے نے مجھے دھوکا دیا کہ تم نے میرے سامنے خود کو نیک ظاہر کیا اور میں نے تمہارے بارے میں اچھا گمان کیا مگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہاری ان سب برائیوں کو ظاہر کر دیا جنہیں تم چھپاتے تھے۔ وَالسَّلَام

تمام لوگوں کے مسلمان ہونے کی خواہش:

﴿7311﴾... حضرتِ سیِّدُنا جابر بن حَنْظَلہ ضَبِّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ گورنرِ بصرہ عدی بن اَرْطَاۃ نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو خط لکھا کہ لوگ کثرت سے اسلام میں داخل ہو رہے ہیں جس کے سبب مجھے مالِ خِراج میں کمی واقع ہونے کا اندیشہ ہے۔ آپ نے جواباً لکھا: میں تمہارا مقصد سمجھ چکا ہوں، بخدا! میری خواہش ہے کہ تمام لوگ مسلمان ہو جائیں حتّٰی کہ ہماری اور تمہاری حیثیت ایک کاشتکار کی سی رہ جائے کہ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھائیں۔

بیٹے کو بیش قیمت نگینہ سے منع فرما دیا:

﴿7312﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ ماجد سے نقل کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو معلوم ہوا کہ ان کے بیٹے نے ہزار درہم کا نگینہ خرید کر اپنی انگوٹھی میں لگایا ہے تو آپ نے انہیں خط لکھ کر فرمایا: میرا تمہیں یہ تاکیدی حکم ہے کہ تم ہزار درہم میں خریدا گیا نگینہ بیچ کر اس کی رقم صدقہ کر دو اور ایک درہم کا نگینہ خرید کر اسے انگوٹھی میں لگاؤ اور اس پر یہ الفاظ نقش کراؤ: رَحِمَ اللهُ اِمْرَأً عَرَفَ قَدْرَہٗ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس شخص پر رحم فرمائے جو اپنی حَیْثِیَّت جان لے۔ وَالسَّلَام

﴿7313﴾... حضرتِ سیِّدُنا کَرِیز بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے فلسطینی گورنر حضرت عبدُ اللہ بن عوف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خط لکھا کہ (محکمۂ ٹیکس کی) اس عمارت کی طرف جاؤ جسے مَکَس کہا جاتا ہے اور اسے تہس نہس کر کے ملبہ سمندر میں بہا دو۔

﴿7314﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن موسٰی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے (گورنر بصرہ) عدی بن اَرْطَاۃ کو لکھا کہ شیطان کے بہکاوے میں آکر حاکمِ اسلام کا ظلم کرنا مسلمان کو تقویت نہیں دیتا اور مسلمان کے دین میں اس کی مدد تو یہ ہے کہ حاکم اس کے حق کے بارے میں ڈرے۔

رعایا کی بھوک کا خیال:

﴾7315﴿... حضرتِ سیِّدُنا نَوفَل بن ابو فُرات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ کعبۃُ اللہ شریف کے خادمین نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو خط لکھ کر کعبۃُ اللہ پر غلاف چڑھوانے کی درخواست کی جیسے پہلے والے خُلَفا کیا کرتے تھے تو آپ نے انہیں یہ جواب لکھا: میں چاہتا ہوں کہ اس میں لگنے والی رقم سے بھوکے لوگوں کا پیٹ بھروں کیونکہ وہ کعبۃُ اللہ سے زیادہ حق دار ہیں۔

حجاج کی روش اپنانے سے منع کر دیا:

﴾7316﴿... حضرتِ سیِّدُنا نَوفَل بن ابو فُرات رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی طرف سے ایک جگہ کا حاکم مقرر تھا اور ذمیوں کے کَھلیانوں (غلے کے انباروں) پر مہر لگاتا تھا، میرے پاس امیر المؤمنین کا خط آیا جس میں لکھا تھا: ”خبردار! ایسا نہ کرو کیونکہ مجھے پتا چلا ہے کہ یہ حجاج کا طریقہ ہے اور میں اس کی پیروی کو پسند نہیں کرتا۔“

﴾7317﴿... حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن ابو سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا عبدُالملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوا تو آپ نے شہروں کی طرف خط لکھ کر نوحہ کرنے سے منع کیا اور لکھا: بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کی روح قبض کرنا پسند تھا اور ہم اس کی پسند کی مُخالَفت سے پناہ مانگتے ہیں۔

سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی قدر و منزلت:

﴾7318﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبدُالملک بن بَزِیْغ عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے گورنرِ بصرہ عدِی بن اَرْطَاہ کو خط لکھا کہ تم ہمیشہ خواہ سردی ہو یا گرمی طریقۂ سنت کے متعلق سوال کے لئے ایک مسلمان شخص کو میرے پاس بھیج کر مَشَقَّت میں ڈالتے ہو، گویا تم یہ کر کے میری تعظیم کرتے ہو۔ بخدا! تمہارے لئے حسن بصری کافی ہیں اور جب میرا یہ خط تمہیں ملے تو اس کے بعد تم میرے لئے، اپنے لئے اور تمام مسلمانوں کے لئے انہی سے سوال کرنا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ حسن بصری پر رحم فرمائے بے شک ان کا اسلام میں اعلیٰ مقام ہے اور تم یہ خط ان کے سامنے ہرگز نہ پڑھنا۔

حق کو لازم پکڑو:

﴾7319﴿... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے اپنے کسی گورنر کو خط لکھا کہ حق کو لازم پکڑو، حق تمہیں اس دن اہْلِ حق کے مرتبہ پر فائز کردے گا جس دن حق کے ساتھ فیصلہ کیا جائے گا اور کسی پر ظلم بھی نہیں کیا جائے گا۔

﴾7320﴿... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے اپنے ایک گورنر کو لکھا کہ اپنے ہاتھ کو مسلمانوں کے خون سے رنگنے، اپنے پیٹ کو مسلمانوں کے اموال کھانے اور اپنی زبان کو مسلمانوں کی عزت اچھالنے سے روکو۔ اگر تم نے ایسا کرلیا تو تم پر کوئی مُواخَذہ نہیں کہ مواخذہ صرف انہیں پر ہے جو لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔

مسلمانوں کا خون بہانے سے احتراز:

﴾7321﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شَوذَب رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ صالح بن عبدُالرحمٰن اور اس کے دوست کو حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے عراق میں کسی کام کا نگران بنایا۔ ان دونوں نے آپ کو خط لکھ کر معروضہ پیش کیا کہ ”لوگوں کی اصلاح فقط تلوار سے ہی ہوسکتی ہے۔“ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے انہیں جواباً لکھا: اے بدباطن اور بدطینت انسانو! تم مجھے مسلمانوں کا خون بہانے کے لئے معروضہ پیش کررہے ہو؟ لوگوں میں سے کسی کا بھی خون بہانے سے آسان میرے لئے یہ ہوگا کہ میں تم دونوں کا خون بہا دوں۔

درسِ قناعت:

﴾23-7322﴿... حضرتِ سیِّدُنا حَفْص بن عُمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے (گورنرِ مدینہ) حضرتِ سیِّدُنا ابوبکر بن عَمْرو بن حَزم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لکھا کہ تم نے سلیمان بن عبدُالملک کو جو خط لکھا تھا وہ میں نے پڑھا اور سلیمان کے مرنے کے بعد اسے پڑھنے کی ذمہ داری میری ہی تھی۔ تم نے خط میں لکھا کہ تمہیں گزشتہ گورنروں کی طرح (روشنی کے اہتمام کے لئے) شَمْع کی مد میں رقم چاہئے اور تم نے سابقہ مشعلوں کے ختم ہونے کا بھی تذکرہ کیا۔ میری عُمر کی قسم[1]! میں تمہیں ایک طویل عرصہ تک دیکھتا

---

[1]... اس پر حاشیہ ماقبل روایت: 7222 کے تحت گزر چکا ہے۔

رہا ہوں کہ تم اپنے گھر سے مسجد نبوی تک تاریکی اور کیچڑ میں جاتے تھے، اس وقت تمہارے پاس روشنی کا کوئی اِنتظام نہیں ہوتا تھا۔ میری عُمُر کی قسم! آج تمہاری حالت اس دن سے کئی زیادہ بہتر ہے۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُم

اپنا قلم باریک کر لو:

﴿7323﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَفْص بن عُمَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عَمْرو بن حَزم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو لکھا کہ تم نے سلیمان بن عَبْدُ الملِک کو جو خط لکھا تھا وہ میں نے پڑھا اور سلیمان کے مرنے کے بعد اسے پڑھنے کی ذمہ داری میری ہی تھی۔ تم نے خط میں یہ مطالبہ کیا ہے کہ تمہیں مزید صفحات دیئے جائیں جیسا کہ تم سے پہلے گورنر کو دیئے جاتے تھے اور تم نے بیان کیا ہے کہ "پہلے والے صفحات ختم ہوگئے کیونکہ تمہیں سابقہ گورنر کے مقابلے میں حصہ کم دیا گیا تھا۔" اب تمہیں چاہیئے کہ اپنا قلم باریک کر لو اور سطریں قریب قریب لکھو اور تمام ضروریّات ایک ہی جگہ تحریر کرو کیونکہ مجھے یہ پسند نہیں کہ میں مسلمانوں کا مال ان چیزوں میں خرچ کروں جس سے انہیں کوئی نفع نہ ہو۔ وَالسَّلَام

سادگی کا درس:

﴿7324﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُوَیْرِیَہ بن اَسماء رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ گورنر مدینہ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن محمد بن عَمْرو بن حَزم رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو خط لکھا: اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم! ہمارے انصاری حضرات بوڑھے ہوچکے ہیں مگر انہیں اِعزازی طور پر کچھ ملتا نہیں، اگر امیر المؤمنین مناسب سمجھیں تو کیا انہیں کچھ عطا کیا جائے؟ ایک اور خط میں سلام کے بعد لکھا تھا: مجھ سے پہلے جو مدینہ کے گورنر تھے انہیں شَمْع کی مد میں کچھ رقم ملا کرتی تھی، اگر امیر المؤمنین مناسب جانیں تو میرے لئے بھی کچھ رقم عنایت فرما دیں۔ تیسرے خط میں سلام کے بعد لکھا تھا: قبیلہ بنو عدی بن نَجّار جو کہ رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ماموں زاد ہیں، ان کی مسجد منہدم ہوگئی ہے اگر آپ اجازت دیں تو کیا اس کی تعمیر کروائی جائے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تینوں خط کا جواب ایک ہی خط میں دیا: "اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ! تمہارا یہ خط کہ "بوڑھے انصاری حضرات کو اعزازی طور پر کچھ ملتا نہیں اگر امیر المؤمنین مناسب سمجھیں تو انہیں کچھ عطا کیا جائے" تو یاد رکھو کہ اصل اعزاز آخرت کا اعزاز ہے اور مجھے سمجھ نہیں آئی کہ تم نے یہ بات کیوں کی ہے؟ اور تم نے جو یہ لکھا کہ "پچھلے گورنروں کو شمع کے لئے کچھ

رقم ملا کرتی تھی وہ تمہیں بھی دی جائے" اے ابنِ اُمِّ حَزم! میری عُمر کی قسم! تم ایک عرصہ تک تاریکی میں مسجدِ نَبَوی تک چل کر جاتے رہے اور تمہارے سامنے کوئی شمع لے کر نہیں چلتا تھا اور نہ اَنصار و مُہاجِرین کی اولاد تمہارے پیچھے دوڑے آتی تھی لہٰذا کل کی طرح آج بھی تمہیں اسی انداز پر راضی رہنا چاہئے۔ تمہارا یہ خط کہ "قبیلہ عدی بن نَجّار کی مسجد منہدم ہوگئی ہے اور اس کی تعمیر کروانی ہے" تو سنو! میں اس بات کو محبوب رکھتا ہوں کہ دنیا سے اس طرح جاؤں کہ میں نے نہ تو پتھر پر پتھر رکھا ہو اور نہ ہی اینٹ پر اینٹ۔ جب میرا جوابی خط تمہیں ملے تو ان کی مسجد مٹی کی کچی اینٹوں سے تعمیر کروا دینا اور سادہ سی عمارت بنا دینا۔" وَالسَّلَامُ عَلَیْکُم

ظلم کرنے والوں کی مَذمّت:

﴿7325﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے عُمَر بن ولید کو خط لکھا کہ مجھ سے بڑا ظالِم اور خائن وہ شخص ہے جس نے قبیلہ ثقیف کے غلام یزید بن ابو مسلم کو خُمس کے پانچویں حصے کا نگران بنایا جو مسلمانوں کے جان ومال کے بارے میں ناحق فیصلے کرتا تھا اور مجھ سے بڑا ظالِم اور جابر وہ شخص ہے جس نے عثمان بن حَیَّان کو حِجاز کا گورنر بنایا جو منبرِ رسول پر اَشعار گنگناتا تھا اور مجھ سے بڑا ظالِم وخائن وہ شخص ہے جس نے قُرَّہ بن شریک کو مِصر کا والی بنایا جو نِرا جاہل، بداَخلاق اور گنوار تھا جس نے مصر میں لَہو ولَعِب کے آلات کو رواج دیا۔

﴿7326﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! شام کی سرزمین کو ولید بن عَبْدُ الملک نے، عراق کو حجاج بن یوسف نے، حجاز کو عثمان بن حَیَّان نے اور مصر کی سرزمین کو قُرَّہ بن شریک نے ظلم سے بھر دیا۔

﴿7327﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان اپنے والد کے واسطے سے بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے تُرک بادشاہ اور اس کی قوم کے نام یوں لکھا: یہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے بندے امیر المؤمنین عُمَر کی طرف سے ہے! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے اَولیا پر سلام ہو۔

خوارج کو نصیحت:

﴿7328﴾... (مَوْصِل کے قاضی) حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: مجھے خبر ملی کہ

کچھ خارجی شہر موصل کے کنارے اِکٹھے ہوئے ہیں تو میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو اس سے آگاہ کیا۔ آپ نے بذریعہ خط مجھے حکم فرمایا کہ اِن جھگڑالو لوگوں میں سے کچھ کو میرے پاس بھیج دو اور ان کے پاس کوئی چیز گروی رکھواؤ اور ان کی کوئی چیز گروی رکھ لو پھر ان کو ڈاک کی سواری کے ذریعے میرے پاس بھیج دو۔ چنانچہ میں نے حکم کی تعمیل کی اور انہیں بھیج دیا۔ امیر المؤمنین نے ان کی ہر دلیل کا منہ توڑ جواب دیا تو انہوں نے کہا: جب تک آپ اپنے خاندان والوں کی تکفیر اور ان پر لعنت وملامت نہیں کریں گے اور ان سے براءت کا اظہار نہیں کریں گے اُس وقت تک ہم آپ کی اطاعت نہیں کریں گے۔ آپ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے لعنت کرنے کے لئے پیدا نہیں کیا، اگر میں اور تم زندہ رہے تو میں بہت جلد تمہیں اور تمہارے ساتھیوں کو روشن راستے پر لے آؤں گا۔ انہوں نے آپ کی بات ماننے سے انکار کر دیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان سے کہا: تمہارے مذہب میں سچ کے سوا کسی اور چیز کی گنجائش نہیں ہے تو بتاؤ تم نے کب سے یہ مذہب اختیار کیا ہے؟ انہوں نے کئی سالوں کی تعداد بتائی تو آپ نے ان سے کہا: کیا تم نے کبھی فرعون پر لعنت کی اور اس سے براءت کا اظہار کیا؟ انہوں نے کہا: نہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ایسا کیسے ہو سکتا ہے کہ تمہارے لئے فرعون پر لعنت نہ بھیجنے کی گنجائش ہو مگر میرے لئے اپنے خاندان والوں کے متعلق اس کی گنجائش نہ ہو حالانکہ ان میں اچھے بُرے اور نیک وبد ہر قسم کے لوگ ہیں؟ انہوں نے کہا: یہاں تک بات ہمیں سمجھ میں آگئی۔ اس کے بعد امیر المؤمنین نے مجھے خط لکھ کر فرمایا: تم نے جو گروی چیز ان کے پاس رکھوائی تھی وہ لے لو اور ان کی جو چیزیں گروی رکھی تھیں وہ انہیں واپس دے دو۔ اگر یہ لوگ کسی مسلمان یا ذِمّی سے تعارُض کئے بغیر شہروں میں پھرتے رہیں تو ان کو اختیار ہے کہ جہاں چاہیں جائیں لیکن اگر انہوں نے کسی مسلمان یا ذِمّی کے جان ومال سے تعارض کیا تو ان کے مُعاملے میں خُدا کا فیصلہ چاہو۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ان کی طرف ایک خط یہ بھی لکھا: ”بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم بندۂ خدا امیر المؤمنین عُمَر کی جانب سے خارجی گروہ کے نام! میں تمہارے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اُدْعُ اِلٰى سَبِیْلِ رَبِّكَ بِالْحِكْمَةِ وَ الْمَوْعِظَةِ الْحَسَنَةِ وَ جَادِلْهُمْ بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُؕ اِنَّ

ترجمۂ کنزالایمان: اپنے رب کی راہ کی طرف بلاؤ پکی تدبیر اور اچھی نصیحت سے اور ان سے اس طریقہ پر بحث کرو جو سب

رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ وَهُوَ اَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِيْنَ ﴿۱۲۵﴾ (پ۱۴، النحل: ۱۲۵) سے بہتر ہو بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکا اور وہ خوب جانتا ہے راہ والوں کو۔

میں تمہیں خدا سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں کہ وہ کام نہ کرو جو تمہارے بڑوں نے کیا کہ وہ اپنے گھر سے اِتراتے اور دِکھاوا کرتے نکلے اور وہ لوگوں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ سے روکتے تھے حالانکہ ان کے سب کاموں کو اللہ عَزَّوَجَلَّ گھیرے ہوئے ہے۔ کیا میرے کسی گناہ کی وجہ سے تم اپنے دین سے نکل کر خون بہاؤ گے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حرام کردہ چیزوں کو پامال کرو گے ؟اگر امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے کوئی گناہ ہو جاتا تو کیا ان کی رعایا دین سے خارج ہو جاتی؟ اگر تم انہیں گناہ گار سمجھتے ہو تو تمہارے آباؤ واجداد بھی ان کی جماعت میں تھے لیکن انہوں نے تو جھگڑا نہیں کیا پھر تمہیں مسلمانوں سے لڑنے کی کیا جلدی ہے حالانکہ تم صرف 40 سے کچھ زائد افراد ہو؟ خدا کی قسم !اگر تم میری جوان اولاد ہوتے اور جس حق کی طرف میں بلا رہا ہوں اس سے بغاوت کرتے تو میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا اور اُخروی اجر کی خاطر موت کے گھاٹ اُتار دیتا۔ یہ میری طرف سے تمہیں نصیحت ہے اور اگر تم نے میری نصیحت قبول نہ کی تو کوئی بات نہیں کہ نصیحت کرنے والوں کے ساتھ یہ برتاؤ بہت پُرانا ہے۔'' چنانچہ انہوں نے آپ کی بات نہ مانی اور آمادۂ جنگ ہو گئے اور اپنے سر منڈا کر (خارجی سردار) یحییٰ بن یحییٰ سے جا ملے جو کہ جنگ کے لئے ان کا حلیف تھا۔ اسے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے یہ خط لکھا: بندۂ خدا امیر المؤمنین عُمَر کی جانب سے یحییٰ بن یحییٰ کے نام۔ میں تمہیں قرآنِ پاک کی آیت یاد دلاتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَلَا تَعْتَدُوْا ؕ اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِيْنَ ﴿۱۹۰﴾ (پ۲، البقرۃ: ۱۹۰) ترجمۂ کنزالایمان: اور حد سے نہ بڑھو اللہ پسند نہیں رکھتا حد سے بڑھنے والوں کو۔

بچوں اور عورتوں کو قتل کرنا حد سے بڑھنا ہے لہٰذا دورانِ جنگ تم انہیں ہر گز قتل نہ کرنا، قیدیوں کو بھی قتل نہ کرنا، جو جنگ سے بھاگ جائے اس کے درپے بھی نہ ہونا اور زخمیوں کو بھی قتل نہ کرنا۔ اِنْ شَاءَ اللہ تم ایسا ہی کرو گے۔ وَالسَّلَامُ

گزشتہ لوگوں کی ہلاکت کا ایک سبب:

﴿7329﴾... حضرتِ سیّدُنا یحییٰ بن یحییٰ غَسَّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: ہم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے حق دار کے حق کو روکا یہاں تک کہ اُن سے حق خریدنا پڑتا تھا اور وہ اس قدر ظلم کرتے تھے کہ ظلم سے بچنے کے لئے فِدیہ دینا پڑتا تھا۔

غربا کی خیر خواہی:

﴿7330﴾... حضرتِ سیّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے بیْتُ المال کے خزانچیوں کو لکھا کہ جب تمہارے پاس کوئی غریب ایسا دینار لائے جو نہ چلے تو اسے بیْتُ المال سے دوسرا دینار دے دو۔

﴿7331﴾... حضرتِ سیّدُنا ابوعُقْبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: شُبہ کی ہر صورت میں جہاں تک ہوسکے حدود قائم کرنے سے بچو کیونکہ حاکم کا معاف کرنے میں غلطی کرنا یہ اس سے بہتر ہے کہ سزا دینے میں غلطی کرے۔

حلم کا بہترین نمونہ:

﴿7332﴾... حضرتِ سیّدُنا قیس بن عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: حضرتِ سیّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز قیلولہ (دن کی نیند یا آرام) کے لئے تشریف لے جارہے تھے کہ ایک شخص آیا جس کے ہاتھ میں کاغذ کا پُلندا (پیکٹ، بنڈل) تھا، لوگوں نے سوچا کہ وہ آپ کے پاس جانا چاہتا ہے اور اس نے سوچا کہ لوگ اسے آپ تک جانے نہ دیں گے۔ چنانچہ اس نے وہ کاغذ کا پلندا آپ کی جانب پھینک دیا۔ امیر المؤمنین جیسے ہی مُڑے تو وہ آپ کے چہرے پر لگا اور زخمی کرگیا۔ حضرتِ سیّدُنا قیس بن عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہتے ہیں: میں نے دھوپ میں آپ کے چہرے پر خون بہتے دیکھا لیکن اس کے باوجود آپ نے اس پُلندے میں لکھی تحریر پڑھی اور اس کی ضرورت پوری کرنے کا حکم فرمایا اور اسے کچھ نہ کہا۔

﴿7333﴾... حضرتِ سیّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے انگوٹھی پر "عُمَر بن عبدُ العزیز" لکھوا لیا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے 15 راتیں قید میں رکھا پھر رہا کر دیا۔

﴿7334﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے ایک گورنر کو لکھا کہ مسلمان قیدیوں کو فدیہ دے کر آزاد کراؤ اگرچہ اس کے لئے سارا مال دینا پڑے۔

گورنر نہ بننے والے سے درگزر:

﴿7335﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ایک شخص کو گورنر کا عہدہ دینا چاہا مگر اس نے انکار کر دیا، آپ نے اس سے کہا: میں نے اس کا تہیّہ کر لیا ہے۔ اس نے کہا: مگر میں نے گورنر نہ بننے کا تہیہ کیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس سے کہا: کیا تم میری نافرمانی کرو گے؟ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّا عَرَضْنَا الْاَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ الْجِبَالِ فَاَبَیْنَ اَنْ یَّحْمِلْنَهَا (پ۲۲، الاحزاب:۷۲)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ہم نے امانت پیش فرمائی آسمانوں اور زمین اور پہاڑوں پر تو انہوں نے اس کے اُٹھانے سے انکار کیا۔

تو کیا یہ انکار نافرمانی تھا؟ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اُسے چھوڑ دیا۔

﴿7336﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے (گورنرِ بصرہ) عَدی بن اَرْطَاۃ کو لکھا کہ میری بیماری کی عیادت کے حوالے سے تمہارا خط موصول ہوا، میں اسے اپنے لئے ایک مہلت سمجھتا ہوں اور یہی بیماری مجھے موت تک لے جائے گی۔ وَالسَّلَام

خلیفہ کے بیٹے کے نام تعزیتی خط:

﴿7337﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن ابو عُیَیْنَہ مُہَلَّبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کا وہ خط پڑھا ہے جسے انہوں نے (اپنے بعد نامزد خلیفہ) یزید بن عبدُ الملک کے نام لکھا تھا (جس کا مضمون کچھ یوں تھا): اَلسَّلَامُ عَلَیْکُم! میں تمہارے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہوں جس کے سوا کوئی معبود نہیں، سُلیمان بن عبدُ الملک اللہ عَزَّوَجَلَّ کا بندہ تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی روح بڑی اچھی حالت اور بڑے اچھے وقت میں قبض فرمائی۔ اس نے مجھے خلیفہ بنایا اور میرے لئے خود بیعت لی اور یزید بن عبدُ الملک کو ولی عہد مقرر کیا۔ اگر میں چاہتا تو اس منصب پر ہوتے ہوئے بہت ساری بیبیوں کا انتخاب کرتا اور خوب مال

ودولت جمع کرتا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے مجھے بہترین سامان دیئے تھے جو وہ کسی بندہ کو عطا فرماتا ہے لیکن میں سخت حساب اور نازک سوال سے ڈرتا ہوں مگر جس پر **اللہ** عَزَّوَجَلَّ میری مدد کرے۔وَالسَّلَامُ عَلَیْکُمْ وَرَحْمَۃُ اللہ

سیِّدُنا محمد بن کعب عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی نصیحت:

﴿7338﴾... قبیلہ بنو سُلیم کے ایک بزرگ شخص کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس حضرت ہِشام بن مَصاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد تشریف فرما تھے، دونوں حضرات مَحْوِ گفتگو تھے کہ کسی بات کا تذکرہ ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز رونے لگے۔اسی دوران آپ کے خادم مُزاحِم آکر کہنے لگے کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کَعْب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی دروازے پر کھڑے ہیں؟ آپ نے فرمایا: انہیں اندر بھیج دو۔وہ اندر آئے تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اب تک آنسو نہیں پونچھے تھے۔حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنے لگے: امیر المؤمنین! آپ کیوں رو رہے ہیں؟ حضرتِ سیِّدُنا ہِشام بن مَصاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد نے کہا: فلاں بات کی وجہ سے رو رہے ہیں۔یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: امیر المؤمنین! یہ دنیا ایک بازار ہے جس سے وہ لوگ بھی چلے گئے جن کو اس نے نفع پہنچایا اور وہ بھی جنہیں اس نے نقصان پہنچایا۔کتنے ہی لوگوں کو اس دنیا نے دھوکے میں مبتلا رکھا جو کہ ہماری طرح اس میں زندگی بسر کر رہے تھے حتّٰی کہ اچانک انہیں موت نے جکڑ لیا اور وہ اس دنیا سے خود کو ملامت کرتے ہوئے رخصت ہو گئے۔وہ آخرت کے لئے جو چیز پسند کرتے تھے تیار نہ کر سکے اور آخرت میں جس چیز کو ناپسند کرتے تھے اس سے بچنے کا انتظام نہ کر سکے۔جو لوگ ان کی تعریف تک نہیں کرتے تھے انہوں نے ان کے اموال بانٹ لئے جبکہ وہ اس ذات کی بارگاہ میں چلے گئے جس کے سامنے وہ کوئی بہانہ نہیں بنا سکتے۔

امیر المؤمنین! ہم پر لازم ہے کہ ہم ان کے اعمال کو دیکھیں تاکہ اُن کے اعمال کی مخالفت کرتے ہوئے ہم ان کے نزدیک قابلِ رشک ہو جائیں اور اُن اعمال کی طرف بھی دیکھیں جن کے بارے میں ہم اُن کے متعلق خوف زدہ تھے تاکہ ان سے بچ سکیں۔

امیر المؤمنین! **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہئے اور دو چیزوں کو اپنے دل میں جگہ دیجئے: (۱)... جن اعمال کے ساتھ رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضری دینا پسند کرتے ہیں انہیں آگے بھیجئے اور (۲)... جن اعمال کے ساتھ

بار گاہِ الٰہی میں جانا پسند نہیں کرتے جہاں تک ممکن ہو ان اعمال کو تبدیل کر دیجئے اور جو سامان گزشتہ لوگوں کے لئے فائدے مند نہ تھا اس کا اس امید پر قصد نہ کیجئے کہ وہ آپ سے قبول کر لیا جائے گا۔

امیر المؤمنین! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھیئے اور اپنا دروازہ کُھلا رکھیئے نیز اپنے تک رسائی میں آسانی رکھئے، مظلوم کی مدد کیجئے اور ظالم کو دور کیجئے۔ جس میں تین چیزیں پائی جائیں اس کا ایمان اللہ عَزَّوَجَلَّ پر کامل ہو جاتا ہے: (۱)...جب کسی سے راضی ہو تو اس کی رضا اسے ناحق کام کی طرف نہ لے جائے (۲)...جب کسی پر غصہ کرے تو اس کا غصہ اسے حق سے تجاوز نہ کرنے دے اور (۳)...جب کسی چیز پر قادر ہو تو وہ نہ لے جس کا وہ حق دار نہیں۔

عذاب کا آغاز:

﴿7339﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَلَّام بن ابو مُطیع عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْبَدِیْع بیان کرتے ہیں: مجھے یہ بات معلوم ہوئی کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کھڑے ہوئے تو تیز ہوا چلنے لگی یہ دیکھ کر آپ کے چہرے کا رنگ مُتَغَیِّر ہو گیا۔ اسی دوران ایک شخص آکر کہنے لگا: امیر المؤمنین! آپ کو کیا ہوا؟ فرمایا: ہائے افسوس! جتنی بھی قومیں ہلاک ہوئیں ان پر عذاب (کا آغاز) ہَوا سے ہُوا۔

﴿7340﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُتْبہ بن تمیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم اور ایک شخص کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرمایا کرتے: بخدا! اگر مجھے یہ علم ہوتا کہ تمہیں اور امرِ خلافت کو چھوڑ کر اپنے گھر والوں کے ساتھ رہنا میرے اور ربّ تعالیٰ کے مابین معاملے کو آسان کر دے گا تو میں یہ کر گزرتا لیکن مجھے اس معاملے کے آسان نہ ہونے ہی کا خوف ہے۔

خلیفہ کی انکساری:

﴿7341﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز خلیفہ بنے تو ان کے بھائی آکر کہنے لگے: اگر آپ چاہیں تو میں آپ کو عُمَر بن عبدُ العزیز سمجھ کر بات کروں جسے آج آپ ناپسند کریں گے مگر کل (بروزِ قیامت) پسند کریں گے اور اگر چاہیں تو میں امیر المؤمنین سمجھ کر بات کروں جسے آج آپ پسند کریں گے لیکن کل ناپسند۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم مجھے عُمَر بن عبدُ العزیز سمجھ کر بات کرو جسے میں آج تو ناپسند کروں گا لیکن کل پسند کروں گا۔

رضائے الٰہی کیسے حاصل ہو؟

﴿7342﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعَبلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے گھر ان کی نماز پڑھنے کی جگہ میں آیا، میں ان کا دینی خیر خواہ تھا اور وہ میری بات غور سے سنتے تھے۔ انہوں نے مجھ سے کہا: ابراہیم! مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللّٰہ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: الٰہی! وہ کونسا عمل ہے جو تیرے عذاب سے بچائے؟ تیری رِضا دلائے؟ اور تیری ناراضی سے بچائے؟ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: زبان سے اِستغفار کرنا اور دل سے نادم ہونا۔ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن ابوعَبلہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے کہا: اعضاء سے گناہ چھوڑنا بھی فرمایا۔

اچھا عمل اور افضل عبادت:

﴿7343﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُالعزیز بن رَوَّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: ذکر خدا کے متعلق گفتگو کرنا اچھا عمل ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں میں غور و فکر کرنا افضل عبادت ہے۔

﴿7344﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام ابوعَمرو اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے اپنے بیٹوں سے فرمایا: اس وقت تمہاری کیا حالت ہو گی جب میں تم میں سے ہر ایک کو لشکر کا امیر بناؤں گا؟ ان کے بیٹے اِبنِ حارثیہ نے کہا: آپ ہمیں وہ کام کیوں دے رہے ہیں جسے خود نہیں کرنا چاہتے۔ آپ نے فرمایا: کیا تم میرے بچھونے کو دیکھ رہے ہو جو بوسیدہ ہو چکا ہے، مجھے تو یہ بھی پسند نہیں کہ تم اسے اپنے موزوں سے میلا کرو تو میں یہ کیسے گوارا کر سکتا ہوں کہ تم مجھ پر میرا دین میلا کر دو۔

سادہ غذا:

﴿7345﴾... حضرتِ سیِّدُنا نُعَیم بن سلامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس آیا تو دیکھا کہ آپ اُبلے ہوئے لہسن کو زیتون کے تیل اور نمک کے ساتھ تناوُل فرما رہے ہیں۔

تقدیر میں ایسا ہی لکھا تھا:

حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو جب کوئی ناپسندیدہ معاملہ پیش آتا تو فرماتے: تقدیر میں ایسا ہی لکھا تھا، عنقریب اچھا ہو جائے گا۔

موت کا سبب:

﴿7346﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَمْرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ **محمد بن عبدُ الملک بن مروان** نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی زوجہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا سے پوچھا: جس مرض میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کا وصال ہوا، آپ کے خیال میں اس کے لاحق ہونے کا سبب کیا تھا؟ انہوں نے فرمایا: میرے خیال میں اس کا سبب "خوفِ خدا" تھا۔

بزرگوں کے اَقوال کی پیروی کرو:

﴿7347﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِمام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: سلف صالحین کی رائے کو مضبوطی سے تھامے رہو، ان کے خلاف پر عمل نہ کرو کیونکہ وہ تم سے بہتر اور تم سے زیادہ علم والے تھے۔

فاسق و فاجر کے جلاد سے مدد نہ لی:

﴿7348﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِمام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ روایت کرتے ہیں کہ جب ابو مسلم مسلمانوں کے لشکر کے ساتھ آیا تو حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اسے مقامِ دابِق سے واپس بھیج دیا اور فرمایا: مسلمان اپنے دشمن سے جنگ کرنے کے لئے اس جیسے لوگوں سے مدد نہیں لیتے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس نے جنگی اِمداد میں دو ہزار دینار دیئے تھے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اس کے بدلے اسے تین ہزار دینار لوٹائے پھر وہ مقامِ دابِق سے طَرَابُلُس چلا گیا۔ آپ نے ایسا اس وجہ سے کیا کہ وہ حجاج بن یوسف کا جلاد تھا اور اس کا تعلق قبیلہ بنو ثقیف سے تھا۔

مسلمانوں کے ساتھ خیر خواہی:

﴿7349﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِمام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے اپنے مال سے روز کا ایک درہم مسلمانوں کو کھانا کھلانے کے لئے مقرر کر رکھا تھا اور خود بھی ان کے ساتھ کھانا کھاتے تھے۔ آپ ذِمّیوں کے پاس جاتے تو وہ آپ کو تازہ ترکاری، سبزیاں اور اپنے کھانوں میں استعمال ہونے والی ان جیسی دیگر اشیاء پیش کیا کرتے تو آپ ان کو اس سے بڑھ کر دیتے اور ان کے ساتھ کھاتے، اگر وہ آپ سے تحائف وغیرہ قبول نہ کرتے تو آپ بھی ان کی کوئی چیز نہ کھاتے۔ البتہ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ مسلمانوں سے کوئی چیز نہیں لیتے تھے۔

فکرِ آخرت:

﴿7350﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن مُخَیْمِرَہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر ہوا، میرے دل میں ایک بات کھٹک رہی تھی، میں نے چاہا کہ ان سے کہہ دوں۔ چنانچہ میں نے ان سے عرض کی: مجھے کسی نے یہ بات بتائی ہے کہ جو لوگوں پر حاکم ہو مگر ان کی غربت ومحتاجی پر توجہ نہ دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اس کی محتاجی سے صرفِ نظر فرمائے گا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یہ کیا کہہ رہے ہو؟ پھر کافی دیر تک اپنا سر جھکائے خاموش بیٹھے رہے۔ میں نے انہیں اس معاملے میں فکر مند پایا حالانکہ وہ لوگوں کی خبر گیری کیا کرتے تھے۔

گورنروں کو نماز کی تاکید:

﴿7351﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے حکومتی عہدے داروں کو مکتوب بھیجا جس کا مضمون یہ تھا: نماز کے وقت دیگر مشغولیات سے دور رہو کیونکہ جو نماز کو ضائع کرتا ہے وہ دیگر اسلامی شعار کو اس سے بھی زیادہ ضائع کرتا ہوگا۔

﴿7352﴾... (الف) حضرتِ سیِّدُنا ابو عمران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: جو دل سے موت کو قریب جانتا ہے وہ اپنے پاس موجود اشیاء کو کافی خیال کرتا ہے۔

خوفِ خدا کا عالَم:

﴿7352﴾... (ب) حضرتِ سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْمَجِیْد کا بیان ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس موت کا ذکر کیا جاتا تو آپ کے جوڑ کانپ اٹھتے۔

﴿7353﴾... حضرتِ سیِّدُنا قدّاح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب موت کا تذکرہ ہوتا تو حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز ذبح ہونے والے پرندے کی طرح کانپ رہے ہوتے اور اتنا روتے کہ داڑھی آنسوؤں سے تر ہو جاتی۔

نزعِ روح میں آسانی کیوں پسند نہیں؟

﴿55-7354﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ذَر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْبَر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: اگر یہ خلافِ سنت نہ ہوتا تو میں قسم کھالیتا کہ دنیا کی کسی چیز پر اس وقت تک خوش نہیں ہوں گا حتّٰی کہ میں یہ نہ جان لوں کہ موت کے وقت میرے رب عَزَّوَجَلَّ کے بھیجے ہوئے فرشتوں کے چہروں پر میرے بارے میں کیا تاثرات ہیں اور میں نہیں چاہتا کہ نزع کے وقت مجھے آسانی ملے کیونکہ یہی وہ آخری چیز ہے جس کے سبب مومن کو اجر دیا جاتا ہے۔

موت کی سختی گناہوں کا کفارہ ہے:

﴿7356﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِمام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: مجھے یہ پسند نہیں کہ مجھ پر موت کی سختیاں آسان کر دی جائیں کیونکہ یہی وہ آخری چیز ہے جو مسلمان کے گناہوں کا کفارہ بنتی ہے۔

﴿7357﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَیمُون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس بیٹھا تھا کہ آپ نے یہ آیتِ مُبارَکہ تلاوت کی:

اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُۙ(۱) حَتّٰى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَؕ(۲) ترجمۂ کنز الایمان: تمہیں غافل رکھا مال کی زیادہ طلبی نے یہاں تک کہ تم نے قبروں کا منہ دیکھا۔ (پ۳۰، التکاثر: ۱، ۲)

پھر مجھ سے فرمایا: اے میمون! میرے نزدیک قبر ایک ملاقات کا نام ہے اور ملاقاتی کو اپنے گھر یعنی جنت یا دوزخ کی طرف ضرور لوٹنا ہے۔

خوشی اگلے جہاں میں ہے:

﴿7358﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بن عُمَیرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ایک عجمی لونڈی خریدی، ایک مرتبہ اس لونڈی نے کہا: میں نے لوگوں کو تو خوش ہوتے دیکھا ہے لیکن انہیں نہیں دیکھا۔ آپ نے کسی سے پوچھا: وہ کیا کہہ رہی تھی؟ آپ کو بتایا گیا کہ وہ ایسا ایسا کہہ رہی تھی۔ آپ نے فرمایا: اس پر افسوس ہے! اسے بتاؤ کہ خوشی آگے ہے (یعنی مرنے کے بعد ملنے والی نعمتیں)۔

﴿7359﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو حازم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا: ابو حازم! مجھے کوئی نصیحت کرو۔ میں نے کہا: لیٹ جائیے پھر تصور کیجئے کہ موت آپ کے سر پر ہے اب دیکھئے کہ اس وقت آپ جو پسند کر رہے ہیں اسے فوراً اختیار کر لیجئے اور جو چیز ناپسند کریں اسے فوراً چھوڑ دیجئے۔

مختصر الفاظ میں بڑی نصیحت:

﴿7360﴾... حضرتِ سیِّدُنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو خط لکھا جس کا مضمون یہ ہے: ”اما بعد! اے امیر المؤمنین! مرنے کے لئے طویل عرصہ زندہ رہنے کی کیا حیثیت ہے؟ ہمیشہ باقی رہنے والی زندگی کے لیے فنا ہونے والی زندگی سے حصہ لے لیجئے۔“ وَالسَّلَام

جب آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے وہ خط پڑھا تو رو کر فرمانے لگے: ابو سعید نے مختصر الفاظ میں بہت بڑی نصیحت کی ہے۔

غش کھا کر گر پڑے:

﴿7361﴾... حضرتِ سیِّدُنا عثمان بن عبدُ الحمید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس حضرت سابق بَربَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی آئے تو آپ نے ان سے فرمایا: اے سابق! مجھے مختصر اور جامع نصیحت کیجئے۔ انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ وہ نصیحت بلیغ بھی ہو گی۔ آپ نے فرمایا: کیجئے۔ تو انہوں نے یہ اشعار سنائے:

اِذَا اَنْتَ لَمْ تَرْحَلْ بِزَادٍ مِّنَ التُّقٰی ... وَوَافَیْتَ بَعْدَ الْمَوْتِ مَنْ قَدْ تَزَوَّدَا

نَدِمْتَ عَلٰی اَنْ لَّا تَکُوْنَ شَرَکْتَہٗ ... وَاَرْصَدْتَ قَبْلَ الْمَوْتِ مَا کَانَ اَرْصَدَا

ترجمہ: اگر آپ نے تقویٰ کو زادِ راہ نہیں بنایا اور مرنے کے بعد تقویٰ کو زادِ راہ بنانے والے شخص سے ملاقات ہو گی

تو اس جیسے عمل نہ کرنے پر آپ کو ندامت ہو گی لیکن جو کرنا تھا وہ تو آپ موت سے پہلے کر چکے۔

ان اشعار کو سن کر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز اتنا روئے کہ غَش کھا کر گر پڑے۔

موت کسی کی رعایت نہیں کرتی:

﴿7362﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: میں ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس آیا، اس وقت ان کے پاس شاعر حضرت سابِق بَربَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی موجود تھے اور اشعار سنا رہے تھے، انہوں نے اپنے کلام کا اختتام ان اشعار پر کیا:

فَكَمْ مِنْ صَحِيْحٍ بَاتَ لِلْمَوْتِ اٰمِنًا ... اَتَتْهُ الْمَنَايَا بَغْتَةً بَعْدَ مَا هَجَعْ

فَلَمْ يَسْتَطِعْ اِذْ جَاءَهُ الْمَوْتُ بَغْتَةً ... فِرَارًا وَّلَا مِنْهُ بِقُوَّتِهِ امْتَنَعْ

فَاَصْبَحَ تَبْكِيْهِ النِّسَاءُ مُقَنَّعًا ... وَّلَا يُسْمِعُ الدَّاعِيَ وَاِنْ صَوْتَهُ رَفَعْ

وَقُرِّبَ مِنْ لَّحْدٍ فَصَارَ مَقِيْلَهُ ... وَفَارَقَ مَا قَدْ كَانَ بِالْاَمْسِ قَدْ جَمَعْ

فَلَا يَتْرُكُ الْمَوْتُ الْغَنِيَّ لِمَالِهِ ... وَلَا مُعْدِمًا فِي الْمَالِ ذَا حَاجَةٍ يَّدَعْ

ترجمہ: (١)...کتنے ہی تندرست موت سے بے خوفی کے عالَم میں رات گزار رہے تھے کہ سونے کے بعد موت نے انہیں آلیا۔ (٢)...اچانک موت آجانے پر وہ بھاگ سکے نہ ہی اپنی طاقت سے اسے روک پائے۔

(٣)...اس نے اس حال میں صبح کی کہ باپردہ عورتیں اس پر بَین کر رہی تھیں اور وہ کسی پکارنے والے کو سنا نہیں سکتا تھا اگرچہ اس کی آواز بلند ہی کیوں نہ ہو۔ (٤)...وہ قبر سے قریب ہوا اور قبر اس کا ٹھکانا بن گئی اور اس سے دور ہو گیا جو کل تک جمع کیا تھا۔ (٥)...موت کسی مال دار کو مال کی وجہ سے چھوڑتی ہے نہ ہی مال سے محروم محتاج کو۔

ان اشعار کو سن کر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز روتے اور تڑپتے رہے حتّٰی کہ غش کھا کر گر گئے پھر ہم وہاں سے لوٹ آئے۔

باعمل عالِم کی صفات:

﴿7363﴾... حضرتِ سیِّدُنا وُہَیب بن وَرد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کثرت سے یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

يُرٰى مُسْتَكِيْنًا وَّهُوَ لِلَّهْوِ مَاقِتٌ ... بِهٖ عَنْ حَدِيْثِ الْقَوْمِ مَا هُوَ شَاغِلُهٗ

وَاَزْعَجَهٗ عِلْمٌ عَنِ الْجَهْلِ كُلِّهٖ ... وَمَا عَالِمٌ شَيْئًا كَمَنْ هُوَ جَاهِلُهٗ

عَبُوْسٌ عَنِ الْجُهَّالِ حِيْنَ يَرَاهُمْ ... فَلَيْسَ لَهٗ مِنْهُمْ خَدِيْنٌ يُّهَازِلُهٗ

تَذَكَّرَ مَا يَبْقٰى مِنَ الْعَيْشِ اٰجِلًا ... فَاَشْغَلَهٗ عَنْ عَاجِلِ الْعَيْشِ اٰجِلُهٗ

ترجمہ: (۱)...(عالِم باعمل) عاجزی و انکساری کرتا ہے، فضول کاموں سے دور رہتا ہے اور لوگوں کی باتوں سے صرفِ نظر کر کے اپنے کام سے کام رکھتا ہے۔ (۲)...علم مکمل طور پر اسے جہالت سے مُتَنَفِّر کر چکا ہے اور عالم و جاہل برابر نہیں ہوتے۔ (۳)...جاہلوں سے خشک رو رہتا ہے، ان میں کسی سے اس کا یارانہ نہیں کہ اس سے ہنسی مذاق کرے۔ (۴)...کچھ عرصے بعد ملنے والی دائمی زندگی کو یاد کرتا ہے، موت کی یاد نے اسے جلد فنا ہونے والی زندگی سے غافل کر دیا ہے۔

دنیا سے خالی ہاتھ جانا ہے:

﴿7364﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابْنِ ابو عائشہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز اکثر یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

فَمَا تَزَوَّدَ مِمَّا كَانَ يَجْمَعُهٗ ... اِلَّا حَنُوْطًا غَدَاةَ الْبَيْنِ مَعَ خِرَقٍ

وَغَيْرَ نَفْحَةِ اَعْوَادٍ تُشَبُّ لَهٗ ... وَقَلَّ ذٰلِكَ مِنْ زَادٍ لِّمُنْطَلِقٍ

ترجمہ: (۱)... صبح سویرے جب مردے کو لے جایا جا رہا ہوتا ہے تو اس کی جمع پونجی میں سے فقط چند کپڑے اور مُردوں کو لگائی جانے والی خوشبو ساتھ ہوتی ہے۔ (۲)...نہ ہی مہکنے والی خوشبو مہیا ہوتی ہے کہ اسے دُھونی دی جائے اور قبر تک پہنچانے کے لئے تھوڑا سا سامان ساتھ ہوتا ہے۔

﴿7365﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن حَیْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذکر کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس موت کا ذکر کیا گیا تو انہوں نے یہ شعر پڑھا:

اَلَمْ تَرَ اَنَّ الْمَوْتَ اَدْرَكَ مَنْ مَّضٰى ... فَلَمْ يَنْجُ مِنْهُ ذُوْ جَنَاحٍ وَّلَا ظُفُرٌ

ترجمہ: کیا تم نے نہ دیکھا کہ پہلے والوں کو بھی موت نے آلیا پس موت سے کوئی پروں والا بچے گا نہ ناخن والا۔

پھر آپ نے سات دینار منگوائے اور انہیں صدقہ کر کے فرمایا: ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی راہ میں اس لئے دیتے

ہیں تا کہ اس کی عطا کے حق دار بن جائیں۔

غافل کو نصیحت:

﴿7366-67﴾... حضرتِ سیِّدُنا حمزہ زَیّات اور حضرتِ سیِّدُنا محمد بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

نَهَارُكَ يَا مَغْرُوْرُ سَهْوٌ وَّغَفْلَةٌ　　وَلَيْلُكَ نَوْمٌ وَّالرَّدٰى لَكَ لَازِم

وَتَشْغَلُ فِيْمَا سَوفَ تَكْرَهُ غِبَّهُ　　كَذٰلِكَ فِي الدُّنْيَا تَعِيْشُ الْبَهَائِم

ترجمہ:(۱)...اے دھوکے میں مبتلا ہونے والے! تیرا دن خطاؤں اور غفلتوں میں گزر رہا ہے اور رات سوتے ہوئے، تیری بربادی یقینی ہے۔

(۲)...جس میں تو مشغول ہے عنقریب اس کے انجام پر پچھتائے گا، چوپائے دنیا میں ایسی ہی زندگی جیتے ہیں۔

اس کے بعد قرآنِ کریم کی ان آیات کی تلاوت کرتے:

اَفَرَءَیْتَ اِنْ مَّتَّعْنٰهُمْ سِنِیْنَ ﴿۲۰۵﴾ ثُمَّ جَآءَهُمْ مَّا كَانُوْا یُوْعَدُوْنَ ﴿۲۰۶﴾ مَاۤ اَغْنٰى عَنْهُمْ مَّا كَانُوْا یُمَتَّعُوْنَ ﴿۲۰۷﴾ (پ۱۹، الشعرآء: ۲۰۵تا۲۰۷)

ترجمۂ کنزالایمان: بھلا دیکھو تو اگر کچھ برس ہم انھیں برتنے دیں پھر آئے اُن پر وہ جس کا وہ وعدہ دیئے جاتے ہیں تو کیا کام آئے گا ان کے وہ جو برتتے تھے۔

﴿7368﴾... حضرتِ سیِّدُنا قاسم بن غَزْوان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ذکر کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز یہ اشعار پڑھا کرتے تھے:

اَيَقْظَانُ اَنْتَ الْيَوْمَ اَمْ اَنْتَ نَائِمُ　　وَكَيْفَ يُطِيْقُ النَّوْمَ حَيْرَانُ هَائِم

فَلَوْ كُنْتَ يَقْظَانَ الْغَدَاةِ لَخَرَّقَتْ　　مَحَاجِرَ عَيْنَيْكَ الدُّمُوْعُ السَّوَاجِم

بَلْ اَصْبَحْتَ فِي النَّوْمِ الطَّوِيْلِ وَقَدْ دَنَتْ　　اِلَيْكَ اُمُوْرٌ مُّفْظِعَاتٌ عَظَائِم

نَهَارُكَ يَا مَغْرُوْرُ سَهْوٌ وَّغَفْلَةٌ　　وَلَيْلُكَ نَوْمٌ وَّالرَّدٰى لَكَ لَازِم

يَغُرُّكَ مَا يَبْلٰى وَتُشْغَلُ بِالْهَوٰى　　كَمَا غَرَّ بِاللَّذَّاتِ فِي النَّوْمِ حَالِم

وَتَشْغَلُ فِيْمَا سَوفَ تَكْرَهُ غِبَّهُ　　كَذٰلِكَ فِي الدُّنْيَا تَعِيْشُ الْبَهَائِم

ترجمہ:(۱)... آج تُو جاگ رہا ہے یا سو رہا ہے؟ اور حیران و سرگرداں شخص سو بھی کیسے سکتا ہے۔

(۲)...اور اگر تو صبح تک جاگنے والا ہوتا تو تیرے آنسوؤں کی برسات آنکھوں کی پُتلیاں پھاڑ دیتی۔

(۳)...بلکہ تو لمبی اور پر سکون نیند لے کر صبح کر رہا ہے اور بڑے اور بھیانک معاملات تیرے پاس آچکے ہیں۔

(۴)...اے دنیا کے دھوکے میں پڑنے والے! تیرا دن خطاؤں اور غفلتوں میں گزر رہا ہے اور رات سوتے ہوئے، تیری بربادی یقینی ہے۔(۵)... جیسے سونے والے کو خواب کی لذت نے دھوکے میں رکھا ایسے ہی فانی چیزوں نے تجھے دھوکے میں ڈال کر خواہشات میں گھیر رکھا ہے۔(۶)... جس میں تو مشغول ہے عنقریب اس کے انجام پر پچھتائے گا، چوپائے دنیا میں ایسی ہی زندگی جیتے ہیں۔

﴿7369﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو ان کے کسی رفیق نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا:

اِنَّمَا النَّاسُ ظَاعِنٌ وَّمُقِيْمُ فَالَّذِیْ بَانَ لِلْمُقِيْمِ عِظَهْ

وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَعِيْشُ شَقِيًّا جِيْفَةَ اللَّيْلِ غَافِلَ الْيَقَظَهْ

فَاِذَا كَانَ ذَا حَيَاءٍ وَّدِيْنٍ رَاقَبَ الْمَوْتَ وَاتَّقَى الْحَفَظَهْ

ترجمہ:(۱)... بعض لوگ بعض کے مقابلے میں دنیا سے جلدی چلے جاتے ہیں تو اس چیز کی نصیحت کرو جو مقیم سے جدائی کا باعث بنتی ہے۔(۲)... بہت سے لوگ بدبختی کی زندگی جیتے ہیں رات کو بے جان ہوتے ہیں اور جاگتے ہیں تو غافل ہوتے ہیں۔(۳)... اگر وہ حیا اور دین والے ہوتے تو موت کو یاد رکھتے اور نگہبان فرشتوں سے ڈرتے۔

سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے اوصاف پر مشتمل اشعار

﴿7370﴾... حضرتِ سیِّدُنا عمر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے ایک صاحبزادے کا بیان ہے: والد ماجد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کی قبر کی جگہ خرید لیں تو ہم نے وہ جگہ ایک راہب سے خرید لی۔ شاعر کہتا ہے:

اَقُوْلُ لَمَّا نَعَى النَّاعُوْنَ لِیْ عُمَرًا لَا يَبْعُدَنَّ قِوَامُ الْعَدْلِ وَالدِّيْنِ

قَدْ غَادَرَ الْقَوْمُ فِی اللَّحْدِ الَّذِیْ لَحَدُوْا بِدَیْرِ سَمْعَانَ قِسْطَاسَ الْمَوَازِیْنِ

ترجمہ: جب کسی نے مجھے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی وفات کی خبر دی تو میں نے کہا: عدل اور دین کا مددگار ہلاک نہ ہوگا۔ دِیرِ سَمْعَان کے مقام پر لوگوں نے جو لحد بنائی تھی وہ اس میں عدل قائم کرنے والے کو چھوڑ آئے ہیں۔

﴿7371﴾... حضرتِ سیِّدُنا نافع بن ابو نُعَیْم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ اہلِ مدینہ کے کسی غلام نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی تعریف کرتے ہوئے کہا:

قَدْ غَیَّبَ الدَّافِنُوْنَ اللَّحْدَ اِذْ دَفَنُوْا بِدَیْرِ سَمْعَانَ جُرْبَانَ الْمَوَازِیْنِ

مَنْ لَّمْ یَکُنْ هَمُّهٗ عَیْنًا یُفَجِّرُهَا وَلَا النَّخِیْلَ وَلَا رَکْضَ الْبَرَاذِیْنِ

ترجمہ: دفن کرنے والوں نے دِیرِ سَمْعَان کے مقام پر لحد میں اس شخص کو چھپا دیا جو بڑا عادل تھا۔ جسے تماشوں، کھجور کے باغات اور عجمی گھوڑوں کی دوڑ کا شوق نہ تھا۔

﴿7372﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ عائشہ نے عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی شان بیان کرتے ہوئے یہ اشعار کہے:

اَقُوْلُ لَمَّا نَعَی النَّاعُوْنَ لِیْ عُمَرَا لَا یَبْعُدَنَّ قِوَامُ الْحَقِّ وَالدِّیْنِ

لَمْ تَلْهُهٗ عُمْرَهٗ عَیْنٌ یُّفَجِّرُهَا وَلَا النَّخِیْلُ وَلَا رَکْضُ الْبَرَاذِیْنِ

قَدْ غَیَّبَ الرَّامِسُوْنَ الْیَوْمَ اِذْ رَمَسُوْا بِدَیْرِ سَمْعَانَ قِسْطَاسَ الْمَوَازِیْنِ

ترجمہ: جب کسی نے مجھے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی وفات کی خبر دی تو میں نے کہا: راہِ حق اور دین کا مددگار ہلاک نہ ہوگا۔ انہوں نے اپنی زندگی میں تماشے، کھجور کے باغات اور عجمی گھوڑوں کی دوڑیں نہیں دیکھیں۔ آج لوگوں نے دِیرِ سَمْعَان کے مقام پر اس شخص کو دفن کر دیا جو بڑا عدل و انصاف کرنے والا تھا۔

قسم کی حفاظت:

﴿7373﴾... کثیر بن عَبْدُ الرحمٰن خُزاعی نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی شان میں یہ اشعار کہے:

هُوَ الْمَرْءُ لَا يُبْدِى اَسًى مِّنْ مُّصِيْبَةٍ وَّلَا فَرَحًا يَّوْمًا اِذَا النَّفْسُ سُرَّتْ

قَلِيْلُ الْاَلَايَا حَافِظٌ لِّيَمِيْنِهٖ فَاِنْ بَدَرَتْ مِنْهُ الْاَلِيَّةُ بَرَّتْ

ترجمہ: یہ وہ انسان ہے جو مصیبت کے وقت مایوسی اور دل کی خوشی کے وقت خوشی کا اظہار نہیں کرتا۔ قسمیں کم کھاتا ہے اور اپنی قسم کی حفاظت کرتا ہے، اِس نے جب بھی کسی بات پر قسم کھائی وہ پوری ہو کر رہی۔

وصال پر کہے جانے والے اشعار:

﴿7374﴾... مشہور شاعر جَرِیر نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ العَزِیْز کی وفات پر یہ اشعار کہے:

تَنْعِي النُّعَاةُ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ لَنَا يَا خَيْرَ مَنْ حَجَّ بَيْتَ اللهِ وَاعْتَمَرَا

حُمِّلْتَ اَمْرًا عَظِيْمًا فَاصْطَلَعْتَ بِهٖ وَسِرْتَ فِيْهِمْ بِحُكْمِ اللهِ يَا عُمَرَا

اَلشَّمْسُ كَاسِفَةٌ لَّيْسَتْ بِطَالِعَةٍ تَبْكِيْ عَلَيْكَ نُجُوْمُ اللَّيْلِ وَالْقَمَرَا

ترجمہ: حج وعمرہ کرنے والوں میں سے سب سے بہتر شخص امیر المؤمنین کے وصال کی ہمیں خبر ملی۔ اے عُمَر! آپ کو جو بڑا معاملہ پیش آیا آپ نے اس پر صبر کیا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم کو اپنی رعایا میں جاری کیا۔ سورج کو گرہن لگ گیا وہ ظاہر نہیں ہو رہا اور رات کے چاند تارے آپ پر آنسو بہا رہے ہیں۔

﴿7375﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمرو بن صالح زُہری عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ القَوِی فرماتے ہیں: ہمیں ایک قابلِ اعتماد شخص نے بتایا کہ حضرت مُحارِب بن دِثار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الغَفَّار حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ العَزِیْز کے جنازے میں حاضر ہوئے تو انہوں نے کسی سے ایک صفحہ منگوایا اور کہا: لکھو، تو اس نے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم لکھی۔ آپ نے فرمایا: اِسے مٹا دو کیونکہ شعر کے لئے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم نہیں لکھی جاتی پھر آپ نے یہ اشعار کہے:

لَوْ اَعْظَمَ الْمَوْتُ خَلْقًا اَنْ يُّوَاقِعَهُ لِعَدْلِهٖ لَمْ يُصِبْكَ الْمَوْتُ يَا عُمَرُ

كَمْ مِنْ شَرِيْعَةِ حَقٍّ قَدْ نَعَشْتَ لَهُمْ كَادَتْ تَمُوْتُ وَاُخْرٰى مِنْكَ تُنْتَظَرُ

يَا لَهْفَ نَفْسِيْ وَلَهْفَ الْوَاجِدِيْنَ مَعِيَ عَلَى الْعُدُوْلِ الَّتِيْ تَغْتَالُهَا الْحُفَرُ

ثَلَاثَةٌ مَّا رَاَتْ عَيْنَيَّ لَهُمْ شَبَهًا تَضُمُّ اَعْظُمَهُمْ فِي الْمَسْجِدِ الْحُفَرُ

وَاَنْتَ تَتْبَعُهُمْ لَا زِلْتَ مُجْتَهِدًا سَقْيًا لَّهُمْ سُنَنٌ بِالْحَقِّ تَقْتَفِرُ

لَوْ كُنْتُ اَمْلِكُ وَالْاَقْدَارُ غَالِبَةٌ تَأْتِيْ رَوَاحًا وَّتِبْيَانًا وَّتَبْتَكِرُ

صَرَفْتُ عَنْ عُمَرَ الْخَيْرَاتِ مَصْرَعَهُ بِدَيْرِ سَمْعَانَ لٰكِنْ يَغْلِبُ الْقَدْرُ

ترجمہ: (۱)...اگر کسی کے عدل کی وجہ سے اس پر موت طاری نہ ہوتی تو اے عمر! آپ کو موت نہ آتی۔

(۲)...آپ نے حق کے بہت سے طریقوں کو زندہ کیا جو تقریباً مُردہ ہوچکے تھے ابھی تو آپ سے اور بھی بہت اُمیدیں تھیں۔(۳)...میں اور میرے ہمنوا اس انصاف پسند شخص پر غمزدہ ہیں جسے موت نے اچانک آلیا۔

(۴)...تین عَظِیْمُ الشّان ہستیوں کی مثل میری آنکھوں نے نہیں دیکھا جن کے مُبارک اَجسام مسجدِ نبوی کے اندر مزاروں میں آرام فرما ہیں۔

(۵)...آپ کسی پیاسے کی مانند ان حضرات کی اتباع میں کوشاں رہے اور ان کے طریقوں کو ٹھیک ٹھیک اپنایا اور حق کی راہیں آپ کی تلاش میں رہیں۔

(۶،۷)...اگر مجھے اختیار ہوتا تو میں دیر سمعان پہنچنے والے حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عبد العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی برکتوں، بھلائیوں کو روک لیتا مگر تقدیر غالب ہے اور تقدیریں غالب ہی رہتی ہیں جن کا نظارہ ہم صبح، دوپہر اور شام کرتے ہیں۔

﴿7376﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عیاش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کا انتقال ہوا تو فرزدق شاعر نے یہ اشعار کہے:

كَمْ مِنْ شَرِيْعَةِ حَقٍّ قَدْ شَرَعْتَ لَهُمْ كَانَتْ اُمِيْتَتْ وَاُخْرٰى مِنْكَ تُنْتَظَرُ

يَا لَهْفَ نَفْسِيْ وَلَهْفَ اللَّاهِفِيْنَ مَعِيْ عَلَى الْعُدُوْلِ الَّتِيْ تَغْتَالُهَا الْحُفَرُ

ترجمہ: آپ نے حق کے بہت سے طریقوں کو زندہ کیا جو تقریباً مردہ ہوچکے تھے ابھی تو آپ سے اور بھی بہت اُمیدیں تھیں۔ میں اور میرے ہمنوا اس انصاف پسند شخص پر غمزدہ ہیں جسے موت نے اچانک آلیا۔

کردار کے غازی:

﴿7377﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَعْوَنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ بنو اُمیہ کا جو بھی حکمران آیا اس نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو بُرا بھلا کہا جبکہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے کبھی انہیں بُرا بھلا نہ کہا۔ ان کے بارے میں مشہور شاعر کُثیِّر عَزّہ نے کہا:

وَلِیْتَ فَلَمْ تَشْتُمْ عَلِیًّا وَّلَمْ تَخِفْ　　بَرِیًّا وَّلَمْ تَتْبَعْ سَجِیَّۃَ مُجْرِمِ

وَقُلْتَ فَصَدَّقْتَ الَّذِیْ قُلْتَ بِالَّذِیْ　　فَعَلْتَ فَاَضْحٰی رَاضِیًا کُلُّ مُسْلِمِ

ترجمہ: آپ خلیفہ بنے لیکن آپ نے حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو کبھی بُرا بھلا نہیں کہا اور مخلوق سے خوف زدہ ہوئے نہ مجرمانہ عادتیں اپنائیں اور آپ نے جو کہا اس پر عمل کر کے سچ کر دکھایا اور ہر مسلمان آپ سے راضی ہو گیا۔

﴿7378﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عُمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بیٹی حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس آ کر کہنے لگیں: امیر المؤمنین! میں عبدُ اللہ بن زید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی بیٹی ہوں، میرے والدِ ماجد بدر میں حاضر ہوئے اور غزوۂ اُحد میں شہید ہوئے۔ ان کی بات سن کر آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:

تِلْكَ الْمَكَارِمُ لَا قَعْبَانِ مِنْ لَبَنٍ　　شِيْبَا بِمَاءٍ فَعَادَ بَعْدُ اَبْوَالَا

ترجمہ: یہ اعلیٰ ترین اوصاف ہیں، یہ پانی ملے ہوئے دودھ کے دو پیالے نہیں ہیں جو پیشاب بن کر لوٹ آئے۔

پھر فرمایا: جو کچھ لینا ہے بیان کیجئے پھر انہوں نے جو مانگا آپ نے انہیں وہ عطا فرما دیا۔

ایک جوڑے پر اِکتفا:

﴿7379﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَطاء رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے ایک بار نمازِ جمعہ تاخیر سے پڑھائی۔ ہم نے ان سے پوچھا: امیر المؤمنین! آج آپ نے جمعہ کی نماز تاخیر سے کیوں پڑھائی؟ فرمایا: غلام کپڑے دھونے لے گیا تھا تو کپڑے اسی کے پاس رہ گئے تھے۔

راوی کہتے ہیں: اس جواب سے ہم نے اندازہ لگالیا کہ ان کے پاس اس کے علاوہ دوسرا کپڑا نہیں ہے پھر انہوں نے فرمایا: مجھے مدینے کے وہ دن یاد ہیں جب مجھے یہ خوف لاحق رہتا تھا کہ کہیں لباس کی یہ نعمت مجھ سے سَلْب نہ ہو جائے اس کے بعد یہ شعر کہا:

قَضٰى مَا قَضٰى فِيْهَا مَضٰى ثُمَّ لَمْ تَكُنْ　　لَهُ عَوْدَةٌ اُخْرَى اللَّيَالِى الْغَوَابِرِ

ترجمہ: جو کچھ ماضی میں ہونا تھا ہو چکا اب آخری راتوں میں پلٹ کر آنے والا نہیں۔

آپ کا لباس:

﴿7380﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مُہاجِر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی قمیص اور دیگر کپڑے ٹخنوں اور پنجوں کے درمیان تک ہوا کرتے تھے۔

﴿7481﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن حَیْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ خلیفہ ہونے کے باوجود حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کا لباس 12 درہم میں تیار کیا جاتا تھا جس میں قمیص، چادر، قَبا، پاجامہ، عمامہ اور ٹوپی شامل ہوتے۔

﴿7382﴾... حضرتِ سیِّدُنا یوسف بن یعقوب کاہِلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز پیوند لگا موٹا کپڑا پہنا کرتے تھے اور ان کا چراغ مٹی سے لیپے ہوئے تین بانسوں پر ہوا کرتا تھا۔

خلیفہ بننے سے پہلے اور بعد کی کیفیت:

﴿7383﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَباح بن ابو عُبَیْدہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں تجارت کیا کرتا تھا، ایک بار حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے مجھ سے فرمایا: رَباح! میرے لئے اون اور ریشم کے بنے ہوئے دو جوڑے بنوا دو ایک اوپر پہننے کے لئے اور ایک نیچے۔ میں نے کسی کوتاہی کے بغیر وہ دونوں کپڑے بصرہ سے بنوائے اور ان کی خدمت میں پیش کر دیئے، انہوں نے غلام کو وہ کپڑے لے لینے کا حکم دیا۔ میں صبح کے وقت ان کے پاس آیا تو مجھ سے کہنے لگے: رَباح! اگر تمہارے بنائے ہوئے کپڑوں میں کھردرا پن نہ ہوتا تو کتنے اچھے ہوتے۔ لیکن جب آپ خلیفہ بنے تو مجھ سے فرمایا: رباح! میرے لئے ان ہَرَوِی جُبّوں میں روئی کا کام کر کے ایسے جبے بناؤ جن میں کچھ خَساست ہو۔ میں نے ان کے لئے تین ٹکڑے خریدے پھر انہیں کاٹ کر دو کھُردُرے جبے بنائے اور ان کے پاس لے آیا، آپ انہیں لے کر مجھ سے فرمانے لگے: رباح! اگر تمہارے بنائے ہوئے کپڑوں میں نرمی نہ ہوتی تو یہ کتنے اچھے ہوتے۔ یہ سن کر مجھے ان کی پہلی اور بعد والی باتیں یاد آ گئیں (کہ ان میں کتنا فرق ہے)۔

آپ کا تقویٰ:

﴿7384﴾... حضرتِ سیِّدُنا مسلم اُموی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر ہوا، اس وقت شمع کی روشنی میں کاتب کچھ لکھ رہا تھا اور امیر المؤمنین مسلمانوں کے معاملات کا جائزہ لے رہے تھے، جب کاتب چلا گیا تو شمع بجھا دی گئی اور امیر المؤمنین کے پاس ایک چراغ لایا گیا، جب میں ان کے قریب ہوا تو ان کی قمیص پر دونوں کاندھوں کے بیچ ایک پیوند لگا ہوا دیکھا۔ پھر وہ میرے معاملے کی طرف متوجہ ہو گئے۔

﴿7385﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَوف بن مُہاجِر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز مسلمانوں کی ضروریات پوری کرنے بیٹھتے تو اس وقت شمع روشن کر دی جاتی اور جیسے ہی ان سے فارغ ہوتے شمع بجھا کر اپنا چراغ جلا لیتے۔

اُمت سے محبت:

﴿7386﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ذکر کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز یہ دعا کیا کرتے تھے: ”اَللّٰھُمَّ اَصْلِحْ مَنْ کَانَ فِیْ صَلَاحِہٖ صَلَاحٌ لِّاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ اَللّٰھُمَّ اَھْلِکْ مَنْ کَانَ فِیْ ھَلَاکِہٖ صَلَاحٌ لِّاُمَّۃِ مُحَمَّدٍ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے سلامتی عطا فرما جس کی سلامتی میں امت محمدیہ کا بھلا ہو، اے میرے مولیٰ! اسے ہلاک کر دے جس کی ہلاکت سے امت محمدیہ کا بھلا ہو۔“

حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو وقوفِ عرفہ میں دیکھنے والے ایک شخص نے مجھے بتایا کہ وہ اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے یوں دعا مانگ رہے تھے: ”اَللّٰھُمَّ زِدْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ اِحْسَانًا وَّرَاجِعْ مُسِیْئَھُمْ اِلَی التَّوْبَۃِ یعنی اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اُمتِ محمدیہ پر مزید احسان فرما اور ان میں موجود گنہگاروں کو توبہ کی توفیق عطا فرما۔“ پھر اپنی انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے دعا کی: ”اَللّٰھُمَّ وَحُطَّ مِنْ وَّرَائِھِمْ بِرَحْمَتِکَ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنی رحمت سے ان کے گناہوں کو معاف فرما دے۔“

تلاوتِ قرآن کا انداز:

﴿7387﴾... حضرتِ سیِّدُنا صالح بن سعید مُؤَذِّن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار میں اور حضرتِ

سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز مقام سُوَیداء میں تھے، میں نے عشاء کی اذان دی تو آپ نماز پڑھ کر ایک کشادہ مکان میں تشریف لے گئے، تھوڑی دیر اندر رہنے کے بعد باہر تشریف لائے اور دو مختصر رکعتیں ادا کیں پھر اِحتِبا[1] کی حالت میں بیٹھ گئے اور سورۂ اَنفال کی تلاوت کرنے لگے اور اسے بار بار دُہراتے رہے، جب بھی کوئی خوف دلانے والی آیت پڑھتے تو گڑگڑانے لگتے اور جب بھی کوئی رحمت والی آیت پڑھتے تو دعا کرنے لگتے۔ یہ سلسلہ جاری رہا حتّٰی کہ میں نے فجر کی اذان دی۔

نیک لوگوں کے ساتھ مرنے کی تمنا:

﴿7388﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن یحیٰی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس بیٹھا تھا کہ حضرت عبدُ الاعلٰی بن ہِلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آکر کہنے لگے: امیر المؤمنین! جب تک آپ کی زندگی ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو تندرست رکھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اے ابو نضر! تقدیر کا فیصلہ تو ہوچکا اب یوں کہو: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو پاکیزہ زندگی اور نیکوں کے ساتھ موت عطا فرمائے۔

خلافت سے پہلے اور خلافت کے بعد:

﴿7389﴾... علی بن بَذیمہ کا بیان ہے: جب میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو مدینہ منورہ میں دیکھا اس وقت آپ سب سے عمدہ لباس پہنتے، سب سے اعلٰی خوشبو لگاتے اور سب سے زیادہ اِترا کر چلتے تھے پھر (خلیفہ بننے کے بعد) میں نے انہیں راہبوں (دنیاوی نعمتوں سے کنارہ کش رہنے والے شخص) کی طرح چلتے دیکھا۔ حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کا یہ معاملہ دیکھنے کے بعد اگر کوئی تم سے کہے کہ چال تو طبیعت میں شامل ہوتی ہے (یعنی بدل نہیں سکتی) تو اس کی تصدیق نہ کرنا۔

﴿7390﴾... حضرتِ سیِّدُنا غیلان بن میسرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں نے کھیتی باڑی کی، شامیوں کا ایک لشکر وہاں سے گزرا تو انہوں نے میرا کھیت خراب کر دیا۔ اس کی عرضی سن کر آپ نے اس کے بدلے اسے

---

[1]... احتبا کی صورت یہ ہے کہ آدمی سرین کو زمین پر رکھ دے اور گھٹنے کھڑے کر کے دونوں ہاتھوں سے گھیر لے اور ایک ہاتھ کو دوسرے سے پکڑ لے اس قسم کا بیٹھنا تواضع اور انکسار میں شمار ہوتا ہے۔ (بہار شریعت، حصہ ۱۶، ۳/ ۴۳۲)

10ہزار درہم دے دیئے۔

سب سے بڑا احمق کون؟

﴿7391﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَیمُون بن مِہران عَلَیْہِ رَحمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنی مجلس میں بیٹھنے والوں سے فرمایا: مجھے یہ بتاؤ کہ لوگوں میں سب سے زیادہ احمق کون ہے؟ لوگوں نے کہا: وہ شخص جو اپنی آخرت کو اپنی دنیا کے بدلے بیچ دے۔ آپ نے فرمایا: کیا میں تمہیں اس سے بھی بڑے احمق کے بارے میں نہ بتاؤں؟ لوگوں نے کہا: ضرور بتایئے۔ فرمایا: وہ شخص جو اپنی آخرت کو دوسرے کی دنیا کے بدلے بیچ دے۔

سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ الرَّحمَہ کی نصیحتیں:

﴿7392﴾... حضرتِ سیِّدُنا بِشر بن عبدُ اللہ بن بَشّار سُلَمِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: اے لوگو! قیامت کا دن تمہیں ہرگز ہلاکت میں نہ ڈالے اور نہ تم پر طویل ہو پس جسے موت آگئی اس پر قیامت قائم ہوگئی، اب وہ نیکیوں میں اضافہ کر سکتا ہے نہ اپنے گناہوں کا اِزالہ کر سکتا ہے، خلافِ سنت کام کرنے میں کسی کے لئے سلامتی نہیں، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی میں مخلوق کی اطاعت جائز نہیں، سن لو! تم خلیفہ کے ظلم سے بھاگنے والے شخص کو گناہ گار کہتے ہو۔ جان لو کہ گناہ گار کہلانے کا حق دار ظالِم خلیفہ ہے۔

جھگڑوں سے بچو:

﴿7393﴾... حضرتِ سیِّدُنا بِشر بن عبدُ اللہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: جھگڑوں اور بحث و مباحثہ سے بچو کیونکہ اس کے فتنے سے کوئی بھی نہیں بچ پاتا اور نہ اس کی اصل وجہ کوئی جان پاتا ہے۔

سب سے بڑا خبیث:

﴿7394﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہِشام بن حسان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْحَنَّان سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: اگر بروزِ قیامت دنیا کی تمام قومیں خبیث لوگوں کا مقابلہ کریں، ہر قوم اپنے اپنے خبیث کو مقابلے میں لائے تو ہم حجاج بن یوسف کو پیش کر کے سب پر غالب آجائیں گے۔

﴿7395﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے خط لکھا کہ یہود و نصاریٰ کو مسلمانوں کی مسجد میں داخل ہونے سے روکو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان پر عمل کرو:

اِنَّمَا الْمُشْرِكُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِهِمْ هٰذَا ۚ (پ۱۰، التوبۃ:۲۸)

ترجمۂ کنز الایمان: مشرک نرے (بالکل) ناپاک ہیں تو اس برس کے بعد وہ مسجد حرام کے پاس نہ آنے پائیں۔

خط میں یہ بھی لکھا کہ تیر اندازوں کا صبح و شام نشانے بازی کرنا مسجد کی تعمیر ہے اور یہ لکھا کہ جس نے جھگڑوں کے لئے اپنے دین کو نشانہ بنایا تو وہ زیادہ تر اسی کام میں مصروف رہے گا۔

احیائے سنت کا جذبہ:

﴿7396﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَون بن معتمر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے (جب اپنے بیٹے کو دفنایا تو) ایک شخص کو بائیں ہاتھ سے اشارہ کرتے دیکھ کر فرمایا: سنو! جب گفتگو کرو تو بائیں ہاتھ سے اشارہ نہ کیا کرو بلکہ دائیں ہاتھ سے اشارہ کیا کرو۔ اس شخص نے کہا: میں نے آج تک ایسا نہیں دیکھا کہ کسی نے اپنے عزیز ترین کو دفن کیا اور اس (غم) کے باوجود وہ میرے بائیں کے بجائے دائیں ہاتھ کو اہمیت دینے کی نصیحت کر رہا ہو۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کوئی چیز واپس لے لے تو اس کی یاد میں نہیں پڑنا چاہئے۔

ناک کیوں بند کی؟

﴿7397﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَیَّان بن نافع بصری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن محمد سعدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی نے مجھے سُلیمان بن عبدُ الملک کے پاس کچھ تحفوں کے ساتھ بھیجا، وہ مقام دابق میں تھا، ہمارے پہنچنے سے قبل وہ مر چکا تھا اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کو خلیفہ بنایا دیا گیا تھا، ہم ان کے پاس گئے اور انہیں اسی طرح تحائف پیش کئے جس طرح سلیمان بن عبدُ الملک کو پیش کرتے

تھے، ان تحائف میں تقریباً پانچ چھ سو رِطل عنبر اور بہت ساری مشک بھی شامل تھی۔ خدام نے وہ تحفے لے کر ان کی خدمت میں پیش کر دیئے، وہاں مشک کی خوشبو پھیل گئی۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ناک پر آستین رکھ کر غلام سے کہا: اسے یہاں سے اٹھا لو کیونکہ اس خوشبو سے نفع اٹھایا جا رہا ہے۔ پھر فرمانے لگے: اے ابو ایوب! (یہ سلیمان بن عبدُ الملک کی کنیت ہے) اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، اگر آپ زندہ ہوتے تو اس میں ہمارا بڑا حصہ ہوتا۔ چنانچہ اس خوشبو کو وہاں سے اٹھا لیا گیا۔

﴿7398-99﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن عطا رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس یمن سے عنبر لایا گیا تو آپ نے ناک پر کپڑا رکھ لیا، مُزاحِم نے عرض کی: امیر المؤمنین! یہ تو فقط اس کی خوشبو ہے۔ آپ نے فرمایا: مُزاحم تم پر افسوس ہے! خوشبو کا نفع اسے سونگھنا ہی تو ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں: آپ ہاتھ ناک پر رکھے ہی رہے حتّٰی کہ عنبر کو وہاں سے اٹھا لیا گیا۔

نبی کریم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے تبرکات:

﴿7400﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُہاجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس حضور نبیّ کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی چارپائی، عصائے مُبارک، پانی پینے کا پیالہ، بڑا پیالہ، کھجور کی چھال سے بھرا ہوا تکیہ، کمبل اور چادر تھی۔ جب آپ کے پاس قریش کی کوئی جماعت آتی تو ان سے فرماتے: یہ اس بابرکت ذات کے تبرکات ہیں جن کے وسیلے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہیں عزت بخشی، تمہاری مدد کی، تمہیں مُستحکم کیا اور فلاں فلاں نعمتیں دیں۔

شعرا آپ کے دروازے پر:

﴿7401﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُذیفہ بن بدر بن سَلَمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز خلیفہ بنے تو حسبِ معمول حجاز اور عراق کے شُعرا نے ان کے دربار کا رُخ کیا اور بڑے بڑے شُعَرا مثلاً نُصَیب، جَرِیر، فَرَزدَق، اَحوَص، کُثَیِّر اور حجاج قضاعی وغیرہ آئے اور مہینہ بھر قیام کیا لیکن انہیں محفل میں داخلے کی اجازت نہ ملی حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو ان شعرا کی کسی نصیحت یا بصیرت سے کچھ واسطہ نہیں تھا، آپ کے نزدیک اہلِ نصیحت و بصیرت، ہم نشیں اور وزیر و مشیر

عُلَما وفُقَہاء اور وہ لوگ تھے جنہیں متقی سمجھا جاتا تھا، یہ حضرات اَطراف سے بلائے جاتے تھے۔ ایک دن اِتّفاقاً جریر شاعر نے حضرتِ سیِّدُنا عَون بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو آتے دیکھا، آپ بڑے متقی، پرہیز گار اور فقیہ عالِمِ دین تھے نیز گفتگو میں حَسَن بن ابُو الحسن کی طرح فصیح و بلیغ تھے، جریر نے دیکھا کہ آپ عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں پاجامہ ٹخنوں سے اوپر پہنے اور سر سے چپکی کان کی لو تک بڑھی ہوئی زلفوں پر عمامہ باندھے اور اس کا شَملہ آگے لٹکائے ہوئے آئے تو اس نے اپنی ناقدری کا اِظہار اِن اَشعار میں کیا:

يَا اَيُّهَا الْقَارِئُ الْمُرْخِيْ عِمَامَتَهُ ۔۔۔ هٰذَا زَمَانُكَ اِنِّيْ قَدْ مَضٰى زَمَنِيْ

اَبْلِغْ خَلِيْفَتَنَا اِنْ كُنْتَ لَاقِيَهِ ۔۔۔ اَنِّيْ لَدَى الْبَابِ كَالْمَشْدُوْدِ فِيْ قَرَنِيْ

ترجمہ: اے عمامے کا شملہ لٹکا کر رکھنے والے عالم! یہ تمہارا زمانہ ہے، میرا زمانہ گزر گیا۔ اگر ہمارے خلیفہ سے ملاقات ہو تو انہیں پیغام پہنچا دینا کہ میں دروازے پر بیڑیوں میں جکڑے شخص کی طرح پڑا ہوں۔

حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تم کون ہو؟ اس نے کہا: جریر ہوں۔ آپ نے فرمایا: میری عزت تم پر حلال نہیں ہے (یعنی میری ہَجْو کر کے مجھے رسوا نہ کرنا)۔ اس نے کہا: آپ میرا ذکر خلیفہ سے کیجئے گا۔ آپ نے فرمایا: اگر موقع ملا تو کر دوں گا۔ پھر حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس گئے، انہیں سلام کیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کی پھر کچھ گفتگو اور نصیحت کے بعد کہا: جریر شاعر دروازے پر کھڑا ہے، آپ اس سے میری عزت بچا لیجئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اسے اندر آنے کی اجازت دے دی۔ اس نے حاضر ہو کر عرض کی: امیر المؤمنین! مجھے پتہ چلا ہے کہ آپ نصیحت آموز کلام پسند کرتے ہیں، پُر تفریح کلام پسند نہیں کرتے، آپ مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیجئے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اسے اجازت دی تو اس نے یہ اشعار کہے:

لَجَّتْ اُمَامَةُ فِيْ لَوْمِيْ وَمَا عَلِمَتْ ۔۔۔ عَرْضَ الْيَمَامَةِ رَوْحَاتِيْ وَلَا بَكْرِيْ

مَا هَوَّمَ الْقَوْمُ مُذْ شَدُّوْا رِحَالَهُمْ ۔۔۔ اِلَّا غِشَاشًا لَدٰى اِعْضَادِهَا الْيُسَرِ

يَصْرُخْنَ صَرْخَ خَصِيِّ الْمَعْزَاءِ اِذْ ۔۔۔ وَقَدَتْ شَمْسُ النَّهَارِ وَعَادَ الظِّلُّ لِلْقَمَرِ

زُرْتُ الْخَلِيْفَةَ مِنْ اَرْضٍ عَلٰى قَدَرٍ ۔۔۔ كَمَا اَتٰى رَبَّهٗ مُوْسٰى عَلٰى قَدَرِ

اِنَّا لَنَرْجُوْ اِذَا مَا الْغَيْثُ اَخْلَفَنَا مِنَ الْخَلِيْفَةِ مَا نَرْجُوا مِنَ الْمَطَرِ

اَاَذْكُرُ الضُّرَّ وَالْبَلْوٰى الَّتِيْ نَزَلَتْ اَمْ تَكْتَفِيْ بِالَّذِيْ نُبِّئْتَ مِنْ خَبَرِ

مَا زِلْتُ بَعْدَكَ فِيْ دَارٍ تَقَحَّمُنِيْ وَضَاقَ بِالْحَيِّ اِصْعَادِيْ وَمُنْحَدِرِيْ

لَا يَنْفَعُ الْحَاضِرُ الْمَجْهُوْدُ بَادِيْنَا وَلَا يَعُوْدُ لَنَا بَادٍ عَلٰى حَضَرِ

كَمْ بِالْمَوَاسِمِ مِنْ شَعْثَاءَ اَرْمَلَةٍ وَّمَنْ يَتِيْمٍ ضَعِيْفِ الصَّوْتِ وَالنَّظَرِ

اَذْهَبْتَ خِلْقَتَهٗ حَتّٰى دَعَا وَدَعَتْ يَا رَبِّ بَارِكْ لِطُرِّ النَّاسِ فِيْ عُمَرِ

مِمَّنْ يَعُدُّكَ تَكْفِيْ فَقْدَ وَالِدِهٖ كَالْفَرْخِ فِي الْوَكْرِ لَمْ يَنْهَضْ وَلَمْ يَطِرِ

هٰذِي الْاَرَامِلُ قَدْ قَضَّيْتَ حَاجَتَهَا فَمَنْ لِّحَاجَةِ هٰذَا الْاَرْمَلِ الذَّكَرِ

ترجمہ:(۱)...اُمامہ مجھے طعنے دینے لگی اور مقام یمامہ کے میدان نے میری صبح وشام کی آمد ورفت کو نہ جانا۔

(۲)...لوگوں نے جب سے کجاوے کسے ہیں انہیں فقط تھوڑی سی نیند آئی کیونکہ ان کے پاس دولت ہے۔

(۳)...انہوں نے آپ سے اس طرح رورو کر فریادیں کیں جیسے خصی مینڈھے اس وقت کرتے ہیں جب دن کی روشنی آجاتی اور چاند کی روشنی لوٹ جاتی ہے۔

(۴)...میں نے اتنی دور سے آکر خلیفہ سے ملاقات کی جتنی دور سے موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے پاس آئے تھے۔

(۵)...بادلوں کے ہوتے ہوئے ہمیں جتنی امید بارش کی ہوتی ہے وہی ہم خلیفہ سے رکھتے ہیں۔

(۶)...میں اپنے اوپر واقع ہونے والی تنگی اور مصیبت کا ذکر کروں یا وہ (مال) مجھے کافی ہے جس کی آپ خوشخبری دینے والے ہیں۔(۷)... آپ کے خلیفہ بننے کے بعد سے میں ایسے گھر میں رہا جس نے مجھے دُبلا کر دیا اور قبیلے کی وجہ سے میرا چڑھنا اور اترنا مشکل ہوگیا۔

(۸)...شہری ہمارے محنتی دیہاتی کو کوئی فائدہ پہنچاتا ہے نہ ہی شہر میں ہمارے پاس کوئی دیہاتی لوٹ کر آتا ہے۔

(۹)...حج کے موسم میں کتنی ہی بیوائیں ایسی آئیں جن کے بال غبار آلود ہیں اور وہ یتیم جن کی آواز اور بینائی کمزور ہوتی ہے۔

(۱۰)... آپ نے ان کی حالت کو بدل دیا حتّٰی کہ وہ عورتیں اور بچے دعا کرنے لگے: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! لوگوں کے لئے عُمَر بن عبدُ العزیز کو بابرکت بنادے۔

(۱۱)...جو آپ کو اپنا ولی سمجھتا ہے اس کے والد کی عدم موجودگی میں آپ اس کی کفالت اس طرح فرماتے ہیں جیسے پرندہ اپنے اس بچے کی کفالت کرتا ہے جو اپنے گھونسلے میں کھڑا ہو سکتا ہے نہ اڑ سکتا ہے۔

(۱۲)... آپ نے ان بیواؤں کی حاجتوں کو تو پورا کر دیا لیکن جس کی بیوی مر چکی ہو اس کی ضرورت کون پورا کرے گا۔

اس کے اشعار سن کر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی آنکھوں سے آنسو جاری ہو گئے اور فرمانے لگے: تم تو اپنی کوشش کا بیان کر رہے ہو۔ جریر نے کہا: جو چیز آپ اور مجھ سے پوشیدہ ہے وہ اس سے زیادہ سخت ہے۔ تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے حجاز کے فُقَرا کے لئے غلہ، کپڑے اور نَقدی سمیت ایک قافلہ بھیجنے کا حکم دیا اور جَرِیر سے پوچھا: تم کس گروہ سے تعلق رکھتے ہو؟ مہاجرین سے یا اَنصار سے یا اُن کے اَعِزا واَقرِبا سے یا مُجاہِدین سے یا ان میں سے ہو جنہوں نے اس غنیمت پر مُزاحمت کی اور مسلمانوں کے دشمنوں پر حملہ کیا؟ اس نے کہا: میں ان میں سے کسی سے بھی نہیں ہوں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: تو میں مسلمانوں کے اس مال میں تمہارا کوئی حصہ نہیں سمجھتا۔ اس نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کتاب میں میرا حق مقرر فرمایا ہے اگرچہ آپ نہ دیں۔ آپ نے فرمایا: تمہاری خرابی ہو! تمہارا کون سا حق ہے؟ اس نے کہا: میں مسافر ہوں۔ دُور دراز سے سفر کر کے آپ کے دروازے پر آکر ٹھہرا ہوں۔ آپ نے فرمایا: اچھا! تب تو میں تمہیں اپنے مال سے دوں گا پھر اپنے وظیفے میں سے بچے ہوئے 20 درہم منگوائے اور اسے دے کر فرمایا: یہ میرے وظیفے میں سے بچنے والے درہم ہیں اور مسافر کو اپنے ہی مال سے دیا جا سکتا ہے، اگر اس سے زیادہ بچ جاتے تو وہ بھی دے دیتا۔ اسے لے لو اور چاہو تو اچھے لفظوں میں یاد کرو یا مذمت کرو۔ اس نے کہا: امیر المؤمنین! میں تو آپ کی مدح کروں گا۔ جب وہ دربارِ خلافت سے باہر نکلا تو دوسرے شعرا نے بے تابی سے پوچھا: ابو حَرزَہ! معاملہ کیسا رہا؟ جَرِیر نے جواب دیا: ”اپنا راستہ ناپو کیونکہ میں ایسے شخص کے پاس سے آرہا ہوں جو شُعَرا کو نہیں فقیروں کو دیتا ہے۔“ پھر یہ شعر کہا:

وَجَدْتُ رُقَی الشَّیْطَانِ لَا تَسْتَفِزُّہٗ وَقَدْ کَانَ شَیْطَانِیْ مِنَ الْجِنِّ رَاقِیَا

ترجمہ: میں نے دیکھا کہ شیطان کا مَنتر ان پر اثر نہیں کرتا حالانکہ میرا شیطان جن ان پر منتر پڑھ رہا تھا۔

﴿7402﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: ہم کسی اور کی عقل پر نہیں جیتے کہ اس کے گمان کے مطابق زندگی گزاریں۔

منصبِ خلافت کی زینت:

﴿7403﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَعونہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں ایک شخص نے حاضر ہو کر عرض کی: امیر المؤمنین! آپ سے پہلے کے خُلَفا کو خلافت نے زینت بخش دی تھی جبکہ آپ نے خلافت کو زینت بخش دی ہے، آپ شاعر کے اس قول کے مِصداق ہیں:

وَاِذَا الدُّرُّ زَانَ حُسْنَ وُجُوْہٍ   كَانَ لِلدُّرِّ حُسْنُ وَجْهِكَ زَيْنَا

ترجمہ: موتی چہرے کے حسن کو زینت دیتا ہے جبکہ آپ کا مکھڑا موتی کے حسن کو زینت بخشتا ہے۔

راوی بیان کرتے ہیں کہ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے (ناپسندیدگی کی وجہ سے) منہ پھیر لیا۔

غلام کی نصیحت:

﴿7404﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کَعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کو لکھا کہ آپ اپنے (انتہائی نیک اور عبادت گزار) غلام سالِم کو فروخت کر دیں۔ انہوں نے جواب دیا: میں اسے مدبر[2] بنا چکا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: میری ان سے ملاقات کروائیں۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا سالِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ملاقات کے لئے حاضر ہوگئے۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ان سے کہا: تم جانتے ہو کہ میں کیسی مصیبت میں گرفتار ہوں، بخدا! مجھے نجات نہ پانے کا خوف لاحق ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا سالِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: اگر واقعی ایسی بات ہے تو آپ نجات پا لیں گے ورنہ وہی ہو گا جس کا آپ کو خوف ہے۔ آپ نے فرمایا: سالِم! مجھے کوئی نصیحت کرو۔ انہوں نے کہا: حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام سے ایک اجتہادی خطا ہوئی تھی جس کی وجہ سے انہیں جنت سے زمین پر بھیج دیا گیا اور آپ بے شمار خطائیں کر کے جنت

---

[2]... مدبر وہ غلام جس کی نسبت مولیٰ (آقا) نے کہا کہ تو میرے مرنے کے بعد آزاد ہے۔

میں داخلے کی امید لگائے بیٹھے ہیں۔

﴿7405﴾... حضرتِ سیِّدُنا نَضر بن زُرارہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ایک قابلِ اعتماد شخص سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے کسی کے سالِم نامی غلام کو رضائے الٰہی کی خاطر بھائی بنایا تھا، خلیفہ بننے کے بعد ایک دن آپ نے اسے بُلوا کر کہا: مجھے نجات نہ پانے کا خوف لاحق ہے۔ اس نے کہا: اگر آپ خوفزدہ ہیں تو اچھی بات ہے لیکن مجھے آپ کے بے خوف ہو جانے کا اندیشہ ہے۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے ایک بندے (یعنی حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام) کو ایک گھر (یعنی جنت) میں رکھا ان سے ایک اجتہادی خطا ہوئی تو اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے انہیں اس گھر سے زمین پر بھیج دیا جبکہ ہم بے شمار گناہ کرنے کے باوجود اس گھر میں رہنے کی امید کرتے ہیں۔

میت کے لواحقین کو نصیحت:

﴿7406﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن حسین رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کا ایک دوست تھا، اس کے انتقال پر آپ کو اطلاع دی گئی تو آپ تعزیت کے لئے اس کے گھر والوں کے پاس تشریف لے گئے، وہ میت کے پاس بلند آواز سے رو رہے تھے۔ آپ نے ان سے فرمایا: تمہارا یہ رفیق تمہیں رزق نہیں دیتا تھا اور جو تمہیں رزق دیتا ہے وہ زندہ ہے اسے موت نہیں آسکتی، تمہارا یہ ساتھی تمہاری قبریں ٹھیک نہیں کرے گا بلکہ اس نے اپنی قبر میں جانا ہے، تم میں سے ہر ایک کی اپنی قبر ہے خدا عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! اس کی تیاری کرنا ضروری ہے، اللہ عَزَّ وَجَلَّ دنیا کو پیدا کرتے ہی اس کی ویرانی اور اس میں رہنے والوں کے لئے فنا کا فیصلہ فرما چکا ہے، جس گھر میں خوشی آتی ہے وہاں غم بھی ضرور آتا ہے، ہر ملنے والے کو بچھڑنا ہے، باقی رہنے والی ذات صرف اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی ہے جو زمین اور اس میں موجود ہر شے کا مالک ہے، رونے والے کو چاہیے کہ خود پر روئے کیونکہ آج تمہارا ساتھی جہاں جا چکا ہے کل تم سب کو بھی وہیں جانا ہے۔

سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کا صبر:

﴿7407﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن سَبرہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے بیٹے عبدُ الملک، آپ کے بھائی سہل بن عبدُ العزیز اور غلام مزاحم کا یکے بعد دیگرے کچھ ہی دنوں میں وصال ہو گیا تو ربیع بن سبرہ نے عرض کی: امیر المؤمنین! اللہ عَزَّ وَجَلَّ آپ کو اجرِ عظیم عطا

فرمائے! میں نے کبھی کسی کو اتنی مصیبت میں مبتلا نہیں پایا جتنی مصیبتیں اُوپر تلے آپ کو پہنچی ہیں۔ بخدا! میں نے نہ تو کبھی آپ کے بیٹے جیسا کوئی بیٹا دیکھا، نہ آپ کے بھائی جیسا کوئی بھائی دیکھا اور نہ ہی آپ کے غلام جیسا کوئی غلام دیکھا۔ یہ سن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گردن جھکا لی۔ میرے پاس ٹیک لگائے بیٹھے ایک شخص نے کہا: تم نے امیر المؤمنین کو مزید غمزدہ کر دیا۔ آپ نے اپنا سر اٹھا کر فرمایا: ربیع! تم نے ابھی کیا کہا تھا؟ میں نے وہ سب دُہرایا تو آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس ذات کی قسم جس نے ان کی موت کا فیصلہ کر دیا ہے! مجھے یہ پسند نہیں کہ یہ واقعات رونما نہ ہوتے۔

بیٹے کی وفات پر حمدِ باری تعالیٰ:

﴿7408﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الحمید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں: مجھے کسی نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کا ایک بیٹا بچپن میں فوت ہوا تو لوگ آپ کے پاس تعزیت کرنے آئے مگر آپ نے طویل خاموشی اختیار کر لی ایک شخص نے کہا: یہ حالت مایوسی کی وجہ سے ہے۔ یہ سن آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے گفتگو کا آغاز کرتے ہوئے کہا: ”تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے میرے گھر میں ملک الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو داخل کیا اور وہ میرا ٹکڑا (یعنی بیٹا) لے گئے گویا وہ مجھے لے گئے۔“

بہتر زندگی اور نیک صحبت کی خواہش:

﴿7409﴾... حضرتِ سیِّدُنا طلحہ بن یحییٰ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر تھے کہ ایک شخص نے آکر دعا دی: امیر المؤمنین! جب تک زندگی آپ کے حق میں بہتر ہو تب تک اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو زندہ رکھے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: موت کا وقت تو اللہ عَزَّوَجَلَّ مقرر فرما چکا ہے البتہ تم یوں دعا دو: ”اَحْیَاکَ اللہُ حَیَاۃً طَیِّبَۃً وَّتَوَفَّاکَ مَعَ الْاَبْرَارِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں پاکیزہ زندگی عطا فرمائے اور نیک لوگوں کی معیت میں موت دے۔“

اسلام کو فائدہ پہنچانے کی خواہش:

﴿7410﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الکریم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے کسی نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو دینِ اسلام کے ذریعے اچھا بدلہ عطا فرمائے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ

تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: یوں دعا دو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسلام کو مجھ سے فائدہ پہنچائے۔

دورِ خلافت کی سب سے لذیذ چیز:

﴿7411﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن محمد بن حزم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے مجھ سے فرمایا: میں نے اپنے دورِ خلافت میں اُس حق سے زیادہ لذیذ کوئی شے نہ پائی جو میری خواہش کے مطابق ہو۔

﴿7412﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے مجھے 30 درہم دے کر فرمایا: اے مجاہد! یہ میرے مال کا صدقہ ہے۔

یکساں سلوک:

﴿7413﴾... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے لوگوں کو عطیات میں دس دس درہم زائد دیئے، اس میں آقا و غلام سب برابر تھے۔

آپ کی تمنا:

﴿7414﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: میرا نفس بہت سی تمنائیں کیا کرتا تھا، میں نے کسی تمنا کی پروا نہیں کی سوائے اس کے جو ان میں سب سے بڑی ہے (یعنی خلافت)، جب میرے نفس کی یہ خواہش اپنی انتہا کو پہنچ گئی تو اسے آخرت (یعنی جنت) کی خواہش ہو گئی۔

﴿7415﴾... حضرتِ سیِّدُنا جُوَیْرِیَہ بن اَسماء رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: میرا نفس بہت سی خواہشات کرتا ہے لیکن اسے دنیا کی کوئی چیز نہیں ملی سوائے اس کے جو ان میں سب سے بڑی ہے (یعنی خلافت)، جب مجھے خلافت مل گئی جس سے بڑی خواہش کوئی نہیں (تو میرے نفس کو اس سے بڑی چیز یعنی جنت کی آرزو ہو گئی)۔ حضرتِ سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد فرماتے ہیں: جنت خلافت سے افضل ہے۔

﴿7416﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے غلام مُزاحِم بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ

سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے عرض کی: میں نے آپ کے گھر والوں کے پاس کچی کھجوریں دیکھی ہیں۔ آپ نے مجھ سے پوچھا: کیا یہ انہیں کافی نہیں ہیں حالانکہ میں نے انہیں اپنے مال کے ساتھ مالِ غنیمت بھی دیا ہے؟ میں نے عرض کی: یہ مال انہیں کیسے کافی ہو سکتا ہے؟ جبکہ یہ اپنے اہلِ خانہ پر خرچ کرتے ہیں، مہمان نوازی کرتے ہیں، بیویوں کے نان نفقہ اور لباس ان کے ذمے ہیں۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے ان کے فاقے میں پڑنے کا اندیشہ ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرا نفس خواہشات کا بڑا خُوگر تھا، مجھے یاد ہے کہ میں مدینے کے لڑکوں کے ساتھ رہتا تھا پھر مجھے عربی زبان اور شعر میں مہارت حاصل کرنے کی خواہش ہوئی تو میں نے اپنی خواہش پوری کرلی، اس کے بعد مجھے حکومت کی خواہش ہوئی تو مجھے مدینے کا گورنر بنادیا گیا، اس دوران مجھے خوش لباس اور خوشگوار زندگی کی خواہش ہوئی، میرا نہیں خیال کہ میرے گھر والوں یا ان کے علاوہ کوئی اور میری مثل ہو۔ آخرکار میرے نفس کو آخرت سنوارنے اور عدل وانصاف کی فکر لاحق ہوئی اور اب مجھے امید ہے کہ جس آخرت کے معاملے کی فکر میرے نفس کو ہوئی ہے میں وہ بھی پالوں گا، میں اس کی مثل نہیں جو اپنی آخرت کو گھر والوں کی دنیا کی خاطر ہلاک کردے۔

مہمان سے خدمت لینا ملامت ہے:

﴿7417﴾... حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن حَیْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک رات میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے ساتھ مَحْوِ گفتگو تھا، چراغ بجھنے لگا تو میں اسے درست کرنے کے لئے اٹھا، آپ نے مجھے بیٹھنے کا کہا اور خود اٹھ کر چراغ درست کیا اور واپس آکر بیٹھ گئے پھر فرمایا: میں جب بیٹھا تھا اس وقت بھی عُمَر بن عبدُ العزیز تھا اور جب کھڑا ہوا اس وقت بھی عُمَر بن عبدُ العزیز ہی رہا، مہمان سے خدمت لینے والا شخص تو ملامت کا مستحق ہے۔

﴿7418﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز بیان کرتے ہیں: مجھے حضرتِ سیِّدُنا رَجاء بن حَیْوَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بتایا کہ میں نے تمہارے والد سے زیادہ کامل عقل والا انسان نہیں دیکھا، ایک رات میں ان کے ساتھ مَحْوِ گفتگو تھا چراغ بجھنے لگا تو میں اسے درست کرنے کے لئے اٹھا، آپ نے مجھے بیٹھنے کا کہا اور خود اٹھ کر چراغ درست کیا اور واپس آکر بیٹھ گئے پھر فرمایا:

میں جب بیٹھا تھا اس وقت بھی عُمَر بن عبدُ العزیز تھا اور جب کھڑا ہوا اس وقت بھی عُمَر بن عبدُ العزیز ہی رہا، مہمان سے خدمت لینے والا شخص تو ملامت کا مستحق ہے۔

خلیفۂ وقت کی صوفیانہ زندگی:

﴿7419﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عَمرو رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے ایک بوڑھے محافظ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز جس وقت خلیفہ بنے اس وقت میں نے آپ کو حسین رنگت والا، عمدہ لباس والا اور خُوب رُو دیکھا، کچھ عرصے بعد جب میں آپ کی خدمت پر معمور ہوا تو آپ کی رنگت جل کر سیاہ ہو چکی تھی اور کھال ہڈیوں سے جا ملی تھی حتّٰی کہ آپ کی کھال اور ہڈیوں کے درمیان گوشت باقی نہ بچا تھا اور آپ نے سفید ٹوپی پہن رکھی تھی جس پر روئی اکھٹی تھی جس سے معلوم ہوتا تھا کہ اسے دھویا گیا ہے، وہ موٹی اور بوسیدہ چادر ڈالے ہوئے تھے جس کے بند نکلے ہوئے تھے اور انہوں نے موٹا کپڑا پہنا ہوا تھا جو زمین پر لگا ہوا تھا اور اس کے نیچے جانور کے بالوں سے بنی ہوئی قطرانی عبا پہن رکھی تھی۔ آپ نے مجھے مقامِ رقّہ میں صدقہ کرنے کے لئے مال دیتے ہوئے فرمایا: اسے صرف چلتی ہوئی نہر پر ہی تقسیم کرنا۔ میں نے کہا: اگر میرے پاس ایسا شخص آئے جسے میں نہ جانتا ہوں تو؟ فرمایا: جو بھی تمہاری طرف ہاتھ بڑھائے اسے دے دینا۔

﴿7420﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کَعب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو خلیفہ بنایا گیا تو میں مدینہ منورہ میں تھا، آپ نے مجھے پیغام بھیجا، جب میں خدمت میں حاضر ہوا تو انہیں حیرت سے دیکھتا ہی رہ گیا امیر المؤمنین نے مجھ سے پوچھا: اے ابنِ کَعب! آپ مجھے جس طرح دیکھ رہے ہیں اس سے پہلے تو کبھی ایسے نہیں دیکھا۔ میں نے کہا: حیران ہوں۔ فرمایا: کیسی حیرانی؟ میں نے کہا: امیر المؤمنین! آپ کی رنگت، جسمانی کمزوری اور بکھرے بالوں نے مجھے حیرانی میں مبتلا کر دیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اُس وقت تمہاری کیا کیفیت ہو گی اگر تین دن گزرنے کے بعد تم مجھے قبر میں دیکھ لو، میری آنکھیں اُبل کر رُخساروں پر بہہ رہی ہوں گی اور میرے نتھنوں سے خون اور پیپ نکل رہا ہو گا۔ اگر ایسے میں مجھے دیکھ لو تو اور زیادہ شدت کے ساتھ مجھے پہچاننے سے انکار کرو گے۔

﴿7421﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمارہ بن حَفْصہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو مَسلَمہ بن عَبْدُ الملک نے ان کے پاس آکر پوچھا: آپ نے اپنے گھر والوں میں سے کس کے لئے وصیت فرمائی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اگر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی یاد سے غافل ہو جاؤں تو مجھے یاد دلانا۔ مَسلَمہ بن عَبْدُ الملک نے پھر پوچھا: آپ نے اپنے گھر والوں میں سے کس کے لئے وصیت فرمائی ہے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میرا والی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے جس نے قرآنِ کریم نازل کیا اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔

اولاد کو وصیت:

﴿7422﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہاشم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز مرض الموت میں مبتلا ہوئے تو مَسلَمہ بن عَبدُ المَلِک نے خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: امیر المؤمنین! آپ نے اپنی زندگی میں تو اپنی اولاد کے منہ تک یہ مال نہ پہنچنے دیا اور اب بھی انہیں خالی ہاتھ چھوڑے جا رہے ہیں، اگر ان کے بارے میں مجھے یا خاندان کے دیگر افراد کو وصیت کر جائیں تو مناسب ہو گا۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: مجھے بٹھا دو۔ پھر کہا: مَسلَمہ! تم نے جو یہ کہا کہ میں نے اپنی زندگی میں اپنی اولاد کے منہ تک یہ مال نہ پہنچنے دیا، خدا گواہ ہے کہ میں نے اپنی اولاد کا حق کبھی نہیں روکا، ہاں! میں نے انہیں وہ چیزیں نہیں دیں جو ان کا حق نہیں ہے، رہا تمہارا یہ کہنا کہ "اگر ان کے بارے میں مجھے یا خاندان کے کسی فرد کو وصیت کر جائیں" تو ان کے لئے میرا والی اور مدد گار اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے جس نے قرآنِ کریم اُتارا اور وہ نیکوں کو دوست رکھتا ہے۔ میری اولاد میں دو ہی قسم کے آدمی ہو سکتے ہیں: نیک یا بد، اگر نیک ہے تو مجھے اس کی فِکر کرنے کی ضَرورت نہیں کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی تنگی و پریشانی دور فرمائے گا اور اگر وہ بد ہے تو میں مال دے کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی پر اس کی مدد کیوں کروں۔

پھر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے بیٹوں کو بلوایا جن کی تعداد 10 سے زائد تھی، آپ نے انہیں دیکھا تو آنسوؤں کی لڑی لگ گئی پھر فرمایا: ان جوانوں پر میری جان قربان جنہیں میں خالی ہاتھ چھوڑے جا رہا ہوں اور اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ میں انہیں اچھی حالت پر چھوڑے جا رہا ہوں۔ بیٹو! تمہیں ایسا کوئی عربی یا ذمی نہیں ملے گا

جس کا تم پر حق ہو۔ میرے بیٹو! میں ایسے دوراہے پر کھڑا تھا کہ یا تو تم مال دار ہو جاتے اور میں جہنم کا ایندھن بن جاتا یا تم ہمیشہ کے لئے فَقِیر و محتاج ہو جاتے اور میں جنت میں چلا جاتا، میں نے پہلے کے مقابلے میں دوسرا راستہ بہتر جانا۔ جاؤ! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ تمہارا حافظ و نگہبان ہو۔

مالِ وراثت:

﴿7423﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن حَفْص مُعَیْطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے صاحبزادے عبد العزیز سے پوچھا: امیر المؤمنین نے آپ کے لئے کتنا مال چھوڑا؟ تو انہوں نے مُسکرا کر فرمایا: والد محترم کا خرچ ہمارے ایک خادم کے پاس ہوتا تھا اس نے مجھے بتایا کہ جب والد ماجد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کا وقْتِ وفات آیا تو مجھ سے پوچھا: تمہارے پاس کتنا مال ہے؟ میں نے کہا: 14 دینار۔ فرمایا: تم ان کے ذریعے میرے ایک گھر (دنیا) سے دوسرے گھر (قبر) جانے کا انتظام کر لینا۔ حضرتِ سیِّدُنا حفص معیطی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مزید کہتے ہیں: میں نے ان کے صاحبزادے سے پوچھا: امیر المؤمنین نے آپ کے لئے زمینوں کی کتنی آمدنی چھوڑی؟ انہوں نے جواب دیا: زندگی بھر کی آمدنی 600 دینار چھوڑی ہمیں ان کے مال سے ان کی سالانہ آمدنی کے 300 دینار اور 300 دینار ہمارے بھائی عَبْدُ الملک کے مال سے وراثت میں ملے۔ ہم میں 12 مرد اور چھ خواتین ہیں ہم میں سے ہر ایک کو اس مال کا پندرواں حصہ ملا۔

مسلمانوں کا خیال:

﴿7424﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن نَوفَل بن فُرات رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے والد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے جَعونہ بن حارث کو مقامِ مَلَطْیَہ کی جانب سپہ سالار بنا کر بھیجا، جعونہ بن حارث نے وہاں حملہ کر کے مال غنیمت حاصل کیا اور اس کی خبر دینے کے لئے اپنے بیٹے کو امیر المؤمنین کے پاس بھیجا، اس کے بیٹے نے امیر المؤمنین کو خبر دی تو آپ نے پوچھا: کیا کسی مسلمان کا نقصان ہوا ہے؟ عرض کی: نہیں البتہ ایک چھوٹے سے آدمی کا نقصان ہوا۔ امیر المؤمنین نے غضبناک ہو کر اسے دو مرتبہ کہا: چھوٹا آدمی! پھر فرمایا: تم ایک مسلمان کو نقصان پہنچا کر میرے پاس گائے اور بکریاں لے آئے، میں جب تک زندہ رہوں گا تم باپ بیٹے کو کبھی کوئی عہدہ نہیں دوں گا۔

﴿7425﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن عُمر بن کیسان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: جو حاکم نہ بنا اس نے گناہ نہ کیا۔

سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی عُمر مُبارَک:

﴿7426﴾... حضرتِ سیِّدُنا علی بن زید رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز کو فرماتے سنا: اللہ عَزَّوَجَلَّ 40 سالہ شخص پر اپنی حُجّت تمام کر دیتا ہے۔ 40 سالہ شخص پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دلیل تمام ہو گئی۔ چنانچہ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال بھی 40 سال کی عُمر میں ہوا۔

تعظیم رسول:

﴿7427-28﴾... حضرتِ سیِّدُنا ایوب رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: مجھے پتا چلا ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز کے سامنے روضۂ رسول میں تدفین کے لئے خالی چوتھی جگہ کا ذکر ہوا تو لوگوں نے آپ کو اس جگہ دفن کرنے کی پیشکش کرتے ہوئے کہا: کاش! آپ مدینہ منورہ سے قریب ہوتے! آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے دوزخ کے سوا ہر قسم کی تکلیف میں مبتلا کرے یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ میں خود کو رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے پہلو میں دفن ہونے کے لائق سمجھوں۔

قابل رشک موت:

﴿7429﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز کی زوجۂ محترمہ حضرتِ سیِّدَتُنا فاطمہ بنتِ عبدُالملک رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہَا بیان کرتی ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز کو مرضُ الموت میں اکثر یہ کہتے سنا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میری موت لوگوں پر پوشیدہ رکھ، میری موت لوگوں پر پوشیدہ رکھ، اگرچہ یہ پوشیدگی ایک لمحہ کے لئے ہو۔ ایک دن میں نے ان سے کہا: امیر المؤمنین! میں جاگ رہی ہوں لیکن یہاں سے چلی جاتی ہوں تاکہ آپ آرام کر لیں۔ پھر میں ان کے برابر والے کمرے میں چلی گئی۔ تھوڑی دیر بعد میں نے آپ کو (یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت کرتے) سنا:

تِلْكَ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِیْنَ ترجمۂ کنزالایمان: یہ آخرت کا گھر ہم اُن کے لیے کرتے ہیں

لَا یُرِیۡدُوۡنَ عُلُوًّا فِی الۡاَرۡضِ وَلَا فَسَادًا ؕ وَالۡعَاقِبَةُ لِلۡمُتَّقِیۡنَ ﴿۸۳﴾ (پ۲۰، القصص: ۸۳)

جو زمین میں تکبّر نہیں چاہتے اور نہ فساد اور عاقبت پرہیزگاروں ہی کی ہے۔

آپ مسلسل یہ آیت دہراتے رہے پھر خاموش ہوگئے، کچھ دیر بعد میں نے ان کے خادم وَصیف سے کہا: اندر جاکر امیر المؤمنین کو دیکھو۔ اس نے اندر داخل ہوتے ہی چیخ ماری، میں فوراً اندر گئی تو دیکھا کہ وہ قبلہ رو ہو کر ایک ہاتھ سے آنکھ بند کئے اور دوسرے کو منہ پر رکھے ہوئے تھے (اور روح قفسِ عُنصری سے پرواز کرچکی تھی)۔

وقتِ وصال بارگاہِ الٰہی میں عرض:

﴿7430﴾... حضرتِ سیِّدُنا لیث بن ابو مرقیّہ رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه ذکر کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِیْز مرضُ الموت میں مبتلا ہوئے تو فرمایا: مجھے اٹھا کر بٹھا دو۔ جب آپ کو لوگوں نے بٹھا دیا تو (بارگاہِ الٰہی میں) عرض کرنے لگے: میں وہ بندہ ہوں جسے تو نے کسی بات کا حکم دیا تو اس نے کوتاہی کی اور کسی کام سے منع کیا تو اس نے نافرمانی کی لیکن میرا ایمان ہے کہ تیرے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں۔ پھر سر اٹھایا اور تیز نظروں سے اوپر دیکھنے لگے، لوگوں نے پوچھا: آپ اتنے غور سے کیا دیکھ رہے ہیں؟ فرمایا: میں ایسوں کو دیکھ رہا ہوں جو نہ انسان ہیں نہ جن۔ پھر آپ کا انتقال ہوگیا۔

زمین کا نور:

﴿7431﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِیْز کے جنازے میں حاضر ہوا پھر وہاں سے قِنَّسرین شہر گیا۔ وہاں میرا گزر ایک راہب کے پاس سے ہوا، وہ دو بیلوں یا گدھوں کو ہانک رہا تھا، اس نے مجھ سے پوچھا: جناب! میرا خیال ہے کہ آپ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِیْز کے جنازے سے آرہے ہیں؟ میں نے اِثبات میں جواب دیا تو اس نے نظریں جھکا لیں اور دھاڑیں مار کر رونے لگا۔ میں نے پوچھا: تم کیوں رو رہے ہو؟ تم تو اُن کے دین والے بھی نہیں ہو۔ اس نے کہا: میں ان پر نہیں رو رہا بلکہ اس نور پر رو رہا ہوں جو زمین پر تھا اور اب بجھا دیا گیا۔

محفل کی شرائط:

﴿7432﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْه بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنی محفل کے شرکا سے فرمایا: جو ہماری صحبت میں رہنا چاہے تو وہ پانچ خصلتیں اپنا لے (۱)... اگر میں عدل وانصاف ٹھیک طرح نہ کر سکوں تو میری راہ نمائی کرے (۲)... بھلائی کے کاموں میں میری مدد کرے (۳)... جو اپنی حاجت مجھ تک پہنچا نہیں پاتے ان کی حاجت مجھ تک پہنچائے (۴)... میرے سامنے کسی کی غیبت نہ کرے اور (۵)... میری اور دیگر لوگوں کی رکھی ہوئی امانت لوٹائے۔ اگر کوئی ان باتوں پر عمل پیرا ہے تو وہ میری محفل میں بیٹھے ورنہ میرے پاس اٹھنے بیٹھنے کے سبب تنگی میں پڑ جائے گا۔

﴿7433﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہاشم رُمّانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی: میں نے خواب میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت کی اور دیکھا کہ بنو ہاشم بارگاہِ رسالت میں اپنی حاجات کی شکایت کر رہے ہیں۔ آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ان سے فرمایا: عُمَر بن عبدُ العزیز کہاں ہیں؟ (یعنی اپنی حاجات کے لئے ان سے رجوع کرو)۔

جہنم سے براءت نامہ:

﴿7434﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابُو اُسامہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے خواب میں جنت کے دروازے پر لکھا دیکھا: "بَرَاءَۃٌ مِّنَ اللہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ اَلِیْمٍ یعنی عزت و حکمت والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے عُمَر بن عبد العزیز کے لئے دردناک عذاب کے دن سے براءت ہے۔"

﴿7435﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن تمیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے آزاد کردہ غلام معاذ کا بیان ہے کہ بنو تمیم کے ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ کھلے آسمان پر جلی حروف میں لکھا ہے: "بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ھٰذَا کِتَابٌ مِّنَ اللہِ الْعَزِیْزِ الْحَکِیْمِ بَرَاءَۃٌ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ مِنَ الْعَذَابِ الْاَلِیْمِ اِنِّیْ اَنَا اللہُ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا، یہ عزت وحکمت والے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے عُمَر بن عبدُ العزیز کے لئے دردناک عذاب سے براءت نامہ ہے بے شک میں ہی اللہ ہوں بخشنے والا مہربان۔"

﴿7436﴾... حضرتِ سیِّدُنا یوسف بن ماہک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ جب ہم حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی قبر کی مٹی برابر کر رہے تھے تو ہمارے سامنے آسمان سے ایک کاغذ آکر گرا جس میں تحریر تھا: "بِسْمِ اللہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اَمَانٌ مِّنَ اللہِ لِعُمَرَ بْنِ عَبْدِ الْعَزِیْزِ مِنَ النَّارِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام

سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے عُمَر بن عبدُ العزیز کے لئے آگ سے امان ہے۔“

خلافت ملنے کا غیبی اشارہ:

﴿7437﴾... حضرتِ سیِّدُنا وُہَیب بن وَرد رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه بیان کرتے ہیں: میں مقام ابراہیم کے پیچھے سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص بنی شیبہ کے دروازے سے اندر آیا اور کہنے لگا: اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تم پر ایک حاکم مقرر فرمایا ہے۔ میں نے پوچھا: وہ کون ہے؟ اس نے اپنے ناخن کی طرف اشارہ کیا جب میں نے اسے دیکھا تو اس پر ع،م،ر لکھا تھا۔ کچھ دنوں بعد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْه کی بیعت کا پیغام آگیا۔

نبی کریم صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم سے قربت:

﴿39-7438﴾... حضرتِ سیِّدُنا خُصَیف رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه کے بھائی حضرتِ سیِّدُنا خِصاف رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَيْه بیان کرتے ہیں: میں خواب میں حضور نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مُشَرَّف ہوا، آپ کے دائیں جانب حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور بائیں جانب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا جلوہ فرما تھے اور حضرتِ سیِّدُنا مَیمُون بن مِہران عَلَيْهِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔ میں نے ان سے پوچھا: یہ کون ہیں؟ فرمایا: یہ رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم ہیں۔ میں نے پوچھا: اور یہ کون ہیں؟ فرمایا: دائیں جانب حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور بائیں جانب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْهُمَا ہیں۔ اتنے میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِيز تشریف لائے اور حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه اور حضور نبی کریم صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے درمیان بیٹھنے لگے۔ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه تھوڑا سرک گئے (تاکہ رسولُ اللہ صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّم اور ان کے درمیان فاصلہ نہ آئے) حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِيز دوسری جانب آکر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق اور پیارے آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے درمیان بیٹھنے لگے تو آپ رَضِیَ اللهُ تَعَالٰی عَنْه بھی سرک کر حضور صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کے قریب ہوگئے۔ چنانچہ مہربان و کریم آقا صَلَّی اللهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم نے انہیں بُلا کر اپنی آغوش میں جگہ دی۔

آقا صَلَّی اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کی نصیحت:

﴿7440﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللهِ الْعَزِيز فرماتے ہیں: میں خواب میں مصطفٰے جانِ رحمت

صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی زیارت سے مشرف ہوا تو آپ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: اے عُمَر! میرے قریب آؤ۔ میں اتنا قریب ہوا کہ آپ سے مصافحہ کرلیتا۔ اتنے میں دو ادھیڑ عُمْر افراد آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ارد گرد آکھڑے ہوئے۔ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھ سے ارشاد فرمایا: جب میری اُمت کا معاملہ تمہارے سپُرد کیا جائے تو اپنی حکومت کے دوران ایسا معاملہ کرنا جیسا ان دونوں نے اپنی خلافت میں کیا ہے۔ میں نے عرض کی: یہ دونوں کون ہیں؟ ارشاد فرمایا: یہ ابو بکر و عمر ہیں۔

﴿7441﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے خادم بَشّار بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ میں امیر المؤمنین کی خدمت میں حاضر ہوا تو آپ نے کہا: میں خواب میں زیارتِ رسول سے مشرف ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے دائیں جانب حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر اور بائیں جانب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو پایا اور حضرتِ سیِّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو یہ کہتے سنا: ربِّ کعبہ کی قسم! میں علی پر سبقت لے گیا اور حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کہنے لگے: ربِّ کعبہ کی قسم! مجھے بخش دیا گیا۔

گمراہی کی بنیاد:

﴿7442﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِمام اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: جب تم دیکھو کہ لوگ اپنے دینی معاملے پر عوام سے چھپ کر رازدارانہ گفتگو کر رہے ہیں تو جان لینا کہ وہ گمراہی کی بنیاد رکھ رہے ہیں۔

قصہ گو واعظین کو نصیحت:

﴿7443﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَوزاعی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنی حکومت کے عہدے داروں کو مکتوب بھیجا جس کا مضمون یہ تھا: قِصّہ گو واعظین کو حکم دو کہ ان کے طویل کلام اور دعا کا اکثر حصہ حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود پاک پر مشتمل ہو۔

چار نصیحتیں:

﴿7444﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان ثَوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: مجھے کسی نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا

عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے کسی حکومتی عہدے دار کو خط لکھا کہ میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے، میانہ روی اختیار کرنے، سنَّتِ رسول کی پیروی کرنے اور سنت کے مقابلے میں نئے طریقے ایجاد کرنے والوں کے طریقوں کو ترک کرنے کی وصیت کرتا ہوں۔ یہ لوگ سنت پر عمل کرنے سے عاجز ہو چکے، جان لو کہ کوئی بھی شخص کسی بدعت (نئے طریقے) کو جاری کرتا ہے تو اس سے پہلے کوئی نہ کوئی ایسا طریقہ ضرور گزرا ہوتا ہے جو اس بدعت کی پہچان کرواتا ہے اور اس میں اس سے بچنے کی نصیحت ہوتی ہے تم پر سنَّتِ رسول کی اتباع لازم ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حکم سے تمہارے لئے اس میں بچاؤ ہے۔ یاد رکھو! جس نے سنتوں کو رواج دیا وہ اس کی مخالف چیز یعنی خطا، لغزش، پیچیدگی اور حماقت کو جانتا تھا۔ سلف صالحین نے علم کے ذریعے ان چیزوں کو جان لیا اور بصیرتِ دینی کے ذریعے ان بدعتوں سے بچے رہے۔ راوی کا بیان ہے کہ اس کے علاوہ دیگر باتوں کا بھی ذکر کیا مگر میں یاد نہیں رکھ سکا۔

﴿7445﴾... حضرتِ سیِّدُنا شِہاب بن خِراش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ایک شخص کو مکتوب بھیجا، سلام کے بعد لکھا: سلف صالحین معاملات کو ہم سے بہتر سمجھتے تھے اگر بدعت میں کوئی فضیلت ہوتی تو وہ اسے رائج کرنے کے زیادہ حق دار تھے کیونکہ وہ سبقت کرنے والے ہیں اور اگر ہدایت وہی ہے جس پر تم ہو تو تم اس میں ان پر سبقت لے گئے اور اگر تم کہو کہ بدعتیں ان کے بعد پیدا ہوئی ہیں تو جان لو کہ انہیں جاری کرنے والے وہ لوگ ہیں جنہوں نے ان کی راہ چھوڑ کر اور راہ اختیار کی اور ان سے منہ موڑ کے اپنی فکر میں رہے جبکہ اسلاف نے دین میں ایسی گفتگو کی جو کافی ہے اور دین کا جو وصف بیان کیا وہ باعثِ اطمینان ہے، جو کچھ ان کی بیان کردہ باتوں سے کم ہے وہ ناقص ہے اور جو اس سے زیادہ ہے وہ جَسارت ہے، جن لوگوں نے کمی کی انہوں نے ظلم کیا، بعض نے اس میں زیادتی کی تو وہ غُلُو کا شکار ہوئے جبکہ اسلاف ان کے درمیان ہدایت کی سیدھی راہ پر تھے۔

﴿7446﴾... حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ بن رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: مجھے کسی نے بتایا کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز لوگوں کے سامنے آئے تو سلام کئے بغیر بیٹھ گئے پھر انہیں یاد آیا کہ سلام نہیں کیا، لہٰذا کھڑے ہو کر سلام کیا پھر بیٹھے۔

منہ میں لگام:

﴿7447﴾... حضرتِ سیِّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو بُرا بھلا کہا، کسی نے عرض کی: آپ اسے جواب کیوں نہیں دیتے؟ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے والے کے منہ میں لگام ہوتی ہے۔

تورات میں تذکرہ:

﴿7448﴾... حضرتِ سیِّدُنا مالک بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے تورات شریف میں پڑھا ہے کہ عُمَر بن عبدُ العزیز صدیق (سچے) ہیں۔

﴿7449﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَیْمُون بن مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: پہلے اللہ عَزَّوَجَلَّ یکے بعد دیگرے انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ذریعے بندوں کی نگہبانی فرماتا تھا اور اب اللہ عَزَّوَجَلَّ یہ کام حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے لے رہا ہے۔

سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کا علمی مقام:

﴿51-7450﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: عُلَمائے کرام حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے سامنے شاگردوں کی طرح تھے۔

﴿7452﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَیْمُون بن مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: جب ہم حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس آئے تو ہم نے گمان کیا کہ (نفاذِ شریعت کے لئے) انہیں ہماری ضرورت ہوگی بعد میں ہمیں علم ہوا کہ علمی اعتبار سے ان کے سامنے ہماری حیثیت بچوں کی سی ہے۔

استاذُ العُلَما:

﴿7453﴾... حضرتِ سیِّدُنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: ہم حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو علم سکھانے کے لئے آئے تھے لیکن کچھ ہی عرصے بعد ہم ان سے علم حاصل کرنے لگے۔

﴿7454﴾... حضرتِ سیِّدُنا میمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز عُلَما کو پڑھایا کرتے تھے۔

نعمت اور علم کو کیسے محفوظ کریں؟

﴿7455﴾... مَرثَد ابُویَزید کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: اے لوگو! نعمتوں کو شکر کے ذریعے اور علم کو لکھ کر محفوظ کرلو۔

﴿7456﴾... حضرتِ سیِّدُنا نُعَیم بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: میں فخر و غرور کے خوف سے بہت سی باتیں چھوڑ دیتا ہوں۔

خلیفہ کے شب و روز:

﴿7457﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَیمُون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ میں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے کہا: امیر المؤمنین! میں نے آپ کو جس حال میں پایا اس میں آپ زندہ کیسے ہیں؟ رات کے ابتدائی حصے میں لوگوں کی دادرسی کر رہے ہوتے ہیں، درمیانی حصے میں ہم نشینوں کے ساتھ ہوتے ہیں، رہا آخری حصہ تو خدا ہی بہتر جانتا ہے کہ اس وقت آپ کہاں ہوتے ہیں۔ انہوں نے میرے کاندھے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: میمون تم پر تعجب ہے! اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نے لوگوں سے ملاقات کو تو ان کی عقلوں کو نتیجہ خیز بنانے والا پایا ہے۔

﴿7458﴾... حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: ایک مرتبہ حضرت عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز چادر اوڑھے بیٹھے تھے، مَسْلَمہ بن عَبْدُ الملک ان کے پاس آکر کہنے لگے: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ نے ہمارے مردہ دلوں کو زندہ کر دیا اور نیک لوگوں کے ذکر میں ہمیں بھی شامل کر دیا۔

وصال کے بعد استقبال:

﴿7459﴾... حضرتِ سیِّدُنا لَیث بن سَعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد فرماتے ہیں: ایک شامی شخص شہید ہو گیا، وہ ہر جمعہ کی رات اپنے والد کے خواب میں آتا اور باتیں کر کے ان کا دل بہلاتا، ایک مرتبہ وہ نہ آیا، جب اگلی مرتبہ آیا تو اس کے والد نے کہا: بیٹا! تم نے مجھے غمگین کیا اور تمہارا نہ آنا مجھ پر گراں گُزرا۔ اس نے کہا: ابا جان! شہیدوں کو حکم ہوا تھا کہ عُمَر بن عَبْدُ العزیز کا اِستقبال کریں، ہم ان کے استقبال کے لئے گئے ہوئے تھے جس کی وجہ سے میں

حاضر نہ ہو سکا۔ راوی کا بیان ہے کہ اُسی دن حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کا وصال ہوا تھا۔

سب سے بہترین انسان:

﴿7460﴾... حضرتِ سیِّدُنا راشد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز میرے آقا کے پاس ملاقات کے لئے آئے جب آپ جانے لگے تو آقا نے مجھ سے کہا: انہیں رُخصت کرو۔ جیسے ہی ہم باہر آئے تو اچانک ہماری نظر ایک مردہ سانپ پر پڑی، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے آگے بڑھ کر اسے دفن کر دیا۔ ہاتفِ غیبی سے آواز آئی: یَا خَرْقَاء! یَا خَرْقَاء! میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو اس سانپ کے بارے میں ارشاد فرماتے سنا کہ "تم ایک بیابان زمین میں مروگے اور تمہیں روئے زمین پر اس وقت کا سب سے بہترین انسان دفن کرے گا۔" حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: اگر تم اپنا تعارف کرواسکتے ہو تو مجھے اپنا تعارف کرواؤ۔ آواز آئی: میں ان سات افراد میں سے ایک ہوں جنہوں نے اس وادی میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ہاتھ پر بیعت کی تھی اور اس وقت آپ نے اس سانپ سے فرمایا تھا: "تم ایک بیابان زمین میں مروگے اور اس دن تمہیں روئے زمین پر اس وقت کا سب سے بہترین انسان دفن کرے گا۔" یہ بات سن کر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز اس قدر روئے قریب تھا کہ آپ اپنی سواری سے گر جاتے۔ پھر مجھ سے فرمایا: راشد! میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دیتا ہوں کہ میرے دفن ہونے تک یہ بات کسی کو نہ بتانا۔

دنیا کی مذمت:

﴿7461﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن عبدُ اللہ بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ایک شخص سے فرمایا: میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنے کی وصیت کرتا ہوں کیونکہ یہ کامیاب لوگوں کا سرمایا اور مؤمنوں کی جائے پناہ ہے، دنیا کے فتنے سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو بھی اپنے فتنے کا شکار کیا ہے، جو لوگ اس سے مطمئن ہوتے ہیں یہ انہیں دھوکے میں ڈال دیتی، اپنے اوپر اعتماد کرنے والوں کو سخت مصیبت میں مبتلا کرتی اور لالچی شخص کو اس کے حال پر چھوڑ دیتی ہے، جو اسے باقی

رکھنا چاہے یہ اسے باقی نہیں چھوڑتی، اسے جمع کرنے والا اس سے نقصان کو دور نہیں کر سکتا، اس کے مناظر بہت حسین ہیں، جو کچھ تم نے آگے بھیجا وہ ضائع نہیں ہو گا اور جو کچھ پیچھے چھوڑو گے وہ تمہیں مل نہیں سکتا۔

مومن کا ہتھیار:

﴿7462﴾...(الف) حضرتِ سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: راضی برضا رہنا بہت کم پایا جاتا ہے جبکہ صبر مومن کا ہتھیار ہے۔

حُبِّ جاہ سے نفرت:

﴿7462﴾...(ب) حضرتِ سیِّدُنا مُختار بن فُلْفُل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خلافت کے لئے سکے بنوائے گئے اور ان پر یہ کندہ کروایا گیا: اَمَرَ عُمَرُ بِالْوَفَاءِ وَالْعَدْلِ یعنی عُمَر بن عَبْدُ العزیز نے خیر خواہی اور عدل کا حکم دیا ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے جب انہیں دیکھا تو فرمایا: انہیں توڑ دو اور لکھو: اَمَرَ اللہُ بِالْوَفَاءِ وَالْعَدْلِ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ نے خیر خواہی اور عدل کا حکم دیا ہے۔

ہنسی مذاق سے بچو:

﴿7463﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِسماعیل بن عُبَیْدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے مجھ سے پوچھا: اسماعیل! تمہاری عُمر کتنی ہے؟ میں نے جواب دیا: 60 سال اور کچھ مہینے۔ فرمایا: اے اسماعیل! ہنسی مزاق سے دور رہنا۔

خلافت کے بعد کسی سے کوئی تحفہ نہ لیا:

﴿7464﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُسْلِم بن زیاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْجَوَاد بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی زوجہ فاطمہ بنتِ عَبْدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے ان سے عرض کی کہ "مال کا ایک حصہ میرے لئے خاص کر دیں۔" آپ نے فرمایا: میں ایسا نہیں کر سکتا، تم میرے مال میں سے جو چاہو لے لو۔ زوجہ کہنے لگیں: پھر آپ لوگوں سے کیوں لیتے تھے؟ فرمایا: وہ میرے لئے تحفے ہوتے تھے اور گناہ تھا تو لوگوں پر تھا البتہ جب سے خلیفہ بنا ہوں کسی کا مال نہیں لیا کہ کہیں اس کا گناہ مجھ پر نہ ہو۔

آسمان 40 دن تک روئے گا:

﴿7465﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد رَبْعِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں: تورات میں لکھا ہے کہ عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز کے وصال پر آسمان 40 دن تک روئے گا۔

کن لوگوں کو دوست بنایا جائے؟

﴿7466﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کَعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: مطلب پرست لوگوں کو دوست نہ بناؤ کیونکہ مطلب پورا ہوتے ہی ان کی محبت دم توڑ جاتی ہے، حق گو اور نیکوکاروں کو دوست بناؤ کیوں کہ نفس کے خلاف وہ تمہارے مددگار اور تمہاری ضرورتوں کو پورا کریں گے۔

﴿7467﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغِیرہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز نے حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عبدُ اللہ بن عُتْبَہ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا تَبَحُّرِ علمی بیان کرتے ہوئے فرمایا: اگر وہ میرے دورِ خلافت میں ہوتے تو یہ منصب مجھ پر آسان ہوتا۔

موت سے محبت:

﴿7468﴾... حضرتِ سیِّدُنا ولید بن ہِشام رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک یہودی سے میری ملاقات ہوئی تو اس نے مجھے بتایا کہ عنقریب عُمَر بن عَبْدُ العزیز اس امت کے خلیفہ بن جائیں گے اور عدل وانصاف قائم کریں گے۔ میں نے حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز سے ملاقات کے دوران یہودی کی بات بتادی۔ آپ کے خلیفہ بننے کے بعد اسی یہودی سے میری ملاقات ہوئی تو وہ کہنے لگا: کیا میں نے تم سے نہیں کہا تھا کہ عُمَر بن عَبْدُ العزیز اس امت کے خلیفہ بنیں گے اور عدل وانصاف قائم کریں گے؟ میں نے کہا: ہاں تم نے ایسا ہی کہا تھا۔ کچھ دنوں بعد دوبارہ اس سے میری ملاقات ہوئی تو کہنے لگا: امیر المؤمنین کو زہر دیا گیا ہے، انھیں اپنا علاج کروانا چاہیے۔ میں نے اس کا ذکر حضرت سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز سے کیا تو آپ نے فرمایا: مجھے بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہونا ہے جو کہ سب سے بہتر جگہ ہے، مجھے یہ اسی وقت معلوم ہو گیا تھا جب مجھے زہر دیا گیا تھا، اگر میری شفا کانوں کی لو چھونے یا خوشبو سونگھنے میں ہوتی تب بھی میں یہ نہ کرتا۔

کبھی جھوٹ نہیں بولا:

﴿7469﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم سُکُونی رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز اور سُلیمان بن عبدُالملک کے غلاموں کے درمیان جھگڑا ہو گیا، سلیمان بن عبدُالملک نے اس بارے میں آپ سے گفتگو کی، دورانِ گفتگو سُلیمان نے آپ سے کہا: تم جھوٹ کہہ رہے ہو۔ آپ نے فرمایا: مجھے جب سے اس بات کا علم ہوا ہے کہ جھوٹ انسان کو عیب دار بنا دیتا ہے اس وقت سے میں نے جھوٹ نہیں بولا۔

آلِ فرعون کے مومن کی مثل:

﴿7470﴾... حضرتِ سیِّدُنا قَیْس بن جَبْتَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: بنو امیہ میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی مثال آل فرعون کے مومن جیسی ہے۔

﴿7471﴾... عُثمان بن عبدُالحمید بن لاحق کے والد کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے ارد گرد کچھ لوگ جمع تھے، اسی دوران کسی شخص نے ایک سورت کی تلاوت کی تو ایک شخص نے کہا: پڑھنے والے نے غلطی کر دی۔ آپ نے اس سے فرمایا: جو کچھ تلاوت ہوا کیا اس کے معانی تمہیں غلطی نکالنے سے بے خبر نہیں کرتے؟ (یعنی کلامِ الٰہی کے معانی میں غور و فکر کرو)۔

سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا پیغام:

﴿7472﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مُہاجِر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر بیان کرتے ہیں: بصرہ کے رہنے والے کسی شخص نے خواب دیکھا کہ کوئی اس سے کہہ رہا ہے: اس سال حج کے لئے جاؤ۔ بصری نے کہا: خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میرے پاس زادِراہ نہیں ہے، میں حج پر کیسے جاؤں؟ کہنے والے نے کہا: تم اپنے مکان کی فلاں جگہ کھودو وہاں ایک زِرہ ہو گی، اسے بیچ کر حج پر جاؤ۔ بصری کا بیان ہے کہ جب صبح ہوئی تو میں نے وہ جگہ کھود کر زرہ نکالی اور اسے بیچ کر حج پر چلا گیا، جب میں نے مناسِکِ حج ادا کر لئے تو بَیْتُ اللہ کو الوداع کرنے کے لئے آیا، اس دوران مجھے نیند آ گئی، میں نے خواب میں دیکھا کہ حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم، حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے ہمراہ تشریف لائے اور مجھ سے ارشاد فرمایا: عُمَر بن

عَبْدُالعزیز کے پاس جاؤاورانہیں میرا سلام دینے کے بعد یہ پیغام دینا کہ ”ہمارے ہاں تمہارانام عُمَرَاَلْمَھْدِی (ہدایت یافتہ عُمَر)اور اَبُوالْیَتَامٰی (یتیموں کاوالی) ہے لہٰذا قوم کے سرداروں اور ٹیکس وصول کرنے والوں پر اپنا ہاتھ سخت رکھنا اوران دونوں (ابو بکر و عمر) کے راستے سے نہ ہٹنا ورنہ ہمارے راستے سے دور ہو جاؤ گے۔“اس کے بعد اس کی آنکھ کھل گئی اور روتے ہوئے کہنے لگا: رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے اپنا قاصد بنایا ہے ، اگر آپ کا پیغام سخت تاریک راہوں میں ملتا تب بھی میں اسے نہ چھوڑتا پہنچادیتا یا مر جاتا۔ لہٰذا وہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس ”مُلْکِ شام“ کی طرف روانہ ہوا، آپ اس وقت دیر سمعان میں موجود تھے، اس نے آپ کے دربان کے پاس جا کر کہا: امیر المؤمنین سے میرے لئے اجازت طلب کرو اور کہو کہ میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قاصد ہوں، دربان نے اسے کم عقل سمجھ کر واپس کر دیا پھر وہ دوسرے دن آیا تو دربان نے اس سے پوچھا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! تو کون ہے ؟اس نے کہا: میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قاصد ہوں۔ دربان کہنے لگا: یہ دیوانہ ہے، اس کے پاس عقل نہیں ہے۔ جب اس نے تیسرے روز آکر اجازت مانگی تو دربان نے کہا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے !تو کون ہے اور کیا چاہتا ہے ؟ اتنا کہہ کر وہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس گیااور عرض کی: امیر المؤمنین !ایک شخص آپ سے اجازت مانگنے کے لئے بہت اصرار کررہا ہے، جب میں نے اس سے پوچھا کہ تو کون ہے ؟ تو کہتا ہے: میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قاصد ہوں۔ یہ سن کر امیر المؤمنین نے اسے آنے کی اجازت دے دی، پوچھا: تم کون ہو؟ عرض کی: میں رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا قاصد ہوں اوراپنا خواب بیان کرتے ہوئے کہنے لگا: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے اس حال میں ملاقات کی کہ حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا آپ کے دائیں بائیں موجود تھے، پھر پیغام پہنچایا کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آپ کو حکم دیا ہے کہ ان دونوں کے راستے سے نہ ہٹنا ورنہ ہمارے راستے سے دور ہو جاؤ گے۔ اس کی بات سُن کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: اس شخص کو اتنا مال دے دو۔ اس شخص نے عرض کی: میں آقا صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغام پہنچانے کے عِوَض ہرگز کوئی چیز نہیں لوں گا چاہے آپ اپنی پوری سلطنت ہی کیوں نہ دینا چاہیں۔ یہ کہہ کر وہ شخص روانہ ہو گیا۔

حضرتِ سیِّدُنا عَمْرو بن مُہاجر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَادِر فرماتے ہیں: میں اس وقت امیر المؤمنین کے دروازے پر اس خیال سے سو گیا تھا کہ خدانخواستہ لوگوں میں کوئی شور شرابہ ہوا تو میں ان میں صلح کرا دوں گا ورنہ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو خبر کر دوں گا۔ بہر حال اس رات میں امیر المؤمنین کی آہوں اور سسکیوں کی وجہ سے سو نہ سکا، میں نے ان سے پوچھا: امیر المؤمنین! آپ اتنے غمزدہ کیوں ہیں، کیا کوئی تکلیف پہنچی ہے؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس بصری شخص کے خواب کی تصدیق فرما دی ہے، میں نے خواب میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر صدیق اور حضرتِ سیِّدُنا عُمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کے درمیان یہ فرماتے سنا: "اے عُمر بن عبدُ العزیز! ہمارے ہاں تمہارا نام عُمَرُ الْمَھْدِی اور اَبُوالْیَتَامٰی ہے لہٰذا تم قوم کے سرداروں اور ٹیکس لینے والوں پر اپنا ہاتھ سخت رکھنا اور ان دونوں کے راستے سے جُدا نہ ہونا ورنہ ہمارے راستے سے دور ہو جاؤ گے۔" پھر آپ سسکیوں کے ساتھ روتے ہوئے فرمانے لگے: میں ان دونوں حضرات کے طریقے پر کیسے چل سکوں گا۔

تین نصیحتیں:

﴿7473﴾... حضرتِ سیِّدُنا خالد بن دِینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے حضرتِ سیِّدُنا مَیْمُون بن مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان سے فرمایا: اُمَرا کے پاس نہ جانا اگرچہ تم یہ کہو کہ میں انہیں بھلائی کا حکم دوں گا، اجنبی عورت کے ساتھ خَلْوَت اختیار نہ کرنا اگرچہ تم یہ کہو کہ میں اسے قرآن کی تعلیم دوں گا اور جس نے اپنے والدین سے تعلق ختم کر دیا اس کے ساتھ ہرگز تعلقات قائم نہ کرنا کیونکہ جو اپنے باپ کا نہ ہو سکا وہ تمہارا بھی نہیں ہو سکتا۔

ظالم کے طریقے پر مت چلو:

﴿7474﴾... حضرتِ سیِّدُنا کثیر بن دینار حِمْصی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے عدی بن اَرْطَاۃ کو مکتوب بھیجا جس میں تحریر تھا: مجھے معلوم ہوا ہے کہ تم حجاج کی روش پر چلتے ہو، اب اس کی روش پر نہ چلنا کیونکہ وہ نمازیں قضا کرتا، جن پر زکوٰۃ نہ بنتی ان سے بھی زکوٰۃ لیتا اور اس کے علاوہ کئی احکامِ شرع کی خلاف ورزی کرتا تھا۔

حجاج بن یوسف پر رشک:

﴿7475﴾... حضرتِ سیّدُنا یحییٰ غسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز فرماتے ہیں: مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دشمن حجاج کی چند چیزوں کے علاوہ کسی بھی چیز پر رشک نہیں آتا، مجھے اس کی قرآن سے محبت، قرآن پڑھنے والوں میں اس کی سخاوت اور اس کے اُس قول پر رشک آتا ہے جو اس نے مرتے وقت کہا: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میری مغفرت فرمادے کیونکہ لوگ یہ گمان کرتے ہیں کہ تو مجھے نہیں بخشے گا۔

بڑی حیرانگی کی بات ہے:

﴿7476﴾... حضرتِ سیّدُنا یحییٰ غسانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: میں ہِشام بن عبدُ الملک کے پاس بیٹھا تھا کہ ایک شخص نے آکر کہا: اے امیر المؤمنین! عبدُ الملک بن مروان نے میرے دادا کو جاگیر دی تھی جسے ولید اور سُلیمان نے برقرار رکھا، جب عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز خلیفہ بنے تو انہوں نے واپس لے لی۔ ہشام نے کہا: اپنی بات دہراؤ۔ اس نے کہا: اے امیر المؤمنین! عبدُ الملک بن مروان نے میرے دادا کو جاگیر دی تھی جسے خلیفہ ولید اور سلیمان نے برقرار رکھا، جب عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز خلیفہ بنے تو انہوں نے واپس لے لی۔ ہشام نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! تم پر بڑی حیرانگی ہو رہی ہے، جنہوں نے تمہارے دادا کو جاگیر دی اور اسے برقرار رکھا ان کا تذکرہ تم دعائیہ کلمات کے بغیر کر رہے ہو اور جس نے واپس لے لی اس کا تذکرہ دعائیہ کلمات کے ساتھ کر رہے ہو۔ ہمارا بھی وہی فیصلہ ہے جو حضرتِ سیّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے کیا تھا۔

علم کی بقا

حضرت سیّدُنا عابس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا علقمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: علم کی بقا تکرار کرنے میں ہے (یعنی اگر تکرار نہ کی جائے تو جو کچھ یاد کیا وہ بھول جاتا ہے)۔ (حلیۃ الاولیاء، ۲/ ۱۱۸، رقم: ۱۶۴۲)

قَدرِیّہ فرقے کے عقائد کارد

﴿7477﴾... حضرتِ سیِّدُنا خَلَف ابُو الْفَضْل قُرَشی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ کچھ لوگوں نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو مکتوب بھیجا جس میں ایسی باتیں درج تھیں جس کا انہیں ہرگز حق نہیں پہنچتا تھا مثلاً قرآن مجید کی تردید اور اس تقدیر کا انکار جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے عِلْمِ اَزَلی سے مقدر فرمائی جس کی نہ تو کوئی اِنتہا ہے اور نہ ہی کوئی چیز اس علم سے نکل سکتی ہے، انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے دین اور اس اُمّت میں جاری وساری سنّتِ رسول کے خلاف زبانِ طعن استعمال کی۔ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ان کی گستاخیوں کا ایک مفصل جواب دیتے ہوئے تحریر فرمایا:

اَمَّا بعد! تم نے عِلْمِ الٰہی کی تردید اور اس سے خُرُوج کے بارے میں وہ باتیں لکھی ہیں جنہیں آج تک چھپاتے رہے ہو حتّٰی کہ تقدیر کو جھٹلانے لگے ہو، حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اپنی اُمَّت پر اسی خوف کا اظہار فرمایا تھا، تم جانتے ہو کہ اہلسنت کا عقیدہ ہے کہ ”**سنت کو تھامے رہنے میں نجات ہے**“ اور عنقریب علم بہت تیزی سے اُٹھا لیا جائے گا۔

دلیل قائم ہو جانے کے بعد عذر کی گنجائش نہیں:

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا: ”کوئی شخص گمراہی کو ہدایت سمجھ کر اس پر عمل پیرا رہا یا ہدایت کو گمراہی سمجھ کر چھوڑتا رہا تو اس پر دلیل قائم ہو جانے کے بعد بارگاہِ خداوندی میں اس کے لئے عُذر کی کوئی گنجائش نہیں۔“ جان لو! تمام مُعاملات واضح اور ان پر دلیلیں قائم ہو چکی ہیں اور اب عُذر کی گنجائش ختم ہو چکی ہے لہٰذا جس نے احادیثِ رسول اور کلامِ الٰہی سے روگردانی کی اس کی ہدایت کے اسباب ختم ہو جائیں گے اور وہ شخص ایسی کوئی راہ نہیں پائے گا جس کے ذریعے ہلاکت سے بچ سکے۔

قدریہ کا عقیدہ:

تم نے میرے حوالے سے یہ لکھا کہ ”اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کے اَعمال اور ان کے ٹھکانوں (جنت یا دوزخ) سے باخبر ہے۔“ تو تم نے اس عقیدے کا انکار کرتے ہوئے کہا کہ ”عِلْمِ الٰہی میں کوئی بات پہلے سے نہیں ہوتی

بلکہ جب بندہ عمل کرلیتا ہے تب اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کا علم ہوتا ہے۔" (مَعَاذَ اللہ)

اس باطل عقیدے کا رد:

تمہاری یہ بات کیسے دُرُست ہو سکتی ہے جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّكُمْ عَآىٕدُوْنَ ﴿۱۵﴾ (پ۲۵، الدخان: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم کچھ دنوں کو عذاب کھول دیتے ہیں تم پھر وہی کروگے۔

یعنی پھر سے کفر کریں گے اور خالقِ کائنات نے یہ بھی ارشاد فرمایا:

وَلَوْ رُدُّوْا لَعَادُوْا لِمَا نُهُوْا عَنْهُ وَ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ﴿۲۸﴾ (پ۷، الانعام: ۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اگر واپس بھیجے جائیں تو پھر وہی کریں جس سے منع کئے گئے تھے اور بے شک وہ ضرور جھوٹے ہیں۔

قدریہ کا جہالت پر مبنی عقیدہ:

تم نے اپنی جہالت کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے اس فرمان:

فَمَنْ شَآءَ فَلْیُؤْمِنْ وَّ مَنْ شَآءَ فَلْیَكْفُرْ ۙ (پ۱۵، الکھف: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے کفر کرے۔

سے یہ سمجھا کہ تمہیں اختیار ہے ہدایت یا گمراہی میں سے جو چاہو کرو۔

اس باطل عقیدے کا رد:

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ مَا تَشَآءُوْنَ اِلَّاۤ اَنْ یَّشَآءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ﴿۲۹﴾ (پ۳۰، التکویر: ۲۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم کیا چاہو مگر یہ کہ چاہے اللہ سارے جہان کا رب۔

اس سے پتا چلا کہ ان کی چاہت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی چاہت پر موقوف ہے اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نہ چاہے تو وہ خود سے کوئی بھی فرمانبرداری والا کام یا بات نہیں کر سکتے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بندوں کو اپنے اختیار کا مالک نہیں بنایا اور جو چیز اس نے اپنے رسولوں کو نہیں دی بھلا وہ عام لوگوں کو کیسے دے سکتا ہے؟ رسول تو تمام لوگوں کی ہدایت پر حریص تھے مگر ہدایت اسی نے پائی جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہدایت دی اور ابلیس ہر انسان کی گمراہی کا

لالچی ہے مگر گمراہ وہی ہوا جو عِلْمِ الٰہی میں پہلے ہی سے گمراہ تھا[1]۔

قدریہ کا جاہلانہ عقیدہ:

تم اپنی جہالت کے سبب یہ عقیدہ رکھتے ہو کہ ”عِلْمِ الٰہی ایسا نہیں ہے کہ بندوں کو نافرمانی والے کاموں پر مجبور کر دے اور فرمانبرداری والے کاموں کو ترک کرنے سے روک دے۔“ (مَعَاذَ اللہ)

اس باطل عقیدے کا رد:

یہ صرف تمہارا خیال ہے کیونکہ جس طرح اللہ عَزَّ وَجَلَّ کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ بندے عنقریب اس کی نافرمانی کریں گے اسی طرح یہ بھی معلوم ہے کہ عنقریب وہ اس سے باز آجائیں گے۔ تم نے تو عِلْمِ الٰہی کو لغو قرار دے دیا ہے کہ تم کہتے ہو ”اگر بندہ چاہے تو اس کی اطاعت والے کام کرے اگرچہ عِلْمِ الٰہی میں ہو کہ اطاعت نہیں کرے گا اور اگر بندہ چاہے تو اس کی نافرمانی کو ترک کر دے اگرچہ عِلْمِ الٰہی میں ہو کہ وہ نافرمانی کو ترک نہیں کرے گا۔“ گویا تمہارے مطابق یہ عقیدہ ہوا کہ جب تم اس کے علم کے مُوافق عمل کرو تو وہ اس کا علم بن جاتا ہے اور جب تم اس کے موافق عمل نہ کرو تو وہ جَہْل بن جاتا ہے اور اگر تم چاہو تو اپنے دل میں ایسا علم پیدا کر لو جو عِلْمِ الٰہی میں نہ ہو اور اس کے ذریعے تم اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے علم کو خود سے الگ کر لو۔ یہی وہ چیز ہے جسے حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے توحید کے منافی قرار دیتے ہوئے فرمایا: ”بے شک اللہ عَزَّ وَجَلَّ نے تقسیم واختیار سے الگ کر کے اپنے فضل و رحمت کو بے کار نہیں بنایا اور نہ اس نے رسولوں کو اُس چیز کے باطل کرنے کے لئے مبعوث فرمایا جو اس کے علم میں پہلے سے ہے۔“ تم عِلْمِ الٰہی کے معاملے میں ایک بات کو مانتے ہو اور دوسری کا انکار کرتے ہو جبکہ اللہ عَزَّ وَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

---

[1] ...دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ 1، صفحہ 18 پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ نے آدمی کو مثل پتھر اور دیگر جمادات کے بے حس و حرکت نہیں پیدا کیا، بلکہ اس کو ایک نوعِ اختیار (ایک طرح کا اختیار) دیا ہے کہ ایک کام چاہے کرے، چاہے نہ کرے اور اس کے ساتھ ہی عقل بھی دی ہے کہ بھلے، بُرے، نفع، نقصان کو پہچان سکے اور ہر قسم کے سامان اور اسباب مہیا کر دیے ہیں، کہ جب کوئی کام کرنا چاہتا ہے اسی قسم کے سامان مہیا ہو جاتے ہیں اور اسی بنا پر اس پر مؤاخذہ ہے۔ اپنے آپ کو مجبور یا بالکل مختار سمجھنا، دونوں گمراہی ہیں۔

يَعۡلَمُ مَا بَيۡنَ اَيۡدِيۡهِمۡ وَمَا خَلۡفَهُمۡ ۚ وَلَا يُحِيۡطُوۡنَ بِشَيۡءٍ مِّنۡ عِلۡمِهٖۤ اِلَّا بِمَا شَآءَ ۚ (پ۳، البقرۃ:۲۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: جانتا ہے جو کچھ ان کے آگے ہے اور جو کچھ ان کے پیچھے اور وہ نہیں پاتے اس کے علم میں سے مگر جتنا وہ چاہے۔

پتا چلا کہ عِلْمِ الٰہی تمام مخلوق کو شامل ہے، ہر ایک اس کے سامنے ہے، کوئی چیز ایسی نہیں جو آڑ بن کر کسی کو اس کے علم میں آنے سے روک دے یا تبدیل کر دے۔ بے شک وہ علم و حکمت والا ہے۔

قدریہ کا عقیدہ:

”اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تب بھی کوئی عمل فرض نہیں کر سکتا۔“ (مَعَاذَ اللہ)

اس باطل عقیدے کا رد:

تمہارا یہ قول اس بات کو بدل رہا ہے جس کی خبر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کتاب میں دی:

وَلَهُمۡ اَعۡمَالٌ مِّنۡ دُوۡنِ ذٰلِكَ هُمۡ لَهَا عٰمِلُوۡنَ ﴿۶۳﴾ (پ۱۸، المؤمنون:۶۳)

ترجمۂ کنزالایمان: اور اُن کے کام اُن کاموں سے جدا ہیں جنھیں وہ کر رہے ہیں۔

حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

سَنُمَتِّعُهُمۡ ثُمَّ يَمَسُّهُمۡ مِّنَّا عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ﴿۴۸﴾ (پ۱۲، ھود:۴۸)

ترجمۂ کنزالایمان: جنھیں ہم دنیا برتنے دیں گے پھر انہیں ہماری طرف سے دردناک عذاب پہنچے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے اَعمال کرنے سے پہلے ان کے عامل ہونے کی خبر دی اور انہیں پیدا کرنے سے پہلے بتا دیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں عذاب دے گا۔

قدریہ کا عقیدہ:

”اگر بندے چاہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم میں ان کے لئے جو عذاب ہے اس سے ربّ تعالیٰ کی اس رحمت کی طرف نکل سکتے ہیں جو عِلْمِ الٰہی میں ان کے لئے مقدر نہیں۔“ (مَعَاذَ اللہ)

اس باطل عقیدے کا رد:

جس نے یہ عقیدہ رکھا تو اس نے کتابُ اللہ کی تردید کر کے اس سے دشمنی کی، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کئی رسولوں

عَلَیْہِمُ السَّلَام کے ناموں اور اعمال کا ذکر اپنے عِلْمِ اَزَلی کے مطابق مُقَرَّر فرمایا تو ان کے باپ داداؤں میں سے کوئی بھی ان ناموں کو بدل نہ سکا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم میں ان رسولوں عَلَیْہِمُ السَّلَام کی جو فضیلت مُقَرَّر تھی اسے ابلیس بھی تبدیل نہ کر سکا۔ پس خالقِ کائنات عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَاذْكُرْ عِبٰدَنَآ اِبْرٰهِیْمَ وَ اِسْحٰقَ وَ یَعْقُوْبَ اُولِی الْاَیْدِیْ وَ الْاَبْصَارِ ﴿۴۵﴾ اِنَّاۤ اَخْلَصْنٰهُمْ بِخَالِصَةٍ ذِكْرَى الدَّارِ ﴿۴۶﴾ (پ۲۳،ص:۴۵، ۴۶)

ترجمۂ کنزالایمان: اور یاد کرو ہمارے بندوں ابراہیم اور اسحٰق اور یعقوب قدرت اور علم والوں کو بے شک ہم نے انھیں ایک کھری بات سے امتیاز بخشا کہ وہ اس گھر کی یاد ہے۔

پس اللہ عَزَّوَجَلَّ غالب قدرت والا ہے اور کسی کو اس نے یہ قدرت نہیں دی کہ اس کے علم میں موجود کسی بھی چیز کو باطل کرے جیسا کہ اس کا ذکر وہ اپنی وحی میں یوں کرتا ہے کہ "اس کے آگے یا پیچھے سے باطل نہیں آسکتا" اور اس بات کی بھی قدرت نہیں دی کہ کوئی اس کی مخلوق میں سے کسی کو اس کا شریک بنادے، یا کوئی اس کی رحمت میں اسے داخل کرے جس کو اس نے اپنی رحمت سے نکال دیا یا اس کو نکال دے جسے اس نے اپنی رحمت میں داخل کیا ہے۔

ہر بات عِلْمِ الٰہی میں اَزَل سے ہے:

جس نے یہ عقیدہ رکھا کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس وقت علم ہوتا ہے جب کوئی کام ہو جاتا ہے۔" تو اس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سب سے زیادہ بے علم قرار دیا حالانکہ اللہ وَحْدَہٗ ہمیشہ سے ہر چیز کو اس کی تخلیق سے پہلے اور تخلیق کے بعد جانتا ہے اور ہر چیز پر گواہ ہے، اعمال کے آغاز سے اختتام تک اس کے علم میں کسی طرح کی کمی بیشی نہیں ہوتی اللہ عَزَّوَجَلَّ ظلم کی جڑ کاٹنے میں ذرائع کا محتاج نہیں۔ ابلیس خود کو ہدایت دینے پر قادر ہے نہ اپنے اختیار سے کسی کو گمراہ کر سکتا ہے۔ مخلوق کے بارے میں عِلْمِ الٰہی کو باطل اور اس کی عبادت کو بے کار ٹھہرانے کے مُعاملے میں تم نے تہمتوں کا سہارا لیا جبکہ قرآن کریم تمہاری بدعتوں کو توڑنے اور تمہاری تہمتوں کو دور کرنے کے لئے موجود ہے۔

تم بخوبی جانتے ہو کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو بھیجا تو اس وقت لوگ شرک میں مبتلا تھے۔ چنانچہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جس کی ہدایت کا ارادہ فرمایا اس میں گمراہی نہ رہی اور جس

کے لئے ہدایت کا ارادہ نہ فرمایا اسے کفر میں بھٹکتا چھوڑ دیا تو اس کی گمراہی ہدایت کے مقابلے میں اس کے زیادہ قریب ہو گئی۔

قدریہ کے عقائد:

تمہارا عقیدہ ہے کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے دلوں میں اطاعت اور مَعْصِیَت کو رکھ دیا ہے اب تم اپنے اختیار سے اس کی فرمانبرداری کرتے اور اپنے اختیار سے اس کی نافرمانی سے بچتے ہو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس بات سے فارغُ البال ہے کہ اپنی رحمت سے کسی کو خاص کرے یا کسی کو اپنی نافرمانی سے روکے۔" (مَعَاذَ الله)

تمہارا عقیدہ یہ ہے کہ "نرمی، آسانی اور نعمتیں ہی تقدیر میں شامل ہیں جبکہ تم اعمال اس سے خارج مانتے ہو اور اس چیز کا بھی انکار کرتے ہو کہ پہلے ہی سے کسی کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہدایت یا گمراہی مقدر فرمادی ہے، اِذنِ خداوندی کے بغیر خود ہی ہدایت پانے اور اس کی طاقت و اجازت کے بغیر خود کو گمراہی سے بچانے کی بات کرتے ہو۔" (معاذ الله)

ان عقائد کا رد:

یاد رکھو! جس نے یہ عقیدہ رکھا وہ حد سے بڑھ گیا کیونکہ اگر کوئی چیز اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم و قدرت میں پہلے سے نہ ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ملکیت میں اس کا شریک ماننا لازم آئے گا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا کوئی اور بھی مخلوق میں اپنی مرضی کو نافذ کرتا ہے حالانکہ اللہ سُبْحَانَهٗ وَتَعَالٰی ارشاد فرماتا ہے:

حَبَّبَ اِلَیْكُمُ الْاِیْمَانَ وَ زَیَّنَهٗ فِیْ قُلُوْبِكُمْ (پ٢٦، الحجرات:٧)

ترجمۂ کنز الایمان: (اللہ نے) تمہیں ایمان پیارا کر دیا ہے اور اُسے تمہارے دلوں میں آراستہ کر دیا۔

جبکہ وہ اس سے پہلے ایمان کو ناپسند کیا کرتے تھے۔ مزید ارشاد فرمایا:

وَ كَرَّهَ اِلَیْكُمُ الْكُفْرَ وَ الْفُسُوْقَ وَ الْعِصْیَانَؕ (پ٢٦، الحجرات:٧)

ترجمۂ کنز الایمان: اور کفر اور حکم عُدولی اور نافرمانی تمہیں ناگوار کر دی۔

حالانکہ وہ اس سے پہلے کفر، حکم عُدولی اور نافرمانی کو پسند کرتے تھے البتہ وہ ان میں سے کسی بھی چیز کو خود سے اختیار کرنے پر قدرت نہیں رکھتے تھے۔ نیز نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم پر درود اور ان کے صحابہ

کی مغفرت کو پہلے ہی سے ذکر کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ (پ٢٦، الفتح: ٢٩)

ترجمۂ کنز الایمان: کافروں پر سخت ہیں اور آپس میں نرم دل۔

اور ارشاد فرمایا:

لِيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (پ٢٦، الفتح: ٢)

ترجمۂ کنز الایمان: تاکہ اللہ تمہارے سبب سے گناہ بخشے تمہارے اگلوں کے اور تمہارے پچھلوں کے۔

اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پہلے سے علم نہ ہوتا تو وہ ان کے عمل کرنے سے پہلے ان کی مغفرت نہ فرماتا، ان کی پیدائش سے پہلے انہیں فضیلت عطانہ فرماتا اور ایمان لانے سے پہلے انہیں اپنی رضا کا پروانہ عطانہ فرماتا پھر دیکھو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے عمل کرنے سے پہلے ہی ان کے مومن اور عمل کرنے والے ہونے کی خبر دیتے ہوئے ارشاد فرمایا:

تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا (پ٢٦، الفتح: ٢٩)

ترجمۂ کنز الایمان: تو انھیں دیکھے گا رکوع کرتے سجدے میں گرتے اللہ کا فضل و رضا چاہتے۔

تم یہ کہتے ہو کہ بندے اس بات کے مالک ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے جن اعمال کے کرنے کی خبر دی ہے وہ اسے رد کر دیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرمان کے باوجود وہ کفر پر قائم رہیں گے گویا تم نے بندوں کے لئے یہ مان لیا کہ جو انہوں نے کفر وغیرہ چاہا وہ ہو کر رہے گا اور جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی وحی میں چاہا وہ نہ ہوگا۔ یاد رکھو! تم غلط کہتے ہو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حُجّت پوری ہے جیسا کہ اس فرمان سے معلوم ہوتا ہے:

لَوْلَا كِتٰبٌ مِّنَ اللّٰهِ سَبَقَ لَمَسَّكُمْ فِيْمَاۤ اَخَذْتُمْ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ﴿۶۸﴾ (پ١٠، الانفال: ٦٨)

ترجمۂ کنز الایمان: اگر اللہ پہلے ایک بات لکھ نہ چکا ہوتا تو اے مسلمانو تم نے جو کافروں سے بدلے کا مال لے لیا اس میں تم پر بڑا عذاب آتا۔

اس سے پتا چلا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم نازل ہونے سے پہلے صحابۂ کرام عَلَيْهِمُ الرِّضْوَان نے بدر کے قیدیوں سے جو مال لیا تھا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس عمل کو پہلے ہی معاف لکھ دیا تھا۔

تم یہ کہتے ہو: اگر وہ چاہتے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کے لئے اپنے علم میں جو معافی مقرر کر دی تھی وہ اس علمِ الٰہی سے یوں نکل سکتے تھے کہ کافروں سے مال نہ لیتے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بے علم ہو جاتا۔ تو جس نے ایسا گمان کیا وہ حد سے بڑھنے والا اور جھوٹا ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایسے بہت سے انسانوں کا ذکر فرمایا ہے جو ابھی اپنے آباء کی پشتوں یا ماؤں کے پیٹوں میں تھے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے:

وَّاٰخَرِیْنَ مِنْهُمْ لَمَّا یَلْحَقُوْا بِهِمْؕ (پ۲۸، الجمعة: ۳)

ترجمۂ کنز الایمان: اور ان میں سے اوروں کو پاک کرتے اور علم عطا فرماتے ہیں جو ان اگلوں سے نہ ملے۔

مزید ارشاد فرمایا:

وَ الَّذِیْنَ جَآءُوْ مِنْۢ بَعْدِهِمْ یَقُوْلُوْنَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَ لِاِخْوَانِنَا الَّذِیْنَ سَبَقُوْنَا بِالْاِیْمَانِ (پ۲۸، الحشر: ۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور وہ جو اُن کے بعد آئے عرض کرتے ہیں اے ہمارے رب ہمیں بخش دے اور ہمارے بھائیوں کو جو ہم سے پہلے ایمان لائے۔

پس ان کے پیدا ہونے سے پہلے ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت اور ان کے لئے مغفرت کی دعا ان پر سبقت کر گئی حالانکہ بعد میں آنے والے ابھی دعا گو ہوئے تھے نہ ان سے پہلے ایمان لائے تھے، مَعْرِفَتِ خداوندی رکھنے والے جانتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا کوئی ارادہ ایسا نہیں جسے پورا ہونے سے پہلے کسی غیر کی چاہت بدل دے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایک قوم کی ہدایت کا ارادہ فرمایا تو اسے کوئی بھی گمراہ نہ کر سکا جبکہ ابلیس نے ایک جماعت کو گمراہ کرنا چاہا لیکن انہوں نے ہدایت پائی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ و ہارون عَلَیْہِمَا السَّلَام کو حکم دیا:

اِذْهَبَاۤ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ﴿۴۳﴾ فَقُوْلَا لَهٗ قَوْلًا لَّیِّنًا لَّعَلَّهٗ یَتَذَكَّرُ اَوْ یَخْشٰى ﴿۴۴﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۴۳، ۴۴)

ترجمۂ کنز الایمان: دونوں فرعون کے پاس جاؤ بیشک اُس نے سر اٹھایا تو اس سے نرم بات کہنا اس امید پر کہ وہ دھیان کرے یا کچھ ڈرے۔

جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم میں پہلے ہی سے تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام فرعون کے لئے دشمنی اور غم کا باعث ہیں جیسا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ نُرِیَ فِرْعَوْنَ وَ هَامٰنَ وَ جُنُوْدَهُمَا مِنْهُمْ

ترجمۂ کنز الایمان: اور فرعون اور ہامان اور ان کے لشکروں

مَّا كَانُوْا يَحْذَرُوْنَ ۝ (پ۲۰، القصص:۶) کو وہی دکھادیں جس کا انھیں ان کی طرف سے خطرہ ہے۔

اور تمہارا عقیدہ یہ ہے کہ ''اگر فرعون چاہتا تو حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کا حامی و مددگار بن جاتا۔'' جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

لِيَكُوْنَ لَهُمْ عَدُوًّا وَّحَزَنًا ؕ (پ۲۰، القصص:۸) ترجمۂ کنزالایمان: کہ وہ ان کا دشمن اور ان پر غم ہو۔

تمہارا یہ بھی کہنا ہے کہ ''اگر فرعون چاہتا تو غرق ہونے سے بچ جاتا'' جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اِنَّهُمْ جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ۝ (پ۲۵، الدخان:۲۴) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک وہ لشکر ڈبویا جائے گا۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے گزشتہ لوگوں کے متعلق جو وحی فرمائی ہے یہ سب اس میں باری تعالٰی کے پاس ثابت و قائم ہے جیسا کہ اس نے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی پیدائش سے پہلے ہی اپنے علمِ اَزَلی سے فرمایا:

اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً ؕ (پ۱، البقرۃ:۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: میں زمین میں اپنا نائب بنانے والا ہوں۔

پھر جس آزمائش میں آپ عَلَیْہِ السَّلَام کو مبتلا ہونا تھا اس میں مبتلا ہو کر زمین پر اُتار دیئے گئے۔ یوں ہی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علمِ اَزَلی میں تھا کہ عنقریب ابلیس کی مَذَمَّت کی جائے گی اور دھکے کھائے گا، اسے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کے آگے سجدہ کرنے کی آزمائش میں ڈالا گیا تو وہ انکار کر کے ایسا ہی ہو گیا جیسا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم میں تھا۔ حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے توبہ کے کلمات سیکھ لئے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر رحم فرمایا اور ابلیس لعنت کے درپے ہو کر گمراہ ہو گیا پھر حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو زمین پر بھیج دیا گیا جس کے لئے انہیں پیدا کیا گیا تھا، ان پر رحم کیا گیا اور ان کی توبہ بھی مقبول ہوئی جبکہ ابلیس کو اس کے تکبر کی وجہ سے مَذَمَّت، دھتکار اور غضب کے ساتھ زمین پر پھینک دیا گیا۔

تمہارا عقیدہ ہے کہ ''ابلیس اور اس کے جِنّات ساتھی اس بات کا اختیار رکھتے ہیں کہ وہ علمِ الٰہی کی تردید کر کے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم سے نکل جائیں جو اس نے یوں ارشاد فرمائی:

فَالْحَقُّ ۫ وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۝ۚ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكَ وَمِمَّنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ اَجْمَعِیْنَ ۝ (پ۲۳، صٓ: ۸۴، ۸۵)

ترجمۂ کنزالایمان: تو سچ یہ ہے اور میں سچ ہی فرماتا ہوں بے شک میں ضرور جہنم بھر دوں گا تجھ سے اور ان میں سے جتنے تیری پیروی کریں گے سب سے۔

تمہارے عقیدے سے لازم آیا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا علم ان کے ارادے کے بعد ہی نافذ ہو ورنہ نہیں۔"

اے قَدْرِیّو! تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم کی تردید کر کے خود کو ہلاکت میں ڈالنے کے درپے کیوں ہو؟ اس نے تمہیں تمہاری پیدائش تک کا علم نہیں دیا تو تمہاری جہالت اُس کے علم کو کیسے گھیر سکتی ہے؟ جو کچھ ہونا ہے عِلْمِ الٰہی اس سے عاجز نہیں اور اس کے علم سے کوئی چیز خارج نہیں کہ کوئی اسے رد کر سکے، اگر تم ہر لمحہ ایک سے دوسرا کام کرتے رہو تب بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کو تمہارے ہر کام کا علم ہے۔ فرشتے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی تخلیق سے پہلے یہ بات جانتے تھے کہ انسان زمین میں فساد اور خون ریزی کریں گے فرشتوں کو عِلْمِ غیب حاصل نہیں تھا بلکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ان کے فساد اور خون ریزی کا علم تھا اور انہوں نے یہ اٹکل سے نہیں کہا تھا بلکہ علم و حکمت والے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں سکھا دیا تھا تو اس کے سبب انہوں نے انسان کے بارے میں یہی گمان کیا اور اسے ظاہر بھی کر دیا۔

تم اس بات کا انکار کرتے ہو کہ "اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی جماعت کو راستے سے ہٹنے سے پہلے ہی ہٹا سکتا ہے اور گمراہ ہونے سے پہلے ہی انہیں گمراہ کر سکتا ہے" حالانکہ یہ تو ایسی بات ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان رکھنے والا اس میں کوئی شک نہیں کرتا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کو بندوں کی پیدائش سے بھی پہلے معلوم ہے کہ ان میں سے کون مومن ہو گا اور کون کافر، کون نیک ہو گا اور کون بد۔ کوئی شخص اس بات کی طاقت کیسے رکھ سکتا ہے کہ وہ عِلْمِ الٰہی میں مومن ہو مگر خود کافر یا عِلْمِ الٰہی میں کافر ہو مگر خود مومن ہو؟ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

اَوَمَنْ كَانَ مَيْتًا فَاَحْيَيْنٰهُ وَجَعَلْنَا لَهٗ نُوْرًا يَّمْشِيْ بِهٖ فِي النَّاسِ كَمَنْ مَّثَلُهٗ فِي الظُّلُمٰتِ لَيْسَ بِخَارِجٍ مِّنْهَا (پ۸، الانعام: ۱۲۲)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کیا وہ کہ مُردہ تھا تو ہم نے اُسے زندہ کیا اور اس کے لیے ایک نور کر دیا جس سے لوگوں میں چلتا ہے وہ اس جیسا ہو جائے گا جو اندھیروں میں ہے ان سے نکلنے والا نہیں۔

پس انسان ایسی گمراہی (کفر) میں تھا جس سے وہ اِذنِ الٰہی کے بغیر کبھی نہیں نکل سکتا تھا۔

قومِ موسیٰ اور تقدیر:

حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم نے ہدایت ملنے کے بعد ایک بے جان دَھڑ کا بچھڑا بنا لیا جس کی وجہ سے وہ گمراہ ہوئے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں معاف فرمایا تاکہ وہ لوگ شکر ادا کریں پھر حضرتِ سیِّدُنا

موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم میں سے ایک جماعت راہِ حق و انصاف پر چلنے لگی اور ویسی ہو گئی جیسا اس کے لئے تقدیرِ الٰہی میں پہلے سے مقدر تھا۔

قومِ ثمود، قومِ صالح اور تقدیر:

جب قومِ ثمود ہدایت پانے کے بعد گمراہ ہو گئی تو انہیں نہ مُعافی ملی، نہ ان پر رحم کیا گیا، عِلْمِ الٰہی کے مطابق انہیں ایک چیخ سنائی دی تو وہ اسی وقت فنا ہو گئے پھر دیگر لوگوں کے ساتھ بھی وہی ہوا جو تقدیر میں تھا کہ حضرتِ سیِّدُنا صالح عَلَیْہِ السَّلَام ان کے رسول ہوئے، اونٹنی ان کی قوم کے لئے آزمائش بنی اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں کفر کی حالت میں موت دی کیونکہ انہوں نے اونٹنی کی کونچیں کاٹی تھیں۔

شیطان اور تقدیر:

شیطان پہلے فرشتوں کی طرح تسبیح وعبادت میں مشغول تھا، اسے آزمائش میں ڈالا گیا تو اس نے نافرمانی کی، پس اسے مردود قرار دے دیا گیا۔

سیدنا آدم و یوسف عَلَیْہِمَا السَّلَام اور تقدیر:

حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے لغزش ہوئی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان پر رحم فرمایا۔ حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام لغزش کا ارادہ کرتے مگر وہ بُھلا دیئے گئے اور حضرتِ سیِّدُنا یوسف عَلَیْہِ السَّلَام لغزش کا ارادہ کرتے مگر وہ بچا لئے گئے۔ تو بتاؤ! اس وقت قدرت واِختیار کہاں تھا؟ کیا ان کے قدرت واختیار نے یہ فائدہ دیا کہ ان واقعات میں سے جسے ہونا تھا وہ نہ ہوتا یا جسے نہ ہونا تھا وہ ہو جاتا؟ اس سے تم پر حُجَّت واضح ہو گئی اور جو تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بارے میں کہتے ہو وہ اس سے پاک، بہت بلند اور بہت قدرت والا ہے۔

قدریہ کا حق سے انکار اور اس کا جواب:

تم اس بات کا انکار کرتے ہو کہ "کسی کی قسمت میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے ہدایت یا گمراہی غالب آسکتی ہے[1]۔" اور حقیقت یہ ہے کہ وہ تمہارے خیالات سے بھی باخبر ہے اور اعمال میں تمہیں اختیار دیا ہے

---

[1]...دعوتِ اسلامی کے اشاعتی ادارے مکتبۃ المدینہ کی مطبوعہ 1250 صفحات پر مشتمل کتاب بہارِ شریعت، جلد اول، حصہ 1، صفحہ 11 پر صَدْرُ الشَّرِیْعَہ، بَدْرُ الطَّرِیْقَہ حضرت علامہ مولانا مفتی محمد امجد علی اعظمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں: ...

اگر تم ایمان کو پسند کر لو تو جنتی ہو جاؤ گے۔ پھر یہ کہ اہلِ سنت وجماعت نے قرآنِ کریم کی تصدیق میں جو حدیثِ رسول پیش کی تم نے اپنی جہالت سے (اس کا انکار کرکے) اسے اپنے لئے گناہ بنالیا اور تمہارا یہ عمل ایک اور بڑے گناہ (حدیث کی تکذیب وطعن) کو جنم دے رہا ہے۔ وہ حدیث یہ ہے کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی کہ ”ہم جو کرتے ہیں اس کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے، کیا یہ پہلے سے طے ہے یا ہم خود اس کا آغاز کرتے ہیں؟ تو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: یہ سب کچھ پہلے سے مُقَرَّر کر دیا گیا ہے۔“ اے قَدَرِیّو! تم نے اس کی تکذیب کرکے حدیث پر طعن کیا حالانکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا سکھانا ان کے علم میں ہے پھر تم یہ بھی کہتے ہو ”اگر ہم میں اس کے علم سے نکلنے کی طاقت نہ ہو تو یہ جَبْر ہے۔“ اور جبر تمہارے نزدیک ظلم ہے تو اس طرح تم نے مخلوق کے متعلق عِلْمِ الٰہی کے نفاذ کو ظلم قرار دے دیا جبکہ حدیثِ پاک میں آیا ہے کہ ”جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کو پیدا فرمایا تو ان کی تمام اولاد کو اپنے سامنے پھیلایا پھر جنتیوں کو لکھ لیا حالانکہ انہوں نے اعمال نہیں کئے تھے اور دوزخیوں کو بھی لکھ لیا جبکہ انہوں نے بھی کوئی عمل نہیں کیا تھا۔“ حضرتِ سیِّدُنا سہل بن حُنَیف رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جنگِ صفین کے موقع پر فرمایا: اے لوگو! تمہاری جو رائے دین کے خلاف ہو اسے غلط قرار دو، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر ہم ابُوجَنْدل کے دن رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے حکم کو رد کرنے پر قادر ہوتے تو کر دیتے، خدا کی قسم! ہم نے اپنے کاندھوں پر تلواریں اس لئے اٹھائی ہوئی ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم پر وہ معاملہ آسان کر دے جسے ہم تمہارے اس (یعنی جنگِ صفین کے) معاملے سے پہلے جانتے ہیں۔

خیر و شر کے بارے میں قدریہ کا عقیدہ:

تم اپنی جہالت کے سبب دعوتِ حق کا اظہار باطل تاویلات سے اس طرح کرتے ہو کہ لوگوں کو عِلْمِ الٰہی کی تردید کی دعوت دیتے ہو اور کہتے ہو کہ ”نیکی کا خالق اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے اور بدی کے خالق ہم خود ہیں۔“ (مَعَاذَ اللہ)

……ہر بھلائی، بُرائی اس (یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ) نے اپنے عِلْمِ اَزَلی کے موافق مقدر فرمادی ہے، جیسا ہونے والا تھا اور جو جیسا کرنے والا تھا، اپنے علم سے جانا اور وہی لکھ لیا تو یہ نہیں کہ جیسا اس نے لکھ دیا ویسا ہم کو کرنا پڑتا ہے، بلکہ جیسا ہم کرنے والے تھے ویسا اس نے لکھ دیا۔ زید کے ذمہ بُرائی لکھی اس لیے کہ زید بُرائی کرنے والا تھا، اگر زید بھلائی کرنے والا ہوتا وہ اس کے لیے بھلائی لکھتا تو اس کے علم یا اس کے لکھ دینے نے کسی کو مجبور نہیں کر دیا۔

اہلسنت وجماعت کا عقیدہ:

تم جنہیں اپنا پیشوا سمجھتے ہو حالانکہ وہ اہلسنت ہیں ان کا تو عقیدہ یہ ہے کہ ”نیکی کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے ہونا اس کے عِلْمِ اَزَلی میں ہے اور بُرائی کا ہماری جانب سے ہونا بھی اس کے عِلْمِ اَزَلی میں ہے“ جبکہ تم کہتے ہو: ایسا نہیں ہے بلکہ نیکیوں کا صدور بھی ہم سے ہی ہوتا ہے جیسے بدی کا صدور ہم سے ہوتا ہے۔ یہ تمہاری طرف سے کتابُ اللہ کی تردید اور دین میں بگاڑ پیدا کرنے کی کوشش ہے۔ جب قَدَرِیّہ کا یہ قول ظاہر ہوا تو حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا: ”یہ اس اُمّت کا پہلا شرک ہے۔ بخدا! ان کے گندے خیالات ختم نہیں ہونگے حتّٰی کہ یہ لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کو خیر کا خالق ہونے سے بھی خارج ماننے لگیں گے جیسے انہوں نے اسے شر کا خالق ہونے سے خارج مانا ہے۔“

قدریوں کا عقیدہ:

تم اپنی جہالت کے سبب یہ گمان کرتے ہو کہ ”جو عِلْمِ الٰہی میں گمراہ ہو پھر وہ ہدایت پا گیا تو وہ اس ہدایت کا پہلے سے ہی مالک تھا حتّٰی کہ اس کا ہدایت یافتہ ہونا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے علم میں نہیں تھا اور جس کا سینہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسلام کے لئے کھولا تو وہ اُس کے کھولنے سے پہلے ہی اپنا سینہ کھولنے کا اختیار رکھتا تھا اور اگر وہ مومن تھا پھر کفر کیا تو اس نے اپنی مرضی سے کیا اور وہ اس کا مالک تھا اور اس کا کفر اپنانے کا ارادہ اس کے ایمان کے بارے میں مَشِیّتِ خداوندی سے زیادہ قائم ہونے والا ہے۔“ (اَلْعِیاذُ بِاللہ)

اس عقیدے کا رد:

میں (عُمَر بن عبدُ العزیز) گواہی دیتا ہوں کہ بندہ جو بھی نیکی کرتا ہے وہ اپنی مدد آپ نہیں کرتا اور جو بھی بُرائی کرتا ہے تو اس پر بھی اس کے پاس کوئی حُجّت نہیں ہوتی۔ فضل تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کے ہاتھ ہے وہ جسے چاہے دے اور اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام لوگوں کو ہدایت دینا چاہے تو ضرور اس کا حکم گمراہوں پر بھی نافذ ہو گا حتّٰی کہ وہ ہدایت پا جائیں گے۔

مَشِیّتِ خداوندی کے بارے میں قدریہ کا عقیدہ:

تمہارا عقیدہ یہ ہے کہ ”اس نے اپنی مشیت سے نیکی اور گناہ کرنے کا اختیار تمہارے سپرد کر دیا ہے،

اس نے تمہارے اعمال کے معاملے میں تمہارے متعلق اپنے علمِ اَزَلی کو غیر اہم جانا اور اس نے اپنی مشیت کو تمہاری مشیت کے تابع کر دیا ہے۔" (مَعَاذَاللہ)

اس عقیدے کارد:

افسوس ہے تم پر، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! بنی اسرائیل کی مرضی ان پر نہیں چلی جب انہوں نے کتابُ اللہ (یعنی تورات) کے اَحکام ماننے سے انکار کیا جس کا انہیں مضبوطی سے تھامنے کا حکم تھا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پہاڑ کو اٹھا کر سائبان کی طرح ان پر معلق کر دیا تو کیا تم نے ان گمراہ لوگوں میں سے کسی کی مرضی چلتی دیکھی؟ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی ہدایت کا ارادہ فرمایا حتّٰی کہ انہیں ارضِ مُقدَّسہ میں اسلام کے لئے تلوار کے ساتھ داخل فرما دیا حالانکہ وہ اس بارے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تقدیر پر راضی نہ تھے۔

کیا حضرتِ سیِّدُنا یونس عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کی مرضی اس وقت چلی جب انہوں نے ایمان لانے سے انکار کیا حتّٰی کہ عذاب ان پر سائبان بن گیا جسے دیکھ کر وہ ایمان لے آئے اور ان کا ایمان قبول کر لیا گیا اور ان کے علاوہ کا ایمان رد کر دیا اور ان سے قبول نہ فرمایا جیسا کہ اِرشادِ باری تعالیٰ ہے:

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْۤا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ وَ كَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهٖ مُشْرِكِیْنَ(۸۴) فَلَمْ یَكُ یَنْفَعُهُمْ اِیْمَانُهُمْ لَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَاؕ سُنَّتَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ فِیْ عِبَادِهٖۚ

(پ۲۴، المؤمن: ۸۴، ۸۵)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھا بولے ہم ایک اللہ پر ایمان لائے اور جو اس کے شریک کرتے تھے اُن سے منکر ہوئے تو ان کے ایمان نے انھیں کام نہ دیا جب انھوں نے ہمارا عذاب دیکھ لیا اللہ کا دستور جو اس کے بندوں میں گزر چکا۔

اس سے مراد وہ عِلمِ الٰہی ہے جو اس کے بندوں کے حق میں پہلے سے طے شدہ ہے۔ اور ارشاد فرمایا:

وَ خَسِرَ هُنَالِكَ الْكٰفِرُوْنَ(۸۵) (پ۲۴، المؤمن: ۸۵) ترجمۂ کنزالایمان: اور وہاں کافر گھاٹے میں رہے۔

اور یہ ان کا ٹھکانا تھا جو عِلمِ الٰہی میں تھا کہ وہ انبیا پر ایمان لائے بغیر ہلاک ہو جائیں گے بلکہ ہدایت و گمراہی، کفر و ایمان اور خیر و شر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قدرت و اختیار میں ہے وہ جسے چاہے ہدایت دے اور جسے چاہے چھوڑ دے کہ وہ اپنی سرکشی میں بھٹکا کریں۔ اسی لئے حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی:

وَ اجْنُبْنِیْ وَ بَنِیَّ اَنْ نَّعْبُدَ الْاَصْنَامَ ﴿۳۵﴾ (پ۱۳، ابراھیم: ۳۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور مجھے اور میرے بیٹوں کو بتوں کے پوجنے سے بچا۔

اور یہ بھی عرض کی:

رَبَّنَا وَ اجْعَلْنَا مُسْلِمَیْنِ لَكَ وَ مِنْ ذُرِّیَّتِنَاۤ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ (پ۱، البقرۃ: ۱۲۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اے ربّ ہمارے اور کر ہمیں تیرے حضور گردن رکھنے والے اور ہماری اولاد میں سے ایک امت تیری فرمانبردار۔

یعنی ایمان اور اسلام تیرے دستِ قدرت میں ہے اور جو بتوں کی پوجا کرے اس کی پوجا بھی تیرے ہی قبضۂ قدرت میں ہے۔ اے قَدَرِیَو! تم نے تو اس کا انکار کیا اور مشیّتِ الٰہی کے بجائے خود کو اس کا مالک مان لیا۔

موت کے بارے میں باطل عقیدے کا رد:

تمہارا عقیدہ ہے کہ "قتل ہو جانا موت کے وقت سے پہلے مر جانا ہے۔" جبکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کتاب میں اسے موت کا نام دیا ہے پس حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کے بارے میں ارشاد فرمایا:

وَ سَلٰمٌ عَلَیْهِ یَوْمَ وُلِدَ وَ یَوْمَ یَمُوْتُ وَ یَوْمَ یُبْعَثُ حَیًّا ﴿۱۵﴾ (پ۱۶، مریم: ۱۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور سلامتی ہے اس پر جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرے گا اور جس دن زندہ اٹھایا جائے گا۔

حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ عَلَیْہِ السَّلَام کو قتل کیا گیا تھا اور آیت میں اسے موت کہا گیا ہے۔ وہ شخص جو کافروں سے قتال کر کے شہادت کی موت پائے یا قتلِ عمد کے سبب مر جائے یا قتلِ خطا سے مر جائے وہ ایسا ہی ہے جو کسی مرض کی وجہ سے مر جائے یا ناگہانی طور پر مر جائے۔ یہ تمام صورتیں موت ہی ہیں کہ ایک مُقرَّرہ مدت پوری ہو گئی، رزق تمام ہو گیا، آخری نشانِ قدم تک رسائی ہوئی اور بندہ (دنیا میں) اپنے ٹھکانے کو پہنچا۔ فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

وَ مَا كَانَ لِنَفْسٍ اَنْ تَمُوْتَ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ كِتٰبًا مُّؤَجَّلًا (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کوئی جان بے حکمِ خدا مر ہی نہیں سکتی سب کا وقت لکھا رکھا ہے۔

جب تک دنیا میں کسی کی عُمر کا ایک لمحہ باقی ہے وہ مکمل نہ ہو جائے، جہاں قدم کا لگنا لکھا ہے وہ لگ نہ

جائے، رزق کا ذرہ برابر دانا جب تک پورا نہ مل جائے اور جہاں موت آنی ہے جب تک وہاں پہنچ نہ جائے اس وقت تک کسی کو موت نہیں آسکتی۔ اس کی تائید اس فرمانِ باری تعالیٰ سے ہوتی ہے:

قُلْ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا سَتُغْلَبُوْنَ وَ تُحْشَرُوْنَ اِلٰى جَهَنَّمَؕ (پ۳، اٰل عمران: ۱۲)

ترجمۂ کنزالایمان: فرمادو کافروں سے کوئی دم جاتا ہے کہ تم مغلوب ہوگے اور دوزخ کی طرف ہانکے جاؤ گے۔

اس آیتِ مُبارَکہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کافروں اور مشرکوں کو دنیا میں قتل اور آخرت میں دوزخ کے عذاب کی خبر دی حالانکہ اس وقت وہ مکہ میں زندہ تھے جبکہ تم کہتے ہو" جن دو عذابوں کے نازل ہونے کی خبر اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دی تھی اس میں وہ عِلْمِ الٰہی کو جھٹلانے کا اختیار رکھتے ہیں۔" فرمانِ باری تعالیٰ ہے:

ثَانِیَ عِطْفِهٖ لِیُضِلَّ عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِؕ لَهٗ فِی الدُّنْیَا خِزْیٌ (پ۱۷، الحج: ۹)

ترجمۂ کنزالایمان: حق سے اپنی گردن موڑے ہوئے تاکہ اللہ کی راہ سے بہکا دے اس کے لیے دنیا میں رسوائی ہے۔

یعنی بدر کے دن قتل ہونا۔

وَّ نُذِیْقُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ عَذَابَ الْحَرِیْقِ(۹) (پ۱۷، الحج: ۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور قیامت کے دن ہم اُسے آگ کا عذاب چکھائیں گے۔

قدریہ فرقے کو دعوتِ فکر:

قَدَرِیّو! اس معاملے پر غور کرلو جس میں تمہاری رائے نے تمہیں مبتلا کر دیا اور اسے بھی دیکھ لو کہ اگر اس نے تم پر رحم نہ کیا تو اس کے عِلْمِ ازلی کے مطابق تمہارے لئے اس میں بد بختی لکھ دی گئی ہے۔ پھر حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمان سنو: اسلام کی بنیاد تین اعمال پر ہے پہلا عمل جہاد ہے جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بعثت سے قیامت تک جاری رہے گا اس میں مسلمانوں کی ایک جماعت شریک ہوگی جو دجال کے ساتھ قتال کرے گی کسی ظالِم کا ظلم اور عادِل کا عدل انہیں اپنے مقصد سے نہ ہٹا سکے گا، دوسرا عمل یہ ہے کہ مسلمانوں کی تکفیر نہ کرو، نہ ان پر شرک کا حکم لگاؤ اور تیسرا عمل یہ ہے کہ ہر اچھی بُری تقدیر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے ہے۔

تم نے اسلام سے جہاد کا ستون توڑ ڈالا، اپنی بدعت کی وجہ سے اسے چھوڑ دیا، تم نے اس امت پر کفر کے

فتوے لگا کر اپنی شہادت توڑ دی اور اپنی بدعت کے سبب ان سے الگ ہو گئے، تم نے ہر قسم کی تقدیر کا انکار کیا، موت کے مُقَرَّرہ وقت کا انکار کیا، اعمال اور رزق کے منکر ہوئے تو اب تمہارے ہاتھوں میں ایسا کوئی وصف نہیں بچا جس پر اسلام کی بنیاد ہے تم تو اسے توڑ کر اس سے خارج ہو گئے۔

سیِّدُنا عبدُ الْمَلِک بن عُمَر بن عبدُ الْعَزِیْز رحمۃُ اللہِ علیہما

امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بہت ہوشیار، بہت مُحتاط، حق کو نافذ کرنے اور باطل کو مٹانے والے تھے۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: خطروں سے ہوشیار اور باطل سے دور رہنے کا نام تَصَوُّف ہے۔

کوئی لمحہ نفاذِ حق سے خالی نہ ہو:

﴿7478﴾... حضرتِ سیِّدُنا سیّار ابُو الحکم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ ماجد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز سے کہا کرتے تھے: ابا جان! آپ حق قائم کیجئے اگرچہ دن کا ایک لمحہ باقی ہو۔

بیٹا ہو تو ایسا:

﴿7479﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحییٰ بن یعلیٰ محاربی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی سے مروی ہے کہ ایک شامی بزرگ کا بیان ہے: ہمارے خیال میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو عبادت کا ذوق و شوق اپنے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو دیکھ کر حاصل ہوا۔

﴿7480﴾... حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان بن حبیب مُحارِبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ گرامی کے دورِ خلافت میں طاعون کے مرض میں مبتلا ہو کر وفات پا گئے

تھے۔ آپ فرمایا کرتے تھے: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے اپنے والد سب سے زیادہ عزیز ہیں لیکن مجھے ان کی خلافت سے زیادہ ان کی موت محبوب ہے۔

﴿7481﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ابنِ شَوْذَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی زوجۂ محترمہ کنگھی کئے، پاجامہ، چادر اور جوتیاں پہنے ان کے پاس آئیں، آپ نے ان کی طرف دیکھا تو فرمایا: عِدت گزار، عِدت گزار (یعنی انہیں طلاق دے دی)[1]۔

عدل و انصاف کی زبردست حمایت:

﴿7482﴾... حضرتِ سَیِّدُنا مَیْمُون بن مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان کا بیان ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے والدِ محترم سے عرض کی: ابا جان! آپ جو عدل کرنا چاہتے ہیں اسے کر گزرنے سے آپ کو کس نے روکا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! مجھے اس بات کی پروا نہیں کہ اس کی وجہ سے مجھے اور آپ کو ہانڈیوں میں اُبالا جائے۔ فرمایا: بیٹا! میں لوگوں کو دشواریاں جھیلنے کا عادی بنا رہا ہوں، میں چاہتا ہوں کہ عدل کا معاملہ زندہ کر دوں اور میں اس عمل پر کاربند رہوں گا حتّٰی کہ میں اس کے ساتھ ساتھ ان کے دل سے دنیاوی لالچ بھی نکال دوں گا پھر لوگ دنیا سے نفرت کرنے لگیں گے اور آخرت کے لئے زندگی گزاریں گے۔

بھلائی پر مددگار:

﴿7483﴾... حضرتِ سَیِّدُنا ہِشام بن حَسّان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضرتِ سَیِّدُنا عُمَر بن عَبْدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اپنے غلام مُزاحِم سے کہا: تمہارے خیال کے مطابق ہمیں مسلمانوں کا کتنا مال ملا ہوگا؟ عرض کی: اے امیر المؤمنین! کیا آپ جانتے ہیں کہ (اگر مال لوٹا دیا تو) آپ کے گھر والوں کے لئے کیا بچے گا؟ فرمایا: ہاں، ان کے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کافی ہے۔ حضرت سَیِّدُنا مُزاحِم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں وہاں سے نکلا تو امیر المؤمنین کے صاحبزادے حضرتِ سَیِّدُنا عَبْدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے میری ملاقات

---

[1]... حضرت سَیِّدُنا عَبْدُ الملک بن عُمَر بن عَبْدُ العزیز رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا نے دنیا سے بے رغبتی کی وجہ اپنے اجتہاد سے ایسا کیا، عورت کے لئے مستحب ہے کہ بن سنور کر شوہر کے سامنے حاضر ہو۔ ہر کس و ناقص کو ان کے اس عمل کی پیروی کرنے کی اجازت نہیں۔

ہوئی میں نے ان سے کہا: کیا آپ جانتے ہیں کہ امیر المؤمنین نے کیا فرمایا ہے؟ پوچھا: کیا فرمایا ہے؟ میں نے کہا: امیر المؤمنین نے مجھ سے پوچھا: تمہارے خیال کے مطابق ہمیں مسلمانوں کا کتنا مال ملا ہو گا؟ میں نے عرض کی: اے امیر المومنین! کیا آپ جانتے ہیں کہ (اگر مال لوٹا دیا تو) آپ کے گھر والوں کے لئے کیا بچے گا؟ فرمایا: ہاں، اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی انہیں کافی ہے۔ صاحبزادے نے فرمایا: اے مزاحم! تم کتنے بُرے وزیر ہو۔ یہ کہہ کر خود امیر المؤمنین کے پاس ملاقات کے لئے گئے تو دربان سے فرمایا: جاؤ میرے لئے اجازت طلب کرو۔ اس نے کہا: آپ کے والد محترم کو دن رات میں صرف یہی وقت آرام کا ملتا ہے۔ آپ نے فرمایا: ملنا ضروری ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے اندر سے ان کی گفتگو سن کر فرمایا: دروازے پر کون ہے؟ دربان نے عرض کی: آپ کے صاحب زادے عبدُ الملک ہیں۔ فرمایا: انہیں آنے دو۔ جب آپ اندر آئے تو انہوں نے فرمایا: اس وقت کیسے آنا ہوا؟ عرض کی: ایک بات کرنے کے لئے آیا ہوں، مُزاحِم نے مجھے ایسی ایسی بات بتائی ہے۔ امیر المؤمنین نے فرمایا: ہاں، میں نے ایسا کہا ہے، تمہاری کیا رائے ہے؟ کہا: میں چاہتا ہوں کہ آپ اسے فوراً لوٹا دیجئے۔ فرمایا: نماز کے لئے جاؤں گا تو منبر پر کھڑے ہو کر لوگوں کو ان کا مال واپس کر دوں گا۔ بیٹے نے عرض کی: کیا آپ کو امید ہے کہ آپ نماز کے وقت تک زندہ رہیں گے؟ امیر المؤمنین نے فرمایا: ابھی کئے دیتا ہوں۔ چنانچہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز اسی وقت باہر تشریف لائے اور یہ ندا کروا دی "اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَہ" اور خود منبر پر تشریف فرما ہو کر لوگوں کو ان کا مال واپس لوٹا دیا۔

﴿7484﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمُبِیْن بیان کرتے ہیں: ایک مرتبہ ہم حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر تھے، جب ہم مُنْتَشِر ہو گئے تو آپ نے "اَلصَّلٰوۃُ جَامِعَہ" کی ندا لگوا کر دوبارہ لوگوں کو مسجد میں اِکٹھا کیا، میں مسجد میں گیا تو دیکھا کہ امیر المؤمنین منبر پر موجود تھے، آپ نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کرنے کے بعد فرمایا: بنو امیہ کے اُمَرا نے ہمیں تحائف دیئے جن کا لینا ہمارے لئے مناسب نہیں تھا اور نہ ان کے لئے دینا مناسب تھا، مجھے یقین تھا کہ اس مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا مجھے پوچھنے والا کوئی نہیں، لیکن میں آج سے اپنے اور اپنے گھر والوں سے وہ مال لوٹانے کا آغاز کر رہا ہوں۔ پھر اپنے غلام سے فرمایا: مزاحم! ان کے سامنے ان تحائف کی تحریریں پڑھو تو وہ ایک کے بعد ایک تحریر

پڑھتے جاتے (اس کے مطابق لوگوں کو ان کا مال دیا جاتا رہا) اور آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ ان سے وہ تحریریں لے کر اپنے ہاتھ میں موجود قینچی سے کاٹتے جاتے حتّٰی کہ ظہر کی اذان شروع ہو گئی۔

والد کو نصیحت:

﴿7485﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَعْوَنہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنے لگے: اگر آپ نے حق کو زندہ اور باطل کو مردہ نہ کیا تو بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہو کر کیا جواب دیں گے؟ فرمایا: بیٹا! ذرا اطمینان سے میری بات سنو، تمہارے آباء واجداد نے لوگوں کو حق سے دھوکے میں رکھا حتّٰی کہ اُمورِ خلافت میرے سپرد ہو گئے، ان کا شر آگے بڑھ چکا تھا اور بھلائی پیچھے رہ گئی تھی، لیکن کیا میری اچھائی کے لئے یہ بات کافی نہیں کہ میں ہر روز ایک حق کو زندہ کروں اور ایک باطل کو مٹادوں حتّٰی کہ اسی حالت میں مجھے موت آجائے؟

بہترین مشیر:

﴿7486﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَیْمُون بن مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے مجھے، حضرتِ سیِّدُنا مکحول اور حضرتِ سیِّدُنا ابُو قِلابہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا کو اپنے پاس بلا کر پوچھا: لوگوں سے ظُلْمًا لئے گئے مال کے بارے میں آپ حضرات کی کیا رائے ہے؟ حضرتِ سیِّدُنا مکحول رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے بہت نرم بات کہی جسے امیر المؤمنین نے ناپسند کیا اور فرمایا: میرے خیال سے آپ یہ عمل پھر سے دُہرانا چاہتے ہیں۔ پھر میری طرف سوالیہ نظروں سے دیکھا تو میں نے کہا: امیر المؤمنین! اپنے صاحب زادے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کو بُلوا کر یہ معاملہ ان کے سامنے رکھ دیجئے کیونکہ آپ کو ان کے سوا کوئی رائے نہیں دے سکتا، لہٰذا آپ نے ایک درباری سے فرمایا: عبدُ الملک کو بُلالاؤ۔ جب وہ آئے تو آپ نے ان سے فرمایا: لوگوں سے ظُلْمًا لئے گئے مال کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟ لوگ اپنا حق لینے آئے ہیں اور ہم جانتے ہیں کہ وہ اَموال کہاں ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: میری رائے ہے کہ آپ وہ مال لوگوں کو لوٹادیں اگر آپ نے ایسا نہ کیا تو آپ بھی غَصَب کرنے والوں میں شامل ہوں گے۔

اولاد ہو تو ایسی:

﴿7487﴾... مدینہ وشام میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے کاتب کے فرائض سر انجام دینے والے حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُ المَلِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد محترم حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے پاس آکر کہنے لگے: لوگوں کا حق لوٹانے کے متعلق آپ نے مزاحم سے جو بات چیت کی تھی اس کا کیا ہوا؟ امیر المؤمنین نے فرمایا: میں اسے ضرور پورا کروں گا پھر دونوں ہاتھ اٹھا کر کہنے لگے: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے میری اولاد کو دینی معاملات میں میرا مددگار بنایا پھر فرمایا: بیٹا! اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں ظہر کی نماز کے لئے جاؤں گا تو لوگوں کے سامنے منبر پر کھڑے ہو کر وہ تمام مال لوٹا دوں گا۔ بیٹے نے عرض کی: امیر المؤمنین! ظہر کی نماز تک آپ کی زندگی کی ضمانت کون دے گا اور اگر آپ زندہ بھی رہے تو کون اس بات کی ضمانت دے گا کہ ظہر تک آپ کی نیت سلامت رہے گی؟ امیر المؤمنین نے فرمایا: لوگ قیلولہ کرنے کے لئے جا چکے ہیں۔ صاحب زادے نے عرض کی: آپ منادی کو کہہ دیجئے کہ وہ لوگوں کو نماز کے لئے جمع ہونے کی ندا لگائے تاکہ لوگ مسجد میں جمع ہو جائیں۔ چنانچہ منادی نے امیر المؤمنین کے حکم پر ندا کی تو لوگ جمع ہو گئے، آپ کے پاس ایک ٹوکری یا ایک برتن لایا گیا جس میں کاغذات تھے (جن پر لوگوں کے نام مع حقوق درج تھے)، امیر المؤمنین کے پاس قینچی تھی (آپ ہر فرد کو بلا کر اس کا حق دیتے) پھر قینچی سے اس کاغذ کو کاٹ دیتے حتّٰی کہ ظہر کی اذان ہونے لگی۔

ایک ہی گھر کے تین بہترین افراد:

﴿7488﴾... حضرتِ سیِّدُنا مَیْمُون بن مِہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان فرماتے ہیں: میں نے کسی گھر میں ایسے تین اَفراد نہیں دیکھے جو حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز، ان کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ المَلِک اور اُن کے غُلام مُزاحِم عَلَیْہِمُ الرَّحْمَہ سے بہتر ہوں۔

بیٹے کی تدفین اور والد کے جذبات:

﴿7489﴾... زِیاد بن ابُو حَسّان کا بیان ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ المَلِک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی تدفین کے وقت میں وہاں موجود تھا۔ لوگوں نے تدفین کے عمل سے

فراغت پاکر زیتون کی ایک لکڑی قبر کے سرہانے اور دوسری پاؤں کی جانب لگادی، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز اس طرح قبلہ رخ کھڑے ہوگئے کہ قبر آپ کے سامنے تھی، لوگ بھی آپ کے اردگرد کھڑے ہوگئے پھر فرمایا: اے میرے بیٹے! اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے، تم اپنے باپ کے فرمانبردار تھے، بخدا! جب سے تم پیدا ہوئے میں تم سے خوش رہا، خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تم سے اتنا زیادہ خوش اور تمہارے سبب بارگاہِ الٰہی سے اپنے حصے کا اس قدر امیدوار تمہیں اس جگہ رکھنے سے پہلے کبھی نہیں تھا جس جگہ تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پہنچایا، اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے، تمہاری خطاؤں سے درگزر فرمائے، تمہارے اَعمال کی بہترین جزا عطا فرمائے اور جو بھی حاضر و غائب شخص تمہارے لئے دعائے خیر کرے اس پر بھی رحم فرمائے۔ ہم اس کے فیصلے پر راضی ہیں اور مُعاملہ اسی کے سپرد ہے، تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے جو تمام جہانوں کا پالنے والا۔ پھر آپ وہاں سے تشریف لے گئے۔

والد کی آنکھوں کی ٹھنڈک:

﴿7490﴾... علی بن حُصَین کا بیان ہے کہ میری موجودگی میں حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز پر پے در پے مصیبتیں آئیں، پہلے ان کے بھائی کا انتقال ہوا پھر ان کے سب سے عزیز غلام مزاحم فوت ہو گئے پھر آپ کے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عبدُالملک رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا وصال ہوگیا، آپ نے بیٹے کے وصال پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کی پھر فرمایا: میں نے اسے (پیدائش کے بعد) جب ایک کپڑے میں لپیٹ کر دودھ پلانے والی عورتوں کے حوالے کیا اس وقت سے آج تک مجھے اس سے خوشی اور آنکھوں کی ٹھنڈک ملی اور آج اسے اس حال میں دیکھ کر آنکھیں جتنی ٹھنڈی ہوئی ہیں پہلے کبھی نہیں ہوئیں۔

امیرالمؤمنین کا عبرت آموز خط:

﴿7491﴾... حضرتِ سیِّدُنا حزم رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ہمیں کسی نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْعَزِیْز نے اپنے بیٹے حضرتِ سیِّدُنا عبدُالملک رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی وفات کے بعد حضرتِ سیِّدُنا عبدُالحمید بن عبدُالرحمٰن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان کو ایک مکتوب روانہ کیا جس کا مضمون کچھ یوں تھا: امابعد! اللہ عَزَّوَجَلَّ کا نام بابرکت اور اس کا ذکر سب سے بلند ہے، جب سے اس نے اپنی مخلوق کو پیدا کیا تو ان کے لئے

موت اور اپنی طرف لوٹنا لکھ دیا، اس نے اپنی نازل کردہ سچی کتاب کی حفاظت اپنے عِلْمِ اَزَلی سے کی، فرشتوں کو اس کی حقانیت پر گواہ بنایا اس میں ارشاد فرمایا: بے شک زمین اور اِس پر موجود ہر شے کا مالک وہی ہے اور اسی کی طرف مخلوق کو پھرنا ہے، پھر اپنے نبی عَلَیْہِ السَّلَام سے ارشاد فرمایا:

وَمَا جَعَلْنَا لِبَشَرٍ مِّنْ قَبْلِكَ الْخُلْدَ ۭ اَفَا۟ىِٕنْ مِّتَّ فَهُمُ الْخٰلِدُوْنَ ﴿۳۴﴾ (پ۱۷، الانبیاء: ۳۴)

ترجمۂ کنزالایمان: اور ہم نے تم سے پہلے کسی آدمی کے لئے دنیا میں ہمیشگی نہ بنائی تو کیا اگر تم انتقال فرماؤ تو یہ ہمیشہ رہیں گے۔

ایک مقام پر ارشاد فرمایا:

مِنْهَا خَلَقْنٰكُمْ وَفِيْهَا نُعِيْدُكُمْ وَمِنْهَا نُخْرِجُكُمْ تَارَةً اُخْرٰى ﴿۵۵﴾ (پ۱۶، طٰہٰ: ۵۵)

ترجمۂ کنزالایمان: ہم نے زمین ہی سے تمہیں بنایا اور اسی میں تمہیں پھر لے جائیں گے اور اسی سے تمہیں دوبارہ نکالیں گے۔

موت لوگوں کے لئے دنیا میں ایک راستہ ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے کسی بھی نیک یا بد کی قسمت میں ہمیشہ کا رہنا نہیں لکھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا والوں میں اپنے فرمانبرداروں کو بھانے والا ثواب دے کر اور بلاؤں کی صورت میں اپنے نافرمانوں سے انتقام لے کر خوش نہیں ہوتا، دنیا والوں کی پسندیدہ اور ناپسندیدہ ہر شے یہیں رہ جائے گی، دنیا اپنے آغاز سے انجام تک اسی طرح رہے گی تاکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ جانچے کہ اس کے بندوں میں کس کا عمل زیادہ اچھا ہے، تو جو دنیا سے اس حال میں گیا کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فرماں بردار اور پسندیدہ یعنی انبیائے کرام اور ہدایت یافتہ ائمہ کی پیروی کرتا رہا جن کی اقتدا کا حکم اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی کے ذریعے دیا تو اس صورت میں فضلِ خداوندی سے ہمیشہ کے لئے اس کا ٹھکانا جنت ہے جس میں اسے کوئی تکلیف ہوگی نہ تھکن اور جو دنیا سے اس حال میں گیا کہ وہ نافرمانی یا نافرمان لوگوں کی پیروی کرتا رہا تو اسے لمبے عرصے تک جہنم کا سامنا کرنا پڑے گا اور وہ خود کو اس مقام پر لے گیا جسے برداشت کرنے کی اس میں طاقت نہیں، میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو اس کی رحمت کا واسطہ دے کر سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں ساری زندگی اپنی فرمانبرداری والے کام کرنے اور قرآنِ کریم کی تعلیمات پر عمل پیرا ہونے کی توفیق عطا فرمائے اور جب ہم اس دنیا سے رخصت ہو کر اپنے نبی اور اُن ائمہ کی بارگاہ میں جائیں جن کی پیروی کا ہمیں حکم دیا گیا ہے تو اس وقت ہم اس کے چُنے ہوئے پسندیدہ بندوں میں سے ہوں، میں اس کی رحمت کا واسطہ دے کر اس سے سوال کرتا ہوں کہ وہ ہمیں دنیا میں بُرے کاموں اور قیامت کے دن عذاب سے محفوظ فرمائے،

امیر المؤمنین کا بیٹا عبدُ الملک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندوں میں سے ایک بندہ تھا، اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس پر اور اس کے باپ پر بہت احسان فرمایا، اس نے جب تک چاہا اسے زندگی دی اور جب چاہا اس کی روح قبض فرمالی، میرے گمان کے مطابق یہ موت کو پسند کرتا تھا اور اس مُعاملے میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے اچھی امید رکھتا تھا، میں اس بات سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتا ہوں کہ میں وہ چیز پسند کروں جو میرے رب عَزَّوَجَلَّ کو ناپسند ہو کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے مجھ پر آزمائش ہو یا مجھ پر اس کا احسان ونعمت ہو کسی حال میں بھی مخالفت درست نہیں اور بارگاہ خداوندی میں مجھے جو کہنا تھا وہ کہہ چکا، تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس سے ثواب اور اس کے سچے وعدے یعنی مغفرت کی میں امید رکھتا ہوں، ہم اس کے مال ہیں اور ہمیں اسی کی طرف لوٹ کر جانا ہے، اس کے بعد ہمیں کوئی پریشانی نہیں ہوگی۔ دنیا اور آخرت میں تمام تعریفیں اسی کے لئے ہیں۔

میں نے چاہا کہ تمہیں خط کے ذریعے اطلاع دے دوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فیصلے سے آگاہ کر دوں، مجھے نہیں معلوم کہ تمہیں اطلاع دینے سے پہلے کوئی اس پر رویا ہے یا نہیں، ابھی تک لوگ میرے پاس نہیں آئے نہ میں نے کسی قریب یا دور والے کو بلایا، میرے لئے اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کافی ہے اور اِنْ شَاءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ میں تمہیں اس موقع پر نہ آنے کی وجہ سے ملامت نہیں کروں گا۔ وَالسَّلَامُ عَلَیْکُم

﴿7492﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن ابو حکیم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الرَّحِیْم فرماتے ہیں: ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز کو سخت غصہ آیا، آپ کے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بھی وہاں موجود تھے، جب ان کا غصہ ٹھنڈا ہوا تو بیٹے نے عرض کی: امیر المؤمنین! آپ کو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بہت سی نعمتیں، عظیم منصب اور حکومت وخلافت عطا فرمائی ہے پھر کیا وجہ ہے کہ میں آپ کو اس قدر غصے میں دیکھ رہا ہوں؟ فرمایا: تم یہ کیسے کہہ رہے ہو؟ صاحبزادے نے اپنی بات دُہرائی تو آپ نے فرمایا: عبدُ الملک! کیا تمہیں غصہ نہیں آتا؟ عرض کی: اگر میں غصے کو پی نہ لوں تو پھر میرے بڑے پیٹ کا کیا فائدہ؟ راوی کا بیان ہے کہ ان کا پیٹ بڑا تھا۔

امیر المؤمنین کو نصیحت:

﴿7493﴾... حضرتِ سیِّدُنا اِبنِ ابو عَبلَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا بیان ہے کہ ایک دن حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْزلوگوں کے درمیان فیصلے کرنے کے لئے بیٹھے ہوئے تھے، جب دوپہر کا وقت ہوا تو آپ کو اکتاہٹ، تھکاوٹ اور بے چینی ہونے لگی، آپ نے لوگوں سے فرمایا: میرے آنے تک بیٹھے رہنا۔ یہ کہہ کر آپ کچھ دیر کے لئے آرام کرنے چلے گئے، آپ کے جاتے ہی آپ کے صاحبزادے حضرتِ سیِّدُنا عبدُالملک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آئے اور لوگوں سے امیر المؤمنین کے بارے میں پوچھا۔ لوگوں نے کہا: وہ اندر جا چکے ہیں۔ لہٰذا آپ اجازت لے کر اندر داخل ہوئے اور عرض کی: امیر المؤمنین! آپ یہاں کیوں آ گئے؟ فرمایا: تھوڑی دیر آرام کرنا چاہتا ہوں۔ بیٹے نے عرض کی: کیا آپ موت کے آنے سے بے خوف ہو گئے ہیں کہ آپ کی رعایا دروازے پر کھڑی آپ کا انتظار کر رہی ہے اور آپ ان سے چُھپے بیٹھے ہیں، یہ سن کر امیر المؤمنین فورًا اُٹھے اور لوگوں کے پاس چلے گئے۔

ایک اَعرابی کی تعزیت:

﴿7494﴾... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مالک عَبدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ جب حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الملک رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کا انتقال ہوا تو لوگ حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز سے تعزیت کرنے آئے، بنوکلاب کے ایک اَعرابی نے ان سے تعزیت کرتے ہوئے کہا:

تَعَزَّ اَمِیْرَ الْمُؤْمِنِیْنَ فَاِنَّهُ ۔۔۔ لِمَا قَدْ تَرٰی يُغْذٰى الصَّغِيْرُ وَيُوْلَدُ

هَلِ ابْنُكَ اِلَّا مِنْ سُلَالَةِ اٰدَمٍ ۔۔۔ لِكُلٍّ عَلٰى حَوْضِ الْمَنِيَّةِ مَوْرِدُ

ترجمہ: تم امیر المؤمنین سے اس لئے تعزیت کرتے ہو کہ تم نے چھوٹے بچے کو پرورش پاتے اور پیدا ہوتے دیکھا ہے۔ امیر المؤمنین آپ کا بیٹا سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام کی اولاد ہے اور ہر اولادِ آدم کو موت کے حوض سے پانی پینا ہے۔

یہ اشعار سن کر حضرتِ سیِّدُنا عُمر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے فرمایا: جیسی تعزیت اس اَعرابی نے کی ایسی کسی نے نہیں کی۔

حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دِعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: کسی شخص کا اپنی اور لوگوں کی اصلاح کے لئے علم کا ایک باب یاد کرنا سال بھر کی عبادت سے افضل ہے۔ (حلیۃ الاولیاء، ۲/ ۳۸۷، رقم: ۲۶۶۶)

سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز عَلَیْہِ الرَّحْمَہ سے مروی اَحادیث

حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُالعزیز بن مَروان بن حَکَم بن ابو العاص بن اُمَیّہ بن عبدِ شَمْس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے مُتَعَدَّد صحابہ وکِبار تابعین عِظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان سے احادیث روایت کی ہیں۔

چند کے اسمائے گرامی یہ ہیں: حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن جعفر، حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ابو سلمہ مَخْزُومی، حضرتِ سیِّدُنا سائِب بن یزید، حضرتِ سیِّدُنا یوسف بن عبد اللہ بن سلام اور حضرتِ سیِّدَتُنا خولہ بنْتِ حکیم رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن۔

جبکہ تابعین اور تبع تابعین میں سے حضرتِ سیِّدُنا ابو بکر بن عبدُ الرحمٰن بن حارث بن ہِشام، حضرتِ سیِّدُنا سالِم بن عبدُ اللہ بن عُمَر، حضرتِ سیِّدُنا عُروہ بن زُبَیر، حضرتِ سیِّدُنا ابو سلمہ بن عبدُ الرحمٰن بن عوف، حضرتِ سیِّدُنا عامِر بن سَعد بن ابی وقاص، حضرتِ سیِّدُنا خارِجہ بن زید بن ثابت، حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عبدُ اللہ بن عُتْبہ، حضرتِ سیِّدُنا ابو بردہ بن مُوسٰی اشعری، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم بن عبدُ اللہ بن قارِظ، حضرتِ سیِّدُنا ربیع بن سَبرہ جُہَنی، حضرتِ سیِّدُنا محمد بن مسلم بن شِہاب زُہری اوران کے علاوہ دیگر صحابۂ کرام وتابعین عظام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی اولاد سے احادیث لی ہیں۔ جہاں تک ہماری رسائی ہوئی ہم نے اس کتاب کے علاوہ ایک اور جگہ آپ کی مَسانید ومرویات کو جمع کیا ہے ان میں سے چند یہاں بیان کرتے ہیں۔

ہر شخص نگران ہے:

﴿7495﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے عبدُ الملک بن مَروان کو لکھا کہ تم حاکم ہو تم سے تمہاری رعایا کے بارے میں باز پُرس ہو گی، حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: کُلُّکُمْ رَاعٍ وَّکُلُّکُمْ مَسْئُوْلٌ عَنْ رَّعِیَّتِہٖ یعنی تم میں سے ہر ایک نگران ہے اور ہر ایک سے اس کے ماتحتوں کے بارے میں پوچھا جائے گا۔[1]

بارگاہِ الٰہی کا پسندیدہ جوان:

﴿7496﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب،

1... بخاری، کتاب النکاح، باب المرأۃ راعیۃ فی بیت زوجھا، ۳/ ۴۶۴، حدیث: ۵۲۰۰، عن ابن عمر

حبیبِ لبیب صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الشَّابَ الَّذِیْ یُفْنِی شَبَابَہٗ فِیْ طَاعَۃِ اللّٰہ یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ اس نوجوان کو پسند فرماتا ہے جس نے اپنی جوانی اطاعتِ الٰہی میں گزاری۔[1]

مصیبت کے وقت کیا کہیں؟

﴾7497﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن جعفر بن ابو طالب رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں کہ مجھے میری والدہ ماجدہ حضرتِ سیِّدَتُنا اسماء بنتِ عُمَیس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا نے چند ایسے کلمات سکھائے جو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انہیں سکھائے تھے کہ مصیبت کے وقت یہ کہو: اَللّٰہُ اَللّٰہُ رَبِّیْ لَا اُشْرِكُ بِہٖ شَیْئًا یعنی صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی میرا ربّ ہے میں اس کے ساتھ کسی کو شریک نہیں کرتا۔

﴾7498﴿... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن ابُو سَلَمَہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضور نبی کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ایک کپڑا پہنے نماز پڑھتے دیکھا، آپ نے اس کے دونوں اطراف اپنے دائیں اور بائیں شانوں (مبارک کاندھوں) پر ڈالے ہوئے تھے۔[2]

﴾7499﴿... حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز نے ایک دن حضرتِ سیِّدُنا سائِب بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے پوچھا: کیا آپ نے کسی صحابی کو دیکھا ہے کہ وہ (صرف ایک) چادر اوڑھ کر گھر سے باہر نکلے ہوں؟ فرمایا: ہاں دیکھا ہے اور اگر آج کے دور میں کوئی اس طرح کرے تو اسے مجنون کہا جائے گا[3]۔

حضرت سیِّدُنا شیخ حافظ ابونُعَیم احمد بن عبدُ اللہ اصفہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا سائِب بن یزید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ صحابی ہیں، آپ حضرتِ سیِّدُنا نَمِر بن قاسِط رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے بھانجے ہیں، ہجرت کے سال پیدا ہوئے، حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے آپ کے سر پر ہاتھ پھیر کر آپ کے لئے دعا فرمائی تھی۔

﴾7500﴿... حضرتِ سیِّدُنا یوسف بن عبدُ اللہ بن سلام رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کبھی کبھی آسمان کی طرف نگاہ اٹھا کر کلام کیا کرتے تھے۔

1... مقاصد الحسنۃ، حرف الھمزۃ، ص ۱۳۰، حدیث: ۲۴۱

2... بخاری، کتاب الصلاۃ، باب الصلاۃ فی الثوب الواحد ملتحفا بہ، ۱/ ۱۴۳، حدیث: ۳۵۴

3... ہمارے عُرف چونکہ اسے معیوب سمجھا تا ہے لہٰذا عرف کالحاظ کرتے ہوئے ایسا لباس پہن کر گھر سے نہ نکلا جائے۔

﴿7501﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو ہُریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبی رحمت، شَفِیْعِ اُمَّت صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اگر قرض دار مفلس ہو جائے اور کوئی شخص بِعَیْنِہٖ اپنا مال اس کے پاس پائے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے (یعنی وہ چیز دوسرے قرض داروں کو نہیں دی جائے گی)[1]۔[2]

غَیْرُ اللہ سے مدد کا جواز:

﴿7502﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم، نُورِ مُجَسَّم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ دعا کی: اَللّٰھُمَّ اَعِزَّ الْاِسْلَامَ بِاَحَبِّ الرَّجُلَیْنِ اِلَیْكَ عُمَرَ اَوْ اَبِیْ جَھْلٍ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! عُمَر اور ابوجہل میں سے جو تجھے پسند ہو اس کے ذریعے اسلام کو قوّت عطا فرما۔[3]

خسارے کے لمحات:

﴿7503﴾... اُمُّ المؤمنین حضرتِ سیِّدَتُنا عائشہ صِدِّیقہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ حضور پرنور، شافِعِ یومُ النُّشُور صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ابن آدم کا جو لمحہ ذِکْرُ اللہ کے بغیر گزرا بروز قیامت وہ اس کے لئے خَسارہ ہو گا۔[4]

سب سے بڑھ کر سخی:

﴿7504﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام (ماہِ رمضان میں) حضور نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے قرآنِ عظیم کا دور کرتے تو آپ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تیز چلنے والی ہوا سے بھی زیادہ سخاوت فرماتے۔[5]

1... حضرت سیِّدُنا امام ابو جعفر طحاوی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْہَادِی اس کی شرح میں فرماتے ہیں: یہاں اس سے مراد امانت اور عاریت کے طور پر رکھی گئی چیزیں جو رکھوانے والے کی ملک ہوتی ہیں، مالک اسے بِعَیْنِہٖ پائے تو وہی اس کا زیادہ حق دار ہے، فروخت کی گئی چیزیں مراد نہیں کیونکہ ان سے بیچنے والے کی ملک زائل ہو جاتی ہے۔

2... مسند امام احمد، مسند ابی ھریرۃ، ۳/ ۵۸۲، حدیث: ۱۰۶۰۱

3... ترمذی، کتاب المناقب، باب فی مناقب ابی حفص... الخ، ۵/ ۳۸۳، حدیث: ۳۷۰۱

4... معجم اوسط، ۶/ ۱۴۸، حدیث: ۸۳۱۶

5... بخاری، کتاب بدء الوحی، باب: ۵، ۱/ ۹، حدیث: ۶

دنیا و آخرت کا بہترین کھانا:

﴿7505﴾... حضرتِ سیِّدُنا ربیعہ بن کعب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ پیارے مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اَفْضَلُ طَعَامِ الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ اللَّحْمُ یعنی دنیا و آخرت کا سب سے بہترین کھانا گوشت ہے۔[1]

عجوہ کھجور کی فضیلت:

﴿7506﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ، راحتِ قلب وسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جس نے صبح کے وقت مدینے کی سات عجوہ کھجوریں کھائیں اسے شام تک کوئی چیز نقصان نہیں پہنچا سکے گی۔[2]

﴿7507﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن ثابت رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مصطفٰے جانِ رحمت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس آیتِ مُبارکہ کی تلاوت فرمائی:

فَیَوْمَىٕذٍ لَّا یُعَذِّبُ عَذَابَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۵﴾ وَّ لَا یُوْثِقُ وَ ثَاقَهٗۤ اَحَدٌ ﴿۲۶﴾ (پ۳۰، الفجر: ۲۵، ۲۶)

ترجمۂ کنزالایمان: تو اس دن اس کا سا عذاب کوئی نہیں کرتا اور اس کا سا باندھنا کوئی نہیں باندھتا۔

آگ کی پکی چیز کھانے پر وضو:

﴿7508﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابوہُریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: تَوَضَّئُوْا مِمَّا مَسَّتِ النَّارُ یعنی جسے آگ پکائے اس سے وضو کرو[3]۔[4]

توحید پر قائم رہنے کا انعام:

﴿7509﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو موسٰی اشعری رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

1...الضعفاء، الجزء الثالث، ص۹۷۸، الرقم: ۱۲۶۶، عمرو بن بکر السکسکی

2...مسند امام احمد، مسند ابی اسحاق سعد بن ابی وقاص، ۱/ ۳۵۶، حدیث: ۱۴۴۲

3...(اس حدیث کا) مطلب یہ ہے کہ آگ کی پکی چیز کھا کر ہاتھ دھونا اور کلی کرنا بہتر ہے۔ پھل فروٹ کھانے کے بعد اس کی ضرورت نہیں، ایک بار حضور عَلَیْہِ السَّلَام نے گوشت کھا کر ہاتھ دھوئے، کلی کی اور فرمایا آگ کی پکی چیز کا وضو یہ ہے، کھانا کھا کر ہاتھ دھونا مستحب ہے۔ (مراٰۃ المناجیح، ۱/ ۲۴۶، ملتقطاً)

4...مسلم، کتاب الحیض، باب الوضوء مما مست النار، ص۱۹۱، حدیث: ۳۵۲

وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ تمام مخلوق کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا، اللہ عَزَّوَجَلَّ کے سوا لوگ جن معبودوں کو پوجتے تھے انہیں اپنے معبودوں سمیت جہنم میں ڈال دیا جائے گا، اب صرف اللہ عَزَّوَجَلَّ کو ایک ماننے والے رہ جائیں گے، ان سے کہا جائے گا: تم کس کے انتظار میں ہو؟ وہ کہیں گے: ہم اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کا انتظار کر رہے ہیں جس کی عبادت ہم بن دیکھے کیا کرتے تھے۔ پوچھا جائے گا: کیا تم اسے پہچان لوگے؟ وہ کہیں گے: اگر اس نے چاہا تو وہ خود ہمیں اپنی پہچان کرا دے گا۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر تجلی فرمائے گا تو وہ سجدے میں گر جائیں گے، ان سے کہا جائے گا: اے اہلِ توحید! اپنے سروں کو اٹھاؤ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے لئے جنت واجب کر دی ہے اور تم میں سے ہر ایک کے بدلے کسی یہودی یا نصرانی کو آگ میں ڈال دیا ہے۔[1]

مُتعہ منع ہے:

﴿7510﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَبْرہ جُہَنی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ مُعَلِّمِ کائنات، شاہِ موجودات صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فتحِ مکہ کے سال متعہ سے منع فرما دیا تھا۔[2]

اسلام کا خلق:

﴿7511﴾... (الف) حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور سیِّدِ دوعالَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: اِنَّ لِکُلِّ دِیْنٍ خُلُقًا وَاِنَّ خُلُقَ الْاِسْلَامِ الْحَیَاءُ یعنی بے شک ہر دین کا ایک خلق ہوتا ہے اور اسلام کا خلق حیا ہے۔[3]

مولا علی رضی اللہ عنہ سے محبت:

﴿7511﴾... (ب) حضرتِ سیِّدُنا یزید بن عُمَر بن مُوَرِّق رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں مُلکِ شام میں تھا، امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز لوگوں کو عطیات دے رہے تھے، میں بھی لینے کے لئے گیا، آپ نے جب مجھے دیکھا تو پوچھا: تمہارا تعلّق کہاں سے ہے؟ میں نے کہا: قریش سے۔ پوچھا:

1... معجم اوسط، ۲/ ۲۱، حدیث: ۲۳۵۹

2... مسلم، کتاب النکاح، باب نکاح المتعۃ... الخ، ص ۷۲۸، حدیث: ۱۴۰۶

3... ابن ماجہ، کتاب الزھد، باب الحیاء، ۴/ ۴۶۰، حدیث: ۴۱۸۱

کس قبیلے سے ؟ میں نے کہا: بنو ہاشم سے۔ پوچھا: کون سے بنو ہاشم ؟ میں خاموش رہا، دوبارہ پوچھا تو میں نے کہا: علی کا غلام ہوں۔ پوچھا: کون علی ؟ میں خاموش رہا، آپ نے میرے سینے پر ہاتھ رکھ کر فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں بھی امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کا غلام ہوں، مجھے مُتَعَدد لوگوں نے بتایا کہ انہوں نے حضور نبی رحمت، شفیعِ امت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا: مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ یعنی جس کا میں مولا ہوں علی بھی اس کے مولا ہیں۔[1] پھر اپنے غلام مزاحم سے فرمایا: ان جیسے لوگوں کو کتنا دیتے ہو؟ عرض کی: 100 یا 200 درہم۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: انہیں 50 دینار دے دو۔

حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابو داود رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کی بیان کردہ روایت کے مطابق انہوں نے 60 دینار حضرتِ سیِّدُنا علیُّ المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْهَهُ الْکَرِیْم کی غلامی کی وجہ سے دیئے اور فرمایا: اپنے شہر چلے جاؤ عنقریب تمہیں تمہارے حصہ مل جائے گا جتنا تم جیسے لوگوں کو دیا جاتا ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا کَعبُ الاَحْبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار

حضرتِ سیِّدُنا ابو اسحاق کعب بن ماتِعُ الاَحْبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بھی تابعین کرام میں سے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ آسمانی صحائف و کتابوں کے بہترین عالِم، راز کی باتوں کو ظاہر کرنے والے اور ان باتوں پر موجود شہادتوں اور تائید کرنے والے آثار کی طرف اشارہ کرنے والے ہیں۔

عُلَمائے تَصَوُّف فرماتے ہیں: بُروں سے دوری اور نیکوں سے دوستی کا نام تَصَوُّف ہے۔

حساب و کتاب سے بے خوف:

﴿7512﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن قوذر رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاَحْبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: متقی مومن اور نیک غلام حساب سے محفوظ رہیں گے اور ان کے لئے خوشخبری ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں کس طرح ان کے شہروں میں محفوظ رکھا، بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ جب اپنے مومن بندے کو پسند

[1]... ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/ ۳۹۸، حدیث: ۳۷۳۳

فرماتا ہے تو دنیا کو اس سے دور کر دیتا ہے تا کہ اس کے جنتی درجات بلند فرمائے اور جب کسی نافرمان بندے پر ناراض ہوتا ہے تو اس کے لئے دنیا کشادہ کر دیتا ہے تا کہ اسے جہنم کے سب سے نچلے مقام میں پہنچا دے۔

مال داروں کے سردار:

فقر پر راضی رہتے ہوئے صبر کرنے والوں سے اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: خوش ہو جاؤ اور غم نہ کرو کیونکہ تمہارے لئے جو کچھ میرے پاس ہے اگر اس کے مقابلے میں دنیا کی حیثیت میرے نزدیک مچھر کے پر برابر بھی ہوتی تو میں نافرمانوں کو دنیا سے کچھ بھی نہ دیتا۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فقیر بندے اس کی بارگاہ میں محتاجی کی شکایت کرتے ہیں تو ان سے کہا جاتا ہے: ”خوش ہو جاؤ اور غم نہ کرو کہ تم مال داروں کے سردار ہو اور قیامت کے دن ان سے پہلے جنت میں جاؤ گے۔“ حضرات انبیائے کرام عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام راحت کی بَنِسْبَت فقر اور مصائب میں زیادہ خوش ہوا کرتے تھے حالانکہ ان پر آزمائشیں دُگنی ہوتی تھیں حتّٰی کہ کسی کا انتقال جوؤں سے ہو جاتا تھا اور جب وہ خود کو راحت میں دیکھتے تو یہ گمان کرتے تھے کہ شاید ان سے کوئی نافرمانی ہو گئی ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ناپسندیدہ لوگ:

جس نے دنیادار اور مال دار کے لئے عاجزی اختیار کی اس نے اپنے دین کو کمزور کیا اور اس سے فضیلت چاہی جو خود فضیلت والا نہیں ہے حالانکہ اسے دنیا سے اتنا ہی ملے گا جتنا اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اس کے لئے مُقَدَّر فرما دیا، اللہ عَزَّوَجَلَّ خوب مال اِکٹھّا کرنے والے، بھلائی میں خرچ نہ کرنے والے ہر متکبر اور موٹے عالم کو ناپسند فرماتا ہے۔

اگر آسمانی سلطنت کے طالب ہو تو ۔ ۔ ۔ !

حضرتِ سیِّدُنا مُوسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے لوگوں سے ارشاد فرمایا: تمہارے لباس راہبوں جیسے جبکہ دل سرکشوں اور بھوکے بھیڑیوں جیسے ہیں، اگر تم آسمان کی سلطنت تک پہنچنا چاہتے ہو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر اپنے دلوں (یعنی نفسانی خواہشات) کو مار ڈالو۔

مال میں کمی اور زیادتی کا سبب:

﴿7513﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن بُرَیْدَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کَعْبُ الْاَحبار

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں بندے کو جب کوئی مقام و مرتبہ حاصل ہوتا ہے تو اس پر آزمائشیں بڑھتی جاتی ہیں، جو صدقہ ادا نہیں کرتا اس کا مال کم ہو جاتا ہے اور جو ادا کرتا ہے اس کا مال بڑھ جاتا ہے اور جو شخص چوری کرتا ہے اس کا رزق روک لیا جاتا ہے۔

موت کی سختی:

﴿7514﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ابو مُلَیکہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے فرمایا: ہمیں موت کے بارے میں بتاؤ۔ تو آپ نے عرض کی: اے امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ! موت ایک ایسی کانٹے دار ٹہنی کی مانند ہے کہ جسے کسی آدمی کے پیٹ میں داخل کیا جائے اور ہر کانٹا ایک ایک رگ میں پیوست ہو جائے پھر کوئی طاقتور شخص اس ٹہنی کو اپنی پوری طاقت سے کھینچے تو اس ٹہنی کی زد میں آنے والی ہر چیز کٹ جائے اور جو زد میں نہ آئے وہ بچ جائے۔

﴿7515﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو خالد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جو دل سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پہچان کر زبان سے اس کی حمد کرتا ہے تو ابھی کلمات منہ میں ہی ہوتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے برکت عطا فرما دیتا ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بھلائی جلد عطا فرماتا ہے اور فضل کرنے کا زیادہ حق دار ہے۔

خوفِ خدا میں رونے کی فضیلت:

﴿7516﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس شخص کی آنکھوں سے خوفِ خدا کے سبب سَیْلِ اَشک رَواں ہو جائیں اور اس کے قطرے زمین پر گریں تو جہنم کی آگ اسے کبھی نہیں چھوئے گی حتّٰی کہ بارش کے قطرے آسمان سے زمین پر گریں اور پھر واپس آسمان کی طرف لوٹ جائیں (اور یہ ناممکن ہے)۔

﴿7517﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: خوفِ خدا میں رونے کے سبب آنسوؤں کا رخساروں پر بہنا مجھے اپنے وزن کے برابر سونا خیرات کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

﴾7518﴿... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے خوف سے اشکبار ہوں اور میرے آنسو نکل کر رخساروں پر بہنے لگیں یہ مجھے سونے کا پہاڑ خیرات کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔

رحمتِ الٰہی پر امید:

﴾7519﴿... حضرتِ سیِّدُنا محمد بن زِیاد اَلْہانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں: میں حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ بیمار تھے، کسی نے پوچھا: اے ابو اسحاق! آپ کی طبیعت کیسی ہے؟ فرمایا: میرے جسم کو اس کے گناہوں کی سزا دی جا رہی ہے، اگر اس حال میں روح قبض ہو گئی تو رحیم و کریم پروردگار عَزَّوَجَلَّ کی طرف جائے گا اور اگر اس نے شفا عطا فرمائی تو میرا جسم ایسا ہو جائے گا جیسے اس نے کوئی گناہ کیا ہی نہیں۔

﴾7520﴿... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن حارِث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَارِث بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: زمین پر کسی بندے کی تعریف اس وقت تک نہیں ہوتی جب تک آسمانوں میں نہ ہو جائے۔

کاش! میں مینڈھا ہوتا:

﴾7521﴿... حضرتِ سیِّدُنا شَہر بن حَوشَب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: کاش! میں اپنے گھر والوں کا مینڈھا ہوتا وہ مجھے پکڑ کر ذبح کرتے پھر خود بھی کھاتے اور مہمانوں کو بھی کھلاتے۔

اپنے گھروں کو ذکرِ الٰہی سے منور کرو:

﴾7522﴿... حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الصَّمَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اپنے گھروں کو ذکرِ الٰہی سے منور کرو اور اپنے گھروں میں بھی کچھ (نفل) نماز پڑھا کرو، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں کعب کی جان ہے! ایسوں کا نام زبان زَدِ عام ہوتا ہے اور آسمان والوں میں ان کی شہرت اس طرح ہوتی ہے کہ فلاں بن فلاں اپنے گھر کو خدا کے ذکر سے آباد کرتا ہے۔

مومن کا گمشدہ خزانہ:

﴿24-7523﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابُو سَلَمہ صَنعانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: کم بولنا حکمت ہے، خاموشی اختیار کرو کیونکہ یہ اچھی خصلت ہے اور اس سے بوجھ اور گناہ کم ہوتے ہیں، بُردباری کے دروازے کو سنوارو اور اس کا دروازہ خاموشی اور صبر ہے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ زیادہ ہنسنے والے اور چغلخور کو پسند نہیں فرماتا اور وہ اس حکمران کو پسند کرتا ہے جو چرواہے کی طرح ہو (یعنی رعایا کا محافظ ہو) اور اپنی رعایا سے غافل نہ ہو۔ جان لو کہ حکمت مومن کا گمشدہ خزانہ ہے لہٰذا علم حاصل کرو اس سے پہلے کہ اسے اٹھالیا جائے اور اس کا اٹھ جانا یہ ہے کہ عُلَما دنیا سے رُخصت ہو جائیں گے۔

نیک حکمران کا رعایا پر اثر:

﴿7525﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہشام رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حکمران نیک ہو تو لوگ بھی نیک ہو جاتے ہیں اور حکمران بُرا ہو تو لوگ بھی بگڑ جاتے ہیں۔

﴿7526﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن دَیلمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: لوگوں پر ایک زمانہ ایسا آئے گا کہ امانت کی پاسداری نہ رہے گی، رحمت اٹھالی جائے گی، مانگنے کی کثرت ہو گی اور جو اس زمانے میں مانگے گا اسے بَرَکت نہیں دی جائے گی۔

پل صراط سے گزرنے کی کیفیت:

﴿7527﴾... حضرتِ سیِّدُنا غُنَیم بن قیس رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے یہ آیتِ مقدسہ تلاوت کی:

وَ اِنْ مِّنْكُمْ اِلَّا وَارِدُهَاۚ كَانَ عَلٰى رَبِّكَ حَتْمًا مَّقْضِیًّاۚ﴿۷۱﴾ (پ۱۶، مریم: ۷۱)

ترجمۂ کنزالایمان: اور تم میں کوئی ایسا نہیں جس کا گزر دوزخ پر نہ ہو تمہارے رب کے ذمہ پر یہ ضرور ٹھہری ہوئی بات ہے۔

پھر فرمایا: تم جانتے ہو کہ دوزخ پر لوگوں کا گزر کس طرح ہو گا؟ پھر خود ہی فرمانے لگے: جہنم لوگوں پر ایسے ظاہر ہو گا گویا چربی کی تہ جمی ہے، جب نیک و بد کے قدم اس پر جم جائیں گے تو ایک منادی ندا دے گا:

اے جہنم! اپنے اصحاب پکڑ لے اور میرے اصحاب کو چھوڑ دے پھر جہنم میں جانے والے اس میں گرنے لگیں گے وہ انہیں اس طرح پہچان لے گا جیسے کوئی باپ اپنے بیٹے کو پہچانتا ہے، مومن اسے اس طرح پار کر لیں گے کہ ان کے کپڑوں پر کوئی نشان نہیں ہو گا۔

خوف اور امید پر مشتمل بیان:

﴿7528﴾... حضرتِ سیّدُنا شُرَیح بن عُبَید حَضْرَمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے فرمایا: ہمیں خوف دلاؤ۔ آپ نے بیان کیا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں جو پیدا ہونے سے لے کر اب تک اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی بارگاہ میں قیام کئے ہوئے ہیں، انہوں نے کبھی اپنی پیٹھ نہیں جھکائی، کچھ ایسے ہیں جو رکوع میں ہیں انہوں نے اب تک پیٹھ نہیں اٹھائی اور کچھ ایسے ہیں جو سجدوں میں ہیں انہوں نے کبھی اپنے سروں کو نہیں اٹھایا حتّٰی کہ جب پہلا صور پھونکا جائے گا تو وہ سب کہیں گے: اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! تجھے پاکی ہے اور تیرے ہی لئے حمد ہے، ہم تیری عبادت کا حق ادا نہ کر سکے۔ پھر فرمایا: بخدا! اگر کسی نے 70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے برابر عمل کیا ہو گا تو وہ اس دن کی سختی کو دیکھ کر اپنے عمل کو تھوڑا سمجھے گا۔ اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! اگر جہنمیوں کے پیپ کا ایک ڈول مشرق میں ڈال دیا جائے تو مغرب میں رہنے والوں کا بھیجا اُبل پڑے گا۔ خدا عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! جہنم ایک دفعہ ایسا چنگھاڑے گا کہ مُقرَّب فرشتوں سمیت تمام مخلوق زانو کے بل گر کر کہے گی: رَبِّ نَفْسِیْ! نَفْسِیْ! یعنی اے اللہ عَزَّ وَجَلَّ! مجھے بخش دے، مجھے بخش دے۔ حتّٰی کہ ہمارے نبی (حضرتِ سیّدُنا موسٰی)، حضرتِ سیّدُنا ابراہیم اور حضرتِ سیّدُنا اسحاق عَلَیْہِمُ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام[1] کا بھی یہی حال ہو گا۔ یہ سن کر لوگ اتنا روئے کہ ہچکیاں بندھ گئیں، امیر المؤمنین حضرتِ سیّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے لوگوں کی یہ حالت دیکھی تو حضرتِ سیّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے فرمایا: ہمیں خوش کرو! حضرتِ سیّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار

---

[1]... حضرتِ سیّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار یہود کے عالم تھے چونکہ یہ پہلے حضرتِ سیّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کی رسالت پر ایمان لائے بعد میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لائے یہاں اسی لئے حضرتِ سیّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے "نَبِیُّنَا" کہا۔ (علمیہ)

نے کہا: خوش ہو جایئے! کیونکہ رضائے الٰہی کے حصول کی 314 راہیں ہیں جو کلمہ شہادت کی گواہی کے ساتھ ان میں سے کسی بھی راہ کو اختیار کرلے گا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں داخل فرمائے گا اور اگر تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تمام رحمتیں جان لو تو عمل کے مُعاملے میں سُست ہو جاؤ گے۔ بخدا! اگر کوئی جنتی عورت (حور) آسمانِ دنیا سے رات کی تاریکی میں جھانکے تو اس کی روشنی سے ساری زمین مُنَوَّر ہو جائے۔ خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر جنتیوں کا کوئی لباس دنیا میں ظاہر کیا جائے تو جو اسے دیکھے بے ہوش ہو جائے اور نگاہیں اسے دیکھنے کی تاب نہ لا سکیں۔

جہنم کی دہشت:

﴿7529-30﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبدُ اللہ بن شِخِّیْر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے مجھے بتایا کہ میں امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر تھا، انہوں نے مجھ سے فرمایا: اے کعب! ہمیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف دلاؤ۔ میں نے عرض کی: امیر المؤمنین! کیا آپ کے پاس اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتاب اور حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی حکمت بھری باتیں نہیں ہیں؟ فرمایا: بالکل ہیں لیکن تم ہمیں خوف دلاؤ۔ چنانچہ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! آپ ایک فرد جتنا عمل کرتے رہئے کیونکہ اگر آپ قیامت کے دن 70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام جتنے بھی اعمال لے کر آئیں تو قیامت کے اَحوال دیکھ کر انہیں حقیر جانیں گے۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے کچھ دیر کے لئے سر جھکا لیا، جب افاقہ ہوا تو فرمایا: اے کعب! مزید کچھ بتاؤ۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! اگر بیل کی ناک جتنا جہنم کا منہ مشرق میں کھول دیا جائے تو اس کی گرمی سے مغرب میں رہنے والے کا بھیجا اُبل کر بہہ جائے۔ یہ سن کر امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پھر کچھ دیر کے لئے سر جھکا لیا، جب افاقہ ہوا تو فرمایا: اے کعب! اور بتاؤ۔ میں نے کہا: اے امیر المؤمنین! جہنم ایک دفعہ ایسا چنگھاڑے گا کہ مُقَرَّب فرشتوں سمیت ہر نبی مرسَل زانو کے بل جھکے عرض کرے گا: رَبِّ نَفْسِی! نَفْسِی! یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے بخش دے، مجھے بخش دے۔ حتّٰی کہ رب عَزَّوَجَلَّ کے خلیل حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام بھی گھٹنوں کے بل کھڑے ہو کر عرض کریں گے: ”نَفْسِیْ نَفْسِیْ لَا اَسْاَلُكَ الْیَوْمَ اِلَّا نَفْسِیْ یعنی مجھے بخش دے، مجھے بخش دے، آج میں تجھ سے فقط اپنی جان کا سوال کرتا ہوں۔“ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے پھر کچھ دیر کے

لئے سر جھکالیا تو میں نے کہا: امیر المؤمنین! کیا آپ نے قرآنِ کریم میں یہ باتیں نہیں پائیں؟ تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: کس مقام پر؟ میں نے کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ اس آیتِ طیبہ میں ارشاد فرماتا ہے:

یَوْمَ تَاْتِیْ كُلُّ نَفْسٍ تُجَادِلُ عَنْ نَّفْسِهَا وَ تُوَفّٰى كُلُّ نَفْسٍ مَّا عَمِلَتْ وَ هُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ ﴿۱۱۱﴾ (پ۱۴، النحل: ۱۱۱)

ترجمۂ کنزالایمان: جس دن ہر جان اپنی ہی طرف جھگڑتی آئے گی اور ہر جان کو اس کا کیا پورا بھر دیا جائے گا اور ان پر ظلم نہ ہو گا۔

یہ سن کر آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ خاموش ہو گئے۔

جہنم پر مامور فرشتے:

﴿7531﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَوَّام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جہنم پر مامور ہر فرشتے کا کاندھا ایک سال کی مُسافَت جتنا چوڑا ہے اور ہر ایک کے پاس دو منہ والا لوہے کا ہتھوڑا ہے جب وہ اس سے کسی کو ماریں گے تو وہ سات لاکھ سال جہنم کی گہرائی میں گرتا چلا جائے گا۔

تکبر کرنے والوں کا انجام:

﴿7532﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مُصْعَب رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: مُتَکَبِّرِین بروزِ قیامت انسانی شکل میں چیونٹیوں کی مانند جمع کئے جائیں گے، ان پر ہر طرف سے ذلت چھائی ہو گی، انہیں جہنم کی گہرائی میں پھینک کر جہنمیوں کا خون، قے اور پیپ پلایا جائے گا۔

﴿7533﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو مَروان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کے لئے سمندر کو پھاڑا! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تورات میں یہ آیت نازل فرمائی کہ وہ قیامت کے دن تکبر کرنے والوں کو جمع فرمائے گا۔ اس کے بعد حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے پچھلی روایت کی مثل بیان فرمایا۔

آیتِ مبارکہ کی تفسیر:

﴿7534﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار اس فرمانِ باری تعالٰی:

يَوْمَ تُبَدَّلُ الْاَرْضُ غَيْرَ الْاَرْضِ وَالسَّمٰوٰتُ (پ۱۳، ابراھیم:۴۸) ترجمۂ کنزالایمان: جس دن بدل دی جائے گی زمین اس زمین کے سوا اور آسمان۔

تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: آسمان تبدیل ہو کر جنت بن جائیں گے اور زمین ایسے بدلے گی کہ سمندر کی جگہ آگ ہو گی۔

عذابِ جہنم سے مامون:

﴿7535﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے تورات شریف میں یہ لکھا پایا کہ ”جس کی آنکھ سے خوفِ خدا کے سبب مکھی کے برابر آنسو نکلا اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جہنم کے عذاب سے امن عطا فرمائے گا۔“

زمہریر کیا ہے؟

﴿7536﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضرتِ کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ ”جہنم میں زَمْہَرِیْر نامی ایک اتنی ٹھنڈی وادی ہے کہ اس کی ٹھنڈ کی وجہ سے جہنمیوں کی ہڈیوں سے گوشت جھڑنے لگے گا حتّٰی کہ وہ جہنم کی گرمی مانگیں گے۔“

اچھے اور بُرے لوگوں کے پیشواؤں کا حال:

﴿7537﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطا بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: بھلائی کے کاموں میں لوگوں کی سربراہی کرنے والے کو بروزِ قیامت بُلا کر کہا جائے گا: اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کو اپنے اعمال کے بارے میں جواب دو۔ پھر اسے بارگاہِ الٰہی میں پیش کر دیا جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس سے بلا حجاب ملاقات فرمائے گا اور اسے جنت کا مُژدہ سنایا جائے پھر وہ اپنا اور نیکی کے کاموں میں ساتھ دینے والوں کا مقام و مرتبہ دیکھے گا، اسے کہا جائے گا: یہ فلاں کا ٹھکانا ہے اور یہ فلاں کا ٹھکانا ہے۔ پھر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی جانب سے تیار کردہ اپنا انعام واکرام دیکھے گا اور اپنا مقام سب رُفَقا سے افضل پائے گا پھر اسے جنتی لباس پہنایا جائے گا، اس کی تاج پوشی کی جائے گی اور جنت کی خوشبو لگائی جائے گی، اس کا چہرہ چاند کی

طرح روشن ہو گا۔ حضرت سیِّدُنا ہمّام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میرے خیال سے انہوں نے چودھویں کا چاند کہا تھا۔ بہرحال جب وہ آگے بڑھے گا تو اس دیکھنے والا ہر گروہ کہے گا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے ہم میں شامل فرمادے۔ وہ آگے بڑھتا رہے گا حتّٰی کہ نیکی کے کاموں میں مُعاوَنَت کرنے والے ساتھیوں سے آکر کہے گا: اے فلاں! تمہیں مُبارَک ہو! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہارے لئے جنت میں یہ یہ اِنعامات تیار کر رکھے ہیں اور اے فلاں! تمہارے لئے بھی یہ یہ اِنعامات ہیں۔ وہ انہیں یہ خبریں دے رہا ہو گا اور ان کے چہرے بھی اس کی طرح نور سے چمکنے لگیں گے۔ اہْلِ محشر ان کے چہروں کی نورانیت دیکھ کر پہچان لیں گے اور کہیں گے: یہ سب جنتی ہیں۔

پھر بُرائی کے کاموں میں سربراہی کرنے والے شخص کو بلا کر کہا جائے گا: اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کو اپنے اعمال کا حساب دے اور اسے بارگاہِ خداوندی میں پیش کر دیا جائے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنے دیدار سے محروم رکھے گا اور اس شخص کے لئے جہنم کا حکم ہو گا، وہ اپنے اور اپنے ساتھیوں کے مقامات کو دیکھے گا، اسے بتایا جائے گا کہ یہ فلاں کا مقام ہے اور وہ فلاں کا۔ پھر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے تیار کردہ ذِلَّت والے عذابات کو دیکھے گا اور اپنے مقام کو سب ساتھیوں سے بُرا پائے گا، اس کا چہرہ سیاہ اور آنکھیں نیلی ہو جائیں گی اور اس کے سر پر آگ کی ٹوپی رکھ دی جائے گی، جب وہ آگے بڑھے گا تو جو جماعت اسے دیکھے گی اللہ عَزَّوَجَلَّ سے پناہ مانگے گی، پھر بُرے کاموں میں ساتھ دینے والوں کے پاس آئے گا اور انہیں جہنمی ٹھکانوں کے بارے میں بتا رہا ہو گا حتّٰی کہ ان کے چہرے بھی اسی شخص کی طرح سیاہ ہو جائیں گے۔ اہْلِ محشر ان کے چہروں کی سیاہی دیکھ کر ان کا انجام جان لیں گے اور کہیں گے: یہ سب جہنمی ہیں۔

جہنمی تنُّور:

﴿7538﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُمَید بن ہِلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جہنم میں بہت سے تنور ہیں، جن کی تنگی تمہارے نیزوں کے نچلے حصے میں لگے لوہے کی مانند ہے، وہ لوگوں پر ان کے اعمال کے سبب تنگ ہوں گے۔

بخدا! معاملہ بہت سخت ہے:

﴿7539﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن بن حاطِب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والد کے حوالے سے بیان کرتے ہیں

کہ ہم مسجد میں حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کی پَند ونصیحت سن رہے تھے، اسی دوران امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ تشریف لائے اور ایک طرف بیٹھ کر فرمایا: اے کعب! ہمیں خوف دلاؤ۔ انہوں نے کہا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جب جہنم کو لایا جائے گا تو وہ سانسیں لے رہا ہو گا حتّٰی کہ جب وہ قریب آجائے گا تو اتنی شدّت سے چنگھاڑے گا کہ ہر نبی، صدیق اور شہید اپنے گھٹنوں کے بل گرے عرض کرے گا: ''اے پروردگار عَزَّ وَجَلَّ! آج میں تجھ سے فقط اپنی بخشش کا سوال کرتا ہوں۔'' امیر المؤمنین! اگر آپ 70 نبیوں کے برابر اعمال کر لیں تب بھی یہی گمان رکھیں کہ شاید میری نجات نہ ہو۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اللہ عَزَّ وَجَلَّ کی قسم! مُعامَلہ بہت سخت ہے۔

﴿7540﴾... حضرتِ سیِّدُنا حُمَید بن ہِلال رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ کچھ لوگ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے ہمراہ سفر پر روانہ ہوئے، رات دن سفر کرتے رہے حتّٰی کہ نیند نے انہیں نِڈھال کر دیا۔ انہوں نے آپ سے مسلسل سفر کی مَشَقَّت بیان کی تو آپ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: ابھی تو تم نے اتنا فاصلہ بھی طے نہیں کیا جتنی جگہ میں ایک جہنمی بیٹھے گا۔

آنسو لگام بن جائیں گے:

﴿7541﴾... حضرتِ سیِّدُنا زید بن دِرہم اَزْدِی عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْوَلِی کو ایک شخص نے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار ریت کے ٹیلے سے گزرے تو رُک کر فرمانے لگے: جتنے پانی سے یہ ٹیلا تَرْبَتَر ہو جائے قیامت کے دن لوگ اس سے بھی زیادہ آنسو بہائیں گے، پھر روئیں گے حتّٰی کہ آنسو ان کی لگام بن جائیں گے۔

اطاعتِ الٰہی عذاب سے آسان ہے:

﴿7542﴾... حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: حضرت کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ میں کعب کی جان ہے! اگر تم مشرق میں ہو اور جہنم مغرب میں پھر اسے وہیں پر کھول دیا جائے تو اس کی گرمی کی شدت سے تمہارا بھیجا نتھنوں سے باہر آجائے گا۔ اے لوگو! کیا تم اسے قبول کرو گے؟ کیا تم جہنم کی آگ برداشت کر سکتے ہو؟ اے لوگو! اطاعتِ خداوندی تمہارے لئے اس سے زیادہ آسان ہے لہٰذا اُس کی اطاعت کرو۔

جہنم کے چار پُل:

﴿7543﴾... حضرتِ سیِّدُنا عطا بن یسار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جہنم میں چار پُل ہیں، پہلے پل پر قطعِ رحمی کرنے والے بیٹھے ہوں گے، دوسرے پر مقروض ہوں گے حتّٰی کہ اپنا قرض ادا کر دیں، تیسرے پر خیانت کرنے والے ہوں گے اور چوتھے پر تکبر کرنے والے ہوں گے۔ رحمتِ الٰہی کہے گی: اے پروردگار! سلامتی عطا فرما، سلامتی عطا فرما۔

﴿7544﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار اس فرمانِ باری تعالٰی:

عَلَیۡہَا تِسۡعَۃَ عَشَرَ ﴿۳۰﴾ؕ (پ۲۹، المدثر: ۳۰) ترجمۂ کنزالایمان: اس پر اُنّیس داروغہ ہیں۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ان میں سے ہر فرشتے کے ہاتھ میں دو منہ والا لوہے کا ہتھوڑا ہوگا جب وہ اس سے کسی جہنمی کو مارے گا تو وہ 70 ہزار سال کی مسافت جہنم کی گہرائی میں چلا جائے گا۔

﴿7545﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار اس فرمانِ باری تعالٰی:

فَلَا اقۡتَحَمَ الۡعَقَبَۃَ ﴿۱۱﴾ۖ (پ۳۰، البلد: ۱۱) ترجمۂ کنزالایمان: پھر بے تأمُّل گھاٹی میں نہ کودا۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: "اَلْعَقَبَۃ" جہنم میں سترّواں درجہ ہے۔

اُمَّتی اُمَّتی:

﴿7546﴾... حضرتِ سیِّدُنا زاذان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو یہ بیان کرتے سنا کہ جب قیامت کا دن آئے گا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اولین وآخرین کو ایک میدان میں جمع فرمائے گا، فرشتے اُتر کر صفیں بنالیں گے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: اے جبریل! جہنم کو لے آؤ۔ وہ جہنم کو اس طرح لائیں گے کہ اسے 70 ہزار لگاموں سے کھینچا جا رہا ہوگا اور ابھی وہ مخلوق سے 100 برس کی مسافت پر ہوگا تو ایسا چنگھاڑے گا جس سے تمام لوگوں کے دل دہل جائیں گے، پھر جب دوبارہ چنگھاڑے گا تو کوئی مُقَرَّب فرشتہ اور نبی مُرسَل ایسا نہ ہوگا جو گھٹنوں کے بل نہ ہو جائے، پھر جب تیسری مرتبہ چنگھاڑے گا تو لوگوں کے دل حلق میں آجائیں گے اور وہ بدحواس ہو جائیں گے، ہر شخص خوف کے مارے اپنے اَعمال کے وسیلے سے پناہ مانگے گا حتّٰی کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خلیلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: میری دوستی کا واسطہ

میں تجھ سے صرف اپنی جان کا سوال کرتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کلیمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عرض گزار ہوں گے: میں اپنی مناجات کے وسیلے سے صرف اپنی جان کا سوال کرتا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عیسیٰ رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: تو نے مجھے جو فضیلت عطا فرمائی اس کے وسیلے سے میں اپنے لئے ہی سوال کرتا ہوں، میں تجھ سے اپنی ماں مریم کے لئے بھی سوال نہیں کرتا۔

جبکہ ساقیِ کوثر، شافعِ محشر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عرض کریں گے: اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ! یعنی میری امت، میری امت! آج میں تجھ سے اپنی جان کا سوال نہیں کرتا، میں تو بس اپنی اُمَّت کا سوال کرتا ہوں۔ ربِّ جلیل عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: آپ کی اُمَّت کے اولیاپر نہ کوئی خوف ہے اور نہ ہی وہ غمگین ہوں گے، مجھے اپنی عزت وجلال کی قسم! آپ کی امت کے معاملے میں آپ کی آنکھوں کو ٹھنڈا کروں گا۔ پھر فرشتے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے حضور کھڑے ہوکر انتظار کریں گے کہ انہیں کیا حکم دیا جاتا ہے، اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: اے فرشتو! اُمَّتِ محمدیہ کے ان لوگوں کو آگ میں ڈال دو جو گناہِ کبیرہ پر ڈٹے رہے، میں ان سے بہت ناراض ہوں کیونکہ انہوں نے دنیا میں میرے اَحکام کی پروا نہیں کی، میرے حق کو ہلکا جانا، میری عزت کی بے حرمتی کی، لوگوں کا خوف کیا جبکہ میرا خوف نہ رکھا حالانکہ میں نے انہیں اپنے فضل سے دیگر امتوں پر عزت عطا فرمائی، نہ انہوں نے میرے فضل کو پہچانا نہ میری نعمت کی قدر کی۔ اس وقت عذاب کے فرشتے مَردوں کو داڑھیوں اور عورتوں کو چوٹیوں سے پکڑ کر جہنم کی طرف لے جائیں گے، اس اُمَّت کے سوا جو بھی شخص جہنم میں ڈالا جائے گا اس کا چہرہ سیاہ، پاؤں میں بیڑیاں اور گردن میں طوق ہوگا، جبکہ اس اُمَّت کے گناہ گار جہنم میں اپنے چہرے سلامت لے کر جائیں گے، جب یہ داروغۂ جہنم حضرتِ سیِّدُنا مالک عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس پہنچیں گے تو وہ ان سے پوچھیں گے: اے بدنصیبو! تم کس کی اُمَّت ہو؟ میرے پاس اب تک تم سے اچھے چہرے والا کوئی نہیں آیا۔ وہ کہیں گے: ہم قرآن والی اُمَّت ہیں۔ وہ کہیں گے: اے بدنصیبو! کیا قرآن حضرتِ سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر نازل نہیں ہوا؟

محشر میں "یارسولَ اللہ المدد" کے نعرے:

یہ لوگ چیخ کر روتے ہوئے پکاریں گے: وَامُحَمَّدَاہ! یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مدد کیجئے۔

اپنے ان امتیوں کی شفاعت کیجئے جنہیں جہنم میں جانے کا حکم دیا جا چکا ہے۔ اتنے میں جھڑکنے والی کرخت آواز آئے گی: اے مالک! تمہیں کس نے کہا کہ ان بد نصیبوں سے گفتگو کرکے عذاب میں داخل کرنے سے رکو۔ اے مالک! ان کے چہروں کو سیاہ نہ کرنا کیونکہ یہ دنیا میں سجدے کیا کرتے تھے۔ اے مالک! انہیں طوق نہ پہنانا کیونکہ دنیا میں غسلِ جنابت کیا کرتے تھے۔ اے مالک! ان کے پاؤں میں بیڑیاں نہ ڈالنا کیونکہ یہ لوگ میرے گھر کا طواف کیا کرتے تھے۔ اے مالک! انہیں تارکول کا لباس نہ پہنانا کیونکہ انہوں نے احرام کے لئے دنیا میں اپنے کپڑے اتارے تھے اور آگ سے کہہ دو کہ ان کی زبانوں کو نہ جلائے کیونکہ یہ دنیا میں تلاوتِ قرآن کیا کرتے تھے۔ اے مالک! آگ سے کہہ دو کہ انہیں ان کے اعمال کے مطابق ہی سزا دے۔ آگ ان کے اعمال اور سزا کی مقدار کو اس طرح جانتی ہوگی جس طرح ایک ماں اپنے بچے کو پہچانتی ہے۔

چنانچہ آگ کچھ لوگوں کے ٹخنوں تک پہنچے گی، کچھ کے گھٹنوں تک، کچھ کے ناف تک اور کچھ کے سینوں تک۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں ان کے گناہوں، نافرمانیوں اور ان پر ڈٹے رہنے کی سزا دے چکے گا تو ان کے اور مشرکین کے درمیان بند دروازہ کھول دیا جائے گا تو وہ خود کو جہنم کے سب سے اوپر والے طبقے میں پائیں گے، اس میں کسی طرح کی ٹھنڈک ہوگی نہ کچھ پینے کو ملے گا، وہ روتے ہوئے پکاریں گے: **وَامُحَمَّدَاہ!** (یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! مدد فرمایئے!) اپنی امت کے بد نصیبوں پر رحم فرمایئے اور ان کی شفاعت کیجئے کہ آگ نے ان کے گوشت، خون اور ہڈیوں کو کھا لیا ہے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پکاریں گے: اے ہمارے ربّ عَزَّوَجَلَّ! اے ہمارے بادشاہ! اس پر رحم فرما جس نے دنیا میں تیرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا اگرچہ گناہ و نافرمانی کی اور تیری حدیں توڑیں۔ اس وقت مشرکین ان سے کہیں گے: اب تمہیں اللہ و رسول عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر ایمان لانا بھی نہیں بچا سکتا۔

ان کی اس بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ غضب فرمائے گا اور حضرت جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام کو حکم دے گا: اے جبریل! جاؤ اور اُمَّتِ محمدیہ کو آگ سے نکال دو۔ چنانچہ جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام انہیں وہاں سے گروہ در گروہ نکال لیں گے، ان کی کھالیں جل چکی ہوں گی تو جبریل عَلَیْہِ السَّلَام انہیں جنت کے دروازے پر بہنے والی نہر میں غوطہ دیں گے اسے نہر حیات کہا جاتا ہے۔ جب وہ اس میں کچھ دیر ٹھہر کر نکلیں گے تو پہلے سے زیادہ خوبصورت ہو

جائیں گے پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں داخِلِ جنت کرنے کا حکم فرمائے گا، ان کی پیشانیوں پر لکھا ہو گا: یہ اُمَّتِ محمدیہ کے وہ جہنمی ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنی رحمت سے آزاد فرمایا ہے۔ وہ اسی نشانی سے اہلِ جنت میں پہچانے جائیں گے پھر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں گڑگڑا کر دعا کریں گے کہ وہ اس علامت کو مٹا دے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے مٹا دے گا، اس کے بعد جنتیوں میں اس علامت سے نہیں پہچانے جائیں گے۔

﴿7547﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار اس فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ اِبْرٰهِیْمَ لَاَوَّاهٌ (پ۱۱، التوبۃ: ۱۱۴) ترجمۂ کنزالایمان: بے شک ابراہیم ضرور بہت آہیں کرنے والا ہے۔

کی تفسیر میں فرماتے ہیں: جب حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس جہنم کا ذکر کیا جاتا تو آپ جہنم کے خوف سے بہت آہیں بھرا کرتے تھے۔

جہنمی آگ کی شدت:

﴿7548﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عُمَر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس یہ آیتِ طیبہ تلاوت کی:

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ ؕ (پ۵، النسآء: ۵۶) ترجمۂ کنزالایمان: جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی ہم ان کے سوا اور کھالیں انہیں بدل دیں گے کہ عذاب کا مزہ لیں۔

تو آپ نے فرمایا: دوبارہ تلاوت کرو، حضرت کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بھی وہاں موجود تھے، انہوں نے کہا: امیر المؤمنین! مجھے اس آیتِ مبارکہ کی تفسیر معلوم ہے، میں نے یہ اسلام لانے سے پہلے پڑھی تھی۔ آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: اے کعب! ہمیں بھی وہ تفسیر بتاؤ، اگر تم نے وہی تفسیر سنائی جو ہم نے رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سنی ہے تو ہم تمہاری تصدیق کریں گے ورنہ ہم اس پر نظر بھی نہیں کریں گے۔ چنانچہ انہوں نے بیان کیا کہ میں نے اسلام لانے سے پہلے اس کی تفسیر یہ پڑھی تھی کہ جب کبھی ان کی کھالیں پک جائیں گی تو ہم ان کی کھالیں بدل دیں گے اور ایسا ایک لمحے میں 120 مرتبہ ہو گا۔ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہم نے بھی رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے ایسا ہی سنا ہے۔

جہنمی زنجیر کا وزن:

﴿7549﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار اس فرمانِ باری تعالیٰ:

فِیْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا فَاسْلُكُوْهُ ﴿۳۲﴾ (پ۲۹، الحاقۃ:۳۲) ترجمۂ کنزالایمان: ایسی زنجیر میں جس کا ناپ ستّر ہاتھ ہے اسے پرودو۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: اگر پوری دنیا کا لوہا بھی اس زنجیر کی ایک کڑی کے ساتھ وزن کیا جائے تب بھی اس کے وزن کو نہ پہنچے۔

﴿7550﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جب کسی شخص کو جہنم کا حکم ہو گا تو ایک لاکھ یا اس سے زائد فرشتے اس کی طرف لپکیں گے۔

سُلگایا ہوا سمندر:

﴿7551﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: حضرت کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے [اس آیتِ مبارکہ: وَالْبَحْرِ الْمَسْجُوْرِ ﴿۶﴾ (پ۲۷، الطور:۶) ترجمۂ کنزالایمان: اور سلگائے ہوئے سمندر (کی قسم) کی تفسیر] میں فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت سمندر کو سلگا کر جہنم کی آگ بنا دے گا۔

خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی روح کیسے قبض ہوئی؟

﴿7552﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن رباح رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے پاس روح قبض کرنے کے لئے آئے تو آپ گھر میں موجود نہ تھے، اسی دوران تشریف لے آئے اور ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام کو اپنے گھر میں دیکھ کر پوچھا: تم کون ہو؟ جواب دیا: میں ملکُ الموت ہوں۔ فرمایا: تم جھوٹ کہہ رہے ہو، ملکُ الموت کی ایک معروف نشانی ہے۔ چنانچہ ملکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام نے اپنا چہرہ اپنی گدی کی جانب گھما دیا اور حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام یہ منظر دیکھ کر بے ہوش ہو گئے، جب ہوش آیا تو حضرتِ سیِّدُنا ملکُ الموت، حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم، حضرتِ سیِّدَتُنا سارہ اور حضرتِ سیِّدُنا اسحاق عَلَیْہِمُ السَّلَام سب رونے لگے۔

مَلَکُ الموت عَلَیْہِ السَّلَام ربّ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض گزار ہوئے: اے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! تو نے مجھے اس شخص کی روح قبض کرنے کے لئے بھیجا ہے جس کے بعد اہلِ زمین کے لئے کوئی خیر نہ ہو گی۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: میں اپنے بندے کے حال کو تم سے بہتر جانتا ہوں، لہٰذا تم جاؤ اور ان کی روح قبض کرلو۔ چنانچہ آپ بیمار حالت میں جھکتے ہوئے آئے تو حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام انہیں باغ میں لے گئے، وہاں آپ انگور کھانے لگے تو سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: آپ کی عُمر کتنی ہے؟ جواب دیا: ابراہیم کی عُمر کے مقابلے میں اتنی اتنی ہو گی۔ اسی دوران حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم عَلَیْہِ السَّلَام کو موت کی شدید تمنا ہوئی تو ملَکُ الموت نے انہیں ایک پھول سونگھایا جس سے ان کی روح قبض ہو گئی۔

عقل کی دانائی، حکمت کا نور اور علم کا سرچشمہ:

﴿7553﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُغیث رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: (تلاوتِ) قرآن کو خود پر لازم کرلو کیونکہ یہ عقل کی دانائی، حکمت کا نور اور علم کا سرچشمہ ہے اور یہ رحمٰن عَزَّوَجَلَّ کے ساتھ کئے گئے عہد کو سب سے زیادہ بیان کرنے والی کتاب ہے۔

خود پسندی ہلاکت ہے:

﴿7554﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن قُوذَر رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْغَفَّار کی خدمت میں احادیث کی چاہت رکھنے والا ایک شخص حاضر ہوا تو آپ نے اس سے فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو، مجلس میں کم مرتبہ والی جگہ پر راضی رہو اور کسی کو ایذا نہ دو کیونکہ اگر تم خود پسندی کرتے ہوئے اپنے علم سے زمین و آسمان کو بھر دو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس میں پستی اور کمی پیدا فرمادے گا۔ اس شخص نے عرض کی: اے ابو اسحاق! اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، ایسا کرنے سے تو لوگ میری تکذیب کریں گے اور مجھے تکلیف پہنچائیں گے۔ آپ رَحْمَۃُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کی بھی تکذیب کی گئی اور انہیں ایذائیں دی گئیں، انہوں نے صبر کیا لہٰذا تم بھی صبر کرو ورنہ خود پسندی تمہارے لئے ہلاکت ہے۔

انمول فرامین:

﴿7555﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللهِ الْغَفَّار فرماتے ہیں:

...اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: جس نے قرآنِ کریم کی تصدیق کی، اس کے احکام پر عمل کیا اور میری رضا کے لئے اس کی تعلیم دی تو میں اسے قیامت کے دن انبیا کا خلیفہ بنا کر ان کی رفاقت عطا کروں گا۔

...کچھ لوگ ایک جگہ اکٹھے ہوئے جن میں سے بعض بے رغبت ہو کر الگ ہو گئے اور طعنہ دے کر کہنے لگے: "انہوں نے کوئی نیک عمل نہیں کیا۔" پس اس قول کی وجہ سے ان میں خود پسندی آگئی۔ خبردار! تم خود پسندی سے بچتے رہنا کیونکہ یہ ہلاکت وبربادی ہے۔

...جو آخرت میں عزت کا مقام چاہتا ہے اسے چاہیے کہ کثرت سے غور وفکر کرے عالم بن جائے گا، ایک دن کے کھانے پر راضی رہے غنی بن جائے گا اور اپنی خطاؤں کو یاد کر کے کثرت سے روئے اللہ عَزَّوَجَلَّ جہنم کو اُس سے دور کر دے گا۔

...اچھے طریقے اور عمل صالح کے ساتھ علم حاصل کرنا نبوت کا ایک حصہ ہے۔

... مسلمان عالمِ دِین، ابلیس اور اس کے لشکر پر ایک ہزار مسلمان عبادت گزاروں سے زیادہ سخت ہے کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ذریعے مسلمانوں کو حرام سے بچاتا ہے۔

... عنقریب تم جاہلوں کو آپس میں علم پر فخر کرتے دیکھو گے اور وہ علم کے متعلق ایک دوسرے سے یوں جھگڑیں گے جس طرح عورتیں مردوں پر جھگڑتی ہیں۔

... حضرتِ سیِّدُنا مُوسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تیرا کون سا بندہ سب سے بڑا عالِم ہے؟ ارشاد ہوا: جو علم سے کبھی سیر نہ ہو۔

...طالبِ علم کی صبح وشام راہِ خدا میں ہوتی ہے۔

... علم حاصل کرو اور اس میں عاجزی اختیار کرو کیونکہ ملائکہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے تواضع کرتے ہیں۔

نظرِ رحمت سے محروم:

﴿7556﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن عُمَیر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ضرور کچھ لوگ قرآن کو گانے والیوں اور اونٹوں کے حُدی خوانوں[1] سے زیادہ اچھی

1... حدی یا حداوہ گانا ہے جس سے اونٹ کو مستی دلا کر چلایا جاوے اونٹ گانے کا عاشق ہے جیسے سانپ خوش آواز کا، ...

آواز میں پڑھیں گے لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت ان پر نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا اور کچھ لوگ خود کو سیاہی سے رنگیں گے بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ ان پر بھی نظرِ رحمت نہیں فرمائے گا۔

﴿7557﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن قُوذَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: کون ہے جو قرآنِ پاک کو اپنی آواز سے زینت دے۔

اچھی آواز سے قرآن پڑھنے کا انعام:

﴿7558﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس نے دنیا میں اچھی آواز کے ساتھ قرآنِ پاک پڑھا اللہ عَزَّوَجَلَّ بروزِ قیامت اُسے موتیوں یا زبرجد کا خیمہ عطا فرمائے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جنت میں اتنی اچھی آواز عطا فرمائے گا کہ اہلِ جنت اُسے سننے کے لئے اس کی ملاقات کو آئیں گے۔

سبقت لے جانے والے:

حضرتِ سیِّدُنا ابو علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ﴿۱۰﴾ (پ۲۷، الواقعۃ: ۱۰)

ترجمۂ کنز الایمان: اور جو سبقت لے گئے وہ تو سبقت ہی لے گئے۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرمایا: سبقت لے جانے والے وہ ہیں جو قرآن کی تلاوت اور اس کے اَحکامات پر عمل کرنے والے ہیں۔

اَللّٰہُ اَکْبَر کہنے کی فضیلت:

﴿7559﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جب کوئی بندہ اَللّٰہُ اَکْبَر کہتا ہے تو زمین و آسمان میں جو کچھ ہے وہ اس سے بھر جاتا ہے۔

......جب اونٹ تھک جاتا ہے تو خوش آوازی سے اسے گانا سنایا جاتا ہے جس سے مست ہو کر خوب تیز دوڑتا ہے اس گانے کو حُدِی اور گانے والے کو حاد کہتے ہیں۔ (مراۃ المناجیح، ۶ / ۴۴۲)

جادو سے حفاظت کا نسخہ:

﴿7560﴾... حضرتِ سیِّدُنا اسماعیل بن اُمَیَّہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اگر میں صبح شام یہ کلمات نہ پڑھتا تو یہودی مجھے بھونکنے والا کتا یا رینکنے والا گدھا بنا دیتے: ''اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللہِ التَّامَّاتِ الَّتِیْ لَایُجَاوِزُھُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ الَّذِیْ یُمْسِکُ السَّمَاءَ اَنْ تَقَعَ عَلَی الْاَرْضِ اِلَّا بِاِذْنِہٖ مِنْ شَرِّ مَاخَلَقَ وَذَرَاَ وَبَرَاَ وَمِنْ شَرِّ الشَّیْطَانِ وَحِزْبِہٖ یعنی میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے کامل کلمات کی پناہ چاہتا ہوں کہ جن سے کوئی نیک و بد تجاوُز نہیں کر سکتا ہر اُس مخلوق کے شر سے جسے اُس نے پیدا کیا، پھیلایا اور ٹھیک کیا اور شیطان اور اس کے لشکر سے بھی اس ذات کی پناہ میں آتا ہوں جو آسمان کو زمین پر گرنے سے روکے ہوئے ہے مگر جب اس کا حکم ہو۔''

اجتماعی دعا کی فضیلت:

﴿7561﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو محمد مکّی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جب 40 (مسلمان) بندے بارگاہِ الٰہی میں اپنے ہاتھوں کو دراز کرتے ہوئے سوال کرتے ہیں اور ان کا سوال ظُلم و قَطعِ رحمی کا نہیں ہوتا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ ان کے سوال کو پورا فرما دیتا ہے۔

والدین کی نافرمانی سے بچو:

﴿7562﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن ابُو ہِلال رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! جب کوئی شخص اپنے والدین کی نافرمانی کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے جلد عذاب میں گرفتار فرماتا ہے اور جب کوئی شخص اپنے والدین سے نیک سُلُوک کرنے والا ہوتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی عُمُر میں اِضافہ فرما دیتا ہے تاکہ وہ نیکی اور بھلائی اور زیادہ کرے۔

تورات کی ابتدا و انتہا:

﴿7563﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: تورات کی ابتدا سورۂ انعام کی ابتدا ہے اور اس کا خاتمہ سورۂ ہود کا خاتمہ ہے۔

﴿7564﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: تورات کا اختتام اس آیت پر ہوتا ہے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَمْ یَتَّخِذْ وَلَدًا وَّ لَمْ یَكُنْ لَّهٗ شَرِیْكٌ فِی الْمُلْكِ (پ۱۵، بنی اسرآئیل: ۱۱۱) ترجمۂ کنز الایمان: سب خوبیاں اللہ کو جس نے اپنے لئے بچہ اختیار نہ فرمایا اور بادشاہی میں کوئی اس کا شریک نہیں۔

اگر ہوا روک لی جائے تو...!

﴿7565﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ ہوا کو تین دن تک روک دے تو زمین و آسمان میں موجود ہر چیز بدبودار ہو جائے۔

عاجزی کرنے کا انعام:

﴿67-7566﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عَوَّام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: دو شخص مسجد کے دروازے پر آئے جن میں سے ایک مسجد میں داخل ہو گیا جبکہ دوسرا باہر کھڑے ہو کر کہنے لگا: مجھ جیسا گناہ گار شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کے گھر میں داخل ہونے کے لائق نہیں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بنی اسرائیل کے ایک نبی پر وحی فرمائی کہ ”میں نے فلاں شخص کو عاجزی کرنے کی وجہ سے صِدِّیق بنا دیا ہے۔“

گناہ اور نیکی:

﴿7568﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو قَبِیْل رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی طرف وحی فرمائی کہ کوئی گناہ بھلایا نہیں جاتا، حقیقی بادشاہ کو موت نہیں اور کوئی نیکی پُرانی نہیں ہوتی۔

خون ریزی، وبا اور قحط کی وجہ:

﴿7569﴾... حضرتِ سیِّدُنا عِکْرِمہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کی حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے ملاقات ہوئی تو عرض کی: اے اِبْنِ عباس! جب

دیکھو کہ تلواریں میان سے باہر آگئیں اور خون بہا دیئے گئے ہیں تو جان لینا کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا حکم ضائع کر دیا گیا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں ایک دوسرے کے ذریعے سزا دی ہے اور جب دیکھو کہ وبا پھیل گئی ہے تو سمجھ لینا کہ زنا عام ہو چکا ہے اور جب دیکھو کہ بارش روک لی گئی ہے تو جان لینا کہ زکوٰۃ کی ادائیگی رُک چکی ہے اور لوگوں نے اپنا مال راہِ خدا میں دینا چھوڑ دیا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے بھی اپنا فضل روک لیا ہے۔

جنتی بچھونے:

﴿7570﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُطَرِّف بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار اس فرمانِ باری تعالیٰ:

وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ﴿۳۴﴾ (پ۲۷، الواقعۃ: ۳۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور بلند بچھونوں میں۔

کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ان جنتی بچھونوں کی بلندی 40 سال کی مُسافت ہے۔

جنت کو حکم ربانی:

﴿7571﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن حارِث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَارِث بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ جب بھی جنت کی طرف نظر فرماتا ہے تو اس سے ارشاد فرماتا ہے کہ اہلِ جنت کے لئے خوشبودار ہو جا تو اس کی خوشبو پہلے سے دُگنی ہو جاتی ہے (یہ سلسلہ یونہی رہے گا) حتّٰی کہ اہلِ جنت اس میں داخل ہو جائیں۔

﴿7572﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن حارث عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَارِث بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ ہر روز جنّتِ عدن کی طرف نظر کرکے ارشاد فرماتا ہے: اپنے اہل کے لئے خوشبودار ہو جا تو اس کی خوشبو بڑھ جاتی ہے (یہ سلسلہ یونہی رہے گا) حتّٰی کہ اس کے اہل اس میں داخل ہو جائیں۔

70 ہزار محل والا گھر:

﴿7573﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَید بن ابوجعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ایسا گھر بنایا ہے جس میں موتی جڑے ہوئے ہیں، اس میں 70 ہزار محل

ہیں، ہر محل میں 70 ہزار گھر ہیں، ہر گھر میں 70 ہزار کمرے ہیں جن میں انبیا، صِدِّیقِین، شُہدا، عادل حکمران اوراپنے نفس کا مُحاسَبَہ کرنے والے رہیں گے۔

70 ہزار سونے کے پیالے:

﴿7574﴾... حضرتِ سیِّدُنا اَبان عَلَیْہِ رَحمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جنتیوں کو 70 ہزار سونے کے پیالے پیش کئے جائیں گے جن میں طرح طرح کے کھانے ہوں گے اور ہر کھانا دوسرے سے مختلف ہو گا۔

ایک ہزار غلام:

حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: جنتیوں کے لئے ایک ہزار غلام ہوں گے ہر غلام دوسرے سے مختلف خدمت کرے گا۔

رضائے الٰہی کی خاطر محبت کا انعام:

﴿7575﴾... حضرتِ سیِّدُنا جَوَّاب بن عُبَیْدُ اللہ رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جنت میں سرخ یاقوت کا ایک سُتُون ہے جس کے اوپر 70 ہزار کمرے ہیں وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطر محبت کرنے والوں کی منزلیں ہیں جن کی پیشانیوں پر لکھا ہو گا کہ یہ رضائے الٰہی کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے ہیں۔ ان میں سے کوئی جب اہلِ جنت کو اوپر سے دیکھے گا تو وہ اہلِ جنت پر اس طرح روشنی کرے گا جیسے دنیا میں سورج زمین والوں پر روشنی کرتا ہے۔ اسے دیکھ کر اہلِ جنت کہیں گے: یہ شخص **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والوں میں سے ہے۔

چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا چہرہ:

﴿7576﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن قُوذَر رَحمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی رضا کے لئے آپس میں محبت کرنے والے سرخ یاقوت کے سُتُون پر ہوں گے اور اس سُتُون کے اوپر 70 ہزار گھر ہوں گے جہاں سے وہ جنتیوں کو دیکھیں گے، ان کی پیشانیوں

پر لکھا ہو گا کہ یہ رضائے الٰہی کی خاطر آپس میں محبت کرنے والے ہیں۔ ان میں سے جب کوئی جنتیوں کو دیکھے گا تو اس کا حُسن جنتیوں کے لئے ایسے روشنی فراہم کرے گا جیسے سورج دنیا والوں کے لئے کرتا ہے۔ اسے دیکھ کر اہلِ جنت کہیں گے: یہ شخص اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر آپس میں محبت کرنے والوں میں سے ہے۔ جنتی اس کے چہرے کو چودھویں کے چاند کی طرح چمکتا دیکھیں گے۔

جنّت الفردوس کے اہل:

﴿7577﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عوَّام رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: نیکی کا حکم دینے اور برائی سے منع کرنے والے جنَّتُ الفردوس میں ہوں گے۔

سب سے نچلے درجے کے جنتی کا کھانا:

﴿7578﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام اَعمش رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں: ایک شخص نے مجھے بتایا کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: سب سے نچلے درجے کے جنتی کا کھانا 70 ہزار پیالوں میں لایا جائے گا اور ہر پیالے کا کھانا دوسرے سے مختلف ہو گا۔ وہ آخری پیالے میں بھی وہی لذت پائے گا جیسی پہلے والے میں تھی اور اس میں کوئی خرابی نہ ہو گی۔

شہداء کی ارواح کا مسکن:

﴿7579﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں: میں نے حضرت کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے جنَّتُ الماْوٰی کے بارے میں پوچھا تو آپ نے بتایا کہ جنَّتُ الماْوٰی وہ ہے جس میں سبز پرندے ہیں جن (کے پوٹوں) میں شُہدا کی ارواح رہتی ہیں۔

رات میں دو رکعت ادا کرنے کی فضیلت:

﴿7580﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُوَرِّق عِجلی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا جارِیہ بن قُدامہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیتُ المقدس آئے تو حضرتِ سیِّدُنا عامِر بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کے پاس تشریف لائے انہوں نے آپ کا خیر مقدم کیا اور پوچھا: یہاں کیسے آنا ہوا؟ آپ نے فرمایا: میں اس مسجد میں نماز پڑھنے اور حضرت کعب

الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے ملنے کی غرض سے آیا ہوں۔ حضرتِ سیِّدُنا عامر بن عبدُ اللہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے کہا: وہ آپ کے ساتھ ہی بیٹھے ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے پوچھا: کیا آپ یہاں صرف نماز پڑھنے آئے ہیں؟ حضرتِ سیِّدُنا جاریہ بن قُدامہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: ہاں۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار نے فرمایا: جو بندہ رات کو اُٹھ کر وضو کرے اور دو رکعت نماز پڑھے تو وہ گناہوں سے اس طرح پاک ہو جائے گا جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہو اور جو بیْتُ المقدس صرف نماز پڑھنے کے لئے آئے اور اس کی نیت تجارت اور خرید و فروخت کی نہ ہو تو وہ واپس اس حالت میں لوٹتا ہے جیسے آج ہی اس کی ماں نے اسے جنا ہے اور عمرہ بیْتُ المقدس کی دو مرتبہ تعظیم بجالانے سے افضل ہے اور حج دو عمروں سے افضل ہے۔

﴿7581﴾... حضرتِ سیِّدُنا بکر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے تورات میں یہ لکھا دیکھا کہ ”اگر میرا مومن بندہ غمگین نہ ہوتا تو میں کافر کے سر پر لوہے کی دو پٹیاں باندھ دیتا اور وہ کبھی بیمار نہ ہوتا۔“

رضائے الٰہی کے لئے بھوکا پیاسا رہنے کی فضیلت:

﴿7582﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن ضَمْرہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: میں نے ایسے لوگوں کی تعریف پڑھی ہے جو اس اُمَّت میں رَہبانِیَّت کے مرتبے پر فائز ہوں گے۔ ان کے دل نورانی ہوں گے، ان کی زبانوں سے حکمت کا نور جاری ہو گا اور فرشتے ان کا مُجاہدہ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ان کی محبت دیکھ کر تعجب کریں گے۔ کسی نے پوچھا: اے ابو اسحاق! وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا: یہ وہ لوگ ہیں جو رضائے الٰہی کے لئے اپنے نفس کو بھوکا پیاسا رکھتے ہیں۔ قیامت کے دن انہیں ندا دی جائے گی کہ بھوک پیاس برداشت کرنے والے کھڑے ہو جائیں تو یہ صفوں میں سے اٹھیں گے پھر ان کے لئے دستر خوان لایا جائے گا جس پر ایسی نعمتیں ہوں گی جنہیں نہ تو کسی آنکھ نے دیکھا اور نہ ہی کسی کان نے سنا ہو گا، یہ اس پر بیٹھ جائیں گے جبکہ لوگ حساب و کتاب میں مشغول ہوں گے۔

روزِ جمعہ نیکی کا اَجر بڑھ جاتا ہے:

﴿7583﴾... حضرتِ سیِّدُنا ہِلال بن یَساف رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جب جمعہ کا دن آتا ہے تو جن اور اِنس کے علاوہ ہر مخلوق اس سے ڈرتی ہے اور اس دن نیکی کا اجر اور گناہ کی سزا بڑھا دی جاتی ہے۔

﴿7584﴾... حضرتِ سیِّدُنا یزید بن قُوذَر رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا داود عَلَیْہِ السَّلَام ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن ناغہ کرتے اور اگر روزے والا دن جمعہ کو ہوتا تو کثرت سے صدقہ بھی کرتے اور فرماتے: اس دن کا روزہ رکھنا قیامت کے طویل دن کی طرح 50ہزار سال کے روزے رکھنے کے برابر ہے اور اسی طرح دیگر اعمال کا اجر بھی اس دن بڑھا دیا جاتا ہے۔

روزِ جمعہ کی فضیلت:

﴿7585﴾... حضرتِ سیِّدُنا امام مُجاہِد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار، حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن عباس اور حضرتِ سیِّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمْ ایک جگہ اکٹھے ہوئے تو لوگوں نے حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کی خدمت میں عرض کی: ہمیں جمعہ کے دن کے بارے میں بتایئے کہ (تورات میں) آپ نے اس کے بارے میں کیا لکھا پایا؟ فرمایا: ساتوں آسمان اور ساتوں زمین اس سے ڈرتے ہیں۔

مَعْرِفَتِ الٰہی سے محروم عقلیں:

﴿7586﴾... حضرتِ سیِّدُنا حَسَن رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرتِ سیِّدُنا آدم صَفِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ سے ارشاد فرماتا ہے: اپنی اولاد کو خواہشات پر عمل کرنے سے منع کرو کیونکہ جن کے دل دنیاوی خواہشات میں مبتلا ہوتے ہیں ان کی عقلیں میری معرفت سے محروم ہوتی ہیں۔ حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: اے روحُ القُدس! یہ بتاؤ میں کیا کہوں؟ عرض کی: آپ کہئے: ''اَللّٰھُمَّ اکْفِنِیْ مُؤْنَۃَ الدُّنْیَا وَاَھْوَالَ یَوْمِ الْقِیَامَۃِ وَاَدْخِلْنِی الْجَنَّۃَ الَّتِیْ قَدَّرْتَ عَلَیَّ الْخُرُوْجَ مِنْھَا یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! دنیا کے بوجھ اور آخرت کی ہولناکیوں سے میرے لئے کافی ہو جا اور مجھے اس جنت میں داخلہ نصیب فرما جس سے تو نے مجھے زمین پر بھیجنے کا فیصلہ فرمایا تھا۔'' حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے یہ دعا کی تو حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: قبول ہو گئی۔ پھر عرض کی: اے آدم عَلَیْہِ السَّلَام! کہئے۔ فرمایا: اے روحُ القدس! کیا کہوں؟ عرض کی: کہئے: ''اَللّٰھُمَّ اَلْبِسْنِی الْعَافِیَۃَ

کَیْ تُھَنِّیْنِی الْمَعِیْشَۃَ یعنی اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! مجھے عافیت کا لباس پہنا تاکہ مجھ پر اسبابِ زندگی آسان ہو جائیں۔'' آپ نے یہ دعا کی تو حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: قبول ہو گئی۔ پھر عرض کی: اے آدم عَلَیْہِ السَّلَام! کہئے۔ فرمایا: اے روحُ القُدُس! کیا کہوں؟ عرض کی یہ کہئے: اَللّٰھُمَّ اخْتِمْ لَنَا بِالْمَغْفِرَۃِ حَتّٰی لَا تَضُرَّنَا الذُّنُوْبُ یعنی اے میرے مولیٰ عَزَّوَجَلَّ! ہمارے لئے ایسی مغفرت لکھ دے کہ لغزشیں ہمیں نقصان نہ دیں۔ حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام نے جب یہ کہا تو حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام نے کہا: مغفرت لکھ دی گئی۔

تمام زمینوں اور آسمانوں کی بنیاد:

﴿7587﴾... گورنر بصرہ حضرتِ سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ اہْلِ کتاب کے نیک شخص حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمام زمینوں اور آسمانوں کی بنیاد سورۂ اخلاص پر رکھی ہے۔

تورات کی ابتدائی آیات:

﴿7588﴾... حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عدی بن خِیار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے ایک شخص کو یہ آیتِ مُبارکہ تلاوت کرتے سنا:

قُلْ تَعَالَوْا اَتْلُ مَا حَرَّمَ رَبُّكُمْ عَلَیْكُمْ (پ۸، الانعام: ۱۵۱)

ترجمۂ کنزالایمان: تم فرماؤ آؤ میں تمہیں پڑھ سناؤں جو تم پر تمہارے ربّ نے حرام کیا۔

تو فرمایا: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں کعب کی جان ہے! بے شک یہ آخرِ سورت تک تورات میں سب سے پہلے نازل ہونے والی آیات ہیں۔

﴿7589﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو عبدُ الرحمٰن عَقِیْل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس نے چار درہم کا کپڑا پہنا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کی اس کی مغفرت کر دی جائے گی۔

تنہائی میں عبادت کی فضیلت:

﴿7590﴾... حضرتِ سیِّدُنا علقمہ بن مرثد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جس نے ایک رات بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ایسے عبادت کی کہ اسے کوئی جاننے والا نہ

دیکھے تو وہ گناہوں سے ایسے نکل گیا جیسے اپنی رات سے نکل جاتا ہے۔

توبہ اور تسبیح کرنے والوں کی نماز:

﴿7591﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اے بیٹے! اگر تم یہ بات پسند کرتے ہو کہ عبادت کے لئے کمربستہ تسبیح کرنے والے (فرشتے) تم پر رشک کریں تو چاشت کی نماز کی پابندی کرو کیونکہ یہ توبہ کرنے والوں اور تسبیح کرنے والوں کی نماز ہے۔

فجر تا طلوعِ آفتاب ذکر الٰہی کی فضیلت:

﴿7592﴾... حضرتِ سیِّدُنا سَری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی کسی سے نقل کرتے ہوئے بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ایک شخص مسجد کے دروازے پر چت کَبرے گھوڑے پر سامان لاد کر اسے راہِ خدا میں دیدے اور خوش دلی کے ساتھ مال تقسیم کردے اور دوسرا شخص نماز فجر کے بعد مسجد میں سورج نکلنے تک ذکرِ الٰہی میں مشغول رہے تو ذِکْرُ اللہ میں مشغول رہنے والے نے زیادہ اجر پایا۔

﴿7593﴾... حضرتِ سیِّدُنا بشیر عَدَوِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کو فرماتے سنا: ”اس امت کے بہتر لوگ اولین لوگ ہیں۔ بے شک ان میں سے کوئی شخص سجدہ ریز ہوتا ہے تو اس کی شان کے کیا کہنے اس کے سر اٹھانے سے پہلے اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو بخش دیا جاتا ہے۔“

پنج وقتہ نماز کی فضیلت:

﴿7594﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو وَرد رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! پنج وقتہ نماز ایسی نیکی ہے جس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جس طرح پانی میل کچیل کو بہا لے جاتا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! یہ فرمانِ باری تعالیٰ:

اِنَّ فِیْ هٰذَا لَبَلٰغًا لِّقَوْمٍ عٰبِدِیْنَ ﴿۱۰۶﴾ ترجمۂ کنزالایمان: بے شک یہ قرآن کافی ہے عبادت والوں کو۔

(پ۱۷، الانبیاء: ۱۰۶)

پنج وقتہ نماز ادا کرنے والوں کے بارے میں ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کا نام "عابدین" رکھا ہے۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! یہ فرمانِ باری تعالٰی:

اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴿۷۸﴾ (پ۱۵، بنی اسرآئیل:۷۸)

ترجمۂ کنزالایمان: بے شک صبح کے قرآن میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔

نمازِ فجر کی قراءت کے بارے میں ہے۔

اَعمال کو پوشیدہ رکھنے کی فضیلت:

﴿7595﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو علی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جسے یہ پسند ہو کہ فرشتوں کی ایک بڑی جماعت اس کے لئے دعائے مغفرت کرے، اس کی حفاظت کرے اور غموں سے بے نیاز ہو جائے تو اسے چاہئے کہ جتنا ہو سکے گھر میں چھپ کر نماز پڑھے۔ ان کے لئے خوشخبری ہے جو اپنے گھروں کو سجدہ گاہ بناتے ہیں۔ مزید فرماتے ہیں: مسجدیں زمین پر متقی لوگوں کی رہائش گاہیں ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے فرشتوں کے سامنے اُن لوگوں پر فخر فرماتا ہے جو اپنی نماز، روزہ اور خیرات کو پوشیدہ رکھتے ہیں۔

نفل اور فرض کا اجر:

﴿7596﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اگر تم جان لو کہ دو رکعت نفل نماز کا ثواب کتنا ہے تو اسے مضبوط پہاڑوں سے بھی بڑا سمجھو اور فرض نماز کا اجر تم جتنا بیان کر سکتے ہو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پاس اس سے بھی زیادہ ہے۔

﴿7597﴾... حضرتِ سیِّدُنا یحیٰی بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرض نماز کا سلام پھیرا تو ایک شخص نے آکر آپ سے بات کرنا چاہی لیکن آپ نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ دو رکعت اور پڑھیں پھر فرمایا: میں نے پہلے تم سے صرف اس لئے بات نہیں کی کہ ایسی دو نمازیں جن کے درمیان کوئی لغو بات نہ ہو تو وہ عِلِّیِّیْن میں لکھی جاتی ہیں۔

تورات میں اُمَّتِ محمدیہ کی فضیلت:

﴿7598﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ الرحمٰن مَعافِری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے ایک یہودی عالم کو روتے دیکھا تو فرمایا: کیوں رو رہے ہو؟ اس نے کہا: کچھ یاد آ گیا تھا۔ فرمایا: میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، اگر میں یہ بتا دوں کہ تم کیوں رو رہے ہو تو کیا میری تصدیق کرو گے؟ اس نے کہا: ہاں۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نازل کردہ کتاب میں یہ بات پڑھی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو کہا: ”اے میرے مولا! میں نے تورات میں ایک ایسی امت کا ذکر پایا ہے جو سب امتوں سے بہتر ہو گی، لوگوں کو بھلائی کا حکم دے گی اور بُرائی سے منع کرے گی، وہ پہلے اور بعد والی تمام کتابوں پر ایمان لائے گی، گمراہوں سے قِتال کرے گی حتّٰی کہ کانے دجال کو بھی قتل کرے گی۔“ یہ کہہ کر حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ”اے میرے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اسے میری اُمَّت بنا دے۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”اے موسٰی! وہ احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔“ یہ سن کر یہودی عالم نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں: کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نازل کردہ کتاب میں یہ بات پڑھی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو کہا: ”اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں نے ایک ایسی امت کا ذکر پایا جس کے لوگ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت حمد کریں گے، سورج کا خیال رکھیں گے[1] اور منصبِ حکومت و امامت پر فائز ہوں گے، جب کسی کام کا ارادہ کریں گے تو کہیں گے: اِنْ شَآءَ اللہ عَزَّوَجَلَّ ہم اس کام کو کریں گے۔“ یہ کہہ کر حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ”اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اسے میری اُمَّت بنا دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔ یہ سن کر یہودی عالم

1... یعنی نماز اور روزوں کی وجہ سے ہمیشہ سورج کے طلوع غروب استوا کا حساب رکھیں گے اور اس کی جنتریاں چھاپا کریں گے۔ اسلامی نمازیں افطار سحری تو سورج سے ہیں مگر خود روزے عیدیں حج وغیرہ چاند سے اس لئے مسلمان دونوں کا حساب رکھتے ہیں اور کوئی قوم یہ دونوں کام نہیں کرتی۔ (مراٰۃ المناجیح، ۸/ ۳۵)

نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نازل کردہ کتاب میں یہ بات پڑھی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میں نے تورات میں ایسی اُمَّت کا ذکر پایا جو کفارات اور صدقات کھائیں گے[1]، ان کی دعائیں قبول ہوں گی اور ان کے حق میں دعائیں قبول کی جائیں گی، ان کی سفارش قبول ہوگی اور ان کے حق میں سفارش قبول کی جائے گی۔ یہ کہہ کر حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: الٰہی! تو انہیں میری امت بنادے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ احمدِ مجتبٰی، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت ہے۔ یہ سن کر یہودی عالم نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نازل کردہ کتاب میں یہ بات پڑھی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو عرض کی: اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میں نے تورات میں ایسی امت کا ذکر پایا ہے جو بلندی پر چڑھیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کبریائی بیان کریں گے اور جب کسی وادی میں اُتریں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد وثنا بیان کریں گے، ان کے لئے پوری زمین پاک ہوگی اور وہ جہاں بھی ہوں ساری زمین ان کے لئے قابلِ نماز ہوگی، وہ جنابت سے پاکی حاصل کریں گے، جہاں پانی نہ پائیں گے وہاں مٹی سے پاکی حاصل کرنا ان کے لئے ایسا ہوگا جیسے پانی سے اور بروزِ قیامت وضو کے اثر سے ان کے اعضائے وضو چمکتے ہوں گے۔ یہ کہہ کر حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تو انہیں میری اُمَّت بنادے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسٰی! وہ احمدِ مجتبٰی، محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔ یہ سن کر یہودی عالم نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تمہیں خدا عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نازل کردہ کتاب میں یہ بات پڑھی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات

---

[1]... یہاں راوی نے دورانِ کلام یہ بھی کہا کہ پچھلی امتوں میں صدقات کو آگ جلا ڈالتی تھی البتہ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کے دور میں یہ تھا کہ آپ بنی اسرائیل کے صدقات جمع کرکے ان سے غلاموں اور لونڈیوں کو آزاد کروادیا کرتے تھے اگر کچھ بچ جاتا تو اسے گہرے کنویں میں دفن کروادیتے تاکہ کوئی اس میں سے کچھ لے نہ سکے۔

میں دیکھا تو عرض کی: ''اے ربّ عَزَّوَجَلَّ! میں نے ایسی امت کا ذکر پایا ہے کہ جب وہ کوئی نیک کام کرنے کا ارادہ کریں گے تو ان کے لئے ایک نیکی لکھ دی جائے گی اور جب وہ نیکی کر لیں گے تو ان کی نیکی کو 10 سے 700 گنا تک بڑھا دیا جائے گا اور اگر کسی گناہ کا ارادہ کریں گے تو ان کے لئے کچھ نہیں لکھا جائے گا اور اگر گناہ کا اِرتکاب کر بیٹھیں گے تو اُن کے لئے صرف وہی گناہ لکھا جائے گا۔'' یہ کہہ کر حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ''اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تو انہیں میری اُمَّت بنا دے۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے موسیٰ! وہ اَحمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت ہے۔'' یہ سن کر یہودی عالِم نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: میں تمہیں خدا کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نازل کردہ کتاب میں یہ بات پڑھی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو بارگاہِ الٰہی میں عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں نے ایک اُمَّتِ مرحومہ کا ذکر پایا جو کمزور ہونے کے باوجود کتابُ اللہ کے وارث ہوں گے اور تو نے انہیں چن لیا ہے، ان میں سے کوئی اپنی جان پر ظلم کرنے والا ہوگا، کوئی درمیانی راہ چلنے والا ہوگا اور کوئی نیکیوں میں سبقت کرنے والا ہوگا، میں نے ان میں سے کوئی ایک بھی ایسا نہیں پایا جس پر رحم نہ کیا گیا ہو۔'' یہ کہہ کر حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ''اے پاک پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تو انہیں میری اُمَّت بنا دے۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے موسیٰ! وہ احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی امت ہے۔'' یہ سن کر یہودی عالِم نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے۔

حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے فرمایا: میں تمہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم دے کر پوچھتا ہوں، کیا تم نے نازل کردہ کتاب میں یہ بات پڑھی ہے کہ حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام نے تورات میں دیکھا تو عرض کی: ''اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ان کے مَصاحِف ان کے سینوں میں ہوں گے، وہ اہلِ جنت کا سا مختلف رنگوں کا لباس پہنیں گے اور فرشتوں کی طرح صفیں بنا کر نماز پڑھیں گے، مساجد میں ان کی آوازیں شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ہوں گی اور جہنم میں ان میں سے وہی شخص داخل ہوگا جو نیکیوں سے اس طرح خالی ہو جیسے پتھر درخت کے پتوں سے خالی ہوتا ہے۔'' یہ کہہ کر حضرتِ سیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے عرض کی: ''اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تو انہیں میری اُمَّت بنا دے۔'' اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ''اے موسیٰ! وہ احمدِ مجتبیٰ

صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی اُمَّت ہے۔" یہ سن کر یہودی عالم نے کہا: ہاں ایسا ہی ہے۔ جب حضرتِ سیِّدُنا موسٰی عَلَیْہِ السَّلَام کو اس فضیلت سے تعجب ہونے لگا جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے سیِّدُ الانبیا صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور اُن کی اُمَّت کو عطا فرمائی تو کہنے لگے: "کاش! میں حضرتِ سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے اصحاب میں سے ہوتا۔" تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی رضا کے لئے تین آیات نازل فرمائیں:

﴿1،2﴾...

یٰمُوۡسٰۤی اِنِّی اصۡطَفَیۡتُکَ عَلَی النَّاسِ بِرِسٰلٰتِیۡ وَ بِکَلَامِیۡ ۫ۖ فَخُذۡ مَاۤ اٰتَیۡتُکَ وَ کُنۡ مِّنَ الشّٰکِرِیۡنَ ﴿۱۴۴﴾ وَ کَتَبۡنَا لَہٗ فِی الۡاَلۡوَاحِ مِنۡ کُلِّ شَیۡءٍ مَّوۡعِظَۃً وَّ تَفۡصِیۡلًا لِّکُلِّ شَیۡءٍ ۚ فَخُذۡہَا بِقُوَّۃٍ وَّ اۡمُرۡ قَوۡمَکَ یَاۡخُذُوۡا بِاَحۡسَنِہَا ؕ سَاُورِیۡکُمۡ دَارَ الۡفٰسِقِیۡنَ ﴿۱۴۵﴾

(پ۹، الاعراف: ۱۴۴، ۱۴۵)

ترجمۂ کنزالایمان: اے موسٰی میں نے تجھے لوگوں سے چُن لیا اپنی رسالتوں اور اپنے کلام سے تو لے جو میں نے تجھے عطا فرمایا اور شکر والوں میں ہو اور ہم نے اس کے لئے تختیوں میں لکھ دی ہر چیز کی نصیحت اور ہر چیز کی تفصیل اور فرمایا اے موسٰی اسے مضبوطی سے لے اور اپنی قوم کو حکم دے کہ اس کی اچھی باتیں اختیار کریں عنقریب میں تمہیں دکھاؤں گا بے حکموں کا گھر۔

﴿3﴾...

وَ مِنۡ قَوۡمِ مُوۡسٰۤی اُمَّۃٌ یَّہۡدُوۡنَ بِالۡحَقِّ وَ بِہٖ یَعۡدِلُوۡنَ ﴿۱۵۹﴾ (پ۹، الاعراف: ۱۵۹)

ترجمۂ کنزالایمان: اور موسٰی کی قوم سے ایک گروہ ہے کہ حق کی راہ بتاتا اور اسی سے انصاف کرتا۔

یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام پوری طرح راضی ہوگئے۔

توراۃ میں اُمَّتِ محمدیہ کے اوصاف:

﴿7599﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن ابوہِلال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا عبدُاللہ بن عَمرو رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار سے فرمایا: ہمیں اُمَّتِ محمدیہ کے اوصاف کے بارے میں بتایئے تو آپ نے بیان کیا: میں نے کتابُ اللہ میں ایسے لوگوں کا ذکر پایا ہے جو بہت حمد کرنے والے ہوں گے، ہر خیر و شر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کریں گے، ہر بلندی پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کبریائی

بیان کریں گے اور ہر نَشیب میں تسبیح و تحمید بجالائیں گے، ان کی اذان آسمان کی فضا میں گونجے گی، نماز میں ان کی آواز ایسی ہو گی جیسی چٹان پر شہد کی مکھیوں کی بھنبھناہٹ، وہ نماز میں فرشتوں کی طرح صفیں بنائیں گے، میدان جہاد میں نماز کی طرح صف بنا کر کھڑے ہوں گے، جب راہِ خدا میں جہاد کریں گے تو فرشتے مضبوط نیزے لئے ان کے آگے پیچھے ہوں گے، جب جہاد کے لئے صف میں آئیں گے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ان پر سایہ فگن ہو گی (ساتھ ہی حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے گِدھوں کے اپنے گھونسلے پر سایہ کرنے کے انداز کی طرف اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا) یہ لوگ کبھی بھی اپنے لشکر سے پیچھے نہیں ہٹیں گے حتّٰی کہ حضرتِ سیِّدُنا جبرائیل عَلَیْہِ السَّلَام ان کے پاس حاضر ہو جائیں گے۔

تورات میں نعتِ نبی:

﴿7600﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے بھتیجے کا بیان ہے کہ میرے چچا حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: ہم نے تورات کی ایک سطر میں حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی نعت یوں موجود پائی: حضرت احمدِ مجتبیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اللہ عَزَّوَجَلَّ کے رسول ہیں اور ان کے اُمّتی بہت حمد کرنے والے ہیں جو ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کریں گے اور ہر بلندی پر تکبیر کہیں گے، سورج کا خیال رکھیں گے، نمازوں کو اُن کے اوقات میں ادا کریں گے اگرچہ خَس و خاشاک کے ڈھیر پر کیوں نہ ہوں، ان کے تہبند نصف پنڈلیوں تک ہوں گے، اپنے اعضاء کا وضو کریں گے، (رات میں) آسمان کی فضا میں ان کی آواز شہد کی مکھی کی بھنبھناہٹ کی طرح ہو گی[1] اور ہم نے دوسری سطر میں یہ لکھا پایا: حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پسندیدہ بندے ہیں، وہ سخت مزاج، سخت دل، بازاروں میں شور مچانے والے نہیں ہیں، وہ بُرائی کا بدلہ بُرائی سے نہیں دیں گے بلکہ مُعاف کر دیں گے اور بخش دیں گے، ان کی ولادت مکہ میں، ان کی

---

❶... مُفَسِّر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 36 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ظاہر یہ ہے کہ یہاں اس سے مراد آخری رات کی نماز ہے یعنی تہجد، وہ لوگ تہجد کی نماز میں قرأت قرآنیہ آہستہ کیا کریں گے مگر پھر بھی ان کے سینوں سے رونے کی گڑگڑاہٹ ایسی محسوس ہو گی جیسے شہد کی مکھیوں کی بھنبناہٹ، یا اس سے مراد ہے آہستہ آہستہ درد والی آواز سے تلاوتِ قرآن اور تسبیح و تہلیل ہے، اللہ تعالیٰ یہ علامت ہم گنہگاروں کو بھی نصیب فرمائے۔ آمین

ہجرت مدینہ طیبہ میں اور ان کا ملک شام میں ہو گا۔[1]

﴿7601﴾... حضرتِ سیِّدُنا علاء بن مُسَیَّب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنے والدِ ماجد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا محمد مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا ذکر تورات میں یوں مذکور ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے مُتَوَکِّل بندے اور پسندیدہ ہیں، وہ سخت مزاج اور سخت دل نہیں ہیں، نہ بازاروں میں شور مچانے والے ہیں۔ وہ بُرائی کا بدلہ برائی سے نہیں دیں گے بلکہ مُعاف کر دیں گے اور بخش دیں گے، ان کی ولادت مکہ مکرمہ میں، ہجرت مدینہ طیبہ میں اور ملک شام میں ہو گا۔“

اُمّتِ محمدیہ پر فضلِ خداوندی:

﴿7602﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو خلیل عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَکِیْل بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: یہودی عُلَما مجھے اس بات پر ملامت کرتے ہیں کہ میں اُس اُمت میں شامل ہوا ہوں جن میں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پہلے باہم امتیاز رکھا پھر ان سب کو جنت میں یکجا فرمائے گا۔ یہ کہہ کر آپ نے ان آیاتِ مقدسہ کی تلاوت کی:

ثُمَّ اَوْرَثْنَا الْكِتٰبَ الَّذِیْنَ اصْطَفَیْنَا مِنْ عِبَادِنَاۚ فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖۚ وَ مِنْهُمْ مُّقْتَصِدٌۚ وَ مِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِالْخَیْرٰتِ بِاِذْنِ اللّٰهِؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِیْرُؕ(۳۲) جَنّٰتُ عَدْنٍ یَّدْخُلُوْنَهَا (پ۲۲، فاطر: ۳۲، ۳۳)

ترجمۂ کنزالایمان: پھر ہم نے کتاب کا وارث کیا اپنے چُنے ہوئے بندوں کو تو ان میں کوئی اپنی جان پر ظلم کرتا ہے اور اُن میں کوئی میانہ چال پر ہے اور ان میں کوئی وہ ہے جو اللہ کے حکم سے بھلائیوں میں سبقت لے گیا یہی بڑا فضل ہے بسنے کے باغوں میں داخل ہوں گے۔

---

[1]... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد8، صفحہ 34 پر اس کے تحت ارشاد ارشاد فرماتے ہیں: یعنی ان کے بعد ان کی خلافت مدینہ یا عراق میں رہے گی مگر ان کی سلطنت شام میں ہو گی۔ چنانچہ اسلام کے پہلے سلطان حضرت امیر معاویہ (رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ) کا دارالخلافہ دمشق بنا یعنی ملک شام کا ایک شہر، یہاں ملک سے مراد ملک نبوت نہیں حضور (صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم) کا ملک نبوت تو سارا جہان ہے ”لِیَكُوْنَ لِلْعٰلَمِیْنَ نَذِیْرًا“ (مرقات) اور اگر ملکِ نبوت مراد ہو تو چونکہ شام میں ہمیشہ جہادوں کا زور رہا ہے اس لیے اسے خُصُوصیت سے بیان کیا۔

تورات میں فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہ کا ذکر:

﴿7603﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابو صالح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے عرض کی: ہم آپ کو (تورات میں) شہید اور عادل حکمران پاتے ہیں اور یہ بھی پاتے ہیں کہ آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی ملامت کرنے والے کی پروا نہیں کرتے۔ یہ سن آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: حقیقت بھی یہی ہے کہ میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی کی ملامت کی پروا نہیں کرتا اور میں اپنے حق میں اس بات کا گواہ ہوں۔

﴿7604﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُصْعَب بن سعد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْاَحَد بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: سب سے پہلے جو جنت کے دروازے کی زنجیر پکڑیں گے اور جن کے لئے جنت کا دروازہ کھولا جائے گا وہ حضرتِ سیِّدُنا محمدِ مصطفٰے صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہیں۔ یہ کہہ کر آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے ہمارے سامنے تورات کی ایک آیت پڑھی: ”ہم آخر میں آنے والے ہیں اور جنت میں پہلے داخل ہوں گے۔“

انوکھی جستجو:

﴿7605﴾... حضرتِ سیِّدُنا مُدرِک بن عبدُ اللہ کَلاعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اس اُمَّت کے بہتر لوگ اگلوں اور پچھلوں کے لئے بھی بہتر ہیں۔ بے شک ان میں سے کوئی شخص سجدہ ریز ہوتا ہے تو اس کے سر اٹھانے سے پہلے اس کی فضیلت کے سبب اس کے پیچھے نماز پڑھنے والوں کو بخش دیا جاتا ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار مغفرت یافتہ لوگوں میں شامل ہونے کی امید پر پچھلی صفوں کی جستجو کرتے تھے۔

﴿7606﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن رَباح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اس امت کو دیئے جانے والے اِنعامات اور رزق کی مثال بنی اسرائیل کو مَنّ و سَلْوٰی دینے کی طرح ہے۔

بھوک اور کم کھانے کی فضیلت:

﴿7607﴾... حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا موسٰی کَلِیْمُ اللہ

عَلَيْهِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: میں نے تورات کی تختیوں میں ایسی قوم کا ذکر پایا ہے جن کے دلوں میں مضبوط پہاڑوں جتنا نور ہو گا، ان کے نور کی وجہ سے پہاڑ اور سنگ ریزے ان کے آگے جھکنے کے لئے تیار ہوں گے۔ پھر آپ نے بارگاہِ الٰہی میں اِلتجا کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اسے میری اُمّت بنا دے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! میں نے انہیں حضرت محمد صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا امتی اور ائمۂ ہُدیٰ بنایا ہے۔ آپ نے عرض کی: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! یہ کس عمل کے سبب اس مرتبہ کو پہنچے ہیں؟ مجھے بتا تاکہ میں بھی بنی اسرائیل کو اس کا حکم دوں تو وہ بھی ان کی طرح عمل کریں اور میں بھی ان کو ملنے والی نعمتیں پالوں۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: اے موسیٰ! انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام اپنی اُمّتوں کے لئے اس فضیلت کو نہ پا سکیں گے جو میں نے اُمّتِ محمدیہ کو عطا فرمائی ہے۔ اے موسیٰ! وہ اس مرتبہ کو اس لئے پہنچیں گے کہ وہ میرے اِنعام و اِکرام کے شوق میں اس کھانے کو چھوڑ دیں گے جو میں نے ان کے لئے حلال کیا ہو گا اور اپنی دنیاوی زندگی روٹی کے چند ٹکڑوں اور پھٹے پرانے کپڑوں میں گزار دیں گے، وہ دنیا سے بیزار ہوں گے اور دنیا ان سے مایوس ہو گی۔ وہ شدید بھوک و پیاس برداشت کرنے کی وجہ سے میرے سب سے زیادہ قریب اور پسندیدہ ہوں گے۔ اے موسیٰ! جس عمل کے ذریعے کوئی شخص میرا قرب پاتا ہے ان میں سب سے افضل عمل اپنے جگر کو بھوکا و پیاسا رکھنا ہے۔ اے موسیٰ! میری رضا کی خاطر بھوکے رہنے والوں کی جزا جنت ہے۔ اے موسیٰ! صبر کرو اور مجھ پر تَوَکُّل کرو کہ یہ میرے نزدیک سب سے اشرف و اعلیٰ عمل ہے۔ اے موسیٰ! جو میرے خوف سے دنیا میں بھوکا، پیاسا رہا اسے آخرت میں پیٹ بھر کر کھلایا، پلایا جائے گا۔ اے موسیٰ! بنی اسرائیل سے فرما دو کہ اپنے جسم کی چربی اور گوشت کو کم کھانے کے ذریعے کم کریں کیونکہ مجھے کم کھانے والے سب سے زیادہ پسند ہیں۔ اے موسیٰ! خوشخبری ہے اس کے لئے جو میرے مقرب بندوں کی صحبت اختیار کرے اور وہ اسے اپنی صحبت سے نوازیں اور جو میرے خوف سے بے لباس اور بھوکے رہنے والے لوگوں سے بُغض رکھے وہ میرے نزدیک سب سے زیادہ ناپسندیدہ شخص ہے۔

والدین و اقربا سے حُسنِ سلوک کا فائدہ:

﴿7608﴾... حضرتِ سیِّدُنا عَطا بن ابُو مَروان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار

عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: اُس ذات کی قسم جس نے بنی اسرائیل کے لئے سمندر کو پھاڑا! تورات شریف میں مذکور ہے: اے ابنِ آدم! اپنے رب سے ڈر، والدین کے ساتھ نیک سلوک کر اور رشتہ داروں کے ساتھ حُسنِ سلوک سے پیش آ، میں تیری عُمر کو بڑھادوں گا، تیرے کاموں میں آسانی اور تیری مشکلات کو دور کر دوں گا۔

گھر سے نکلتے وقت کی دعا:

﴿7609﴾... حضرتِ سیِّدُنا ضَمُرہ سلولی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: جب کوئی شخص گھر سے نکلتے وقت: بِسْمِ اللّٰہِ وَلَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّابِاللّٰہِ تَوَکَّلْتُ عَلَی اللّٰہِ[1] پڑھتا ہے تو اس سے کہا جاتا ہے: ”تجھے ہدایت و کفایت دی گئی اور تیری حفاظت ہو گئی۔“[2] جب وہ یہ کہہ کر گھر سے نکلتا ہے تو شیطان اس کے سامنے آتا ہے اور اپنے چیلوں سے کہتا ہے: تمہارا اس پر کوئی قابو نہیں کیونکہ اسے ہدایت مل گئی، اس کی حفاظت ہو گئی اور اسے کفایت دی گئی لٰہذا تم اس کے سوا کسی اور کو تلاش کرو۔ پس شیاطین اسے بہکانے سے باز رہتے ہیں۔

تورات میں مُوافقَتِ فاروقی:

﴿7610﴾... حضرتِ سیِّدُنا سعید بن ابُوہِلال رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَفَّار امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس سے گزرے تو اس وقت آپ ایک شخص کو چابک سے مار رہے تھے۔ یہ دیکھ کر انہوں نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! نرمی

1... یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نام سے ابتدا کرتا ہوں کہ نیکی کرنے کی طاقت اور برائی سے بچنے کی قوت اسی کی توفیق سے ہے اور میں نے اسی پر بھروسا کیا۔

2... مُفَسِّرِ شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی مراٰۃ المناجیح، جلد4، صفحہ 48 پر اس کے تحت فرماتے ہیں: یعنی اس دعا کے پڑھنے پر غیبی فرشتہ اس سے خطاب کر کے کہتا ہے کہ تو نے بِسْمِ اللّٰہ کی برکت سے ہدایت پائی اور تَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہ کے وسیلہ سے کفایت اور لاحول کے واسطہ سے حفاظت، تین چیزوں پر تین نعمتیں ملیں۔ خیال رہے کہ اگرچہ ہم فرشتہ کا یہ کلام سنتے نہیں مگر جب حضور انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی معرفت ہم تک یہ کلام پہنچ گیا تو اس کا کہنا عَبَث نہ ہوا لٰہذا حدیث پر یہ اعتراض نہیں کہ جب ہم اس پر فرشتہ کا یہ کلام سنتے نہیں تو اس کا کہنا بیکار ہے، نیز فرشتہ کے اس کلام کا عملی طور پر ظہور بھی ہو جاتا ہے کہ اس بندے کو یہ تینوں نعمتیں مل جاتی ہیں۔

اختیار کیجئے، اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تورات شریف میں لکھا ہے کہ آسمانی بادشاہ کی طرف سے زمینی بادشاہ کے لئے ہلاکت ہے اور آسمانی حاکم کی طرف سے زمینی حاکم کے لئے ہلاکت ہے۔ امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "اِلَّا مَنْ حَاسَبَ نَفْسَہٗ یعنی سوائے اس کے جو اپنے نفس کا محاسبہ کرے۔" عرض: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نازل کردہ کتاب تورات میں ان دونوں آیات کے درمیان "اِلَّا مَنْ حَاسَبَ نَفْسَہٗ" ہی ہے۔

"سُبْحٰنَ اللہ" کہنے کی برکت:

﴾7611﴿... حضرتِ سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں ہے کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ایک دن حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے سامنے ایک شخص کو کوڑے مارنے کا حکم دیا۔ اس شخص کو کوڑا لگا تو اس نے "سُبْحٰنَ اللہ" کہا، امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے جلاد کو حکم دیا: اسے چھوڑ دو۔ یہ دیکھ کر حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار مسکرانے لگے۔ امیر المؤمنین نے پوچھا: کیوں مسکرا رہے ہیں؟ عرض کی: اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! بے شک "سُبْحٰنَ اللہ" کہنا عذاب میں تخفیف کرتا ہے۔

70ہزار صبح ہیں 70ہزار شام:

﴾7612﴿... حضرتِ سیِّدُنا نُبَیْہ بن وَہْب رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار فرماتے ہیں: روزانہ طُلُوعِ فجر کے وقت 70ہزار فرشتے آکر روضۂ رسول کو گھیر لیتے ہیں، اپنے پر بچھا دیتے ہیں اور رسولُ اللہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پر درود شریف پڑھتے رہتے ہیں۔ جب شام ہوتی ہے تو وہ چلے جاتے ہیں اور 70ہزار اور آ جاتے ہیں وہ بھی اسی طرح کرتے ہیں اور یہ سلسلہ یوں ہی چلتا رہے گا حتّٰی کہ جب زمین پھٹے گی تو حضور نبی کریم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم 70ہزار فرشتوں کی جُھرمَٹ میں روضۂ انور سے باہر تشریف لائیں گے اور وہ فرشتے آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی تعظیم بجا لائیں گے۔

روزِ قیامت ابلیس کو بھی بخشش کی طمع:

﴾7613﴿... حضرتِ سیِّدُنا سعید عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْمَجِیْد بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ

اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار سے فرمایا: اے کعب! ہمیں خوف دلانے والی باتیں سنایئے تو آپ نے تین مرتبہ یہ کہا: اے امیر المؤمنین! آپ اُمَّتِ مرحومہ میں سے ہیں پھر کہا: اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اگر آپ قیامت کے دن آئیں اور جہنم کی ہولناکیوں کو دیکھ لیں پھر چاہے آپ کے اَعمال 70 انبیائے کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کے اعمال جیسے ہوں تب بھی آپ کو یہ گمان ہو گا کہ آپ کی بخشش نہ ہو گی۔ اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اس دن جہنم اس شدت سے چنگھاڑے گا کہ ہر مُقَرَّب فرشتہ اور نبی اپنے گھٹنوں کے بل کھڑا ہو کر کہنے لگے گا: اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! آج کے دن میں تیری بارگاہ میں صرف اپنی بخشش کا سوال کرتا ہوں حتّٰی کہ حضرتِ سیِّدُنا ابراہیم خَلِیْلُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام عرض کریں گے: اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! میں تجھے اپنی دوستی کا واسطہ دیتا ہوں۔ یہ سن کر امیر المؤمنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بلند آواز سے رونے لگے تو حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! اللہ عَزَّوَجَلَّ اس دن اتنی رحمت، بخشش اور نرمی فرمائے گا کہ اگر آپ کے اعمال 40 ظالم و سرکش لوگوں والے ہوں تب بھی آپ گمان کریں گے کہ آپ نجات پا جائیں گے، اس دن ابلیس بھی اس کی رحمت کو دیکھ کر اس لالچ میں اپنی گردن اونچی کرے گا کہ شاید اس کی بھی بخشش ہو جائے۔

جسم کے بالوں کے برابر گناہوں کی بخشش:

﴿7614﴾... حضرتِ سیِّدُنا ابنِ عَجْلان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے ایک شخص کو دیکھا تو پوچھا: تمہارا تعلق کہاں سے ہے؟ اس نے جواب دیا: میں عراق کا رہنے والا ہوں۔ آپ نے اہل عراق کی دینی حالت کے بارے میں پوچھا تو اس نے اس حوالے سے اچھی خبر نہ دی۔ آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے تعجب کے طور پر ''سُبْحٰنَ اللہ'' کہا اور پوچھا: کیا وہ لوگ نماز پڑھتے ہیں؟ اس نے جواب دیا: ہاں پڑھتے ہیں لیکن نماز انہیں کوئی فائدہ نہیں پہنچائے گی کیونکہ اس کے باوجود وہ فلاں فلاں لایعنی کاموں اور فلاں فلاں برائیوں کا شکار ہیں۔ آپ نے فرمایا: کیا ہم کسی کے سر اور جسم کے بالوں کو شمار کر سکتے ہیں؟ اس نے کہا: انہیں کون شمار کر سکتا ہے؟ فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ شمار کر سکتا ہے جو ایک سجدہ کے بدلے ان کی تعداد کے برابر

گناہوں کو بخش دیتا ہے۔ پھر اس سے فرمایا: اٹھ جاؤ تم بہت زیادہ مبالغہ آرائی سے کام لینے والے ہو۔

انسانوں کا خیر خواہ پرندہ:

﴿7615﴾... حضرتِ سیِّدُنا عبدُ اللہ بن مسعود رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ بیان کرتے ہیں: میں حضرت کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار کے ساتھ امیر المؤمنین حضرتِ سیِّدُنا عُمَر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کی خدمت میں حاضر تھا۔ حضرت کعب الاحبار عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار نے عرض کی: اے امیر المؤمنین! میں آپ کو سب سے زیادہ عجیب و غریب بات کے بارے میں نہ بتاؤں جسے میں نے سابقہ انبیا کی کتب میں پڑھا ہے۔ ایک اُلّو نے حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان عَلَیْہِ السَّلَام کی خدمت میں حاضر ہو کر سلام کیا تو آپ نے سلام کا جواب دے کر اُس سے پوچھا: مجھے یہ بتاؤ کہ تم دانہ کیوں نہیں کھاتے؟ اس نے کہا: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی! حضرتِ سیِّدُنا آدم عَلَیْہِ السَّلَام سے اس کے سبب اجتہادی خطا ہوئی۔ پوچھا: پانی کیوں نہیں پیتے؟ عرض کی: یَانَبِیَّ اللہ! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرتِ سیِّدُنا نوح نَجِیُّ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام کی قوم کو پانی میں غرق کیا تھا اس لئے میں پانی نہیں پیتا۔ پوچھا: آبادی چھوڑ کر ویرانے میں کیوں رہتے ہو؟ عرض کی: ویرانہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی میراث ہے اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی میراث میں رہتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

وَ كَمْ اَهْلَكْنَا مِنْ قَرْیَةٍۭ بَطِرَتْ مَعِیْشَتَهَاۚ فَتِلْكَ مَسٰكِنُهُمْ لَمْ تُسْكَنْ مِّنْۢ بَعْدِهِمْ اِلَّا قَلِیْلًاؕ وَ كُنَّا نَحْنُ الْوٰرِثِیْنَ(۵۸)

ترجمۂ کنزالایمان: اور کتنے شہر ہم نے ہلاک کر دیئے جو اپنے عیش پر اِترا گئے تھے تو یہ ہیں اُن کے مکان کہ ان کے بعد ان میں سکونت نہ ہوئی مگر کم اور ہمیں وارث ہیں۔

(پ۲۰، القصص: ۵۸)

تو ساری دنیا اللہ عَزَّوَجَلَّ کی میراث ہے۔ حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: جب تم کسی ویرانے پر ہوتے ہو تو کیا کہتے ہو؟ عرض کی: میں کہتا ہوں: دنیا سے لُطف اندوز ہونے اور اس میں عیش کی زندگی گزارنے والے کہاں ہیں؟ پوچھا: جب تم گھروں پر سے گزرتے ہو تو پکار کر کیا کہتے ہو؟ عرض کی: میں کہتا ہوں، اِبنِ آدم کے لئے ہلاکت ہو اُسے نیند کیسے آجاتی ہے حالانکہ مَصائِب اس کے سامنے ہیں۔ پوچھا: تم دن میں کیوں نہیں نکلتے؟ عرض کی: انسانوں کے گناہوں کے سبب میں دن میں نہیں نکلتا۔ پوچھا: تم چیختے ہوئے کیا کہتے ہو؟

عرض کی: میں کہتا ہوں، اے غافلو! توشہ لو اور سفر آخرت کے لئے تیار ہو جاؤ اور پاک ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ جو نور کا خالق ہے۔ یہ سن کر حضرتِ سیِّدُنا سُلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے ارشاد فرمایا: اُلّو انسان پر بہت مہربان و شفیق ہے اور پرندوں میں اُلّو سے زیادہ انسانوں کا خیر خواہ اور ہمدرد کوئی نہیں اور جاہلوں کے دلوں میں اُلّو سے زیادہ مبغوض کوئی پرندہ نہیں۔

بڑا ہو یا چھوٹا مجھ سے بہتر ہے

حضرت سیِّدُنا بکر بن عبدُ اللہ مُزَنی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: اگر شیطان سے تمہارا آمنا سامنا ہو اور وہ کہے کہ تجھے فلاں مسلمان پر فضیلت حاصل ہے تو غور کرو اگر وہ عُمر میں تم سے بڑا ہو تو کہو: یہ ایمان لانے اور نیک اعمال کرنے میں مجھ سے سبقت لے گیا، لہٰذا یہ مجھ سے بہتر ہے۔ اگر چھوٹا ہو تو کہو: میرے گناہ اور خطائیں زیادہ ہیں اور میں سزا کا حق دار ہوں، لہٰذا یہ مجھ سے بہتر ہے۔ پس مسلمانوں میں سے جسے بھی تم دیکھو گے خواہ بڑا ہو یا چھوٹا اسے خود سے بہتر سمجھو گے۔

مزید فرماتے ہیں: اگر دیکھو کہ مسلمان تمہاری تعظیم کرتے، ادب و احترام سے پیش آتے اور اچھا سلوک کرتے ہیں تو کہو: یہ ایسی فضیلت ہے جو ان کے حصہ میں آئی۔ اگر انہیں جفا کرتے اور متنفر ہوتے دیکھو تو کہو: یہ کسی گناہ کی وجہ سے ہے جو مجھ سے صادر ہوا۔

(حلیۃالاولیاء، ۲/ ۲۵۷، رقم: ۲۱۴۴)

بیماری، دوا اور شفا

حضرت سیِّدُنا ربیع بن خُثَیم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اپنے شاگردوں سے پوچھا: کیا تم جانتے ہو کہ بیماری، دوا اور شفا کیا ہے؟ شاگردوں نے عرض کی: نہیں۔ فرمایا: بیماری گناہ، دوا استغفار اور شفا یہ ہے کہ گناہ سے ایسی پکی سچی توبہ کرو کہ پھر اس کی طرف نہ لوٹو۔

(الزھد للامام احمد، زھد محمد بن سرین، ص ۳۳۹، رقم: ۱۹۸۳)

تَصَوُّف کی تعریفات

اِمام حافظ ابو نُعَیم اَحمد بن عبد اللہ اصفہانی شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْکَافِی کی عادتِ کریمہ ہے کہ حِلْیَۃُ الْاَوْلِیَاء میں کسی بزرگ کا تذکرہ کرتے ہیں تو اکثر ان کی سیرت کو مدِ نظر رکھتے ہوئے تصوُّف کی ایک تعریف بیان کرتے ہیں پانچویں جلد میں بیان کردہ تمام تعریفات کو یہاں ایک فہرست میں یکجا کر دیا گیا ہے

نمبر شمار	تعریف	صفحہ نمبر
01	خوفِ خدا زیادہ ہونا اور نرمی میں سبقت کرنا	7
02	تنہائی میں اخلاص اور خیر خواہی کے لئے حُسنِ اخلاق اپنانا	19
03	عجز وانکساری اپنانا اور توکل و قناعت اختیار کرنا	39
04	حق کی حمایت اور مخلوق سے خوش طبعی کرنا	61
05	دنیا سے کنارہ کش ہونا اور تنہائی اختیار کرنا	101
06	ہدایت کے متعلق غور و فکر کرنا، قبر و حشر کے لئے تیار رہنا اور (آخرت بہتر بنانے والے)	249
07	اسباب کی طرف سبقت کرنا	
08	خالق حقیقی کے مشاہدے کے لئے مجاہدہ کرنا	273
09	خطروں سے ہوشیار اور باطل سے دور رہنا	473
10	بُروں سے دور رہنا اور نیکوں سے دوستی رکھنا	487

علم سے محروم رہنے والے

حضرت سیِّدُنا ابو العالیہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں کہ دو قسم کے لوگ علم سے محروم رہتے ہیں: (۱)... حصولِ علم میں حیا کرنے والا اور (۲)... متکبر۔ (حلیۃ الاولیاء، ۲/ ۲۵۱، رقم: ۲۱۲۰)

مُبَلِّغِین کے لئے فہرست

منافق کی علامات

حضورنبی پاک، صاحِبِ لولاک صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: چار باتیں ایسی ہیں کہ یہ جس میں پائی جائیں وہ خالص منافق ہے اگرچہ نماز پڑھے، روزہ رکھے اور خود کو مسلمان سمجھے اور جس میں ان میں سے ایک خصلت پائی جائے تو اس میں نفاق کا ایک شعبہ موجود ہے یہاں تک کہ اسے چھوڑ دے: (۱)...من اذا حدث کذب، جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲)...واذا وعد اخلف، وعدہ کرے تو پورا نہ کرے (۳)...واذا ائتمن خان، امانت دی جائے تو خیانت کرے اور (۴)...واذا خاصم فجر، جھگڑا کرے تو گالی دے۔ (بخاری، کتاب الایمان، باب علامۃ المنافق، ۱/ ۲۴، حدیث: ۳۴......مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق، ص۵۱، حدیث: ۱۱۰)

تفصیلی فہرست

ماٰخذومراجع

قرآن پاک	کلام باری تعالی	
نام کتاب	**مصنف/مؤلف**	**مطبوعہ**
ترجمۂ کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
خزائن العرفان	صدر الافاضل مفتی نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینۃ ۱۴۳۲ھ
تفسیر القرطبی	علامہ ابوعبد اللہ بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر ۱۴۲۰ھ
تفسیر ابن ابی حاتم	امام حافظ ابو محمد عبد الرحمن بن ابی حاتم رازی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۲۷ھ	مکتبۃ نزار مصطفٰی الباز ریاض
تفسیر الطبری	امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
صحیح البخاری	امام محمد بن اسماعیل بخاری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۵۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۶۱ھ	دار ابن حزم ۱۴۱۹ھ
سنن ابن ماجہ	امام محمد بن یزید القزوینی ابن ماجہ رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۷۳ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
سنن ابی داود	امام ابوداود سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۷۵ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسٰی ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۷۹ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
سنن النسائی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۶ھ
السنن الکبرٰی	امام احمد بن شعیب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۱ھ
السنن الکبرٰی	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
سنن الدارمی	امام عبد اللہ بن عبد الرحمٰن دارمی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۵۵ھ	دار الکتاب العربی ۱۴۰۷ھ
سنن الدارقطنی	امام ابوالحسن علی بن عمر دارقطنی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۸۵ھ	ملتان پاکستان
الموطا	امام مالک بن انس اصبحی حمیری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۲۰ھ
المستدرک	امام ابوعبد اللہ محمد بن عبد اللہ حاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفۃ بیروت ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوعبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المسند	امام حافظ سلیمان بن داود طیالسی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۰۴ھ	دار المعرفۃ بیروت
المسند	امام ابویعلی احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۸ھ
المسند	امام ابوبکر احمد بن عمرو بزار رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۹۲ھ	مکتبۃ العلوم والحکم ۱۴۲۴ھ
مسند الشامیین	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۶۰ھ	مؤسسۃ الرسالۃ ۱۴۰۹ھ
فضائل الصحابۃ	امام ابوعبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۴۱ھ	جامعۃ امّ القرٰی ۱۴۰۳ھ
الزھد	امام ابوعبد اللہ احمد بن محمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ

المصنف	حافظ عبداللہ محمد بن ابی شیبۃ عبسی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
المعجم الصغیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۳ھ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۰ھ
المعجم الکبیر	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث العربی ۱۴۲۲ھ
کنز العمال	علامہ علاء الدین علی بن حسام الدین متقی ھندی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۷۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
صحیح ابن حبان	امام حافظ ابوحاتم محمد بن حبان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۵۴ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
فردوس الاخبار	حافظ شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ دیلمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۰۹ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۰۶ھ
نوادر الاصول	ابوعبداللہ محمد بن علی بن حسین حکیم ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	مکتبۃ الامام بخاری
شرح السنہ	امام ابومحمد حسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
تاریخ طبری	امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۱۰ھ	دار ابن کثیر ۱۴۲۸ھ
الزھد	معافی بن عمران	
اللآلئ المصنوعۃ	امام جلال الدین عبدالرحمن سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۹۱۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
الموضوعات	ابوالفرج عبدالرحمن بن علی بن جوزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۹۷ھ	دار الفکر ۱۴۲۱ھ
تاریخ بغداد	احمد بن علی بن ثابت خطیب بغدادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۶۳ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۷ھ
معرفۃ الصحابہ	امام حافظ ابونعیم احمد بن عبداللہ اصبہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیۃ
شرح السنۃ	امام ابو محمد حسین بن مسعود بغوی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۱۶ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
کتاب الدعاء	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۱ھ
الموسوعۃ	حافظ ابوبکر عبداللہ بن محمد بن عبید ابن ابی الدنیا رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۲۸۱ھ	المکتبۃ العصریۃ ۱۴۲۶ھ
تاریخ مدینہ دمشق	حافظ ابوالقاسم علی بن حسن ابن عساکر شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۵۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۶ھ
کشف الخفاء	اسماعیل بن محمد بن عبد الھادی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۱۶۲ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۲ھ
کتاب الضعفاء	ابوجعفر محمد بن عمرو بن موسی عقیلی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۲۲ھ	دار الصبیعی ریاض ۱۴۲۰ھ
مشکوۃ المصابیح	علامہ شیخ ولی الدین ابوعبداللہ بن محمد الخطیب التبریزی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۷۴۱ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۲۴ھ
الکامل فی ضعفاء الرجال	امام ابواحمد عبداللہ بن عدی جرجانی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۳۶۵ھ	دار الکتب العلمیۃ ۱۴۱۹ھ
التذکرۃ	علامہ ابوعبداللہ بن احمد انصاری قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۶۷۱ھ	دار السلام قاھرہ ۱۴۲۹ھ
بہار شریعت	مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۶۷ھ	مکتبۃ المدینۃ کراچی پاکستان
فتاوی رضویہ	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۴۰ھ	رضا فاؤنڈیشن لاھور پاکستان
مراۃ المناجیح	حکیم الامت مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ متوفّٰی ۱۳۹۱ھ	ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاھور

مجلس المدینۃ العلمیہ کی طرف سے پیش کردہ 331 کُتُب ورسائل

﴿شعبہ کُتُبِ اعلیٰ حضرت﴾

اُردو کُتُب:

01...حقوق العباد کیسے معاف ہوں (اَعْجَبُ الْاِمْدَاد) (کل صفحات:47)
02...کنزالایمان مع خزائن العرفان (کل صفحات:1185)
03...ثبوتِ ہلال کے طریقے (طُرُقُ اِثْبَاتِ ہِلَال) (کل صفحات:63)
04... بیاض پاک حُجَّۃُ الْاِسْلَام (کل صفحات:37)
05...اولاد کے حقوق (مَشْعَلَۃُ الْاِرْشَاد) (کل صفحات:31)
06...اَلْوَظِیْفَۃُ الْکَرِیْمَۃ (کل صفحات:46)
07...ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات:74)
08...حدائق بخشش (کل صفحات:446)
09...راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاء بِدَعْوَۃِ الْجِیْرَانِ وَمُوَاسَاۃِ الْفُقَرَاء) (کل صفحات:40)
10...کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِم فِیْ اَحْکَامِ قِرْطَاسِ الدَّرَاھِم) (کل صفحات:199)
11...فضائلِ دعا (اَحْسَنُ الْوِعَاءِ لِاٰدَابِ الدُّعَاء مَعَہٗ ذَیْلُ الْمُدَّعَاءِ لِاَحْسَنِ الْوِعَاء) (کل صفحات:326)
12...عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وِشَاحُ الْجِیْد فِیْ تَحْلِیْلِ مُعَانَقَۃِ الْعِیْد) (کل صفحات:55)
13...والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (اَلْحُقُوْق لِطَرْحِ الْعُقُوْق) (کل صفحات:125)
14...معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تدبیر فلاح ونجات واصلاح) (کل صفحات:41)
15...الملفوظ المعروف بہ ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات:561)
16...شریعت وطریقت (مَقَالِ عُرَفَا بِاِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَا) (کل صفحات:57)
17... تفسیر صراط الجنان جلد:1 (کل صفحات:524)
18...اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (اِظْھَارُ الْحَقِّ الْجَلِی) (کل صفحات:100)
19... تفسیر صراط الجنان جلد:2 (کل صفحات:495)
20...ولایت کا آسان راستہ (تصورِ شیخ) (اَلْیَاقُوْتَۃُ الْوَاسِطَۃ) (کل صفحات:60)
21... تفسیر صراط الجنان جلد:3 (کل صفحات:573)
22... معرفۃ القراٰن علی کنز العرفان (پہلا پارہ) (کل صفحات:80)
23... تفسیر صراط الجنان جلد:4 (کل صفحات:592)
24... معرفۃ القراٰن علی کنز العرفان (دوسرا پارہ) (کل صفحات:84)
25... تفسیر صراط الجنان جلد:5 (کل صفحات:617)
26... معرفۃ القراٰن علی کنز العرفان (تیسرا پارہ) (کل صفحات:88)
27... اعتقاد الاحباب (دس عقیدے) (کل صفحات:200)

عربی کُتُب:

28...جَدُّ الْمُمْتَار عَلٰی رَدِّ الْمُحْتَار (سات جلدیں) (کل صفحات:4000)
29...اَلزَّمْزَمَۃُ الْقُمْرِیَّۃ (کل صفحات:93)
30...اَلتَّعْلِیْقُ الرَّضَوِی عَلٰی صَحِیْحِ الْبُخَارِی (کل صفحات:458)
31...اَلْفَضْلُ الْمَوْھَبِی (کل صفحات:46)
32...کِفْلُ الْفَقِیْہِ الْفَاھِم (کل صفحات:74)
33...اِقَامَۃُ الْقِیَامَۃ (کل صفحات:60)
34...اَلْاِجَازَاتُ الْمَتِیْنَۃ (کل صفحات:62)
35...تَمْھِیْدُ الْاِیْمَان (کل صفحات:77)
36...اَجْلَی الْاِعْلَام (کل صفحات:70)

﴿شعبہ تراجم کُتُب﴾

01...سایۂ عرش کس کس کو ملے گا...؟ (تَمْھِیْدُ الْفَرْش فِی الْخِصَالِ الْمُوْجِبَۃِ لِظِلِّ الْعَرْش) (کل صفحات:88)
02...مدنی آقا کے روشن فیصلے (اَلْبَاھِرفِیْ حُکْمِ النَّبِیِّ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاھِر) (کل صفحات:112)

﴿شعبہ درسی کُتب﴾

﴿شعبہ تخریج﴾

﴿شعبہ فیضانِ صحابہ﴾

﴿شعبہ فیضانِ صحابیات﴾

﴿شعبہ اصلاحی کُتب﴾

﴿شعبہ امیر اہلسنت﴾

﴿شعبہ اولیا و علما﴾

﴿شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی﴾

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نیک نمازی بننے کیلئے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے **دعوتِ اسلامی** کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتِماع میں رِضائے الٰہی کیلئے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات گزاریئے ❁ سُنّتوں کی تربیت کے لئے **مَدَنی قافلے** میں عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ تین دن سفر اور ❁ روزانہ **''فکرِ مدینہ''** کے ذَرِیعے **مَدَنی اِنْعامات** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مَدَنی ماہ کی پہلی تاریخ میں اپنے یہاں کے ذِمّے دار کو جمع کروانے کا معمول بنا لیجئے۔

میرا مَدَنی مقصد: ''مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔'' اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ۔ اپنی اِصلاح کے لیے **''مَدَنی اِنْعامات''** پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے **''مَدَنی قافِلوں''** میں سفر کرنا ہے۔ اِنْ شَآءَ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ
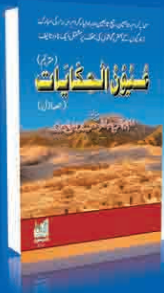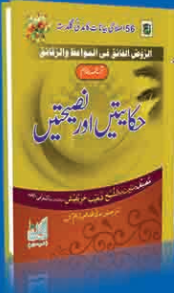
ISBN 978-969-579-793-8
0101508
MC 1286

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، باب المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 1284
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net